

روز دست شناسی

میرزا یحییٰ



FREE AMLIYA BOOK'S GROUP
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks>



جانفزا ہے بادہ جس کے ہاتھ میں جام آگیا
سب لکیریں ہاتھ کی گویا رگِ جاں ہو گئیں
(غالب)

رموزِ دستِ شناسی

سائیں درویش

میر بشیر



فائز سنسنی

لاہور۔ راولپنڈی۔ کراچی

FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks>

ترتیب

۳۴۷	صحت کی لکیر	۷	ہاتھوں کی کہانیاں
۳۴۲	حلقہ زبرہ		اگستھیہ ناری
۳۷۲	ہتھیلی کا شستہ	۱۸	رُومی شہنشاہ اور نقلی سفیر
۳۸۹	شادی کی لکیر	۲۴	آپ کے ہاتھ کس قسم کے ہیں ؟
۴۰۷	قوس الامام	۴۲	آپ کی انگلیاں کیا بتاتی ہیں
۴۱۷	غیر معمولی نشانات	۵۳	ناخنوں کو غور سے دیکھیے
۴۲۶	خط عیاشی	۶۰	انگلیوں کی پوریں اور ہتھیلی
۴۳۲	منگل کی لکیر	۱۱۵	زندگی کی لکیر
۴۳۹	مشلت کبیر	۱۸۳	دماغ کی لکیر
۴۵۰	کلائی کی لکیریں	۲۳۸	دل کی لکیر
۴۵۹	مشلت صغیر	۲۷۴	قسمت کی لکیر
۴۶۵	ہتھیلی اور انگلیوں کے مختصر نشانات	۳۱۰	کامیابی کی لکیر
			یادگار ہاتھ

ہاتھوں میں کہانیاں

ماضی پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہی یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ جب سے اولاد آدم نے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے انسانِ عرفان ذات کے ساتھ مستقبل کو جاننے کی سعی میں ہی سرگرم ہے۔ کبھی پرندوں کی اڑان سے شگون لیے جاتے ہیں کبھی سعد و نحس ساعتوں کا ستاروں کی گردش سے علم حاصل کیا جاتا ہے تو کبھی صحیفوں اور آسمانی کتابوں سے خال نکالی جاتی ہے۔ یہی نہیں، ادیباء و فقرا سے مسائل اور الجھنوں کے حل اور رہنمائی کی آرزو بھی انہی مستقبل شناسی کے مختلف پہلو ہیں۔

انسانی عقل و بطور کے ساتھ یہ تلاش علمی اور سائنٹفک صورت اختیار کرتی گئی اور مختلف فنون کی صورت میں مدون ہوتی چلی گئی۔ اسی طبعی تلاش کا نتیجہ ہے کہ مشرق و مغرب کی ہر زبان، ہر خطے اور ہر تہذیب کے نمونے عروج کے زمانے میں ہاتھ کی لکیروں کے علم پر مبسوط اور مستند ادب پایا جاتا ہے۔

اس صدی کے ربعِ اول میں جب ابراہیم مصر کی کھدائی ہوئی تو آج سے ہزاروں سال پہلے کی مصری تہذیب کے نمونے ماضی کی تائید کیوں سے منظر عام پر آنے لگے۔ روزمرہ کے استعمال کے برتنوں سے لے کر فنِ سنگ تراشی کے لاجواب اور انمول شاہکار تک نقشہ مشہور پڑے۔ قدیم علوم و فنون پر کسی انٹل روشنائی سے لکھی ہوئی کتابیں بھی دستیاب ہوئیں۔ ان دنیوں کا دافر جتہ لندن پہنچا اور آج بھی برٹش میوزیم میں اربابِ نظر کے لیے سرمہ بصیرت کا کام دے رہا ہے۔

اس نادر ذخیرے کا علمی جتہ بڑا ہی اہم ہے جس میں قدامت کے لحاظ سے دو کتابیں قابلِ ذکر ہیں: سب سے پرانی کتاب آرائشِ نسواں سے متعلق ہے اور دوسرا صحیفہ ہاتھ کی لکیروں سے کردار اور مستقبلِ سیانی سے وابستہ ہے جو ہاتھ کے خاکوں اور لکیروں کے محل وقوع وغیرہ کے علاوہ ان فنی نکات پر اس قسم کی تحریری اور تصویری شہادت ہے کہ ماضی کے اس پید زمانے میں بھی اس فن کی قدر و منزلت کا اندازہ لگانا آسان ہو جاتا ہے۔

مشہور مصنف لین یونینگ اگرچہ چینی نسل سے ہے مگر اس کی تمام زندگی امریکا میں ہی بسر ہوئی۔ اسی سرزمین میں اس نے جوش سنبھالا اور پس کے علم و ادب سے اپنے دامن کو لانا لیا۔ اپنی شہرہ آفاق تصانیف کے باعث دنیا کے چوتھے سب سے مقصدین میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ وہ عالم بھی ہے اور ماہر نفسیات بھی اور سوانح نگاری کے میدان میں خاص طور پر بکا مالک بھی ہے۔

غالباً یہ خون کی تاثیر تھی یا آبِ اجداد کے نمک سے بڑھ چڑھت کا تقاضا کہ اس نے چینی ادب، تاریخ اور دواؤں کے کئی ایک نامور علماء و ادباء کے سوانح حیات بھی لکھے ہیں۔ عبد القیم کی ایک عجیبی کیفیت کے حالات کے دوران وہ اپنی کتاب GENIUS میں لکھتا ہے کہ اس نے درست شناسی سے بھی شغف تھا۔ اس ضمن میں وہ کہتا ہے کہ بڑھکی کی دواؤں کا ظلم ہزاروں سال پہلے چین میں مذہب متفق تھا بلکہ اس کا سامنا اس قدر ضروری تصور کیا جاتا تھا کہ اگر کوئی عالمِ وقت اس فن سے ناواقف ہو تا تو یہ اس کے علم و فضل میں ایک طرح کی کمی کی نشانی گردانی جاتی تھی۔

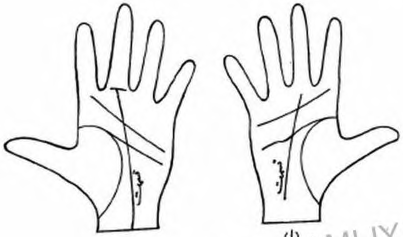
یہ حقیقت ہے کہ چینی ہست دیکھا ایک نہایت ہی اعلیٰ اور مستند علمی سرمایہ ہے اور اس فیصلت اور اہمیت سے اس کی ترتیب و تدوین ہوئی ہے کہ اعلیٰ استادِ علمی کی بغیر اس کی تکمیل ناممکنات سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چین میں آج بھی یہ علم مہرِ خوبِ خاص و عام ہے اور اس کے جاننے والے مرتبہ خفاقی بنے ہوئے ہیں۔

جاپان میں بھی ہست دیکھا کا فن زمانہ قدیم سے مروج ہے۔ اس سلسلے میں ایک فنی نکتہ بڑے دلچسپ پیرائے میں بیان کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جس خط سے دنیوی تر بہرہ منزت کا پتہ چلتا ہے، وہ خطِ تقدیر سے معنون ہے (نقشہ نمبر ۱) یہ لکائی کے قریب سے شروع ہو کر پچھلی کو میڑ کر تا جہاں درمیان انگلی کے تھکانی پر گزرتا جھٹے میں پہنچ کر ختم ہوتا ہے۔ اس خط سے دنیوی نوعِ فنیج، کاروبار، مال و دولت و غیرہ قوم کے امور کا مال معلوم کیا جاتا ہے۔ جب یہ گہرا، لمبا اور بے عیب ہو تو صاحب نشان انجی دنیوی حیثیت کا مالک ہوتا ہے۔ اگر یہ خراب، کوتاہ یا کمزور ہو تو مالی اور دنیوی حالت انجی نہیں ہوتی اور یہ عسرت اور تنگ مالی کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔

شمنشاہ جاپان کو میکاڈو کے معزز نام سے پکارا جاتا ہے۔ عہدِ قیام ہی سے اہل جاپان کے لیے میکاڈو دنیوی اور روحانی عظمتوں کا پیکر تصور کیا جاتا تھا۔ اسی لیے کہ وہ خطِ تقدیر کے اعلیٰ ترین اوصاف

بیان کرنے کے سلسلے میں استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ جاپانی ہست دیکھا میں لکھا ہے کہ جب خطِ تقدیر کوئی کے اس مقام سے نمودار ہو جہاں بانڈ اور تھیلی کی حدیں ملتی ہیں اور کساں گہرائی اور چمک کے ساتھ بے عیب تھیلی کی سطح کو میڑ کرتے ہوئے اس مقام پہنچ کر ختم ہو جہاں درمیان انگلی کے تھکانی سے شروع ہوتی ہے اور وہاں پر پاک گہرا آڑی گیر پانی مانی ہے تو یہ بے مثال مقصود کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اس کا مدلی میکاڈو یا شمنشاہ از مقدر لے پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر وہ میکاڈو نہ اس کے قواعدی عظمت اور بہت درسا کے باعث اس مقام پہنچ کر تہہ سے جواسے شاہ وقت کے شانہ بہ شانہ کھڑا کر سکے۔ ایسے خطِ تقدیر کو اہل بخود کے میدان میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کے بیان میں لکھا ہے کہ اس کا عالم دنیا کے سارے اہم شکوہ جیگتا ہے اور راجا جان جیون بتاتا ہے (نقشہ نمبر ۲)۔

بجز ہندو کیس میں بھی اس فن کی تدویر نہ کسی اعتبار سے کم نہیں رہی ہے۔ مہاتما بھگت جی کے وقت مہاراجہ راجو موہن مستقبل شناسی کے چوٹی کے ماہرین کو طلب کیا گیا اور ان کے احکامِ قلم بند کیے گئے۔ اس سلسلے میں ہست دیکھا کے ماہرین کے کام کا یہ حصہ کہ نوموود کے دونوں ہاتھوں میں چکروٹی کا نشان ہے اس لیے اس کی غلط ہے مثال ہوئی، زبانِ جاواں سے اس فن کی حقانیت کا آئینہ دار ہے۔



(۲)

(۱)

اہل بنود جوش یعنی علم انہوں اور بہت دیکھا سے زندگی کے ہر سطح میں رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ ان دونوں طریقہ دہنے سرگزین وہ گہرا ربط ہے کہ اس کی حقیقت کھار باپ نظری جانتے ہیں۔
آج کل دیکھ کر حیرت بھی ہوتی ہے اور افسوس بھی کہ اسی برصغیر میں ان علوم کے جاننے والوں کا اس قدر قطعہ ہے کہ عقلانی تقسم کے ماہرین فن چاہدگی سے عوام الناس کو یوں بے طرح شکا کرتے رہتے ہیں کہ اب بھی اگر غنیمت خدان فنون سے بدول نہ جو جائے تو در حقیقت یہ ایک معجزے سے کم نہیں۔
غالباً آئندہ انسان اس سے آگاہ نہیں ہیں کہ بہت دیکھا کا فن بہت ہی دقیق ہے۔ اس کے رموز و نکات کی تفہیم کے لیے ذہن بلند کی ضرورت ہے۔ یہی نہیں، اس کا علمی سرمایہ وسیع ہے اور اس کا علمی جہت اگر حقیقت دسی سے بھریں آج بھی کے تو اس کی نشی اور اس میں علمی مہارت حاصل کرنے کے لیے مدتیں درکار ہیں۔ اور اگر ایک ٹکڑاں محض اسے صیقل میں آبد پانی کے بند کچھ تیر بہت نئے ہاتھ لگ جائیں تو یہ فیض الہی ہے۔ مجھے تو اس فن میں چالیس پچاس سالہ عملی کارکردگی کے بعد ہی معلوم ہوا کہ جو کچھ حاصل ہوسکا اس کی حیثیت مبتدیانہ ہے اور اس کے حقیقی اسرار بڑی حد تک نگاہوں سے اوجھل ہی ہیں۔

آگستہ ناری

نیر العقل صیغہ تقدیر

دور حاضر میں کسی حد تک ہندو ایک میں ہندو تقسیم کے یہ انفرادان فنون سے قدرے غور ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اگرچہ تو یہ کہ ان کا اکثر طریقہ ایسا ہے کہ جن کو اس فن سے واسطہ نہیں پڑا۔ اور اگر ان میں کسی سے سابقہ ہو بھی ہے تو بقول قاضی عبدالغفار خرم ایسے لوگوں سے جو اپنی نعل کی پوتھی اور چند اصطلاحوں کو گداری کا ایک ذرا شائستہ ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔ بہر کیف جوں ہی وہ کسی اہل نظر فن دان سے ملتے ہیں تو ان کا انحراف عقین سے بدل جاتا ہے۔

اس سلسلے میں ایک واقف یاد آگیا۔ دوسری جنگ عظیم کا ہنگامہ زندوں پر تھا اور اہل ہندوستانی سیاسی اکابر آزاد تھے۔ ان دنوں مسٹر فرنی نائیڈ سے میرے مرام بہت خوشگوار تھے۔ وہ اپنی اولاد کی طرح میرا خیال کبھی نہیں میں نے نہیں کی لیڈروں کے ہاتھوں کے نقشے دلوانے کا وعدہ یاد دلایا۔ بڑی لی میں ایک بات بھی کہنے لگیں، تو پھر کل ہی واردہ صلیطہ پلو درہ بنانے جنگ کہ ختم ہو کہ لگیں کہ ہر گز نہ لگتی کی یہ غالباً آخری سنگ بول بھر جانے ہم لوگ کہاں بند کر دیے جائیں۔

دوسرے ہی دن ہم لوگ دار دھاپٹھے۔ سب سے پہلے بھلا بھائی ڈیسانی سامنے آگئے پھر جرنل اصل بہاج پورے گئے پھر سیریز آصف علی صاحب پھر حضرت مولانا آزاد غرض کہ وہ میں بھی سیاسی اکابر کے ہاتھوں کے نقشے آتارے۔ آخر میں پنڈت بھابھل نہرو کے پیچھے پڑا۔ وہ قدرے ٹھکانے اور نیم فاضل کی کے ساتھ اپنے ہاتھ کا لے کر کھڑا ہی لیے۔

یہ عام طور پر مشہور تھا کہ پنڈت جی جوش بہت دیکھا ایسے علوم کے مخالف تھے اور انہیں مستقل کوئی کے طریقوں پر اعتماد نہ تھا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ درست ہو مگر جب میں ان کے ہاتھوں کے نقشے آتارہ تھا تو پانچ چھ سیاسی لیڈر موجود تھے۔ انہوں نے سب کے سامنے سبیل تذکرہ ہی کی اپنی جیم کشی (ڈرائیج) کا تذکرہ فرمایا۔ کہنے لگے، ہماری والدہ جوش

پر بہت یقینی کھتی تھیں۔ خاندان کے ہر فرد کی کٹلی بنوائی جاتی تھی۔ چنانچہ انھوں نے اپنے مخصوص چرتی سے میری کٹلی بھی بنوائی تھی۔ جب میں سن بچہ کو پہنچا تو چرتی ہی کے کاغذ تھے۔ ان کے طاقی میرے اعلیٰ تعلیم کے لیے مندر پار جانے کی پیش گوئی بھی تھی۔ اس قسم کی اور باتوں کا انھوں نے تذکرہ فرمایا۔ اتنے میں درگاہ کھیتی کے ابلاس شروع ہونے کی خبر آئی۔ پندرت جی نے ہاتھ دھوئے اور کمرہ اجلاس میں چلے گئے۔

جون میں حیدر آباد میں پریکٹس کرتا تھا، وہاں کے اباب علم و فضیلت کے علاوہ دینی اعتبار سے اعلیٰ جتنے کے لوگ بھی مستقبل شناسی کے لیے مجھ سے رجوع کرتے رہتے تھے۔ ان ہی ہندو بھی تھے اور مسلمان بھی۔ وہاں کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو جی میرے بڑے دوست تھے اور ملا کرشن پرشاد جو ان دنوں وزیر اعظم کے خمدے پر فائز تھے، مجھے اکثر یاد کیا کرتے تھے۔ ہمارا اجلاس دوسرے رابطے کا خوشگوار اثر ہے کہ ریاست کے بڑے بڑے خاندانوں میں دلسانی ہوگئی اور میرا کام نامی محکمہ بنیادوں پر استوار ہو گیا۔

اہل ہندو میں بہت دیکھا بہت ہی قدیم ہے اور اس کے جاننے والے بڑی محنت کی نگاہ سے دیکھ جاتے ہیں۔ سنسکرت، بنگالی، گجراتی اور مرہٹی زبانوں میں اس فن پر سرچا مال ادب موجود ہے لیکن تامل زبان جو کہ ہر اردو سال پرانی ہونے کے باوجود آج بھی جنوبی بھارت میں عام کی عام بولی ہے، اس علم کے عقیم ذخیرے سے اپنی خوش فہمی لیے ہوئے ہے۔ اس میں جاب پانچ سو سال پرانی کتابیں تو اب بھی عام ہیں مگر ہزاروں سال پرانی کتب اس جلیت سے محفوظ ہو چکی ہیں کہ قسمت یاری کرے اور ان قدیم ترانہ نگار دلسانی ہو جائے تو انسان خود کو کسی عالم غلطت میں محسوس کرنے لگتا ہے۔

۱۹۴۳ء کے بعد سے میرا زیادہ تر قیام ممبئی میں ہی تھا، لیکن حیدر آباد کی کشش اور حیرت کی فرمائش کا یہ عالم تھا کہ ہر سال چند ماہ کے لیے وہاں حاضر ہونا ہی پڑتا تھا۔ ۱۹۴۵ء کے سفر حیدر آباد کے دوران میں آسمانی ڈاکٹر مصدیر نے انڈیو کے دل کا عمل دیکھا تھا، ایک شام کھانے کے بعد مراد علوم اور قدیم تامل دستاویزات کے بارے میں گفتگو شروع ہو گئی، اس سلسلے میں ایک صاحب نے بتایا کہ ملا کے ایک مندر میں ایک ایسا قدیم صفحہ محفوظ ہے جس میں وہ طریقہ کار

رقم ہے جس کے استعمال کے سے بھی انسان کے ہاتھوں کے نقش سے اس کا وقت اور زمانہ پیدا نش نہایت صحت کے ساتھ معلوم کیا جاسکتا ہے۔ نیز اس صفحہ میں بہت دیکھا کے ایسے ایسے روز و اسرار پنہاں ہیں کہ جن سے انسانی حیات و تقدیر کے کائنات و آئندہ ہر قسم کے حالات کے بارے میں عجیبہ اعتقالات کے ساتھ مدلل کئی ہے۔

میرا طبی ذہنی تجسس بیدار ہو گیا اور میں اس صفحہ کی تلاش میں جا بھلا نکلا۔ بالآخر مجھے اس کا پتا لگ گیا۔ وہ دلاس میں شگی دیوی کے مندر میں محفوظ کتاب قدیم تامل زبان میں لکھی ہوئی تھی، اس کے پڑھنے کے لیے خاص تعلیم کی ضرورت تھی اور اس کی تفہیم و ترجمانی کے لیے قدیم تامل سچر اور زبان سے خصوصی آگاہی کی ضرورت تھی۔ اے ہر کام کا پتلا ناگمان کام نہ تھا۔ مگر آجہانی ڈاکٹر مصدیر نے نائیدودن اتفاق سے ایسے ہی ایک تامل شاستری کو جانے تھے جو اہل زبان بھی تھا اور علوم مرور میں آستانہ دار دستگاہ بھی رکھتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے کہنے پر شاستری جی ہماری امانت کے لیے آمادہ ہو گئے اور ایک سہ ماہی کے بعد اسے ساتھ شکی مندر میں تشریف لے گئے۔

اس کتاب کا نام آستھیا نادی ہے۔ دقتیت اس کا محافظ ہی اسے چھو سکتا تھا۔ ہماری دیکھا بڑا حصہ اس بات پر برادری ہو گیا کہ اگر کتاب کھولے پراس کے چھو کرنے کی اجازت ہوگی تو وہ متعلقہ عبارت میں نشانے نہیں درج نہیں کرے گا۔

یہ کہہ کر محافظ کتاب مندر کے اس پوشیدہ کمرے میں چلا گیا کہ جہاں دستاویزات قریب سے دیکھی ہوئی تھیں۔ کم دیش نفٹ گھٹنے کے بعد وہ واپس لوٹا۔ اس کے ہاتھ میں بہت ہی پرانی لکڑی کی تختیوں کا ایک ہنڈل تھا جو گندے سیلے مگر بہت ہی مضبوط قسم کے دھماگے سے بندھا ہوا تھا۔ برتنی ایک فٹ لمبی اور دو انچ چوڑی تھی اور ہر ایک میں دو دھن سڑوں کے قریب باہیک سوراخ تھے۔ پڑنے دھاگے کے تاروں میں پرو کر ان تختیوں کو کس کر بندھا ہوا تھا۔

محافظ کتاب موندنا بیٹو گیا۔ عبادت کے طور پر تامل میں کچھ کچھ خوش کامی کے ساتھ چڑھا اس کے بعد بڑے احترام کے ساتھ ہنڈل کھولا اور سبھی تختی پر سرسری نگاہ ڈالنے کے بعد کچھ نوشتہ نامت سے گریبانڈس کا کلام لیتے ہوئے کچھ تختیاں اٹھیں۔ پھر ایک تختی پر لکھا۔ حق صاف کرتے ہوئے لکھا۔ مجھے آپ خوش قسمت معلوم ہوتے ہیں۔ برتنی آپ ہی سے متفق ہے۔ پھر اس نے نوشتہ تقدیر میں پڑھا

شروع کیا جیسے کوئی محدث کتاب کی قرأت کر رہا ہو بہر حق کے خاتمے پر وہ سلیس زبان میں ترجمہ کرتا رہتا اور ہمارے سامان شامسری جی ترجمان کا مضمون تفصیل کے ساتھ سمجھاتے جاتے۔

پیرائے آغا نے یہ حلا اثر انگیز تھا۔ لکھا تھا اس وقت چار افراد یہاں بیٹھے ہیں۔ ایک مندر کا منتظم ہے جو تین اشخاص کو اس کتاب سے استفادہ کے لیے لایا ہے اور بھی چلا جاتا ہے۔ جو لوگ یہاں ٹھہریں گے ان میں ایک ڈاکٹر ہے اور ایک علوم بائبل کا لکھتا ہے۔ تیسرا شخص بہت رکھیا کا عامل ہے اور اس فن کے روز کی حیدگی تلاش میں یہاں پہنچا ہے۔ اس شخص کے لیے یہ محض یہ محدث کھولا گیا ہے اور اب اس کے بارے میں بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے۔

ممانظہ نے مسمیٰ خیر رنگہ ہوں سے میری طرف دیکھا اور کچھ باتوں کے بعد کہنے لگا "اس قسم کی تمہید بہت ہی شاذ ہے معلوم ہوتا ہے اس میں کوئی خاص مصلحت اور دروغ نہیں ہے۔ بہر کیٹ لیتے؟ اس کے بعد بعد عرض اٹھائی سے اس نے منٹن پڑھنا شروع کیا اور جب ایک مکمل پیرا گراف ختم کر چکا تو ترجمانی شروع کی:

"اس شخص کی پیدائش تین بیچ کر نائیس منٹ پر ملی اتھارہ اکتوبر، ۱۹۰۶ء کو ہوئی۔ اس کے ناچہ میں سرطان طالع ہے اور اس میں گرد بڑا بھان ہے۔ یہ اس شخص کا مقدّر ہے کہ اسے اس فن کے خفیہ اسرار و رموز حاصل ہوں۔ ان امور کا بیان اس ڈائجسٹ کے دوسری باب میں رقم ہے۔ وہ دوسرے دن پڑھا جاتا ہے گا۔ آج زندگی کے حالات کا تذکرہ ہوگا: اس کے بعد دن دھڑلے تک کتاب کے حصے پڑھے گئے اور میں ان کے ترجمے لکھتا چلا گیا۔

اس رات ڈاکٹر جیور اور گیانی جی میرے ساتھ ہی رہے اور میں تک دن بھر کے تجربات و افکاشات پر بات چیت جاری رہی۔ دوسرے دن نائٹ کے فرائض بعد ہم لوگ شکی مندر پہنچے۔ محافظ صاحب بھی ہمارا انتظار فرما رہے تھے، چنانچہ میرے ڈائجسٹ کا دسواں باب کھولا گیا۔ اس میں ایسی باتیں اور اسرار و فنی کا حال تفصیل سے رقم تھا کہ انسانی فکر و تصور سے بہت ہی بعید ہے۔

دن کے روز میں ایک خاص نکتہ جو عقلوں سے مل طلب تھا سامنے ہو گیا، اگلوں کے اپنے ایک گوشت کا اُٹھا رہے یہ زہر و یا شکر کا اُٹھا کر کھاتا ہے (نقشہ نمبر) ایک خوب نما واضح

کیرا لگو چٹے اور سپنی انگلی کے درمیان ہستے سے شروع ہو کر اس اُٹھا کر کے گردا گرد گھومتی ہوئی ہتھیلی کی سطح کو عبور کرتی ہوئی کلائی کے قریب تک ختم ہوجاتی ہے۔ یہ زندگی کی لکیر کہلاتی ہے۔ زہرہ کے اُٹھا کر سے کچھ معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ جگر مینے نے بتایا کہ اگر اس پر نقش شدہ بہر نشان اور خط کا صحیح طور پر اثر نہ لگایا سے مطالعہ کیا جائے تو یہاں سے ماں باپ، بہن بھائی، اولاد، میان بیوی، غرض کہ تمام خاندانی امور کے بارے میں یہ حاصل حالات کو پتا چل سکتا ہے۔ اور اگر زندگی کی لکیر اور زہرہ کا اُٹھا کر مطالعہ کیا جائے تو ذاتی سمجھ، بیماری، سفر، جہنم، مالی اور دینی حالات کے علاوہ زندگی کے تمام واقعات کی تفصیلی اور وقت کے تعین کے ساتھ تاریخ و اکرینیت بتائی جاسکتی ہے۔

جو لوگ بہت رکھیا کے فن سے شغف رکھتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ کسی واقعے کا صحت کے ساتھ بتانا کس قدر مشکل امر ہے اور خصوصاً کے ساتھ زندگی کے حالات پر تعین زمانہ کے ساتھ سہائی اور صحت کے ساتھ احکام کا بیان اور وہ بھی زہرہ کے اُٹھا کر سے محلات سے ہے۔ گھبراہٹ میں شک نہیں کہ کشت و دریا میں کے ساتھ، اصول فن میں صحیح اور گہری نگاہ ہو تو یہ کوئی دشوار کام نہیں ہے۔

اس ناٹھی میں فن کے اصول و قوانین کی بے شکے دوران لکھا تھا کہ گرد کا اُٹھا کر جو پہلی انگلی کے نیچے واقع ہے، اس کی قدر و قیمت فن کے اعتبار سے ایسی ہے جیسے کہ دوسری دھاتوں کے مقابلے میں سونے کی۔ یہ اعزاز، تقدس، شرف اور علم و عظمت کا آئینہ دار ہے۔ زہرہ کا اُٹھا کر اس کے مقابلے میں چاندی کی حیثیت رکھتا ہے۔ گرد باپ اور زہرہ ماں کے مانند ہے۔

درمیان انگلی کے نیچے ایک اور پڑ گوشت اُٹھا رہے ہیں سینچر کا اُٹھا کر کہتے ہیں (نقشہ نمبر) جب کسی کے برے دن آتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ اس پر سینچر سوار ہے۔ یہ عقیدہ درست نہیں ہے۔ سینچر کے بارے میں لکھا تھا کہ اس پر تقدیر کی لکیر ختم ہوتی ہے۔ یہ وہ لکیر ہے جو ہتھیلی کو عبور کرتی ہوئی دوسری انگلی کی جڑ کے پاس ختم ہوتی ہے۔ اس کا آغاز کلائی کے قریب سے ہوتا ہے۔

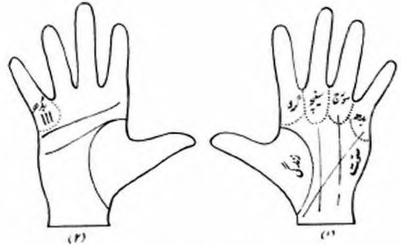
سینچر کا اُٹھا کر لکھنا اپنے لیے کام چل جاتا ہے۔ اگر عمر مزید آوازی اور بے کاری میں صرف

ایام احترام اور سفید پوشی کے ساتھ باسولت گزرتے ہیں۔

چھوٹی انگلی کے نیچے بھی ایک پرگوشٹ اُٹھتا ہے یہ بڑھ کا اُٹھنا کہلاتا ہے یہ سنہرے منہ سے اور طب میں سے کسی شہرہ حیات میں کامیابی کی طرقت طبعی صلاحیت کی وجہ سے اٹھنا کہلاتا ہے اس اُٹھار پر اگر تین واضح ترغی کیلئے پر نظر آئیں تو پہلی سرخ یا یہ مثال ڈاکٹر پنکھ دیل ہے خوشخبرہ اس اُٹھار پر بھی ایک واضح کیم ختم ہوتی ہے۔ یہ بھی کلائی کے قریب سے شروع ہوتی ہے مگر اس مقام سے جہاں پر زندگی کی لکیر کا خاتمہ ہے اور کلائی سے اُٹھنا کہلاتا ہے اس کا اُٹھنا کہلاتا ہے۔ مگر ڈاکٹر یا صنعت کار کی لکیر کہا جاتا ہے اور یہ صحت مندی کے نفع پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے۔ مگر ڈاکٹر یا صنعت کار کے ہاتھ میں ایسی لکیر درحقیقت نمایاں کامرانی اور دولت و شہرت کی اہل نشانی گروانی جاتی ہے۔

(نقشہ نمبر ۱)۔

اسی طرح صحت علمی امور پر تفصیلات وضاحت سے بیان کی گئی تھیں۔ انتخاب پیشہ کے بارے میں بڑی بڑی دلچسپ معلومات حاصل ہوئیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ گستیہ ناکری سے بہت کچھ پانے کے بعد بھی وہ لکیر جس کی برسوں سے تلاش تھی، مجھے نہ مل سکی۔ انہی دنوں حالات یوں پلٹ گئے کہ مجھے انگلستان آنا پڑا، اور جب سے میں کاہو کے رہ گیا ہوں بہر کیف، میری تلاش جاری رہی اور ۱۹۵۴ء، ۱۹۵۵ء، ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۱ء میں پھر نئے دنوں کی تلاش میں میں نکلا اور بنگلہ دھلاس، کولمبیا گیا۔ اور یہ ناکری ہوگی اگر میں اس حقیقت سے انکار کروں کہ مجھے اس قسم کی کئی ایک قدیم تہاں اور منسکرت کی کتب سے بے حد فتنہ پہنچا مگر انسان کی طبیعت طلب بیکار ہے۔ آج بھی میرے روزمرہ زندگی کی تلاش میں لگا ہوا ہوں اور دنیا کے ہر کونے سے آنے والے افراد کے توسط سے ایسی کتابوں اور مصنفوں کا پتا لگاتا رہتا ہوں جن کے مطالعے سے میری طبیعت یا اس کا کردار اہل ہو سکے۔



کی جانتے تو نیک صلہ مشکل ہے۔ اگر سچی محنت اور نیک نیتی کے ساتھ دوبارہ حیات میں مدد و جہد کی جانتے تو سچر بہت دھن، دولت، آرام اور بڑھاپے میں مالی فراغتوں سے مالا مال کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں محنت کی لکیر کی بناوٹ، چمک، لمبائی، گہرائی، صفائی، سبھی امور کا جاننا ضروری ہے۔ قسمت کی لکیر اگر شکستہ اور خراب ہو مگر سچر کے اُٹھار پر پہلی اور صاف پہنچ جانتے تو قدر ضرور یاد رہی کرتی ہے اور صاحب نشان کی محنت ضائع نہیں جاتی۔

پھر تیسری انگلی کے تہائی اُٹھار کا ذکر تھا۔ اسے سورج کا اُٹھار کہتے ہیں۔ جب یہ صالح اور عمدہ ہو تو اقبال مندی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ یہاں سے پائیدار شہرت، تعلقی، ادبی یا علمی مساعی کے حصے میں قبولِ عام، اعزاز و انعامات کے علاوہ دھن دولت اور سچی عیش و نشاط حاصل ہوتی ہے۔ اس اُٹھار پر بھی ایک واضح کیم ختم ہوتی ہے۔ یہ بھی کلائی کے قریب سے آغاز کرتی ہے اور تھیلی کی سطح کو عبور کرتی ہوئی تیسری انگلی کے نیچے ختم ہوجاتی ہے۔ اس لکیر کو سورج کی لکیر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جس شخص کے ہاتھ میں یہ لکیر ہو، خواہ وہ بہت ہی کمزور یا بے بی ہو، تو اس کی زندگی کے دوران میں اسے ہم چشموں میں عزت، برادری، احترام اور نیوی فراغت باعز و حاصل ہوتے ہیں۔ اگر یہ سورج کے اُٹھار پر بے عیب نقش ہو تو زندگی کے آخری

ادا کیا۔ اس کے بعد یورپ اور ایشیا کے ممالک میں اپنی عظمت اور ولولہ عزتی کے جھنڈے گاڑتا ہوا تاریخ عالم کے اوراق پر اپنا نام ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ثبت کر گیا۔

تہذیب روم کے دورِ ارتقا میں اس فن کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ دربارِ شاہی میں اس کے ماہرین بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ رومِ شہِ اکبرینی کے ایک شہنشاہ نے بھی اس فن میں بڑی دستگاہ حاصل کر لی تھی اور اس کی مہارتِ فنی اور پیش گوئی کے افسانے زبانِ زعفرانِ معام ہو گئے تھے۔

اسی قیصر روم سے وابستہ ایک واقعہ تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اور نہ صرف مخصوص حالات سے متعلق ہے بلکہ اس کی تسبیحِ فنی کی زندہ دلیل تصور کیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ اس قیصر روم کی خدمت میں کسی دُرُ افتادہ مملکت کا نیا یا پلٹی آیا اور اپنی مہارت کی اسناد پیش کیں۔ جب رسمِ انجام کو پہنچی تو شاہِ وقت نے اُسے عزت و احترام کے ساتھ اپنے قریب بٹھایا اور اپنی دستِ شناسی سے دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے اس کے ہاتھ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ شاہی درخواست دراصل ایک حکم کے مترادف ہوتی ہے۔ اپنی کے لیے حکم نبھالانے کے سوا چارہ کار نہ تھا۔

قیصرِ وقت نے اس کے ہاتھوں کے نقوش کا بڑی احتیاط اور ڈرت ڈرت نگاہی سے مطالعہ کیا۔ جب وہ اپنی نئی کرپچا کردہ اور ذوقِ جلیل کو طلب کیا اور باؤاؤ بلند مبالغہ میں آکر فرمایا "یہ شخص بہرِ پویا اور فزینی ہے۔ اس کے انھوں میں کوئی ایسی علامت نہیں ہے کہ اسے سفارت کے ذریعہ بلند کے لائق گردانا جا سکے۔ اسے نظر بند کر دیا جائے؟"

دربارِ شاہی میں گڑبگڑ گیا اور دانایانِ ریاست قیصر روم کا فیصلہ سن کر دنگ رہ گئے کسی کی زبان پر حرفِ اعراض نہ تھا اور کسی نے تشویش کا اظہار کیا۔ درحقیقت انھیں اپنے آٹا کی فنی مہارت پر گورِ بھر دیا تھا۔

فی الحال نقشِ شرفِ عروج ہو گئی اور مملکتِ سفر کی طرقتِ قاصد دور رائے گئے۔ اس میں شہبازِ انیس کہ قیصر روم کے احکامِ غلط ثابت ہوتے تو دونوں ملکوں کے سیاسی تعلقات پر کارِ مضر

رومی شہنشاہ اور نقلی سفیر

جس عہد میں یونانی تہذیب اپنے عروج پر تھی، دستِ شناسی کا علم بڑا ہی محترم اور مقبول عام تھا۔ سکندرِ اعظم کا زندہ معاہدہ تالیقِ ارسطو، جسے فلسفہِ مہد کا باوا آدم مانا جاتا ہے، اس فن میں گہری نگاہ رکھتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے بہت ریکھا پر ایک مختصر مگر جامع صحیفہ رقم کیا تھا جو صدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی اربابِ فن کے لیے شعلِ راہ کا کام دیتا ہے۔

سکندرِ اعظم پر اپنے تالیق کا بہت ہی اثر تھا اور غالباً اس کی ہر سوزِ علم سے طبی دل بھگی۔ اس کے استاد محترم کی تعلیم کا ہاتھ ہوگا۔ یہ حقیقت ہے کہ اپنی تاریخی فتوحات پر روانگی سے پہلے سکندرِ اعظم تلامذہ طریقوں سے خال نکھلا تھا یا کسی رومانی بزرگ یا ماہرِ فن سے شورشہ لیتا تھا۔ اس سلسلے میں ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا جاتا ہے: فاتحِ اعظم اپنے دار الحکومت میں ایشیائی نمبر پر روانگی کے پیش نظر فوج کی تربیت اور تیاری میں سرگرم تھا۔ بار بار داری کے لیے ساز و سامان اور سواروں کے لیے عالی نسل کے گھوڑے انتخاب کیے جا رہے تھے۔ جب ہر قسم کی تیاری ہو چکی تو وہ ہمیں کے مہمیں پہنچا، جہاں ایک مجذوب و دہشیزہ درہنہ تھی۔ اس عارف کے ہاں میں ایک خاص رومانی قوت پھلا تھی۔ اس کے احکامِ مہارت پر مبنی ہوتے تھے۔ مگر جب تک اسے کسی اشارے سے اذن نہیں ہوتا تھا، وہ خاموش رہتی تھی۔ سکندرِ اعظم بڑی درہنہ مہم کی حراب کے پاس سرنگوں بیٹھا رہتا تھا، مگر حالِ مست عارفہ اٹھ اٹھا کر بھی وہ دیکھتی تھی۔ چنانچہ وہ طویل انتظار کے بعد لوٹ جاتا تھا۔ اسی طرح کئی دن بیت گئے، لیکن وہ بلا ناغہ مہم کا طواف کرتا رہا۔ آخر کار مجذوب پر طمانِ عالم جاری ہو گیا اور اس نے باؤاؤ بلند سکندرِ اعظم سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"اے فاتحِ عالم! اپنی مہم پر عداوت ہو جا۔ تجھے کوئی بھی شکست نہ دے سکے گا۔ اے وقتِ عارف کے کلام میں مبالغہ تھا۔ سکندرِ اعظم نے اس کے احکامِ مذہبانہ سے اور سب سے

پیش کرتے اور طریق علاج کے بارے میں مشورہ دیتے۔ یہ کام نربین صدی تک بڑی کامیابی سے جاری رہا۔ اور جب شپینر نے دست شناسی پر پہلی کتاب لکھی تو اس کا دوسرا چھ لاکھ ڈنک ہی سے خرید لیا جو نہایت بصیرت افروز ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ نربین ہمت ہی قدیم ہے اور اس قدر مفید انسانیت کو نفسیاتی، طبی اور تعلیمی معاملات میں گراں بہا خدمات انجام دے سکتا ہے۔

غالباً یہ ۵۰-۱۹۲۹ء کا واقعہ ہے کہ ایک اسرائیلی دست شناس نے مجھ سے خط و کتابت شروع کی۔ میں اُن دنوں اس فن پر فصل تعلیم کی ترتیب و تالیف میں مصروف تھا اور بھائی میں اس فن سے متعلق دامنہ ادارے کی تربیت فنی کے لیے تیار کر رہا تھا۔ طرہ یہ کہ ادارے کے صدارتی فرائض بھی مجھے ہی ادا کرنے پڑ چکے تھے۔ روزمرہ کی پریکٹس اور مختلف بین الاقوامی اختادات و مصافحت کے لیے مضامین لکھنے سے پہلے ہی مجھے فرصت کم مل سکتی تھی۔ لیکن چونکہ اسرائیلی صاحب کی زبردست خواہش تھی کہ انھیں زیر تعلیم طالبان دست شناسی سے متعارف اور روز بروز بھائی صفاقت سے روشناس کر لیں اس لیے بالآخر میں نے ان کے کام اور تحریکات کو دیکھنے کے لیے آگادی ظاہر کر دی۔

اسرائیلی دست شناس فنی اعتبار سے نابالغ تھے۔ وہ محکمہ پولس کی تفتیشی جراثیم کے اہم مسئلے میں امانت کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کا یہ کام مجھے قابلِ غور و مشاہدہ محسوس ہوا اور فنی توجہ سے کہن کا یہ پہلو بہرہ رسانی اہم ہے اور مفید نام نہاد اسرار اپنے اندر پھیل کے بڑھتے رہے۔ ہاتھوں کے فائز مطالعے سے اپنی تعلیمات اور نفسیاتی دستاویز کا پتلا چل سکتا ہے جو کسی شخص کو ایک خاص عادت، آفتاب زندگی یا ارتکاب جرم کی طرف مائل کر سکتے ہیں۔

تفتیشی جرم کے بارے میں ایک دلچسپ واقعہ یاد آیا۔ تیسرے پینتیس سال بھوئے لندن کے مشہور ہنر دار جریدہ ٹیٹس (TIT BITES) کے اربابِ خلق و عقائد کے دل میں خیال کیا کہ کچھ سے استفسار کیا جائے کہ کیا اس فن سے تفتیشی جراثیم کے مسئلے میں قابلِ اعتماد اعانت بہم پہنچ سکتی ہے؟ وہ میری علمی دست شناسی سے بخوبی آگاہ تھے۔ جب میں نے اُن بات میں جواب

گنتی اور جنگ و جدال کا خطرہ پیدا ہو سکتا تھا۔ گرشاہ وقت غلطی دست شناس نہ تھا۔ اُسے اپنے علم پر کامل اعتماد تھا۔ تحقیق و تفتیش کے بعد ثابت ہوا کہ نظر بند سفر فی الحقیقت فریبی تھا۔ گرشاہ دست شناسی کے فن کا اتنا بھلا عالم اور ادا شناس نہ ہوتا تو فریبی اپنی اپنے جمیٹ عمر، نام میں کامیاب ہو سکتا تھا۔ اس کے برعکس وہ اپنے کٹر کردار کو پہنچا۔

مشہور ماہر نفسیات انجمنی کارل ژنگ نے انسانی کردار و ذہن کی گتھیاں بھانپنے میں اپنی طویل عمر کے پچاس ساٹھ برس صرف کیے تھے۔ اس کی تحقیقات دنیا بھر میں مستند مانی گئیں ہیں اور اس کا شمار ایسے علمائے نفسیات میں ہوتا ہے جن کی حیثیت بے مثال ہے۔

اپنی تحقیق اور لیسرچ کے سلسلے میں اُس نے ذہن انسانی کے ہر پہلو کی جانچ پڑتال کی۔ پُرانے مذاہب و اعتقادات کی نئی قدوں پر غور و فکر کیا۔ مختلف ملکوں کے رسوم و رواجات کی ضرورت اور معلومت کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اپنی تحقیقات کے سلسلے میں اس نے عام و گہرے ہنٹ کر محض علم کو پرچی گیری اور دُور رس نگاہ ڈالی اور شاہدہ و تجربہ کے بعد نجوم اور دست شناسی کا اعتراف کیا۔ یہی نہیں بلکہ ہاتھوں کی لمبیروں کے فن کو طبی اور نفسیاتی اور تعلیمی مسائل کے حل کے لیے بہت ہی قابلِ استفادہ خیال کیا۔ اُس کے اس اعتراف کی عملی تصدیق اُس کے نفسیاتی معالجہ کے مطب میں اُس کے مشاہدات و دُور رس کے طریق کار سے مل سکتی ہے۔

جوئیس شپینر اس صدی کے مبلغِ اقل ہیں۔ اچھے دست شناسوں میں گنے گنے جاتے تھے۔ انھیں کردار انسانی سے گہری دلچسپی تھی اور ہاتھوں کی شکل و صورت اور لمبیروں کی گونا گوں شکلوں سے تجزیہ کردار اور نفسیاتی اسراض کی تفتیش کے مسئلے میں ہاتھوں نے بڑی محنت اور کلاش سے کام لیا تھا۔ کارل ژنگ نے ان کی فنی مہارت کو آگاہ کیا اور کم و بیش پینتیس سال تک نفسیاتی اُچھٹوں اور بیمار لوگوں کی تفتیش و معالجہ میں اپنے کلینک میں اُن کے مشاہدات سے استفادہ کیا اور عملی معاونت بھی مہم کی۔

شپینر زیر علاج مریضوں کے ہاتھوں کا مطالعہ کرتے اور اپنے نتائج مشاہدہ کارل ژنگ کے

دیا تو وہ کہنے لگے کہ کیا میں اس کا ثبوت دے سکتا ہوں؟ میں نے آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ طے پایا کہ وہ برطانیہ کے جدیدہ جدیدہ افراد کی ایک گھرانہ جماعت (PANEL OF OBSERVERS) متعین کریں، اور مجھے ایک کمرے میں بند کر دیا جائے جس کی ایک دیوار میں محض آئینہ لگا ہو کہ اس میں سے صرف ہاتھ نہری طرف بڑھائے جا سکیں تاکہ میں ان کے مطالعے سے اپنے مشاہدات و احکام پیش کر سکوں۔

کلڑی کا ایک کیمین تیار کر لیا گیا جس کے گرد اگر دہلندی پرپس منتخب افراد کو بٹھا دیا گیا۔ اسی پر انکشاف کیا گیا، ٹیپ ریکارڈ میرے نزدیک رکھ دیا گیا تاکہ جو کچھ میں کہوں میری زبان اور لب و لہجہ میں صدائیں ہو جائے۔ چھت سے ایک ٹھوکی کیمیا جی میں میرے سر کے اوپر معلق کر دیا گیا تاکہ میری حرکت و سکنت کی تصویریں بھی سلسلہ لی جا سکیں۔ اس کے علاوہ ایک ٹیلیو گراف کو بھی میرے مشاہدات و کلمات پر مامور کر دیا گیا۔ جب سب انتظامات مکمل ہو چکے تو امتحان شروع ہوا۔

ایک نامعلوم شخص جو GUINEA PIG تجربے میں شرکت کے لیے آمادہ تھا، کے دونوں ہاتھ رخنے سے میرے سامنے بڑھا دیے گئے۔ جو کچھ میری زبان سے نکلا، قلم بند ہوا۔ اس کی صدائیں ٹیوٹی کیمیا ٹائپسٹری سے تصویریں لیتا رہا اور گھرانہ کار جماعت بڑے انہماک و دلچسپی سے اپنے فرض ادا کرتی رہی۔ اسی طرح کیے بعد وگسے کئی افلوک کے ہاتھ دکھائے گئے۔ یہ امتحانی مراعات محسوس ہوا رہا۔ اس جماعت مشاہدہ میں ایک سچ صاحب تھے۔ پورٹل جیل کے حاکم اعلیٰ۔ چند ہر ویش افراد کے علاوہ معزز قانون دان اور اسکاٹ لینڈ یارڈ کے نمائندے بھی شریک تھے۔ اس کو بھی تنقید اور سائنٹفک امتحان کی ساری کا مددگار بن وئی طرف میں مسلسل وار ضروری تفصیل کے ساتھ پیش کرتے ہوئے یوں تو سبھی ارباب مشاہدہ کے تاثرات و حوصلہ افزا تھے، مگر صاحب کے ارشادات کا تہاں غالباً تمام احباب مشاہدہ کی اپنی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ”مجھے یہ کہنے کی قطعی ضرورت نہیں کہ تمام تجربہ سائنس اور جدیدگی کے ساتھ انجام پایا۔ درست شناساں اگر ان مشاہدہ اور ہاتھ دکھانے والوں میں سے کسی سے واقف نہ تھے، انھوں نے محض ہاتھ دیکھے۔ درست شناساں نے جس طرح ان افراد کے اذکار و گفتگو کے شعوری اور لاشعوری پہلوؤں پر متین نگاہ ڈالی میری طبیعت اس سے بڑی متاثر ہوئی۔ انھوں نے ایسے امور پر بھی صمت کے ساتھ بعضی ڈالی جو بڑے مطالعہ افراد کی یاد سے اتر چکے تھے۔ انھوں نے ان کے

فطری میلانات و طبعیات کی افکار اور استعداد و عقل کے ساتھ ان کی آرزوؤں، پسند و ناپسند اور کامیابی سے ذکر کیا۔ انھوں نے درحقیقت ہماری کہ ہمت کے حالات و واقعات بیان کیے۔ اور ان رحمانات کی روک تھام کی صلاح دی جو آئندہ پہل کر نقصان رساں وقوعات کی صورت اختیار کر سکتے تھے۔ حق تو یہ ہے کہ درست شناساں کے احکام سننے وقت مجھے انجیل مقدس کے یہ الفاظ یاد آ گئے: ”خدا تعالیٰ نے ہر انسان کے ہاتھ پر مہر لگا دی ہے تاکہ تمام بنی نوع انسان اس کے کام سے آگاہ رہیں یہ

میں توازن اور خوشگوار تناسب ہوتا ہے۔ اس کی ہر انگلی ہڈی کے قریب دیر ہوئی ہے، مگر بندیرج ٹوکی ہوئی ملی جاتی ہے۔ اس کی مجموعی ساخت سے سین مخروطی روپ کا تاثر پیدا ہوتا ہے۔ ایسے ہاتھ عام نہیں ہیں مگر کیا بھی نہیں۔

نوکدار ہاتھ حساس طبیعت کا پتا دیتا ہے۔ یہ رنگ دار ہاتھ سے فطری شغف اور شہر و فناء سے جڑی لگاؤ کا آئینہ دار ہے۔ تفریق و آرائش سے وابستگی اس کے فنون لطیفہ سے پیدائشی ربط و دلچسپی کا حامل بناتی ہے (شکل نمبر ۱)۔

درحقیقت اس کا حامل حساس اور محسوس پرست ہوتا ہے۔ اس کے احساسات نازک اور اذنین تاثرات درست ہوتے ہیں۔ اس کے خیالات میں ایک قسم کی تیز روی پائی جاتی ہے۔ وہ مافیہ العیر کو ودیانی طور پر یوں پایا ہے کہ اس کی اس صلاحیت پر لوگ حیرت محسوس کرتے ہیں۔ نفاست، دکاوت اور تہذیب کے جوہر اس کے فیر میں داخل ہوتے ہیں۔

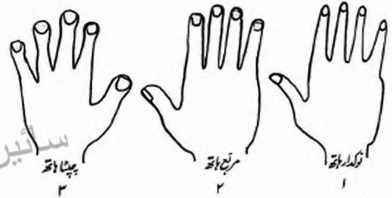
حق تو یہ ہے کہ اس کے باطن میں ایک خاص استعداد ہوتی ہے جس کے باعث اس کے اظہار تاثرات بالعموم نمایاں اعتماد ہوتے ہیں۔ وہ کسی ودیانی صلاحیت سے متا محال ہے اور کوہار انسانی کے بارے میں صحیح رائے قائم کر سکتا ہے۔ اس کے مزاج میں فکر و متفکر اور تجربہ کاری سے گریز ہوتا ہے۔ وہ تفصیلات میں جانے سے گھبراہٹا ہے بلکہ اس معاملے میں بہت ہی بے صبر ہوتا ہے لیکن جب اس کی طبیعت ردائی پر ہوتی ہے تو وہ جلد اپنے کام سرانجام دے لیتا ہے۔

فنون لطیفہ سے اسے نمایاں لگاؤ ہوتا ہے اور مزاج از حد حساس ہونے کے باعث بیش تر جذباتی اور حقیقتی امور میں منہمک رہتا ہے۔ نہ جھوٹا ڈیل ڈول کا ہوتا ہے اور نہ اس کی عمومی مقصد جسمانی فوائد کا اچھا نمونہ ہوتی ہے۔ اوصالی اور عمدہ کی خرابیاں اس کا تعاقب کرتی رہتی ہیں۔ درحقیقت وہ محنت مزدوری کے لیے فطرتاً ناموزوں ہوتا ہے اور اگر مجبوراً اسے مشقت سے سابقہ پڑ جائے تو نسبت جلد شکم جاتا ہے اور بہت تھک لار دیتا ہے۔

اکلام پسندی، رکھ رکھاؤ، دلاؤزیات، چیت، اچھا کھانا، نفیس پشنا اور دلکش حوال میں خاص سادگیاں اس کے فطری تقاضے ہیں۔ ایسے ہی عناصر تہذیب و ادب اسے بیکر باذن بنانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

سے۔ بنیادی طور پر انگلیوں کی تین قسمیں نوکدار، مربع اور پچھلی ہی ہیں، اور بالعموم جب ساری انگلیاں ایک ہی نوع کی ہوتی ہیں تو تمام تر ہاتھ بھی ان کی ساخت کے لحاظ سے ہم آہنگ ہی ہوتا ہے۔

اگرچہ انگلیاں بالائی پورروں کے خاتمے پر بالعموم تین منکروں میں سے ایک مخصوص شکل ہی اختیار کرتی ہیں لیکن اس کے باوجود بعض افراد کے ہاتھ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ ان کی کھٹے کی انگلی مربع ہوتی ہے اور باقی تین انگلیاں اور انکھٹا نوکدار ہوتے ہیں۔ بعض ممالوں میں



ایک ہی ہاتھ کی دو انگلیاں نوکدار اور باقی پچھلی ہوتی ہیں۔ درحقیقت عملی زندگی میں محفوظ اور ملی جلی انگلیوں والے ہاتھوں سے بار بار سابقہ پڑتا ہے۔

نوکدار مربع اور پچھلے ہاتھ محض کوہر مزاج کے اجماع کا صرک پتا ہی نہیں دیتے بلکہ صحت، انتخاب پیشہ اور زندگی کے دوسرے پہلوؤں پر قابل اعتماد روشنی ڈالتے ہیں۔

نوک دار ہاتھ

جب ساری انگلیاں جڑوں کے قریب ہوتی اور پگڑشت ہوں اور تہذیب کا جرجی طرح ذلیل محض اختیار کریں تو ایسا ہاتھ نوکدار کہلاتا ہے۔ جب انگلیاں خاتمہ پر بہت ہی تنگ اور تپتی ہو جائیں تو وہ الہامی ہاتھ کہلاتا ہے۔

نوک دار ہاتھ خوش و منج اور دیدہ و زیب ہوتا ہے۔ کھائی کے قریب تبدیے کشادہ اور پگڑشت ہوتا ہے اور جوں جوں انگلیوں کی طوٹ جڑتا ہے مخروطی صورت اختیار کرتا جاتا ہے۔ اس کی بناٹ

جس انگلیوں پر ہڈوں سے دوسری پورنگ بتدریج مخروطی شکل اختیار کریں لیکن وہاں سے جوں جوں آگے بڑھیں بہت تنگ اور تپلی ہوتی مابین حتیٰ کہ بالائی پوروں پر پہنچ کر بے مددگیل ہونے کی قویاں کے کردار کا پتا دیتی ہیں جو عملی ہوتا ہے اور نہ دنیوی امور سے کوئی چسپی ہوتی ہے۔ وہ جیتا روحانی باتوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اُسے تشویش و دوا نہ بخوئی لگاؤ ہوتا ہے اور ہمیشہ باطنی نعمتوں میں گم رہتا ہے۔ وجدان اس کی طبیعت کا نمایاں خاصہ ہے۔ بعض اوقات وہ آئندہ کے واقعات کے بارے میں نہایت حیرت انگیز صحت کے ساتھ احکام لگا سکتا ہے۔ سماجی و روحانی کشف و کرامت سے اسے فطری مناسبت ہوتی ہے۔ مگر وہ یوں عالم رنگ و بو سے غیر متعلق زندگی گزارنے کی طرف مائل ہوتا ہے کہ اس میں دنیا داری اور حکمت عملی کے عناصر کو قطعی فقدان ہوتا ہے۔

اس کی صحت قابل اعتماد ہوتی ہے اور نہ ہی وہ سیر ہو کر کھائی سکتا ہے۔ نجیت البتہ ہوتا ہے، اور لذت کام و دین سے بے نیاز اور روحانی طاقت سے تہی دامن تقویٰ و اخلاص کی اس میں نمایاں کی ہوتی ہے۔ اور بالکل وہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہوتا ہے، پھر بھی غرض مند لوگ جوق جوق اس کی طرف رجوع کرتے رہتے ہیں اور نہ نونی مہربان حاصل کرتے ہیں۔ وہ گویا نئی غیر ناز زندگی گزارتا ہے اور ذکر و فکر میں اپنے دل گزارنے میں طبعی خوشی محسوس کرتا ہے۔

مرتب ہاتھ

مرتب ہاتھوں کی انگلیوں کی شناخت یوں کی جاسکتی ہے کہ ہر انگلی جڑ سے کر فوک انگشت تک یکساں ہوتی ہے۔ درحقیقت کوئی انگلی بھی کہیں سے بھی غیر معمولی طور پر موٹی یا پتلی نہیں ہوتی بلکہ ہر پور کو علیحدہ علیحدہ دیکھا جائے تو مستقل شکل کی دکھائی دیتی ہے۔ ناخن والی پور بالخصوص ہر لمبا سے مستقل یا مرتب صورت کی اور ہر اعتبار سے نوئل اور اسے ہاتھ کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے (شکل ۲۲)۔

ایسے ہاتھ کی پتیلی مرتب مستقل شکل کی ہوتی ہے۔ کھائی کے قریب سے انگلیوں کی جڑوں تک وہ نہ کہیں کم یا زیادہ کشادہ ہوتی ہے اور نہ واضح طور پر تنگ۔

اس کا حامل پابندی وقت اور ضبط کا احرام کرتا ہے۔ سلامت روی اور عمل پسندی اس

کی فطرت کے حکم عناصر ہیں۔ وہ نہ تو کام چور ہوتا ہے اور نہ ہی بیع اوقات کا عادی۔ ذمے دار کارکن اور حقیقت پسند ہونے کے باعث ہر کام اور معاملے میں سلامت روی اور توازن کو اہمیت دیتا ہے۔

وہ معاشرے کا مفید لیکن ہوتا ہے۔ رسم و رواج، مسلمہ اقدار، قانون، مضابطہ غرض کہ ہر اُس سماجی معاملے کا احرام کرتا ہے جو سوسائٹی کو ترقی کی ہے۔ وہ مدت پسندی سے گریز کرتا ہے اور نئے خیالوں اور چیزوں کو اس وقت تک نہیں اپناتا جب تک ان کی انادیت کا اسے یقین نہیں ہو جاتا۔ کا د بار حیات ہیں اس کی حیثیت درمیانہ کی بڑی کی طرح ہے۔ وہ ہر شعبہ زندگی میں پایا جاتا ہے اور ہر قسم کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ نظم و ضبط اور معمول پسندی اس کی طبعی جوہر ہیں۔

وہ کام کے وقت کام اور آرام کے وقت آرام کا عادی ہوتا ہے۔ صحت کا خیال رکھتا ہے۔ وقت کی پابندی کے ساتھ کام اور ہوتا ہے۔ دنیوی امور میں پاکدستی اور عقل سلیم سے آگے بڑھنے کے لیے عملی کوشش کرتا ہے۔ اس کی طبیعت میں عجمی اور استعجال کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ وہ حقیقت پر کھنکھ سے دنیا دار اور سیکر مند ہوتا ہے۔

وہ زندگی کے ہر مقام اور ہر ایسے کام میں دلچسپی لینے کے لیے آمادہ ہوتا ہے جو کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کی طبیعت افراط و تفریط سے مبرا ہوتی ہے۔

چپٹا ہاتھ

شناخت کے اعتبار سے چپٹا ہاتھ سہولت سے شناخت ہو سکتا ہے۔ یہ پتیلی کے قریب تنگ ہوتا ہے، اور جوں جوں آگے بڑھتا ہے چوڑا ہوتا جاتا ہے۔ اس کی ہر انگلی بھی جڑ کے قریب کم موٹی ہوتی ہے۔ مگر ناخن والی پور پونچھ کر کافی کشادہ ہو جاتی ہے۔ درحقیقت اس کی بالائی پور کی شکل ایسے چمچے کی طرح ہوتی ہے جو گھیر دوار اور کشادہ گول ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔

اس کا حامل بڑے بڑے مغز بے سوتا ہے۔ اس کی فطرت بے حد حوصلہ مند اور بے چین ہوتی ہے، غصہ، دھمکتا اور چمکیا ہوا ہے۔ اس کی رنگ و رنگ میں ایک جوش و خروش، سرور و صحت اور نئی نئی دنیا میں بھانسنے کی آئندہ ہوتی ہے۔

ایسا شخص گری عمل کا پیکر ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں اپنے ماحول سے نکل کر کھیل جانے کی آرزو بیدار رہتی ہے۔ وہ حرکت میں برکت کا نظریہ رکھتا ہے۔ اس کی جھانسی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ بڑی بڑی مہمت سر کرنے کی ٹوہ لگا رہتا ہے۔

ایسا شخص انجینئرنگ کی غیر معمولی صلاحیت بھی رکھتا ہے اور جب اس کی ایسی استعداد بیدار ہوتی ہے اور وہ ضروری حریت حاصل کر لیتا ہے تو وہ صنعت و حرفت کے میدانوں میں دلیرانہ شغف کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس میں شہنشاہی کہ اس شخص کی سیاب طبع ہوتا ہے۔ کہیں بھی مشکل عین سے پیچھا سکتا ہے۔ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ وہ غیر معمولی پاکیزہ طبیعت سے نئے نئے منصوبوں کو سرانجام کرنے میں تڑپا رہا اور جدید خیالات و افکار سے کام لے سکتا ہے۔ وہ منسلکاتیوں کے برخلاف مدت پسند اور مدت پرست ہوتا ہے۔ اس کی بے چین طبیعت اسے نئے نئی چیزوں سے تجربہ حاصل کرنے کی طرف مائل رکھتی ہے۔ ایسا فرد اپنے بچپن کے ماحول میں کم ہی کھپ سکتا ہے اور بالعموم جزم جمہوی تھوڑا کر دودر داز مقامات کی طرف چلا جاتا ہے۔ وہ فکر و نظر کے معاملے میں انقلابی طبیعت رکھتا ہے اور بے دھڑک آگے بڑھتا جاتا ہے۔

ایسا شخص مضبوط جسم اور سخت ذہنی دالا ہوتا ہے۔ خوش خوراک اور ظاہری مطہر کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اچھا رہنا اسے بہت پسند ہے۔ محنت سے قطعاً گریز نہیں کرتا۔ اسے شاندار گھر اور کڑوہ کار بڑا خیال رہتا ہے۔ اچھی محنت اور عملی سرگرم زندگی گزارنے میں خوش رہتا ہے۔

جب وہ صدف نہ ہو تو اس کی داخلی بیداری اور بے تاملی اس کے لیے سولہاں درجہ بن جاتی ہے۔ بے کاروری اور کم عملی کے اوقات اسے بے حد پریشان کرتے ہیں، اور اس کے دل و دماغ پر ایک بے چین فکر سوار ہو جاتی ہے۔ اس کا اثر اس کی محنت کو گوار اور دوزخہ کی زندگی پر بہت بُرا پڑتا ہے۔

مخلوط ہاتھ

عملی زندگی میں عام طور پر بڑی زیادہ ہاتھ ایسے نظر آتے ہیں جو نہ تو خاص لوگ دار اور نہ ہی بڑے ہیں اور نہ ہی محض پیٹے۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ تحصیل مستقل اور چند انگلیاں مرتب اور باقی پچی پانی فکلاں

اسی طرح بعض ہاتھوں کی انگلیاں تین نوع کی ہوتی ہیں۔ غرض کہ مستقبل اور انگلیوں کے مختلف النوع ہونے سے مخلوط ہاتھ ہی جاتے ہیں۔ اور جن تو یہ ہے کہ وہ افراد ایسے ہی ہاتھوں کی ہوتی ہے۔

مخلوط ہاتھوں والا شخص اپنے اندر مختلف کاموں اور معاملات کے لیے مصلحت کی قوت رکھتا ہے۔ وہ گویا بلا تکلف اپنے ماحول، کام اور معاشرے میں ہم آہنگی سے رچ بس جاتا ہے اور استعداد کے لحاظ سے اچھا خاصا کامیاب ثابت ہو سکتا ہے۔ اس طبی صلاحیت کے باعث وہ کم ہی نااہل یا ناقابل قبول فرد مشاہرہ گردانا جاتا ہے۔ ایسا انسان کو دنیا کے ہر طبقے، کام، معاشرے میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ جو انگلیاں زیادہ اہم اور نمایاں ہوں، ان کی خبریاں اور نمایاں کردار میں انجمنی ہیں۔ ہر کیفیت اس سے انکار محال ہے کہ مخلوط انگلیوں والے افراد زندگی کے ہر میدان میں حصہ لیتے ہیں اور حتی المقدور مفید اور کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔

مزاج اور تعداد پر احکام لگانے کے لیے ہاتھوں کے ہر پہلو کا خاص نظر سے مطالعہ ضروری ہے۔ یہ کام ایک مستحق طرز کا رکتے ہونا چاہیے تاکہ تجربہ و تحلیل کی ہر منزل بتدریج طے ہوتی چلی جائے اور کوئی نکتہ یا حصہ تفصیلی مانچ پڑے تاکہ فیروزہ نہ رہ جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر نشان کی شکل اور بناوٹ کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو حیات انسانی پر روشنی نہ ڈالے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جزوی اور عمومی تمام تر عناصر کا دیکھنا اہم ہے اور جن تو یہ ہے کہ اس کے بغیر ہر عمل اور درست نتائج پر پہنچنا محال ہے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے ہاتھ کی شکل اور بناوٹ کے اعتبار سے اس پر ایک عمومی نگاہ ڈالنا چاہیے۔ غالباً آپ نے پہلے کبھی غور نہیں کیا ہوگا اور اس کا احساس بھی نہ ہوگا ہوگا کہ ہوتی کسی کے ہاتھوں پر غور سے نظر ڈالی جائے تو طبیعت، ایک خاص قسم کا اثر لیتی ہے۔ یہ اچھا بھی ہو سکتا ہے اور بُرا بھی۔ گویا ہاتھ زبان حال سے مزاج اور مصلحت کی داستان کہتے ہیں۔

جب ہاتھ اپنی ساخت اور فزکی قوانین میں ایک ناموش منانٹ کا احساس دلاؤں تو گویا وہ ان کی طرف سے منسوب باطن اور نشاۃ طبعی کا حال بتاتے ہیں۔ ایسے ہاتھ دیکھنے میں خوش وضع اور مستطاب ہوتے ہیں (شکل نمبر ۱)

اس کے برعکس بعض ہاتھوں پر بغیر ڈالنے ہی گنوار پن کا احساس ہوتا ہے۔ یہ بے ڈھنگے

ذہنی اعتبار سے بہت ہی نچلے درجے کا ہوتا ہے اس کی تمام تر زندگی جہانی خواہشات اور نفسانی ہوا و ہوس کے غلبے کے تحت بسر کرتی ہے۔

اگرچہ وہ دائمی توانائی سے کم ہی ملا ہوا ہوتا ہے مگر جسمانی قوت اور سخت ہڈی کے باعث قوت اور شقت کی صلاحیت کا مالک ہوتا ہے جس پر وہ سخت مزہدوری اور نچلے درجے کے کاموں میں ہی پایا جاتا ہے۔ بابر داری، کھیتی باڑی اور سی قسم کی مزدوری کے لیے موزوں ہوتا ہے۔ خوب کھاتا ہے اور خوب تنہو رہتا ہے۔ اور چونکہ طبی طاقت دلی سے تیار ہوتا ہے، اسے اپنے جذبات پر بہت کم قابو ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے بڑے، چھوٹے کاٹھ:

ہاتھوں کی عمومی جانچ کے بعد یہ دیکھا جاسکے کہ وہ سائز کے اعتبار سے جسم اور ذیل ٹول سے کمال تک متناسب ہیں۔ ہاتھ اس لحاظ سے تدقیق سے مطالعہ کر سکتے ہیں یا غیر معمولی طور پر بڑے یا چھوٹے ہو سکتے ہیں۔ تناسب کا یہ پہلو بہ مدد مفید ہے۔

جب ہاتھ جسم کے دوسرے اعضاء کے ساتھ بحیثیت مجموعی متناسب ہوں یعنی نہ تو بہت بڑے ہوں اور نہ بے مدد چھوٹے بلکہ بلادی اشعار میں ان سے کچھ اتر دیا جائے، تو اسے ہاتھ ماحول، سماج، خاندان وغیرہ سے فطری ہم آہنگی کی صلاحیت کا پتہ دیتے ہیں مزاج کی نرمی، خوش خلقی اور تحمل ان کا خاصہ ہے۔ درحقیقت ان کے حامل کاردار افراد تو قریطے پاک ہوتا ہے۔ ایسے لوگ معمولاً فطری طاقت عملی اور دل نکل کر رہنے سننے کے حامی ہوتے ہیں۔ وہ طبیعات اور ضرورت و فتنے کے ساتھ جوں زندگی گزارنے کے قابل ہوتے ہیں کہ اپنے اصول اور افواجیات کو قائم رکھتے ہوئے نہ زنا کر مال کا احساس کر لیتے ہیں اور بغیر کسی قسم کی مصلحت یا نفرت کو گراستے ہوئے نہ اپنا کام نکال لیتے ہیں۔ ان کی نمایاں خصوصیتیں اعتدال پسندی اور صاف فطری ہوتی ہیں۔

جب ہاتھ تدقیق سے کے مقابل میں بہت ہی چھوٹے ہوں تو طبیعت کا توازن قائم نہیں رہ سکتا۔ ان کا حامل خود غرض، بے رحم اور بداندیش ہوتا ہے۔ درحقیقت اس کی اخلاقی قدریں محسوس ہوتی ہیں اور عقلی ملاوٹ کی لاد میں وہ ہر طرح کے استعمال جائز تو تصور کرتا ہے۔ تو اسے ہم جنسوں کے احساسات کا احترام ہوتا ہے اور نہ ہی اس بات کا خیال کہ اس کی خواہشات دوسروں کو نقصان پہنچانے سے

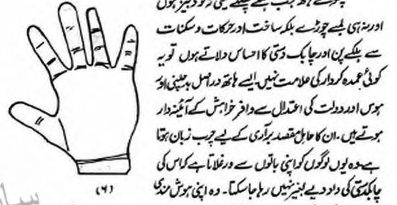
اور بد وضع ہوتے ہیں۔ نہ تو ان میں توازن کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی ان کی ساخت سے صفاتی نرمی یا نفاست کا تاثر پیدا ہوتا ہے۔ ایسے ہاتھ اکھڑے بے دھب اور اپنی شکل کے اعتبار سے اُمڈین اور دبکائیت کا پتہ دیتے ہیں (شکل بزرگ)۔

جب ہاتھ عرض و وضع متناسب اور نفیس دکھائی دیں تو شکل و صورت کے لحاظ سے وہ امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی پھیلی متوازن اور گرگوشہ ہوتی ہے۔ انگلیاں موزوں اور بحیثیت مجموعی ہاتھ کے ہر پہلو کے ساتھ خوش گو اور طور پر ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ ایسے ہاتھ فطری نفاست شائستہ مزاجی اور تہذیب داخلی کا پتہ دیتے ہیں۔ نرمی گفتار اور حکمی کردار ان کی نمایاں خوبیوں ہیں۔ باعوم اس نوع کے ہاتھ انسانی افراد کے ہوتے ہیں جو کباباؤ املاو سے بچھ اور تہذیب و ورثہ میں ملی ہوتی ہے بلکہ علم اور آرٹ سے دلچسپی رکھتی ہیں پڑھی ہوتی ہے۔ وہ ہر معاملے میں طبیعت نفاست سے سوچتے ہیں۔ کھانے پینے کے معاملے میں احتیاد و تقی رکھتے ہیں۔ خوش گفتار، خوش خوراک، خوش پوشاک ہونے کے ساتھ خوش مزاج بھی ہوتے ہیں۔ حساس طبع ہوتے ہیں اور دوسرے کے احساسات اور خیالات کا احترام بھی کرتے ہیں۔ بد وضع اور غیر موزوں ہاتھ اپنی ہیئت عمومی کی بجزانی

سے شناخت کیے جاتے ہیں۔ نہ تو ان کی پھیلی سے تناسب کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی انگلیوں کی پراکشت سے۔ بحیثیت مجموعی یہ بے دھب دکھائی دیتے ہیں۔ پھیلی پھین اور ناموزوں ہوتی ہے۔ انگلیاں غیر معمولی انداز میں جھکی ہوتی ہیں اور نامنظم ہوتی ہیں۔ بہت ہی کم حرکت سے ایسے ہاتھ بہت گھڑنے، بے ڈھنگے اور کھنڈر آتے ہیں بلکہ ایسے ہاتھ بے گناہ اور غیر متوازن ہوتے ہیں اور اپنی وضع قطع کے مطابق غیر مذہب اور گونا گویا طبیعت کا حامل بناتے ہیں۔ ان کا حامل



بعد ان پڑھ سکتی ہیں۔ وہ بڑے بڑے حروف میں لکھا ہے۔ اس کی طبیعت میں ایک قسم کا غرور ہوتا ہے اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کا مادی ہوتا ہے (شکل نمبر ۶)۔



چھوٹے ہاتھ جب پکے ٹھیکے یعنی زرد ویز ہوں اور نہ ہی لیے چوڑے بلکہ راست اور برکات و سکنت سے پکے پن اور پاک دلی کا احساس دلاتے ہوں تو یہ کوئی عمدہ کردار کی علامت نہیں ایسے ہاتھ دراصل چینی اور ہوس اور دولت کی اعتدال سے وافر خرابش کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ان کا حلقہ قصد برآری کے لیے جب زبان بجا ہے وہ یوں لوگوں کو اپنی باتوں سے درغلما ہے کہ اس کی پاکیزگی کی دلدیہ بیز نہیں رہ سکتا۔ وہ اپنی برکت مند

اور مطلب برآری کے جوہر سے خوب آگاہ ہوتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کی اخلاقی قدیم بلند نہیں اور اصولی متعدد کے سلسلے میں وہ حق و باطل میں کم ہی امتیاز کر سکتا ہے۔ چھوٹے ہاتھ اگر ویز، لیم اور پگورشت بھی ہوں تو خیرت و شرفت کے گریز کا پتہ دیتے ہیں۔ ان کا حامل ہر کام کو جلد کرنے کی طرف مائل ہوتا ہے۔ ممبر و استقلال اس کی طبیعت کے سنائی ہیں۔ وہ ہر معاملے پر ہر سرری نگاہ ڈال لینا ہی کافی خیال کرتا ہے۔ تخیلات سے گھٹنا ناگوار ہوتا ہے۔ وہ درحقیقت طشائش طلب، آرام پسند اور لذت نشوئی کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس کے اولین تاثرات عام طور پر درست ہوتے ہیں اور وہ اپنی اس خوبی کے باعث کردار انسانی اور حالات کی آفاد کو بے رغبت بھلا لیتا ہے اور کام میں لانا ہے مزاج کی بے مبری اور عیش پرستی کے باعث وہ اچھا کام کرنے والا اور عمدہ منتظم ثابت ہوتا ہے اور انتظامی جوہر کے باعث بیشتر کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں حکومت اور لیدر کی ہوس نہیں ہوتی ہے۔

جب ہاتھ ذیل قفل کے مقابلے میں بہت بڑے ہوں تو یہ صنعت نوع کی طبیعت کا حامل بتاتے ہیں۔ ان کا حامل فعالیت کا دلدادہ ہوتا ہے۔ وہ طبیعتاً تجزیہ کار ہوتا ہے، اور چھٹی باتوں کی پڑتال میں دلچسپی محسوس کرتا ہے۔ درحقیقت وہ کسی بھی معاملے میں عمومی تاثر پر اکتفا نہیں کرتا اور

نری سرسری سامنے قائم کرنے پر مائل ہو سکتا ہے۔ بال کی کمال آٹا اور ذرف نگاہی سے ہر چیز کو دیکھنا اس کی طبیعت کے خاص عناصر ہیں۔ وہ نہایت احتیاط سے چھوٹے چھوٹے اور خوش و خوش صورت میں لکھتا ہے اور اخلاقی کی بناٹ کو گالی اور صدمہ صفائی کا خاص خیال رکھتا ہے (شکل نمبر ۷)۔



لیجے اور چوڑے ہاتھ : جب ہاتھ جسم کے مقابلے میں نسبتاً بہت لیجے ہوں تو یہ صفت گیر اور چالاک انسان کا پتا دیتے ہیں۔ ان کا حامل بہت ہی لاپٹی ہوتا ہے اپنی ہوس کو پورا کرنے کے لیے دوسروں کے معاملات اور رازوں کے شرع کی کوہنہ نگاہ رہتا ہے اور ان کی کمزوریوں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی ترکیبیں اختراع کر لیتا ہے۔ اپنی ہوس تک ہوش مند اور چالاک سے ان لوگوں کو استعمال کرتا ہے اور اپنا مطلب نکالتا ہے (شکل نمبر ۸)۔

اگر وہ از حد بد مزاج اور چالاک ہوتا ہے گریبے مد متوطن مزاج اور سخت ناقابل اعتماد بھی ہوتا ہے۔ اس کی ہوس حکمت عملی، پاک و دلی اور شلارہ مسامحتوں کے ساتھ اسے بے رحم اور بے درد بنادیتی ہے جس کی وجہ سے نہ تو اس کے باطن میں علم و ذہنی کا گزیر ہو سکتا ہے اور نہ ہی مزاج میں تہذیب و دانشگی کا اثر۔

ہاتھ جب نہ صوف لیجے ہوں بلکہ تپے ڈیلے اور تنگ بھی ہوں تو یہ خود بینی، بھرپندی اور شکاک طبی کا پردہ ناکش کرتے ہیں۔ ان کا حامل اس انداز خود پرست ہوتا ہے کہ اس سے میل ملاپ

میں ہوش نگاہ اور نقصان ہی اٹھاتا پڑتا ہے اور اگر بد بختی سے اس کے ساتھ زندگی کے دن گزارنے پر انسان مجبور ہو جائے تو سب ترست نفس اور آزادی خیال سے ہاتھ دھوئے پڑے ہیں۔ اس کی مبالغہ خود رنگی سولہاں روح بن جاتی ہے اور زندگی آنا دیکھ اور مجبوری غصے سے زیادہ جیت نہیں رکھتی۔ ہاتھ لیے ہوئے کے ساتھ سخت اور سٹو کے بھی ہوش تو بے گرفت مزاج انسان کی دلیل ہے۔ ان کا حال جہاں مجھ ٹھٹ اور بے خوف ہوتا ہے وہاں سخت گیر اور بظاہر صاف گو بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس کی ایسی باتوں کے باوجود اس کی دانائی اور غم کی رسائی کوئی گہری شب نہیں کرنا چاہیے۔ وہ درحقیقت بے حد متعلم، چالاک اور فوڈین ہوتا ہے۔ اس کی دانش مندی میں ایک خاص قسم کا جوہر ہوتا ہے اور اس کی ظاہری سخت گلاوی اور تندرستی اس کے خطرناک مگر دور رس غم کے لیے ایک قسم کے پردے کا کام دیتی ہے۔

بہت دیکھا کا وہ حصہ جو ہاتھ کی شکل و صورت، انگلیوں کی ساخت، لمبائی، ہتھیلی کی کشادگی اور کئی غرض یہ کہ مختلف ہتھوں کی احتیاط سے جانچ پڑتال سے متعلق ہے، اس میں ہاتھ کی پُشت کی جانچ پڑتال اور مطالعہ بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں ہاتھوں کا دیکھنا لازمی ہے۔ جہاں تک غورتوں کے ہاتھوں کی گفتگو ہے، ان کی پُشت پر بلیک اور ڈیٹھ مال ہوتے ہیں۔

جن کا رنگ دکھا ہوتا ہے۔ یہ اس قدر نازک ہوتے ہیں کہ اگر کچھ فاصلے سے دیکھا جائے تو ان کے وجود کا احساس نہیں ہوتا۔ ماسٹرم ہزم ہال غورتوں کے ہاتھوں کی پُشت پر دراصل شوائی خصوصیت کا پتا دیتے ہیں۔ ایسی ستورات ہزم دل، مابین نثار ہال بچوں اور گھر سے محبت کرنے والی ہوتی ہیں۔ ان میں صنف نازک کی وہ نمایاں بھی ہوتی ہیں جو ان کی ذات سے منسوب ہیں۔ درحقیقت ایسے ہال ان کی اچانیاں اور کڑائیاں میں پاتا ہے جس کی گارڈیاں مال سے ان کی کمائی کو رہے ہوں۔ (شکل نمبر ۹)۔



پُشت ہال
(شکل نمبر ۹)



گھٹے موٹے فلوں ہال
(۱۰)

اگر عورت کے ہاتھوں کی پُشت کے ہال ایسے گھٹے، موٹے اور فلوں ہوں کہ جلد نظر ہی نہ آئے تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ ایسی عورت شوائی جذبات کی غلام ہوتی ہے۔ وہ فوری الجھا اور طاقتور ہوتی ہے۔ اس کی جسمانی ساخت سے بھی جرمانی خواہشات کے غلبے کا پتا چلتا ہے۔ وہ ہنس میوٹ اور ہوس کا شکار ہوتی ہے۔ ایسی عورت اکھڑ عبسیت والی ہوتی ہے اور اس میں ان موٹے نقصان کی کمی ہوتی ہے جو جسمانی لطیف کا طرہ امتیاز ہیں۔ (شکل نمبر ۱۰)۔

اگر مردانہ ہاتھوں کی پُشت پر گھٹے موٹے اور فلوں ہال پائے جائیں تو ان کا مالی گنوار طبع ہوتا ہے اور اس کے مزاج میں شائستگی کا عنصر مفقود ہوتا ہے۔ نہ تو اسے کھانے پینے میں تمیز و سلیقہ کا خیال ہوتا ہے نہ ہی جسمانی سلاطت میں۔ وہ بالعموم آن پڑھ، ہسٹ و حرم اور کینہ فطرت ہوتا ہے۔ یوں سخت فوری دلال اور مضبوط ذلیل کا بے شمار ذخیرہ شہوت پرست، عملت پسند اور غیر متذبذب ہوتا ہے۔

جو کچھ علم اور ادب سے قحطی پے بہرہ ہوتا ہے اور شائستہ دل چسپیوں سے اسے دُور کا مصلحت بھی نہیں ہوتا اس لیے اس کی تمام تربیت جسم و جان کی خواہشات کی تسکین کے لیے وقف ہوتی ہے۔ گھٹیا درجوں کے کاموں میں دیکھا جائے عرووری، کاشت کاری اور صنعت و تجارت کے ایسے شعبوں میں تلاش معاش کرتا ہے جہاں اونچی کچھ بوجھ اور اعلیٰ تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ درحقیقت جسمانی محنت اور شقت کے چھوٹے وہ اپنا پیٹ پالتا ہے اور بوقت ضرورت بڑی جان دانا داری محنت کر سکتا ہے مگر وہ فنی صلاحیتوں کی کمی کے باعث ذہنی دباؤ سے بہت گھبراہٹا ہے۔ اس کا طبی خوف ایک وحشت زدہ مالوکی طرح بنا دیتا ہے اور وہ بے سوچے سمجھے حملہ کر دیتا ہے۔ بالعموم نہ بہت ہرکت ہوتا ہے۔ مگر بے ساختہ خودی اور اٹھنا ہے جس کی فرائی کے باعث ایسی بیماری کا شکار

ہو جاتا ہے جس کا تعلق پیٹ ایسے اعضا سے ہوتا ہے۔

اگر ہاتھ کی پٹشت پر بال تو ہوں اور غاصے دیر بھی ہوں مگر بلند نظر آتی ہو تو یہ مردانہ خوبیوں کے آئینہ دار ہیں۔ ان کا کامل ایسی ذہنی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے جو تمدن و دانش کی طرف مائل کرتی ہیں۔ وہ درحقیقت اپنی جسمانی خواہشات اور فطری اشتہا کو ایک ضابطہ میں رکھتا ہے۔ اس کا مزاج توازن کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اخلاقی قدوں اور ذہنی دل چسپیوں سے اسے فطری وابستگی ہوتی ہے تعلیم و تربیت کا طبی شغف ہونے کے باعث وہ نادر مطلق ہی سے جلد جذبہ شروع کر دیتا ہے اور بائیں جو کرا ایسے کاموں اور پیشوں کی طرف بڑھتا ہے جو مائنس، منفیت، طب، تجارت، تحقیق کے علاوہ سول سروس، فروغ غرض کہ ہر متبادل شہرہ جات میں آؤ گئے مقام پر پہنچا سکتے ہیں۔ وہ اگرچہ فردوں تر ذہنی محنت کا شکر ہوتا ہے مگر اپنی جسمانی محنت اور تندرستی کا بھی حق خیاں رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وقت پر پڑنے پر جسمانی محنت و مشقت سے بھی نہیں گھبراتا۔

مردانہ طاقتوں کی پٹشت پر اگر ایسے نرم پتلے اور بہت لطیف بال پائے جائیں جو بہت کم ہی ہوں یا از حد کمزور ہوں تو یہ اچھی علامت نہیں۔ ایسے شخص میں مردانہ قوت کی کمی ہوتی ہے اور وہ جسمانی توانائی سے بھی کافی محسوس کی دست ہوتا ہے۔ یوں کمزور مزاج ہوتا ہے اور دوسروں سے جلد متاثر ہو جاتا ہے۔ اس میں مزاجی کے افراط کی کے قول و فعل کا اعتبار کم ہی کیا جاسکتا ہے۔

نہ تو اسے عزت نفس کا پاس ہوتا ہے اور نہ ہی وہ صاحب عزم و حوصلہ ہوتا ہے۔ بزدل اور غیر ذمہ دارانہ طبیعت کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہوتا ہے اور حق تو یہ ہے کہ اس میں ذہنی توازن اور نہ ہی ذہنی مداخلت کی قوت ہوتی ہے۔ مگر چاہے اگر اسے فطری کمزور ہوتا ہے اور موقع عمل دیکھ کر ذاتی منفیت کے بغیر کوششوں سے بولنے، جھانسنے اور کوششوں سے اپنا کام نہ لگانے سے متعلق گریز نہیں کرتا۔ خود غرض اور کمزور ہونے کے باوجود ہم چشموں کی نگاہوں میں مشکوک سمجھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کی زندگی قابل رشک تصور نہیں کی جاسکتی۔

مشرقی ممالک کے لوگوں کے بال عام طور پر کالے رنگ کے ہوتے ہیں مغربی دنیا میں بال بھیدے یا سنہرے ہوتے ہیں۔ ملکی مناسبت کے پیش نظر یہ رنگت بائیں برتی ہے۔ جب بال شقی کے داغوں کے بال کالے اور چمک دار ہوں تو یہ عمدہ علامت ہے۔ یہ مزاج میں توازن، ہمدردی

نفس اور اعتدال کی نشانی ہیں۔ جب بالوں کا رنگ بہت ہلکا ہو یا وہ بہت گہرے کالے ہوں تو طبیعت میں افراد و تفریق کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ درحقیقت ان کے حامل کے مزاج میں توازن کی کمی ہوتی ہے۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ مشرقی ممالک میں سرد علاقوں کے رہنے والے بھیدے بال رکھتے ہیں اور گرم حصوں کے باشندے کالے۔ سمجھو یہ بال کالے رنگ کے بالوں کا استیلاؤ لسانی نظر نہ خیرے مفید ہوتا ہے۔ مغرب میں کالے بال دراصل جذبات میں شدت اور شمولیت کی فراوانی کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔

جب بال سرخ یا نارنجی ہوں تو ایسا شخص خواہ وہ مغربی ہو یا مشرقی، مغلوب الغضب ہوتا ہے۔ اس کے مزاج میں گرمی اور تیزی اور جسم میں لمبی فراوانی ہوتی ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ وہ جذباتی اور اشتعال انگیز طبیعت کا مالک ہوتا ہے۔

جب بالوں کا خود سے شادہ کر لیا جائے تو ہاتھ کی پٹشت کی چمک کا جانچ پڑتال بھی مندرجہ ہے۔ اگر ہاتھ کی ایک پٹشت دوسرے ہاتھ کی پٹشت پر دھیرے دھیرے پھیری جائے تو چمک کی سطح اور رنگ کا صحیح احساس ہو سکتا ہے۔ یہ نرمی اور نرمی طبیعت کے خاص عناصر کا پتا دیتی ہے۔

داغوں کی پٹشت کی چمک اور رنگ و کھاب کی طرح نرم بھی ہو سکتی ہے۔ ایسی فطری چمک اس سے ایک کم کی نرمی تو محسوس ہو مگر نرمی احساس ہو اور نہ ہی کھو رہا ہیں۔ پھر بعض اوقات یہ چمک کی سطح کھردری اور سخت بھی ہوتی ہے۔

جب یہ چمک مضبوط و صاف ہونے کے باوجود نرم بھی ہو مگر نرمی کی طرح بے حد ہموار اور نفیس نہ ہو تو یہ مزاج میں ذہنی اور جسمانی قوتوں کے ایسے استراتیج کا پتا دیتی ہے جو عمل پسندی، کام کاج سے طبی نگاہ اور ذہنی صلاحیتوں سے مختلف امور کو بہت جلد و رفتی انجام دینے کے فطری رجحانات کا آئینہ دار ہے۔ اس کا کامل میل لاپ کے عمدہ گڑ جاتا ہے اور انسانی جذبات و احساسات کا خیال رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے لوگ بھی اس سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ وہ دماغی اور جسمانی دونوں لحاظ سے پٹشت ہوتا ہے۔ اس کے عزم میں کمی ہوتی ہے اور کام کاج میں حسی کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ لیکن جب ہاتھ کی پٹشت نرمی کی طرح لطیف ہو تو یہ ایسے ذوق طبع کا پتا دیتی ہے جس کا تعلق فطری طور سے ہوتا ہے۔ اس کا کامل بہت ہی متدب اور شائستہ مزاج ہوتا ہے اور بالعموم اس کی

حسنِ لطیف اس قدر بڑھی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ سائل، مستحق اور بے عملی کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ جہانی طور پر محنت یا کام کرنے کی طرف کم ہی آمادہ ہو سکتا ہے۔ بلاشبہ راضی ہوتا ہے، اس کی قسمتِ شاہدِ غیر معمولی ہوتی ہے اور وہ ایسی دل چاہیوں میں اپنے دل و دماغ گزارنے کی طرف مائل ہوتا ہے جن کا تعلق فنونِ لطیفہ، کچھ اور تہذیب سے ہوتا ہے۔ بے گناہ کائناتِ پسند ہونے کے باعث وہ اپنی ذہنی قوتوں کو ذاتی آرام اور عیش و عشرت کے اسباب بنانا کرنے لے لے بیے استعمال کرتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ اس میں ایسی ہی صلاحیتیں ہوتی ہیں کہ وہ نہ صرف دولت و امارت حاصل کر لیتا ہے بلکہ اپنی فطری خواہشات کے پورا کرنے کے لیے مستعدی اور حکمت عملی کو کام میں لاتا ہے۔

ایسا شخص عام طور پر اہانتا پسندی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی خواہشات کو معاملے میں نہ لکھ سکے تو وہ سرسراہٹ یا کھنکھاہٹ کا رسیا ہو جاتا ہے۔ عیش و نشاط، شراب و کباب، مہولتِ فاخرہ ایسی دلی بستگیوں کی معمولی بھتیریں ہیں کھو جاتا ہے اور عمر عزیز تباہ کر دیتا ہے۔ لیکن وہ زندگی میں اگر کبھی غفلت ربط و نظم پیدا کر سکے تو کسی نہ کسی فنِ لطیف میں بیڑے طے حاصل کر سکتا ہے۔ جہاں عیش و نشاط سے نفع اندوز ہوتا ہے وہاں زندگی بخور و توبہ اور بابر ہونے دیتا ہے اور نہ ہی کسی غی کی آزد کو کوشش رہنے دیتا ہے۔

اگر ایسی جلدِ عورت کے لکھنے کی پشت پر ہر تو اس سے غدا ہی پچائے۔ وہ بڑی مابکدست اور کمر کی رانی ہوتی ہے۔ وہ اپنی فطری انسانی مابذیت اور پالا کے لیے ٹیل غریب دے سکتی ہے کہ اگر سب کچھ لوٹ لے تو بھی احساس کم ہی ہونے دیتی ہے۔ ایسی عورت بہت ترقی لیاں، انواراتِ دیر سے خواہرات اور انتہائی آسائش کی خواہاں ہوتی ہے اور انھیں حاصل کیے بغیر مریں لیتی۔ صحت کے معاملے میں ایسے لوگ کچھ زیادہ خونخوار نہیں ہوتے۔ وہ بہت جلد بولوریت کا احساس بھی کرتے گئے ہیں اور اس سے بچنے کے لیے شراب نوشی اور اعصاب کو شکست دہانی و دریاں کھانے کی عادت ڈال لیتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ اعلیٰ پائے کے فنکار و فنکاروں کے شوقین ہوتے ہیں۔ ان کی طبیعت بے حد حساس ہوتی ہے اور فنی بہت بلند ہوتا ہے۔ وہ ایسے کاموں میں خوب پختہ ہیں جن کا تعلق ادب، کچھ اور تہذیب ایسے امور سے ہوتا ہے۔ وہ احساسِ لطیف کے لیے سے ناموری اور شہرت حاصل کرنے کے حقدار ہوتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ کمالی طور پر کم ہونے لگیں

جب جلد چمڑے کی طرح موٹی اور کھردری ہو تو یہ گنوار اور دیہاتی کردار کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حال ذیل ذیل کا مضبوط، قوی الجڑ اور ہڈی کا سخت ہوتا ہے۔ اسے کھلی ہوا میں رہنا اور کام کرنا پسند ہوتا ہے۔ وہ دیہاتی زندگی کا دلدارہ ہوتا ہے اور شہریت یا شہری طریقِ حیات سے گھبرا جاتا ہے اور اس سے سدا دوری رہنے کی سعی کرتا ہے۔

اسے شکار، کاشت کاری غرض کہ کھیتی باڑی سے متعلق تمام امور سے دلی لگاؤ ہوتا ہے۔ خدا نے اسے نہایت عمدہ اور محنت منہزم عمل کا ہوتا ہے، اور وہ کام کاج میں بڑی قنوی اور بہت سے دل چسپی لیتا ہے۔ کھانے پینے کے معاملے میں ذرا کم ہی محتاط ہوتا ہے۔ بسیار غری اس کی عادت ہوتی ہے۔ مونا جھٹا اگر مقدار میں وافر ہو تو خوب پیٹ مبر کر کھاتا ہے۔ موٹی تپیلیاں یا ایسی بیلدیاں جو تازہ کھانوں کا کچا کھینچتی ہیں، اس کے پاس بھی نہیں پھٹکتیں۔ بچوں کو اکثر جسمانی دلیری سے کام لیتا ہے۔ اسے شکار و طرح کے سلسلے میں احتیاط کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ باعوم ایسے خطرات سے بے نیاز زندگی گزارتا ہے اور اپنے احوال میں خوش رہتا ہے۔

آپ کی انگلیاں کیا بتاتی ہیں ؟

جب ہاتھ کی پشت کے بالوں کا اچھی طرح جائزہ لے لیا جائے تو اس کے بعد انگلیوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ انگلیاں ہموار ہیں کہ گڑھ دار۔

ہموار انگلیاں

جب ہر انگلی جو اسے نوک تک لیں مٹی جی جانے کہ نہ تو کمیں سے بے جا طور پر پڑتی یا پٹی جوادور

نہی اس میں کمیں گڑھ دار صورت نظر آئے بلکہ سوزن اور ہموار ساخت کی برتری شکل ہموار کلائی ہے۔ سبھی انگلیاں جب ایسی ہی بناوٹ کی ہوں تو ہموار انگلیاں کلائی ہیں (شکل نمبر ۱)۔



تمام تر ایسی انگلیاں مذہباتی طبیعت کا پتا دیتی ہیں۔ ان کا حال ہر قسم کے تنازعات، بے عملیت قبول کر لیتا ہے۔ اس کا رد عمل بالعموم تندرست عین جاتی ہی ہوتا ہے اور عملیت پسندی کے عناصر اس کی طبیعت میں نمایاں ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نیکو تدبیر کے بغیر ہی وہ ہر کام میں ہاتھ ڈال دینے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ اس کے اولین تنازعات کسی فطری صلاحیت کے باعث بیشتر درست ثابت ہوتے ہیں۔ جب وہ کسی شخص سے پہلی بار ملتا ہے یا کسی جگہ جاتا ہے تو آپ سے آپ اچھے یا بُرے احساسات اس کے ذہن پر گرم ہو جاتے ہیں اور وہ لاشعوری طور پر گرد و پیش کا جائزہ لیتے ہی دفعۃً جذباتی سی رائے قائم کر لیتا ہے۔ اس کا ایسا احساس اگر غیر متوقع اور یا ناک ہو تو صبح ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ اس کا رد عمل بے عملیت ہوتا ہے مگر وہ غلط اقدام کا بہت ہی شاذ و نادر ہی ہو سکتا ہے۔ بلاشبہ وہ بے جا ہوتا ہے، اور تجربہ و فکر کا مدد ی نہیں ہوتا۔ لہذا اس کے مزاج میں غور و خوض اور سنجیدگی کی کمی کا احساس ہوتا ہے۔ یوں صاحب ذوق ہوتا ہے حسن و رشتائی کا دلدادہ، آرٹ اور فنون لطیفہ کی طرف راغب، نیکو مشور و ادب سے مٹی دلی لگتا ہے اور شعر و نظم کی بے ساختہ لہریں داد دیتا ہے کہ اس میں بناوٹ کا کمیں شائبہ بھی نہیں ہوتا۔

اس کے باطن میں ایک خاص نوع کا احساس و شعور ہوتا ہے جس کی وجہ سے آنے والے حالات کے ہونے میں فطری وقوف پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ فکر و عمل سے گریز کرتا ہے اور اپنی کیفیت خاص کے باعث وجدان کو فلسفہ و حکمت پر ترجیح دیتا ہے۔ حساب کتاب کے معاملے میں کمزور ہوتا ہے اور باندھنی و رت کا کم ہی خیال رکھتا ہے۔ حقیقت ہے کہ ایک ایسی جڑی لطیف سے بہرہ ور ہوتا ہے جو جلائیاتی اور جذباتی امور سے وابستہ ہوتی ہے۔

گڑھ دار انگلیاں

جب ہر انگلی جو نوک کے مقام پر لہریں اُبھری اور پہلی ہونی ہو کہ اس میں گڑھ کا گمان ہوتا ہو احساس کے اُرد گرد بچنے والی دونوں پوری پٹی اور گڑھ دار دکھائی دیں تو ایسی انگلی گڑھ دار کلائی ہے۔ ہاتھ کی ساری انگلیاں اگر ایسی ہی واقع ہوں تو گڑھ دار انگلیوں کے نام سے یاد کی جاتی ہیں (شکل نمبر ۲)۔

بعض ہاتھوں کی انگلیاں محض باہنی جوڑوں کے مقام پر گڑھ دار ہوتی ہیں اور بعض کے تھکانے والوں پر ایسی صورت دکھائی دیتی ہے۔ ایسے ہاتھوں کی انگلیاں گڑھ دار تصور کی جاتی ہیں۔ لیکن جب بالائی اور نچلی دونوں مقامات پر انگلیوں میں کانٹیں نظر آئیں تو ایسے ہاتھ مکمل طور پر

ریاضی اور حساب و طبع میں یہ طبع حاصل کر سکتا ہے۔ ایسے کام جہاں تجزیہ، اعداد و شمار، فہرست سازی، لغات، ہائیکس جینی، تحقیق و اضمیاع کی ضرورت ہوتی ہے وہ وہاں اس کی خوب چمک سکتا ہے۔

ہر انگلی کی تین پوئیں ہیں: بالائی، وسطیٰ اور ختانی۔ یہ پہلی، دوسری اور تیسری پوئیں بھی کہلاتی ہیں۔ پہلی پورٹو معانی اور مثالی امور سے وابستہ ہے، دوسری ذہنی سمالات سے اور تیسری جسمانی اور ادنیٰ عناصر سے۔ جب بالائی اور درمیانی پورٹے متعلقہ جوڑگرہ داہن اور قریب ذہن کا پتہ دیتے ہیں جو بے حد متعلق اور تجزیہ کا رہتا ہے، اور کسی بھی معاملے میں مشکل ہی سے تسلی بخش تجربہ پہنچ سکتا ہے۔ وہ ہر امر کی تمام تر تفصیلات اور جزوی عناصر کی بڑی باانشائی سے جانچ پڑتال کرتا ہے اور اس کے بعد بھی اس کی کم ہی تسلی ہو سکتی ہے۔ درحقیقت وہ معاملہ زیر غر کے ہر پہلو، ہر تفصیل، اس کے نتائج غرض کر تمام متعلقہ امور پر بار بار غور کرتا ہے اور نہایت مدلل طریقے سے اور داخلی طور پر اس کا معین اور گہرا جائزہ لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عاجز پر تفصیلات میں یوں الجھ جاتا ہے کہ معاملے کی اصل و غایت بھی سمجھ لیتا ہے۔ بقول شاعر:

خفیی کو بوٹ کے اندر خدا مٹا نہیں

ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا مٹا نہیں

اگرچہ وہ مدد سے زیادہ محتاط اور تجزیہ کار ہوتا ہے مگر اس حقیقت سے انکار محال ہے کہ اس کی تنقیدی سماعتیں ہلاکی ہوتی ہیں۔ فہم و نظر کے کام میں وہ بے مثال خدمات انجام دے سکتا ہے۔ نیز لغت سازی، اعداد و شمار، ریاضیات، ایسے امور میں جو معمولی قابلیت حاصل کر سکتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ایسے ہی تحقیقی کاموں میں اس کی بچی کھیتی ہو سکتی ہے اور ایسے ہی مشاغل میں وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔

لفظ مزو کی زندگی میں ایسا شخص بہت ہی مشکل پسند ثابت ہوتا ہے۔ اس کے لواحقین اور ساتھ کام کرنے والے اس کی ذہنی روش سے تنگ آجاتے ہیں اور بدیت محسوس کرتے گئے ہیں۔ اس کے اصحاب ذہنی اشتداد اور غور و تردد کی فداوانی سے تنگ آجاتے ہیں اور بدیت محسوس کرتے گئے ہیں۔ اس کے وہ خود قدر ہوتا ہے کہ غفلت کی یہ تمام قوتیں اس کے پیش میں کہ کم نہیں کہ اس کے کھلنے میں کمی بلکہ اس کی تمام قوتیں اس کے تمام اشتیاق اور اشتیاق میں گھول جاتی ہیں۔ اور اگر بغاوت نظر نہ آئے تو وہ

گرہ دار مانے جاتے ہیں۔

م انگلی میں گرہ کا وجود انفرات و خیالات کی ردائی میں ایک نور کی نکاشت کے معنی ہے۔ ایسی گرہ دار انگلیوں کا حامل محاسب، نگار، تجزیہ اور متعلق و استدلال کا دلدادہ ہوتا ہے اور ہر معاملے میں بڑی سوچ بہار کے بعد ہی ہاتھ ڈالتا ہے۔ مگر بچہ جی اس کی مسلسل کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ تمام امور متعلقہ کے ہر جزوی پہلو سے غور و واقف ہو۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تفصیلات کو اجماع طرح دیکھتا ہے اور نہ تو ثبات کے تحت بہت عمل پیرا ہوتا ہے، نہ ہی



دوسروں کے کہنے سننے پر۔ اگر کوئی بات اس کا متعلق و مبالغہ سمجھ سکے تو اس کی جانب داعب ہو سکتا ہے۔ از حد محتاط و فطرت ہونے کے باعث شعل شعل نہیں کر ہی قدم رکھتا ہے۔ جلد بازی اس کا شیوہ نہیں۔ اگر حالات کے دباؤ سے اسے کوئی کام جلد ہی سر انجام کرتے ہو مجبور کی جیلنے تو بھی لگ لگ کر اور تشویش و تردد کے عالم میں مشکل تمام ایسا کر جاتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بالآخر وہ اپنی فہم و دانش کے مطابق اختتام کار میں دوسروں سے زیادہ ہی وقت صرف کرتا ہے۔

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ہر مسئلے کی بحث و بحث اگھاڑنے اور بال کی کھال آنارے میں اسے طبی دل چسپی ہوتی ہے۔ اس کا تمام تر کردار مزاج کے فلسفیانہ اور فطری انداز سے گہرے طور پر متاثر ہوتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ گرہ دار انگلیاں پابندی وقت اور نظم و ضبط ایسے محسوس فطری لگھوکی آئینہ دار ہیں۔ ان کا حامل اگرچہ ہر معاملے میں بہت سوچ بچار کا عادی ہوتا ہے مگر وہ ہر چیز کی ترتیب پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی طبیعت میں گہرائی ہوتی ہے اور وہ عملی امور سے گریز کرتا ہے۔ وہ

گویا دھونڈ کر نکال لیتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس کی بدگمان طبیعت اور فطری مزاج کا بھی اس میں بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔

جب انگلیاں مختلف جوڑوں کے مقامات پر ہی گہ دار ہوں تو ان کا حامل اپنے گود پیش کی اشیاں ترتیب اور مضابطہ کا مافی ہوتا ہے۔ وہ باقاعدہ سلیقہ مندی اور نظم و ترتیب کا ریں ایمان رکھتا ہے اسے

بدنظمی سے نفرت ہوتی ہے۔ اس کی قدم تراپی ملائمتیں مہن چڑوں اور ہادی اشیا کی قریب و تنہیم کے سلسلے میں صورت ہوتی ہیں۔ وہ ذہنی امور میں دل چاہی نہیں لیتا، مگر اس کے گھر و دفتر، لباس وغیرہ میں آرائش پسندیت اور مضابطہ کا واضح پتہ چلتا ہے۔



(۳)

وہ اپنی روزمرہ کی زندگی ایک قاعدے اور مضابطہ کے تحت گزارتا ہے۔ وقت کی پابندی اس کا شیعہ ہوتا ہے۔ وہ ایسے کاموں میں دلچسپی کا اظہار کرتا ہے جو مادی ضروریات ہی کو پورا کر سکتے ہیں۔ تعمیل ادب عالیہ اور اخلاقی ذاتی مشاغل اس کی زندگی کا حصہ نہیں ہوتے۔ وہ کارآمد زندگی، مفید شاہ، پابندی وقت ایسے امور کا نہایت سختی سے استہرام کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ عبادت اور تنہید طبیعت رکھتا ہے، مگر اس قدر حقیقت پرست ہوتا ہے کہ جس چیز کا اس کے حواس غمراہیادگ ذکر کر سکیں، اس کی طوٹ بھول کر بھی نہیں جانتا۔ وہ دنیا سے عورتیں ہی پر ایمان رکھتا ہے۔ نہ اسے دُعا مانا خدا سے دل چاہی ہوتی ہے اور نہ ہی مشاغل سے۔ وہ درحقیقت مادہ پرست ہوتا ہے اور ہادی زندگی ہی میں سلیقہ، مضابطہ اور باقاعدگی کا نشانہ ہوتا ہے۔ یوں اپنے نظم و ترتیب کے تمام سترہ اصولوں پر امتیاز کے ساتھ عمل پیرا ہوتا ہے۔

انگلیوں کے تیسرے جوڑے میں گرہان کا مشاہدہ ہونے کی دیکھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ جب سب ہی جوڑے دار ہوں تو ان کا حامل بہمانی صفاتی اور محنت کے معاملے میں برا مصلحت ہوتا ہے اور اپنے امور کے سلسلے میں مضابطہ اور نہایت سستی سے کام لیتا ہے۔ جب تیسرے جوڑوں کی گرہیں ایک سطح پر سیدھی لکیر کی طرح واقع ہوں تو اس امر کی دلیل ہیں کہ ان کا حامل ذاتی صفاتی اور حفظان محنت کے معاملے میں مدد درج کا مضابطہ ہوتا ہے۔ اسے علمائے معانی

معانی کی صفاتی، لباس کی پاکیزگی کا ایسا جنون ہوتا ہے کہ ہر دم ہاتھ منہ پر چھتا رہتا ہے اور صاف نہیے کا احساس دلاتا ہے۔ وہ آنکھیں پینٹے پینٹے ہمار پر پڑھ میں لگا رہتا ہے۔ لباس کو آراستہ کرتا ہے، مگر وہ پیش کی چیزوں کی



(۵)



(۴)

صفاتی کرتا ہے، اس طرح کو گویا ہی فریضہ حیات ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ زندگی کو بحال رکھنے کے لیے فطری حد تک بچھو جاتا ہے، اور حق تو یہ ہے کہ وہ اپنے میل و نہاد ارتق پرستی میں گزار دیتا ہے۔ اس کی دنیا ان ہی امور پر محیط ہوتی ہے۔

بعض اہل عقل میں تیسرے جوڑے پر متعین ہوا قیام ہونے کی بجائے ایک دوسرے سے پیچھے اُپر دکھائی دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ برابر سطح پر نہیں رہتے۔ جب انگلیوں کی پشت کی طرف جوڑوں کا ہموار ہوں تو قریب قائم نہیں رہتی۔ ان کا حامل نہ تو پابندی وقت کا استہرام کرتا ہے اور نہ ہی اسے ذاتی صفاتی، جمالیات یا خدو و خال کا اس قدر احساس ہوتا ہے۔ وہ باعموم ایسی عاداتوں کا شکار ہو جاتا ہے جن میں مضابطہ و ضبط کا کہیں پتہ ہی نہیں ملتا۔ وہ لباس، کھانے، روزمرہ کے کاموں اور محنت کے بارے میں لاابالی طبیعت رکھتا ہے۔ نہ وقت پر کھانا کھاتا ہے اور نہ ہی وقت پر سوتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ جو کچھ اسے اور جب ملے گا ایسا ہے۔ وہ لباس کے معاملے میں خاص اعتبار کرتا ہے۔ سلیقہ کیلئے کپڑے پہنے دے تو کم ہی پڑا کرتا ہے۔ اگر کڑا نہ پہتا ہے۔ وقت بے وقت کھانا پینا اس کی طبیعت کا عین بن جاتا ہے۔ وہ سلسلے میں مضابطہ زندگی کا عادی ہوتا ہے اسے لاکھ کہا جائے، اپنی عادت بدلنے کی

طوت و صمان نہیں دیتا۔ کامل اور مست ہوتا ہے اور ہر خابطہ حیات سے بے نیاز۔
انگلیوں کے مٹانے کے سلسلے میں ان کے مختلف پولوں کا بازو لینا بھی مزوری ہے۔
اس سلسلے میں ہر انگلی کی سیدھ، ٹیڑھ اور جھکاؤ ایسے امور سے بھی انسانی طبائع پر روشنی پڑتی بلکہ حقیقت
تو یہ ہے کہ شخصیت کے بنیادی عناصر کے سمجھنے میں ان سے تاہلی اہتمام مدد مل سکتی ہے۔

بے عیب انگلیاں

جب سب ہی انگلیاں بے عیب اور سیدھی ہوں یعنی نہ تو وہ ایک دوسری کی طرف ٹھکی
ہوتی ہوں اور نہ ہی آگے پیچھے تو یہ دراصل کا تیا دیتی ہیں۔ ایسی صلاحیت کا آئینہ میں جو طبیعت
کی اچھائیوں کو بروئے کار لانے اور مقصد حیات میں اچھا ذوق بغیر آگے بڑھنے میں اعانت کرتی
ہے۔ ان کا حامل در حقیقت سلیقہ مند، مستعد اور دیانت دار ہوتا ہے۔ ان کے کردار کی نمایاں
خوبی توازن ہوتی ہے (شکل نمبر ۶)۔

جھکی ہوئی انگلیاں

درمیانی انگلی سب سے بڑی ہوتی ہے یہی وجہ
ہے کہ وہ سدا نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ جب دوسری تمام انگلیاں
اس کی طرف جھکی ہوئی نظر آئیں تو یہ ایک دلچسپ لڑائی پوچھ شادی
کرتی ہیں۔ ان کا حامل دل کی بات نہیں بتاتا۔ اسے انھانے لازماً
جنون ہوتا ہے۔ وہ انہد مضبوط اور زمالی پسند ہوتا ہے اور اس کے
قول و فعل سے یہی احساس ہوتا ہے کہ وہ کسی بات سے ڈرتا

رہتا ہے۔ وہ پست ہمت بھی ہوتا ہے اور کسی کا اعتبار بھی نہیں کرتا۔ وہ جوں جوں جھل کر ہوتا اور
بات کرتا ہے جیسے ہر شخص اسے نقصان پہنچانے کے درپے ہو۔ خوشی گرمی اس کے لیے جیسے میں لائی
ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ اس کی فیضی ہے کہ وہ ہم جنسوں سے باطن رہتا ہے جس کے باعث



(۷)

وہ سدا انگلیں اور اکیلا ہوتا ہے۔ وہ اس قدر اپنے
انہما لچھا رہتا ہے کہ اس کے خیالات میں دوست
کہہ ہی پیدا ہو سکتی ہے (شکل نمبر ۷)
اگر آپ کے احباب یا عزیزوں میں کوئی
(ایسی) انگلیوں والا شخص ہو تو آپ نے بار بار دیکھا
ہوگا کہ وہ اکثر کم ہوتا ہے۔ کسی بھی کام میں ڈر کر
بھاڑ ڈالتا ہے۔ وہ کم اعتمادی کا مظاہرہ کرتا ہے۔
نامائز امتیاد اور ہر سائے میں تاخیر اس کے کردار کے
نمایاں نقائص ہیں۔ کسی اہم بات پر اس کی رائے لینا گویا
ایسے ہی ہے جیسے اپنے آپ کو تذبذب

اور شکوک کی دعوت دینا۔ وہ بد نصیب اپنوں اور پرانیوں سے کبھی ٹھک کر نہیں مٹا۔ نہ کسی کی خوشی اور
شادی میں کشارہ دل اور رغبت سے شریک ہوتا ہے۔ اور حق تو یہ کہ وہ طبعاً شکی، بدگمان اور غریب پسند
ہوتا ہے۔

ایسا لگتا ہے جب پچھلا جائے تو انگلیوں کے سرے ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے دکھائی
دیتے ہیں۔ اس کے برعکس سیدھی انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے پرے سے نظر آتے ہیں۔

بڑی ہوئی انگلیاں

انگلیوں کا ایک دوسرے سے قریب اور دوری بھی اہمیت سے خالی نہیں۔ جب ساری
انگلیاں جڑوں کے قریب ہی سے جوں آگے بڑھیں علیحدہ اور پرے سے ہوتی چلی جائیں تو دروس
مک پہنچتے ہوئے وہ ایک دوسرے سے نمایاں فاصلے پر دکھائی دیتی ہیں۔ اس کے برعکس بعض انگلیاں
اس قدر ساتھ ساتھ چلی ہوئی ہوتی ہیں کہ جیسے انھیں گوند سے جوڑ دیا گیا ہو۔

یہ بھی انگلیاں بڑی بڑی ہوتی ہیں اور ان کی ساری لمبائی کے دوران کہیں فاصلہ نہ ہو تو

یہ اچھی نشانی نہیں۔ ان کا عمل آزاد ہی عمل کے جوہر سے تھی درست ہوتا ہے۔ وہ حالات اور ماحول کا فہم رکھ کر رہ جاتا ہے۔ وہ کو کھوکھلے کیل کی طرح ہوتا ہے مذکورہ منہر کا تازی کا مٹاشی ہوتا ہے اور نہ ہی فکر و عمل کی نئی راہیں ہوتا ہے۔ وہ گویا حالات کے بندھن میں پکڑ جاتا ہے اور ایسے ہی اپنے لیل نما گر لادیتا ہے۔ (شکل نمبر ۸)۔

انگلیوں کے درمیان فاصلہ

انگلیاں جب بغیر کسی کرکشن

کے خود بخود علیحدہ علیحدہ رہیں اور سروں کے قریب ان کا فاصلہ کافی زیادہ دکھائی دے تو یہ طبیعت میں آزادی کی فراوانی آرزو کا پتا دیتی ہیں۔ ان کا حامل حریت فکر کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اسے رسوم و رقعہ سے نفرت ہوتی ہے۔ وہ حقیقت اس کی آزاد منشی معاشرے کے برعکاس بنادیتا کے صداقت ہوتی ہے۔ وہ فکر و عمل کی جدید راہیں تلاش کرتا ہے اور قدامت، معیشت، اقتدار اور ماضی سے آئینہ کی طرح نئے اسلوب سے برصغیر کا آرزو مند ہوتا ہے۔ (شکل نمبر ۹)۔



(۸)



(۹)

پہلی اور درمیانی انگلیوں کے درمیان اگر دوسری انگلیوں کے مقابلے میں زیادہ اور نمایاں فاصلہ ہو تو یہ آزادی فکر و خیال کا ترجمان ہے۔ ایسے شخص میں حریت فکر کی طبیعت استعمال ہوتی ہے فکر و فکر کی دنیا میں وہ قیادت و رہنمائی کی صلاحیت کے لیے پیدا ہوتا ہے۔ جس قدر یہ فاصلہ زیادہ ہوگا اسی قدر جسارت فکر کا عزم بڑھ جائے گا۔ اس کے برعکس جوں جوں یہ فاصلہ تنگ ہوتا چلا جائے گا، حریت خیال میں کمی ہوتی چلی جائے گی۔ اور اگر یہ دونوں انگلیاں باہم دگر متصل ہوں تو حریت فکر و مبتدئ خیال کا قطعی فقدان ہوگا۔

درمیانی اور تیسری انگلیاں عام طور پر کم ہی علیحدہ علیحدہ واقع ہوتی ہیں۔ مگر بعض اخصوں میں یہ بھی ایک دوسرے سے علیحدہ دکھائی دیتی ہیں۔ جب یہ فاصلہ نمایاں ہو تو ایسا فرد حالات و ماحول سے کبھی دب کر نہیں رہتا۔ اس کے عزم میں اصلاحی کاموں سے عملی دلچسپی ہوتی ہے۔ اس کے کردار و عمل میں جسارت و دلیری پائی جاتی ہے۔ ماحول جس قدر ناسازگار ہو اسی قدر وہ جرأت و پختگی اخلاقی کا ثبوت دیتا ہے اور جو عمل و زندگی سے حالات پر قابو پانے کی صلاحیت کا واضح مظاہرہ کرتا ہے۔ جب یہ فاصلہ تنگ ہو اور انگلیاں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہوں تو ان کا کمال محسوس اور ماحول کے سامنے جھک جاتا ہے۔ درحقیقت وہ ضرورت اور وقت کے تقاضوں کے پیش نظر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ نہ اسے اصلاحی کاموں سے لگاؤ ہوتا ہے اور نہ ہی جرأت کر دار اس کے مزاج کے عناصر ہوتے ہیں۔ وہ عام سطح سے کم ہی بلند ہو سکتا ہے۔

اگر تیسری اور چوتھی یعنی چھوٹی انگلیاں تقادرت سے واقع ہوں تو مزاج میں عمل کی صلاحیت اُبھر کتی ہے۔ ایسے فرد میں حریت عمل کا نمایاں جوہر ہوتا ہے۔ وہ خارجی اثرات سے بے نیاز اپنے اعتقاد و خیالات کے مطابق عمل پیرا ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت میں جدت پسندی، آزادی اور خودمختاری جرأت ہوتی ہے۔ مزاج میں بے مثال جرأت اور عملی جسارت و کردار کے باعث ایسا انسان مشکل مرحلوں کے کامیاب نکلتا ہے۔ وہ نئی نئی ترکیبیں اور منصوبے سوچتا ہے۔ اور انھیں پیمانہ پر جاننے کے سلسلے میں عرصہ اور مستقل کارکردگی سے کام لیتا ہے۔ وہ ہمیشہ سرگرم کار بننے کی طرقت مائل رہتا ہے۔ جانا بازی اور اولو احوالی، عام دگر سے بڑے بڑے امور سے دلچسپی اور زندگی سے مصروف عمل ہونے کی ذہنیت صلاحیت اس کے باطن میں ہوتی ہے۔

یسی اُنکھیاں اگر باہم دگر متقل ہوں تو جرأت کروار کا فقدان ہوتا ہے۔ ان کا حامل زکوٰۃ علیٰ حوصلہ دکھاتا ہے اور نہ اپنے معتقدات و خیالات کے مطابق جرأت کا کردگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ درحقیقت عملی جرات کی کمی کے باعث بڑی معمولی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور اگر جرأت آزمائش شکلات درپیش ہوں تو ہتھیار ڈال دیتا ہے۔

ناخنوں کو غور سے دیکھیے

انگلیوں کے مٹھائے کے سلسلے میں ناخنوں کی شکل و صورت، رنگت وغیرہ کی جانچ چٹاں خالی از منتفع نہیں۔ ناخنوں سے صحت، مزاج اور طبیعت کا حال کافی صحت سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ ہر باروں سالوں سے اعلیٰ بعض امراض کی تشخیص کے معاملے میں ناخنوں کی رنگت، بناوٹ اور شکل سے استفادہ کرتے چلے آئے ہیں۔ جدید حاضر میں اربابِ صالو اس سلسلے میں اس قدر ترقی کر چکے ہیں کہ ناخنوں سے طبیعت کی کیفیت صحت اور نفسی مرض کے بارے میں مربوط اور بکھر جمع ہو چکا ہے۔ ناخنوں کا مطالعہ کرتے وقت سب سے پہلے ان کی سطحی کیفیت کا دیکھنا ضروری ہے۔ یعنی



(۱)

یہ بہت قابلِ غور ہے کہ آیا ان کی سطح ہموار اور صاف ہے یا ان پر کبھری ہوئی متواتری یا آڑی دھاریاں دکھائی دیتی ہیں۔ جب ان کی سطح ہموار اور بے عیب ہو تو یہ خون کی روانی میں صحت مند قرآن کا پتہ دیتی ہے۔ نیز اس امر کی دلیل ہے کہ طبیعت پر کسی قسم کا تقسیم اعصابی دباؤ نہیں ہے۔ ان کا حامل باہم صحت مند ہوتا ہے اور اس کے اعصاب میں ایک خاص نوع کی آسائش اور تسکین کا مادہ ملا جلتی ہوئی ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے اعصابی تناؤ کا شکار ہوتا ہے (مثلاً ہمارے وقت)۔

ایسی حالت میں ناخنوں کی رنگت

خوشخوار نم گلابی ہوتی ہے اور ان کی جڑوں کے قریب سفید اور نمایاں بالائی نسا ملتے ہوتے ہیں۔ ان کا کامل خوشخوار مرزاچ، تندہ رست، اور تزان طبیعت کا حامل ہوتا ہے۔ اُس کی نمایاں خوبی سلم الجلی ہے۔

مجموعی ناخوش کی سطح پر اُمہر یہی دعویٰ کیا کہ خود پر غلبہ نہیں تھا۔ اوصالی دباؤ کے جبرہ جانے سے بیماری کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے حامل کو خون کے دباؤ کے بارے میں محتاط روش کی ضرورت ہے۔ اس کی قوتِ مدافعت میں نمایاں کمی ہونے لگتی ہے۔ اور اگر وقتِ صحت کی خبر گیری نہ کی جائے تو زندگی کی تدریج خرابی پیش آتی ہے۔ اس کا سبب بنتی ہے (فکمل نمبر اب)۔ ناخوش پر جب دعویٰ کیا اُمہر یہی جابجی اور صحت کا احتیاط سے خیال و مبالغہ نہ کیا جائے تو ناخوش ابرق کی طرح ناگہان اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ بلکہ سے دباؤ یا کسی چیز کے ساتھ اٹکتے یا ٹوٹ جاتے ہیں۔ تشریف کش کا مسکوتہ مال کے آغاز کی تین نشانی ہے۔ ایسی حالت باہم عین اور دیرینہ اوصالی خرابی کا پتہ دیتی ہے۔ اس وقت صحت کے مافیہ تاخیر صحت سے بے خبری خطرے سے نکالی نہیں ہوتی۔ اس میں طبیعت کا توازن متزلزل ہو جاتا ہے۔ قوتِ مدافعت کیوں گھٹ جاتی ہے کہ اس میں، چارچہ اور این کے عناصر گھبر آتے ہیں۔ ایسی حالت میں کھردری دعویٰ ناخوش کی ساری سطح پر پھیل جاتی ہیں اور وہ عین بد وضع دکھائی دینے لگتے ہیں۔

بعض باغیوں میں ناضی نوک انگشت کے پاس توڑے ہوئے ہوتے ہیں، مگر تدریج اس کے بعد گوشت میں دھتے چلے جاتے ہیں۔ اسی حالت میں اعصاب کی بدامانی اور صحت کی نمایاں خرابی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ ایسے نضی کی طبیعت میں اعتدال و توازن کی کمی معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ سب کچھ خون کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ناضی کی سطح کے ساتھ دیکھی جاتا ہے کہ وہ کڑواہٹ اور زہی کا احساس دہا رہا ہے یا نامت۔ ناضیوں پر دہتے پھیرنے یا اٹھنے سے مس کرنے سے اگر ملائیت اور زہی کا احساس اور درد اور عدم متنبہ محسوس ہوں اور زہی بی محسوس اور توانا، تو ایسے ناضی طبیعت کی کمزوری کا پتہ فاش کرتے ہیں۔ ایسا نضی کا دوبارہ حالت میں تبدیلی یا مزاج کے ساتھ کشش کی کمی کی علامت رکھتا ہے۔ نہ تو وہ مستقل مزاج ہوتا ہے اور زہی حوصلہ مند۔ نہ فخری طور پر جھو جھکا قابل نہیں ہوتا۔

درحقیقت وہ کہہ کر دہل گیا، کم کوش اور دے عمل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ زندگی میں کوئی نمایاں ترقی نہیں کر سکتا۔ ناخن اگر دباؤ کے تشابہات کی طرح ٹوٹ جاتے تو ایک نمونہ الحیۃ اور صلاح خُلق کا پتہ دیتے ہیں۔ ایسے ناخن نرم ہوں یا سخت، دونوں حالتوں میں جسمانی کمزوری اور صحت کی نادرستی کا پتہ دیتے ہیں۔

نرم ناخن منبسط ہوں اور دباؤ کے تحت پلک اور مکیک احساس دلائیں تو بڑھنگوار اور عمدہ صحت کا حال بتاتے ہیں۔ ان کا حال توڑا اور پائیدار تسکین سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اگر اور وہ بظاہر لجم و شمیم بھی دکھائی دے تو بھی ان کی تسکین میں پائیدار انصاف ہائے جانتے ہیں۔

ناخن تخت ہوں اور بڑاؤ کے نیچے دو توپس کے گرد بائیں ہاتھ قومی مدافعت کا احساں پیدا کریں تو بوجھل طاقت اور قوت قتل کے آئینہ زار ہوئے ہیں۔ ان کا حاصل تو حوصلہ نرا اور عنایت کش ہوتا ہے اور فراقی کسی دہشت سے زندگی میں آگے بڑھ جاتا ہے۔

شکل و صورت کے اعتبار سے ناخن چار تین اقسام میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں: لمبے ناخن، چوڑے ناخن، پھوٹے ناخن اور تنگ ناخن۔

اپنی بناوٹ کے اعتبار سے
یہ مختلف النوع کردار کے آئینہ دار
تصور کیے جاتے ہیں۔

لمبے ناخن

ایسے ناخن جو دراضع طور پر لمبے ہوں نہ تو تنگ ہوں اور نہ ہی پھیلے ہوئے بلکہ ان کی مقام تربیت سے ان کے لمبے ہونے کا احساس ہوتا ہو تو یہ جلد ہی ماز قبول کرنے والی طبیعت کی



نشانی ہیں۔ ان کا حامل محدود، حساس اور ذوق سلیم کا حامل ہوتا ہے۔ اسے فزول طیفز سے بھی لگاؤ ہوتا ہے۔ وہ کسی حد تک نازک مزاج بھی ہوتا ہے (شکل نمبر ۲)۔

صحت کے اعتبار سے ایسے ناخن اچھی علامت نہیں۔ یہ نہ تو توانائی و قوت جسمانی کے آئینہ دار ہوتے ہیں اور نہ ہی ایسی تندہی کے کہ جو قابل اعتماد خیال کی جاسکے۔ بالعموم ان کا حامل سینا اور گھٹے کی بیماریوں کی طرف طبی میلان کے باعث کھانسی، بخار اور عمومی خرابی صحت کے اندیشے سے کم ہی بے فکر ہو سکتا ہے۔ وقتاً فوقتاً اس کا مزاج خراب ہی رہتا ہے۔

چھوٹے ناخن

چھوٹے ناخن بالعموم گول ہی ہوتے ہیں۔ نہ تو طویل اور نہ ہی تنگ۔ اور ان سے چوڑائی کا احساس قطعی نہیں ہوتا۔ ان کو دیکھتے ہی محسوس ہوتا ہے کہ وہ انگلیوں میں جڑے ہوئے ہیں اور ان کے گرد اگر گوشت نمایاں طور پر احاطہ کیے ہوئے ہوتا ہے۔ چھوٹے ناخن عام طور پر موروٹی ہوتے ہیں اور آباؤ اجداد سے ورثے میں ملتے ہیں (شکل نمبر ۳)۔

ایسے ناخن تجزیہ و تنقید کی فطری

صلاحیت کا پتا دیتے ہیں۔ ان کا حامل ہر بات کی تہ کو پہنچنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور کسی بھی معاملے میں بلاوجہ جھگڑتا نہ کر کم ہی ہر سکتا ہے۔ بحث و جرح سے اسے طبی لگاؤ ہوتا ہے اور اس میں اچھا افتاد بننے کی فطری اہلیت ہوتی ہے۔ تفصیلات سے وابستگی، استدلال پسندی اور سر بات کو غور و خوض سے دیکھنا اس کی طبیعت کے عناصر ہیں۔ وہ محتاط

روشن ہوتا ہے اور کسی بھی کام میں بلا سوجھے سمجھے کچھ نہیں ڈالتا۔ اس کی سب سے بڑی خافی اس کا غصہ ہے۔ درحقیقت وہ بہت جلد برہم



(۳)

ہو جاتا ہے۔ اور لڑنے مرنے پر تو آمادہ نہیں ہوتا تاہم سدا بحث و تکرار میں اُلجھنے کی طرف بے حد مائل رہتا ہے۔

صحت کے معاملے میں چھوٹے ناخن اچھی علامت نہیں ہیں۔ جب یہ گول اور چھوٹے ہوں تو مزاج کے نامرست رہنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور خصوصاً ناک، گھٹے اور سانس سے متعلق نکالیت کی طرف رجحان طبع کا پتا دیتے ہیں۔ ایسے ناخن بعض افراد میں موروٹی طور پر اختلافِ قلب کے میلان کی نشان دہی کرتے ہیں۔ ایسے شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان امور اور فحش اور اعصابی دباؤ سے بچتا رہے جو دل کی دھڑکن کا سبب بن سکتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسا شخص اپنی نگرانی اور تنقیدی صلاحیت کے باعث اپنے اعصاب پر داخلی طور پر کافی بوجھ ڈال لیتا ہے، اور ذہنی طور پر کم ہی اسودگی اور ناخوشی کی طرف مائل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب اسے افکار و ذاتی ایسے معاملات جن کا تعلق سچی امور سے ہو گئے ہیں تو وہ اندہ ہی اندہ گھبراتا ہے۔ بجائے سنجیدہ اور متوازن سوچ بچار کے وہ لاشعوری طور پر اپنے باطن میں اُلجھ جاتا ہے اور اس کے

اختلافِ قلب کی طرف مائل طبیعت میں ایک ایسا داخلی پہچان پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنا کانٹل کی دھڑکن کے عارضے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر یہ نفس اعصابی عارضہ ہے اور اس کا صحیح نمونہ دل سے تعلق نہیں ہوتا۔ ایسے شخص بالعموم بڑی عمر کو پہنچتے ہیں اور اختلافِ قلب سے ان کی موت واقع نہیں ہوتی۔

چوڑے ناخن

چوڑے ناخن کافی کشادہ ہوتے ہیں۔ اگر ان کا ان کی لمبائی سے متناسب نہ ہو تو وہ چوڑائی میں نسبتاً زیادہ عریض ہوتے ہیں۔ ایسے ناخن کافی مضبوط اور نمایاں ہوتے ہیں۔ لوگ



(۴)

ہیں اور قدرے ڈر ڈر کر بیٹے ہیں۔

اگر ناخن بہت تنگ درطویل ہوں تو ریزہ کی ہڈی سے متعلق کمزوریوں اور امراض کی طرف میلان طبع کا پتا دیتے ہیں۔ اگر نعل لمبے ہی ہوں اور بہت تنگ نہ ہوں تو یہ میلان زیادہ اذیت رسا نہیں ہوتا۔ اگر وہ بہت تنگ بھی ہوں تو ریزہ کی ہڈی میں کسی مستقل خرابی کا اندیشہ ہوتا ہے اور صحت کی بجالی فعل و حرکت میں زحمت کا باعث بن جاتی ہے۔ بلکہ انتہائی صورت میں ہڈی میں ناقابل اصلاح ٹیڑھ پیدا ہو جاتی ہے جس سے عرصہ حیات تنگ ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں لازم ہے کہ بوجھ ڈالھا جائے اور زہنی کوئی ایسا کام کیا جائے جس سے ریزہ کی ہڈی پر دباؤ یا بُرا اثر ہو سکے۔ نیز ایسے شخص میں اعصابی بیماری کے آثار بھی پائے جاتے ہیں جو بے توجہی کی صورت میں اعصابی قوتِ احساس کو ماؤٹ بھی کر سکتے ہیں۔

انگشت کے واقف حصے پر عادی ہوتے ہیں اور اپنے بڑے ہونے کا فوری احساس دلاتے ہیں (شکل نمبر ۱۱)۔ ان کا عامل کافی دل چسپ کردار رکھتا ہے۔ وہ دوسروں پر سدائے رُعب جمانے کی کوشش کرتا ہے اور زیادہ تر اپنی جھگڑا و طبیعت کے سبب لوگوں میں جلدی مشہور ہو جاتا ہے۔ اس کے مزاج میں مبالغہ پسندی کا ایسا عنصر ہوتا ہے کہ لاشعوری طور پر وہ بات کا تین گونہ بننے میں بیڑی لٹکھتا ہے۔ اس کے لواحقین اور احباب اس کی اس طبعی کمزوری پر اس کے پس پشت خوب ہنستے ہیں، اور اس کی باتوں کا کم ہی اعتبار کرتے ہیں۔ یوں وہ دل کا بُرا نہیں ہوتا۔ محض اپنی مبالغہ آمیز طبیعت سے مجبور ہوتا ہے۔ لوگ اسے اکثر جھوٹا سمجھتے ہیں۔ درحقیقت وہ کذب و افترا کا عادی نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی کو عموماً ایذا رسانی کا مرتکب ہوتا ہے۔ بہر کیف اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ حقیقت پسند نہیں ہوتا، بلکہ حقائق سے گریز کرتا ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اسے اپنی ذات پر بھی اطمینان ہوتا ہے۔

صحت کے بارے میں چوڑے ناخن بُری علامت نہیں ہیں۔ ان کا عامل دل پر کم ہی اثر رکھتا ہے۔ باعوم بالکل تندرست ہوتا ہے۔

تنگ ناخن

تنگ ناخن دوسری قسم کے ناخنوں سے کافی مختلف ہوتے ہیں۔ یہ نہ تو گولی اور کشادہ اور نہ ہی چھوٹے ہوتے ہیں۔ بعض ہاتھوں میں ایسے ناخن تنگ اور چوڑائی کے مقابلے میں غول اور نمایاں طور پر ایسا ہی کا احساس دلاتے ہیں۔ ایسے ناخن نوکِ انگشت میں یوں بڑے ہوتے ہیں جیسے چوڑائی جیسے میں انھیں چسپاں کر دیا گیا ہو۔ (شکل نمبر ۱۲) ایسے افراد میں جوش و ولولہ مفقود ہوتا ہے۔

وہ زندگی کے اس عنصر سے تہی دست ہوتے ہیں جسے جان آرزو کہا جائے۔ یہ کم بہت اور کم کش ہوتے



(۵)

ہی ایک نفیس قوازن کا احساس ہوتا ہو تو یہ موزونیت مذہب کردار کی آئینہ دار ہوتی ہے۔
ایسے شخص میں ایک فطری اعتدال ہوتا ہے۔ وہ افراط و تفریط سے مبرا رہنے کی کوشش کرتا ہے

اور انتہا پسندی سے بچ کر معتدل، ممتدن اور عاجز محدود

میں زندگی گزارنے کی پیہم سی کرتا ہے اور باہم کمالیہ
اور خوش و خوش زندگی گزارتا ہے (شکل نمبر ۲۰)۔ انگلیوں اور

ہتھیلی کے تناسب کے بقول ہتھیلی کا درجہ حرارت اہم امر
ہے اس کے جلنے سے صحت کی کیفیت اور مزاج کا

حال معلوم ہو سکتا ہے چنانچہ جب ہتھیلی ٹس کرنے سے طبی
حرارت کا احساس دلائے یعنی نہ تو زیادہ گرم ہو اور نہ ہی

دافز سرد بلکہ حرارت کی افراط و تفریط سے پاک ہو تو ایسی
معتدل حرارت تندرستی اور مزاج کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس کا حامل خوش طبع صحت مند

اور عمل پسند ہوتا ہے۔ وہ جہاں اپنی جسمانی اچھائی کا خیال رکھتا ہے وہاں ذہنی صحت سے بھی غفلت
نہیں کرتا اور یہی تو یہ ہے کہ اس کے جسم و ذہن میں ایک خوشگوار اعتدال پایا جاتا ہے۔

ہتھیلی کا درجہ حرارت اعتدال سے بڑھا ہوا یعنی وہ طبی حرارت سے زیادہ گرم اور ہتھیلی
بڑی محسوس ہو تو یہ بیماری کی نشانی ہے۔ یہ ایسے بیمار کی علامت ہے جس کے مطالعے میں طبی تائیر

نیشن کو ہونی چاہیے۔ غفلت کا نتیجہ ایسی صورت میں خطرے سے خالی نہیں ہو سکتا۔
تجربہ اور ملتی ہوئی ہتھیلی مرطوب بھی ہو تو یہ بھی تبخیر کی کیفیت کی علامت ہے۔ ایسی ضرورت

میں طبیعت کی خرابی، کمزوری اور نقابست کا اثر بہت درپا ہوتا ہے۔ اس ضرورت میں مطالعے کی
فوری ضرورت ہوتی ہے اور صحت ہو جانے اور بیمار اثر تار تار جانے کا باوجود دیکھ بھال کی دینے کا احتیاج

ہوتا ہے۔ صحت ممکن طور پر بحال ہو جائے تو ہتھیلی کا درجہ حرارت اعتدال پر آجاتا ہے۔
ملتی ہوئی ہتھیلی اگر مستقل طور پر مرطوب بھی رہے تو یہ خطرے کا سنگین ہے۔ ایسی رطوبت

بہت کم ہوتی ہے جسے جھٹکے جھٹکے پھیر پھیر کے مل میں مٹا دینا ضروری ہے کہ نفس پیدا ہو سکتا ہے۔ جڑھی ہوئی بیماری
کا علامت سردیاب دیکھا جائے تو مالت خدشے سے خالی نہیں ہوتی۔



انگلیوں کی پویریں اور ہتھیلی

ہتھیلی اور انگلیوں میں ایک خاص قسم کا تناسب ہوتا ہے۔ جب ان دونوں حصوں
میں توازن مناسب نظر آئے تو لاکھ کی مجموعی ہونہ نیت ثروت انسانی کی دلیل ہوتی ہے۔ حیوانوں

کے پنجوں میں یہ تناسب مفقود ہوتا ہے۔ یہ امر انسان و حیوان میں ان اعضا کے اعتبار سے
استیازی علامت ہے۔ اسی وجہ سے پچھلے سے پچھلے درجے کے انسان کے ہاتھ بھی اس فطری

قوازن سے خالی نہیں ہوتے لیکن بھی افراد کے ہاتھ اس تناسب کے اعتبار سے ایک جیسے نہیں ہوتے۔
ان میں کی بیشی دکھائی دے جاتی ہے۔ تناسب کا یہ استیاز بڑی اہم بات ہے۔

جب انگلیوں کے متعلقہ میں ہتھیلی نمایاں طور پر خم و محکم اور بھاری ہو کر ہوا اور لایا ہو
ہو کہ ہتھیلی سارے ہاتھ اور انگلیوں پر عادی ہے

تو وہ بڑی جوش و ثروت انسانی بھی جاتی ہے از سر مکرم جہالتی
ہے اور اس کا حامل یہماں میلان کا غلام ہوتا

ہے۔ حیوانی عناصر اس کے کردار میں قوی اور غالب
ہوتے ہیں۔ وہ تہذیب و تمدن سے توی دامن ہوتا

ہے۔ نفاست سے اسے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا
اور شے لطیف کے جہر سے وہ قطعاً بے بہرہ

ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۱)۔
ہتھیلی جب انگلیوں کے ساتھ ایک

موزوں تناسب لیے ہو یعنی نہ تو بے حد چھوٹی ہو
اور نہ ہی بڑی، دبیر اور لمبہ بلکہ ہاتھ پر نظر ڈالنے



گرم ہونے کی بجائے تسلی نمایاں طور پر ٹھنڈی رہے تو طبیعت کی سرد مہری کی دلیل ہے۔ اس کا حامل خشک مزاج ہوتا ہے اور اگرچہ بغاہ اس کی طبیعت ٹوکی ہوتی ہے، مگر اس کے باطن پر مکس اس کا باطن جروانی جذبات کا لاوا ہوتا ہے۔ جنسی جذبات کی شدت اس کی ہوس کا ہی کا پردہ نائل کر کے رہتی ہے۔ اس کی یہ خفا اس قدر قوی اور غالب ہوتی ہے کہ اسے اپنی طبیعت پر کم ہی قابو رہتا ہے اور اس کے اعمال اسے گویا اخلاقی طور پر پرہیز کرتے ہیں۔

مستقل طور پر خشک رہنے والی، تسلی فیادی اعصابی کمزوری یا نقص کی نقاب کشائی کرتی ہے۔ اس کا حامل گرمی حیات اور خوش جروانی سے خالی ہوتا ہے۔ اس کے احساسات گنہ جوتے ہیں اور اس کا دل محسوسات لغیر سے عاری ہوتا ہے۔

تسلی اگر کبھی کبھی آپ سے آپ لگی ہو جائے اور غیر ارادی طور پر اس سے پسینہ لکھ کر گرہ مستقل طور پر مرطوب رہ رہتی ہو تو یہ زود اثر طبیعت کی نشانی ہے۔ اس کا حامل منامذات کی دوسری برجاتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات پر اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ اس کے بشرے سے بے سبب جھجک اڑا قل وقل سے شرمیلے پن کا احساس ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ حد سے زیادہ حساس طبع واقع ہوتا ہے۔ اسے اپنے تاثرات اور رد عمل پر پرہیز کرنا پڑتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ دل کا جزو نہیں ہوتا اور ہمدردی اور حوصلہ افزائی سے اس کی جھجک ڈھلا کر سکتی ہے۔

بعض افراد کی تسلیاں پیش پیش سے شرار مالتی ہیں۔ اور اگرچہ وہ ہر دم تسلیوں سے رہتا تھا پانی خشک کرتے رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی فنی برقرار مالتی ہے اور وہ کبھی نہیں بکھینٹیں ان کا حامل باسودت مگر فطری طور پر حسرت اور کابل ہوتا ہے۔ آرام طبعی اس کی طبیعت کا نمایاں عنصر ہے۔ علاوہ ازیں وہ کام چل دوش پلندہ بھی ہوتا ہے۔

اس کا باطن بلاشرعوائی جذبات سے معمور ہوتا ہے۔ اس کے جنسی میلانات محول سے کہیں زیادہ بیان آدہ ہوتے ہیں۔ تجربہ و سنائی کی زندگی اس کے لبس کی بات نہیں۔ وہ اکثر مغفون شباب ہی میں شادی کر لیتا ہے اور اگر ازدواجی زندگی میں نہ ہو سکے تو اس کی جنسی جذبات احتیاج اسے بدکرداری پر مجبور کرتی ہے جس کی وجہ سے اکثر وہ پیشہ مردمانی انجمنوں اور مناسبات میں شمول ہو سکتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ جنسی تسکین کے بغیر اس کا باطن سلاطین اور زندگی ناکام ثابت ہوتی ہے۔ اس

خفا کی وجہ سے اس کی روحانی اور اخلاقی قدریں خاک میں مل جاتی ہیں اور وہ ہر قسم کے محوٹ فریب میں پھنس جاتا ہے اور کچھ محوٹوں کی نگاہوں سے گرجاتا ہے۔

انجلیوں کی پودوں کا مطالعہ بے حد عام ہے۔ انفرادی اعتبار سے بھی اور مجموعی لحاظ سے بھی۔ درحقیقت ان کی لبانی اور اساحت سے صرفت کردار اور مزاج کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے بلکہ بعض ایسی صلاحیتوں کا بھی پتا مل سکتا ہے جو انتخاب پیشہ اور کارکردگی کے مسئلے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں انگوٹھے اور انگلیوں کا بخور طالع خانی از خدمت نہیں۔ انگوٹھے کی ضمنی پودیں ہیں جبکہ ہر انگوٹھی تین پودیں رکھتی ہے۔ انگوٹھے کا اپنا الگ مقام ہے اور خاص طور پر کاسر ادارہ ہے اور یہی مناسب بھی ہے۔

جہاں تک انگلیوں کا تعلق ہے، ان کے بارے میں ایک بات بیان یعنی پائیے انگلیوں کی پودیں ناخن والی پودوں سے شیعہ کی جانب شمار کی جاتی ہیں۔ سب سے بالائی پور سیلی، بیچ والی درمیانی اور چڑھ والی تیسری پور کلائی ہے۔

جب تیسری پور کی پودیں دوسری دونوں

بالائی پودوں سے طویل تر ہوں تو یہ پائے ناقص ہے

(شکل نمبر ۳) زیر پور کی جروانی میلانات

اور جہاں خواہشات سے وابستہ ہیں۔ لاعلم

جب یہ پوریں طویل ترین ہوں اور دوسروں پر

عادی دکھائی دیں تو ان کا حامل اپنی نفسانی

خواہشات کا غلام ہوتا ہے۔ درقولہ روحانی

اقلہ کا وقت ہوتا ہے اور یہ وہ اپنی ذاتی

صلوحتوں سے ہر دور پر سکتا ہے۔ حقیقت

تو یہ ہے کہ اخلاقی اور ذہنی اعتبار سے وہ بہت

مکملیت ہوتا ہے۔ ہر انگوٹھ اور ہر شے

طبیعت کے واقف



(۳)

اس میں شک نہیں کہ وہ بالعموم قوی حیرت، تومند اور غیر معمولی جسمانی قوت کا حامل ہوتا ہے۔ عزت اور شہرت کا مادی ہوتا ہے۔ مہمزدی کرتا ہے اور زور بازو سے لڑتی کیا ہے۔ چونکہ نہ تو ذہین ہوتا ہے اور نہ ہی ایسے دماغ کا مالک کہ تعلیم و تربیت سے بہرہ ور ہو سکے اس لیے جسے داری کی صلاحیت سے غالی ہوتا ہے۔ وہ کنگلی نفسا میں کھیتی باڑی، بار برداری ایسے کاموں میں خوش بہناب صفت، تجارت، غرض کہ کسی بھی شہزادہ یا تاجا میں وہ پچھلے درجے کے کاموں میں پاپا یا آتا ہے۔ اگر اسے عمدہ اور قابل اعتماد رہنما کی حیثیت سے آجائے تو کامیاب ہو سکتا ہے اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں خوش اسلوبی سے عمدہ برا ہو سکتا ہے۔ بہت بچوں سے مل کر کام کرنے کی اس میں نمایاں صلاحیت ہوتی ہے اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ وہ بے حد مہنتی اور اچھا کارکن ثابت ہو سکتا ہے۔

ایسا شخص جسمانی خواہشات کا بندہ ہوتا ہے۔ خوب کھاتا ہے اور اس کا ہاضمہ بھی قوی ہوتا ہے۔ مہنتی رغبت اس کے غیر میں کافی نمایاں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غفلان شباب ہی سے وہ شادی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور تنہا نہیں رہتا۔ کھیل کود، دوڑ و سب اور عملی مشاغل سے دلچسپی لکھتا ہے مصروف زندگی بسر کرتا ہے۔ اسے گھر پر زندگی پسند ہے۔ بال بچوں، عزیز و اقارب اور پروردگار سے ملنے لانے میں خوش رہتا ہے۔ تنہائی سے سخت گھبراتا ہے۔ وقت بڑے پر دوسروں کے کام آتا ہے۔ اچھا دوست ہوتا ہے۔ یوں مہنتی ہوتا ہے اور جلد باز بھی۔ زیادہ تر تمیز یا ہوتا ہے اور بہت ہی کم اعلیٰ ذہنیت یا اخلاقی اوصاف کا مظاہرہ کرتا ہے۔



ساری انگلیوں کی درمیانی پویریں دوسری پویروں کے مقابلے میں طویل ترین ہوں جسے کہ شکل بڑھتی ہے تو یہ حقیقت مزاج و کردار کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ ان کا حامل جسمانی راحت و آرام کا دلدادہ ہوتا ہے اور مہنتی خواہشات کے خوشگوار اظہار کا طبی آئینہ دار بھی مگر وہ اچھے ذہن اور توازن طبع کے باعث نہ تو مغلوب ہوں ہوتا ہے اور نہ ہی شور و وقوف سے تنہی دامن۔ وہ حقیقت ان صلاحیتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے جو اعلیٰ تعلیم و تربیت

کے لیے فطری مناسبت کا بتا دیتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ ایسے کاموں کے لیے تربیت و تعلیمات میں کام کرتا ہے کہ تعلیم کے بغیر جین میں کامیابی محال ہے۔

وہ سانس، قلب، صنعت، تجارت، ایسے شعبوں میں بالعموم اچھی ترقی کرتا ہے اور ہر ایسے کام، شہدے، پیشے میں اچھے مقام پر پہنچ سکتا ہے جس کے لیے ذہانت، نمایاں تعلیم اور عمدہ کارکردگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی اخلاقی تعلیم و حکم ہوتی ہیں۔ وہ خیر شری، اتحاد دوست اور قابل اعتماد فرد و خاندان ثابت ہوتا ہے۔ پرویزوں اور شہنشاہوں سے خوشگوار سلوک روا رکھتا ہے۔ محنت پسند ہوتا ہے اور دل جمعی سے اپنے فرائض کی انجام دہی کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن محض کام و دہن ہی کا بندہ نہیں ہوتا۔ دراصل وہ شغل حیات میں خدمت خلق، حب الوطنی، فنی و ادبی اور سماجی امور میں شرکت

کوبھی موزوں طریقے سے شامل کر لیتا ہے۔ وہ عجیبی حیثیت سے ایک ذہین کارکن، شفیق دوست اور عزیز کار کردار اور کرتا ہے۔ اور اگرچہ حفاظت و تسکین مافیہ کے تمام اسباب مستلزم کر لیتا ہے مگر نہ خود غرض ہوتا ہے اور نہ ہی غماز برہادر موت، لاف، توازن، ذہانت اور اعتدال اس کے نمایاں خصائص ہوتے ہیں۔



جب بالائی پویریں دوسری تمام پویروں

کے مقابلے میں طویل ترین ہوں تو یہ بالکل مختلف

قسم کے مزاج و کردار کی طرف اشارہ کرتی ہیں (شکل نمبر ۱) ایسا فرد جسمانی اور مادی خواہشات سے بہت ہی پرہیز کرتا ہے۔ نہ اسے کام و دہن سے رغبت ہوتی ہے اور نہ ہی نفسانی تمیقات کا اس پر غلبہ ہو سکتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ وہ نوعانی اور باطنی اقدار کا دلدادہ ہوتا ہے۔ وہ دنیوی معاملات سے دل چسپی لینے سے گریز کرتا ہے۔ اسے نفسانہ اور دنیوی امور سے وابہ نہ لگتا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایسے ہی تعلیمات و مقدمات عالیہ میں منہمک رہتا ہے اور دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوتا ہے۔

وہ باعوم تنہائی پسند اور عجز نشین ہوتا ہے اور عرفان و معارف سے وابستہ اپنے میل و مدار یاد دہانی اور تزکیہ باطن میں گمان کرنے کی طرف مائل رہتا ہے۔ عاقبتاً انسان کے لیے دعوائی اور اخلاقی رابطہ کے سلسلے میں مریض کا یہ ثابت ہو سکتا ہے۔ بے لوث اے عزم اور گہری تدفینی زندگی اس کا مقصد حیات ہوتا ہے اور لوگوں میں اپنے اعلیٰ کردار اور بلند روحانی اہل کی بدولت بڑی تقسیم و تقسیم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

جسمانی طور پر وہ کمزور اور اکثر نحیف المرتبہ ہوتا ہے۔ بہت ہی کم کھانا پیتا ہے۔ اکثر دھڑلے لکھتا ہے اور درد و فحاش میں مشغول رہتا ہے۔ اگرچہ فدائی اس کی طرف اپنی حاجت روائی کے لیے رجوع کرتی ہے مگر وہ غلبہ و بوس ڈنبا سے قہمی بے نیاز ہوتا ہے اور غلطی خدا کی خدمت و قربانی کو اپنا فرض و ذمہ داری سمجھتا ہے۔

انگلیوں کی جانچ پڑتال کے سلسلے میں ان کی پتیلیوں کے مقابلے میں لمبائی ایک ایسا پہلو ہے کہ اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ مزاج اور نفسیات کے بعض ایسے اہم عنصر ہیں جو غلطی سے جن کا ماننا فائدہ سے خالی نہیں۔

انگلیوں کی پتیلی کے مقابلے میں طوالت کا معیار تناسب یہ ہے کہ سب سے بڑی انگلی تین انچ لمبی ہو تو پتیلی ساڑھے چار انچ طویل ہو اس کی کمی بیشی اس بات پر تناسب کے خلاف کردار کی جاسکتی ہے۔



اس لمبائی کے ناپنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ معیار جان سے پتیلی شروع ہوتی ہے، وہاں پر دو یا تین انچی لکیریں کلائی کے قریب پائی جاتی ہیں۔ سب سے اوپر والی کلائی کی نمایاں لکیر باعوم کلائی کے خاتمے اور پتیلی کے آغاز کا پتہ دیتی ہے۔ اس مقام سے لے کر اس خط تک جہاں پر پتیلی درمیانی انگلی کی جڑ سے متصل ہوتی ہے، یہ پتیلی کی میس لمبائی کا پتہ دیتی ہے۔ اس طوالت کو ناپ لیا جائے۔ پھر درمیانی انگلی کی جڑ سے متصل خط سے انگلی کی کلائی تک ناپ لیا جائے۔ یہ انگلیوں کی لمبائی کی میس نشان دہی کرتی ہے (دیکھ نمبر ۶)۔

اگر یہ دونوں لمبائیاں ساڑھے چار انچ اور تین انچ کے تناسب سے ہوں تو یہ متوازن ہاتھ کا پتہ دیتی ہیں۔ ان کا حامل فذنی سلیم اور اعتدال مزاج سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اس کا کردار افزا و تفریط سے مبرا ہوتا ہے۔ وہ ہر معاملے پر ہمتی اور سلیقے سے فکر و عمل کا شوگر ہوتا ہے۔ وہ نہ تعلیم پسند ہوتا ہے اور نہ ہی بلا و تمنا میں الجھنے کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔ اس کے خیر میں توازن و اعتدال اور سلیقے کے عناصر متناسب اجزا میں شامل ہوتے ہیں۔

اس کے برعکس اگر انگلیاں موزوں تناسب سے زیادہ طویل ہوں اور پتیلی کم لمبی ہو تو ان کا حامل طبیعتاً تجزیہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ وہ کسی معاملے میں بھی محض سرسری نگاہ ڈالنے ہی سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت وہ ہر پیش نظر امر کے ہر جزوی عنصر پر کڑی نگاہ ڈالتا ہے اور اندازہ ذر ذرٹ لگاتی ہے۔ ہر بات کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ اس کے باوجود اس کی تسلی کم ہی ہوتی ہے۔ اس کے مزاج میں خندہ دل سے خود کو قرض کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ فطرتاً وہ تحقیق آمادہ ہوتا ہے

اس کا زیادہ تر زہم ان غیر عادی ہوتا ہے اور وہ اعلیٰ ذہانت کا حامل ہوتا ہے (دیکھ نمبر ۷)۔ وہ کسی بھی معاملے میں جلد بازی سے کام نہیں لیتا۔ اعتدال و فکر اور مہر و خوش سے کام کرتا ہے۔ اور قویہ ہے کہ وہ فائیت توجہ اور تفصیل تجزیہ کا عادی ہوتا ہے۔

اگر انگلیاں پتیلی کے مقابلے میں بہت ہی زیادہ طویل ہوں تو ایسا شخص بال کی کمال آتا ہے۔ اسے تفصیل میں جاننے کا جنون ہوتا ہے۔ طبیعت میں شک و بدگمانی کے عناصر کے باعث وہ نہایت مشکل میں پڑ جاتا ہے اور کسی بھی معاملے میں حتمی اقدام سے گریز کرتا ہے۔

جب انگلیاں پتیلی کی لمبائی کے مقابلے میں واضح طور پر پتیلیوں اور اعتدال و تناسب قائم نہ رہے تو ان کا حامل تعلیم پسند ہوتا ہے۔ وہ ہر معاملے پر ایک اوپری نگاہ ڈالتے ہی تاثرات قائم کر لیتا ہے اور ان ہی کے زیر اثر اس کا رد عمل ہوتا ہے۔ اسے تفصیلی مطالعے کی عادت ہوتی ہے اور نہ ہی اس میں اختصار ہوتا ہے کہ معاملے کی تک گہرے خود فکر سے بچنے کے لیے اور بات کے کہ اسے ہر چیز کے بارے میں باعوم بغیر وقت یا غور و فکر و فکریات حاصل



ہو جاتا ہے۔ درحقیقت اس کے اولین تاثرات درست ہی ثابت ہوتے ہیں اور وہ ہر کام کو قدرے تیزی سے انجام دینے میں پاکب دستی سے کام لیتا ہے (شکل نمبر ۸)۔



اس کی بے صبری اور عملت پسندی ہمیں اوقات اسے الجھنوں میں ڈال دیتی ہے۔ وہ اپنی اس کمزوری کے باعث تکلیف اٹھاتا ہے۔ مالاکراس میں شہرینیں کہ جہاں پچھتی اور تیزی سے کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں وہ خوب چمکتا ہے۔

اس میں معاملہ فہمی کی صلاحیت ہوتی ہے۔ مگر اس کی سب سے بڑی خرابی اخلاقی قابلیت ہے۔ جوں ہی اسے اپنی منتظمانہ اہلیت کو بروئے کار لانے کے لیے میدان عمل مل جاتا ہے، وہ بڑی عجلت سے کام لیتا ہے۔ وہ بہت کم وقت میں بہت سا کام کر لیتا ہے، اور دوسروں سے کام لینے میں بڑی قابلیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

جس طرح انگلیوں کی لمبائی مزاج کا حامل بتاتی ہے، اسی طرح پتیلی کی چوڑائی بھی کردار کے کچھ پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے۔ جب پتیلی ہاتھ کے عمومی سائز اور ساخت سے متناسب ہو یعنی نہ زیادہ نشادہ ہو نہ تنگ تو یہ عمدہ توازن طبع کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل ہر کام میں فہم و فکر اور حکمت عملی سے ہاتھ ڈالتا ہے اور نہایت ہوش مند ہے اسے انجام دینے کی ہمت ہوتی ہے۔

جب پتیلی تنگ اور لمبی ہو تو یہ خود غرض اور تنگ نظر شخص کی تعابیر کشائی کرتی ہے۔ اس کا حامل کم ظرفیت، تنگ دست اور تنگ بڑا ہوتا ہے۔ وہ اپنے فائدے کے پیش نظر دوسروں کو اپنا دینے سے دریغ نہیں کرتا۔ زندگی کے بارے میں اس کے خیالات بھی تنگ ہی ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے معاشرے میں وہ باہم اچھا مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ لوگ اس کی کمینہ فطرت سے بہت جلد آگاہ ہو جاتے ہیں اور اسے اگرچہ خود بھی اس کا احساس ہوتا ہے مگر جھلک طبیعت میں بوجہ دنیا وعدے زیادہ ہوتی ہے کہ وہ جالانی اور بے ہمدردی سے دوسروں کو فربہ دینے سے پرہیز نہیں کرتا۔

اس کے برعکس پتیلی اگر گہرائی اور پورے پکڑاؤ ہو تو یہ ہمدردی اور انسان دوستی کی علامت

ہے۔ اس کا حامل اپنے پرائیوں سبھی سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا ہے اور ہر معاملے میں ان کے احساسات کا احترام کرتا ہے۔ شیش اچھا ساتھی، قابل احترام دوست اور باروری کامیاد اور خوشگوار مرگن ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۹)۔

اس میں شہرینیں کہ بعض طلب پرست افراد اس کی لمبی ہمدردی سے فائدہ اٹھانے سے پرہیز نہیں کرتے اور کاروبار و حیات میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ کسی حد تک گھائے میں رہتا ہے۔ مگر لوگ اس سے محبت بھی کرتے ہیں اور اس سے باہمی فائدہ ماننا و استفادہ بھی نہیں کرتے، اخلاص اور احترام سے پیش آتے ہیں۔ اس کی سلامت روی اور خدمت خلق کو سراہتے ہیں اور اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایسا شخص اپنے معاشرے میں مقبول ہوتا ہے اور مزاج غلائی بھی۔

انگوٹھا

انگوٹھا باہجوں انگلیوں میں شمار ہوتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کی حیثیت نمایاں اور انفرادی ہے۔ جسمانی ساخت کے اعتبار سے تمام عالم حیوانات میں ایسا ناطق اور مغز و انگوٹھا انسان ہی کا حصہ ہے۔ ایسا ہونا فطرت کے عین مطابق ہے کہ یہ شرف و فضیلت کے ساتھ انفرادیت کا بھی مظہر ہے۔

ہر انگوٹھی کی تین پوریں ہیں۔ انگوٹھے کی عرض دو پوریں ہیں۔ یہ جسمانی ساخت کا امتیاز ہے۔ انگوٹھا پتیلی کی افراطش کا مکمل نمونہ ہیں اور نیچے کی پوریں کے طبعی نظام کا خاتمہ ہیں۔ انگوٹھا اس کے برعکس ان سے پرے واضح اور متاثر ہے۔ درحقیقت انگوٹھوں پر اس کا دباؤ اور حکومت ہے۔

یہاں فائدہ دہی چنگاڑ کا بزرگ ہے۔ اس میں شامل بھی اور عملیہ بھی پتیلی کے ساتھ جودہ زائور بناتا ہے اس کا تھیل میں معاملہ فہمی ہے۔ اس کو ہنر دیکھنے سے طبیعت کے چند اہم پہلو کھیل آ جاتے ہیں۔ جب یہ زائور تنگ تر ہو تو افراطیت اور خوف کی کوتاہی کا پتا دیتا ہے۔ اور جوں جوں یہ زائور تنگ تر ہوتا جاتا ہے، کمزوری بڑھتی جاتی ہے اور انفرادی صلاحیتوں میں کمی ہوتی ہے (شکل نمبر ۹)۔ یہ زائور اگر نشادہ ہو اور انگوٹھا پتیلی سے پرے واضح ہو اور ایسا دکھائی

ظلمات کے مقابلے سے ہوتا ہے۔ نیچ کی انگلی ہر حال میں سب سے لمبی ہوتی ہے۔ اس کے بعد میسر یاپنی انگلی ہوتی ہے۔ پھر انگوٹھا اور سب سے کوتاہ چھوٹی انگلی ہوتی ہے۔



(112)

انگوٹھا جب نمیز ظلمات سے بڑا ہوتا ہے بہت ہی عمدہ علامت ہے۔ یہ فہم اعلیٰ اور ارادے کی نمایاں قوت کا پتا دیتا ہے۔ اس کا مال قابل اعتماد اور پختہ طبیعت کا ہوتا ہے۔ اس کے عزم و حوصلہ وہ طاقت ہوتی ہے کہ دوسرے اس سے شرم کھاتے ہیں۔ اس کی شخصیت کی جاہلیت اسے مرکز توجہ بنا دیتی ہے (شکل نمبر 112)۔

جب انگوٹھا معمول سے زیادہ چھوٹا ہو تو راستہ لال اور عزم کی کمی کا پتا دیتا ہے۔ اس کا مال ذوق سلیم سے تہی دست ہوتا ہے۔ باہمومٹ دھرم اور ہندی ہونے کے علاوہ بے وقوف بھی ہوتا ہے۔ وہ جذبات کے زیرِ قفل و فعل میں عملت سے کام لیتا ہے۔ اس کے تاثرات غیر ارادی ہوتے ہیں اور اکثر شرمناک ہٹ کرتے گھٹا ہے۔ اور اگر مضہ پر آجائے تو بے سوچے سمجھے ناعاقبت ناشی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گھٹائے ہی میں رہتا ہے (شکل نمبر 113)۔



(113)

جب انگوٹھا مناسب ظلمات کا مال ہو یعنی نہ بہت لمبا ہو اور نہ ہی حد سے زیادہ چھوٹا تو ایسے مزاج کا پتا دیتا ہے جس کا مال عمل پسند، بکھاردار اور موقع عمل کے پیش نظر بہت حوصلہ مند اور سلاست روی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ایسا شخص مسئلہ مزاج ہوتا ہے اور واقعی زندگی گزارنے کے لیے مہارت رومی سے کام لیتا ہے۔

انگوٹھے کی پوریں

ہاتھ کی دھڑکی انگلیوں کی تین تین پوریں ہوتی ہیں۔ انگوٹھا اس کے برعکس معن دو پوروں کی دھڑکی ہوتا ہے۔ اس کی ناخن دانی پور بالائی یا پنی پور کہلاتی ہے، اور پنی پور ہتھائی یا



(110)

دے گریا ایک علیحدہ عضو درست ہے تو یہ انفرادیت کا آئینہ ہوتا ہے۔ اس کا مال عزم و وقوت سے نمایاں طور پر بہرہ ور ہوتا ہے۔ اس کی ذاتیت میں آزادی، حوصلہ اور استقلال کے عناصر پائے جاتے ہیں (شکل نمبر 110)۔ جب یہ آزادی عقلی کے ساتھ عود بنانے کی قوت و مستعدی آزادی عمل اور قوت ارادی کی نمایاں خوبیوں کا مال بتاتا ہے۔ اس کا مال زندگی میں اپنی راہ خود ہی نکال لیتا ہے۔ وہ رسوم و رواج سے نہ صرف متنفر ہوتا ہے بلکہ تمام خراب معاشرتی بندشوں کا کلی مخالف ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ بوسیدہ رسوم اور قدیم رواجی نہجوں سے طبعاً علیحدہ رہنے کی کوشش کرتا ہے اور درحقیقت عام لوگوں سے ہٹ کر چلتا ہے (شکل نمبر 111)۔ اس کی فطرت حق پسند ہوتی ہے۔ اگر کوئی دیم



(111)

ایسی بر جودا نائی اور انسانی مصلحت پرستی ہو اور ماضی کے لیے مضہ ہو تو وہ اس کا احترام کرتا ہے اور نہ تو وہ لکیر کا فقیہ ہوتا ہے اور نہ ہی جاہل مضہ یا نام رسوم کا دشمن۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس کے ضمیر میں بغاوت کا عنصر ہوتا ہے اور اگر کسی رسم و رواج کی خرابی یا انسان دشمنی کا قیطن ہو جائے تو وہ اس کے خلاف علم جہاد بلند کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ اس کی مصلحانہ صلاحیتیں اسے ہند اور بے باک مبلغ بنا دیتی ہیں۔

ایسا شخص قابل اعتماد اور نادوست ثابت ہوتا ہے۔ خاصیت بھی اس کی غیر متدلی نہیں ہوتی۔ وہ درحقیقت جہاں حق پرست اور انصاف پسند ہوتا ہے۔ اس کی نمایاں خوبی کمزوری حمایت ہے۔

جب یہ زیادہ بہت ہی تنگ ہو یعنی انگوٹھا کھٹکی کی انگلی سے چھوٹا ہو تو طبیعت میں شک و بدگمانی اور دھم کا پتا دیتا ہے۔ اس کا مال بھڑے پیروں اور توہید گنہگاروں کے مرکز شخص ہوتا ہے۔ انگوٹھے کی لمبائی بڑی مہی ضر ہے۔ اس کا مزاج اندازہ دوسری انگلیوں کی

باعت وہ ذریعہ عمل معاملے کے ملاؤ ماعلیٰ پر کم ہی سوچتا ہے۔ وہ محض سرسری جانچ کے بعد ہی عمل پیرا ہو جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات اسے ایسے نئے رنگاؤں میں مبتلا کرنے کا خود ہی ذمہ دار گردانا جاسکتا ہے۔ بااں ہوائی طبیعت سے مجبور ہوا پنی محکم روش سے کم ہی گریز کر سکتا ہے۔

اکڑ چکیا گیا ہے کہ جب محولی آؤدو کی راہ میں رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا ہے تو بجائے اس کے کہ کھڑے دماغ اور دلیل کو تجزیہ سے کام لے، وہ نہایت بے دردی اور عزم کی بے پناہ طاقت سے اسے ہٹانے کی کوشش میں قہقراہی نکلتے ہیں کہ وہ اب بالعموم اسے یہ احساس بھی نہیں ہو پاتا کہ وہ دوسروں کو بے دریغ اپنی راہ سے جانزدانا یا زحمت کے استعمال سے ہٹانا چلا جا رہا ہے۔ قیہ حق یہ ہے کہ اس کے عزم میں جبر اور سختی کے عناصر پرمایا ہوتے ہیں۔

جس قدر بالائی پورِ حتمانی پور کے مقابلے میں زیادہ طویل ہوگی، اسی قدر اس کے خمیر میں عزم و ارادہ کی فراوانی پیدا ہوگی۔ انسانی صورت میں وہ بے رحم اور جاہل حکم کا روپ دھار لیتا ہے۔ ایسا شخص بے پناہ قوتِ ارادی کا مالک ہوتا ہے اور اپنے مقاصدِ حیات کے حصول کی راہ میں سخت سے سخت اعمال سے گریز نہیں کرتا۔

اس کے برخلاف اگر خلیج پورسہل پور کے مقابلے میں نمایاں طور پر سہی جو تیر قوت، ارادہ کی کمی کا پتہ دیتا ہے۔ ایسے شخص کا بغیر میلان، استدلال اور حجت کی طرف ہوتا ہے۔ اس میں ایسی صلاحیت عمل پر مبنی ہے کہ وہ ہر بات کو ہر پہلو سے نہایت اعتقاد اور سوچ سے جانچتا ہے، اس کے جلدی اور دوسری تاثرات اور نتائج کے بارے میں غور سے سوچتا ہے، اس سے متعلق مصلحتیں پر غور ڈالتا ہے۔ جو لوگ معاملہ زیر غور سے وابستہ ہوتے ہیں

ان کے احساسات اور ذوق عمل کا خیال کرتا ہے۔ غرض کہ وہ ہم وقت سوچتا رہتا ہے اور بالکل ایک مذہب اور ایمان کے عالم بن رہا ہے۔ اور چونکہ وہ کسی بھی مشائے کے بارے میں قطعی فیصلہ کرنے سے گھبراتا ہے اس لیے کم کوشش کرنے کی خاطر کھڑا رہتا ہے اور اس کے سامنے ہم فکر زیادہ اور کام کی کمی ہوتا ہے (مشکل نہا)۔



دوسری پور کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ پہلی پور کا تعلق عزم و ارادہ سے ہے اور دوسری پور استقامت و فہم سے وابستہ ہے۔

ان دونوں پھروں کی ایک دوسرے کے مقابلے میں لمبائی مسمیٰ خیز ہے۔ جب یہ دونوں پوریں مکمل لمبائی کی حامل ہوں تو یہ بہت ہی ٹنڈہ علامت ہے۔ ان کا حامل نادر شخصیت اور غیر معمولی اوصاف کا مالک ہوتا ہے۔ وہ بہر قدم سوچ بچار کھڑا کرتا ہے۔ نیز غیر معمولی کے ہر پہلو کا شرف نگاہی سے جائزہ لیتا ہے، اس کے نتائج پر غور سے نگاہ ڈالتا ہے اور جب کسی کام میں سوچ بچار کے بعد ہاتھ ڈالتا ہے تو اسے حوصلہ مندی اور عزم راسخ کے ساتھ ممکن و دعویٰ سرانجام دینے بغیر نہیں لیتا۔ وہ نہ تو بلاوجہ کسی کام کا بیڑا اٹھاتا ہے اور نہ ہی کوئی کام ادھورا چھوڑتا ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

اس کی طبیعت میں وسعت، علمیت اور دُور اندیشی کے عناصر کے ساتھ علم کی جستجو اور اور عقل رسا کے جوہر بھی ہوتے ہیں۔ انھیں شائش زندگی میں ناکام نہیں دوکھا گیا۔ درحقیقت سربراہی اور عظمت گویا اس کے پیدائشی حقوق ہیں، اور اپنی اعلیٰ ذہانت اور غیر معمولی حوصلہ مندی کے بل بوتے پر وہ انھیں حاصل کر لیتا ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ ایسا متوازن انگوٹھا شاید معدوم کم مترادف ہے اور لاکھوں میں ایک آدھ ایسا خوش بخت انسان مشکل ہی سے نکلتا ہے جس کا انگوٹھا ایسی دونوں مساوی پوری رکھتا ہو۔

اوپروالی پورنچلی پور کے مقابلے میں طویل تر ہو تو عزم و ارادہ کے عناصر بڑھ جاتے ہیں۔ اگرچہ اس کا عامل عقل مند ہوتا ہے مگر استمال کی صلاحیت سے کمین زیادہ اس کی قوت ارادی ہوتی ہے، اور کسی معاملے میں بھی وہ ہمسہ تن عقل کا غلام نہیں ہوتا۔ درحقیقت وہ یوں خودماند اور دکن کا پکا ہوتا ہے کہ اپنے عزم و ارادہ کے بل بوتے پر ہر کام کو انجام دیتا ہے اور فانی کا جانشانی اور جدوجہد سے میدانِ حیات میں اگرچہ وہ ختمِ عزم کا ہوتا ہے مگر اس کے مزاج میں ایک ایسی کردی ہوتی ہے جس کے



چونکہ وقت عمل اور عزم اس کا ساتھ نہیں دیتے، وہ شیخ جلی بن کر رہ جاتا ہے۔ اور اگرچہ وہ شہسائے اور اُتر مار فرائض معنویہ سوچتا ہے مگر یہ یقین کر لینا کہ وہ ان میں پران بھی چڑھا سکے گا محال ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس کا تحصیل اور وقتِ استدلال کا جواب ہوتے ہیں۔

اگلاس کی پست پہنچی اور بے عملی کی کمروریوں کا عزم اندازہ کر لیا جائے اور اس کی بیل لگائی اور منطقی صلاحیتوں سے استفادہ کیا جائے تو اس میں کام نہیں کر دہ ایک مختار اور اندر مضبوط شخص کا کام نہایت قوی سے سر انجام دے سکتا ہے۔ اس میں خاص نوع کی تجزیہ کار صلاحیت ہوتی ہے اور اس کی نگاہ سالارہ پیش کے مستند اور منفعت پسندوں پر یوں پڑتی ہے کہ وہ کافی وضاحت اور دلیل و حجت کے ساتھ جزی اور برگیر تبصرہ و تنقید کا مکمل رکھتی ہے۔ یہی نہیں، اس کے بیان و کلام میں بڑی تاثیر ہوتی ہے۔ اس کا سب سے بڑا نقص عمل و وقت فیصلے سے تھی دست ہے۔

ایسا شخص کسی مستحق، تبار کی یا حکومت کے ایسے ادارے میں بڑا کارآمد ثابت ہو سکتا ہے جہاں اسے تشییر اور پردہ بگینے کے کام پر متعین کیا جائے۔ مگر ضروری ہے کہ وہ ایک مستعد صاحبِ فہم اور مصلحت فہم افسر یا منتظم کے تحت ہو جو اس کی چرب زبانی اور تشییر صلاحیتوں کو عملی طور پر کام میں لاسکے۔ اس کو ایک معین طرح کے کام کے تحت فرائض کی انجام دہی میں تسلی ملے گی کہ عادت ڈالنے کی استعداد ضرورت ہے۔ مشاغل کے شعلہ بانیان پر عملی فیصلے کرنے کی ذمہ داری اس پر کسی حال میں بھی نہیں ڈالنی چاہیے ورنہ فائدے کی بجائے وہ جزئیات اور تذبذب میں یوں پڑ جائے گا کہ نقصان کا اندیشہ پیدا ہو جائے گا۔

انگوٹھے کی شکل

انگوٹھے کی ہلائی پور کی شکل وضاحت کا مائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ اس اعتبار سے یہ کردار کے اہم کام چار پاتا دیتی ہے۔ شکل کے لغو سے اس کی تین چیزیں ہیں: نوک دار یا مربع اور بیضی۔ پہلی پور کا تعلق عزم، استقلال اور طبیعت کی عکاسی ہے۔

جب یہ پور قوی اور مضبوط ہوتی ہے تو طبیعت میں استحکام اور عزم کے پائیدار جوہر پائے جاتے ہیں یا اگر یہ کمزور واقع ہو تو ان میں ضعف اور

(۱۶)

نمایاں کی پیدا ہو جاتی ہے۔

نوک دار پور کی بناوٹ پیل شکل میں پاتی ہے کہ اس مقام سے کہ جہاں وہ پہلی پور سے آگے بڑھتی ہے بتدییج مخروطی اور پتلی ہوتی جاتی ہے اور نالتے پور کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ ایسی پور دیکھتے ہی کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ اس کی شکل کا جو بھی طرح ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۶)۔

ایسی پور ادارے کی نمایاں کی پاتا دیتی ہے۔ انگوٹھے کی حیثیت نامحکم اور مزاج غیر مستقل ہوتا ہوتا ہے۔ وہ جہاں جلد باز اور نڈر ہوتا ہے وہاں اندر کمزور و کمزور بھی۔ اسے اپنے جذبات پر قابو ہوتا ہے اور نہ ہی تاثرات و رد عمل پر۔ باہم وہ ستر نزل مزاج اور ڈر پورک ہوتا ہے۔ انگریز مذہبِ با لیت و دل اور منقلب المزاجی اس کی نمایاں نمایاں ہیں۔ اُسے وقت میں اس کا سارا ڈھونڈنا باعث ہے۔ وہ حقیقتِ محبت اور مشکلات کے دور میں نہ تو وہ معاونت کر سکتا ہے اور نہ ہی ساتھ دینے کے قابل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کے چھلے ٹھوٹ جاتے ہیں۔ یا تو وہ سر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتا ہے یا راہِ فرار اختیار کر لیتا ہے۔

وہ نہ صرف تاخیر کا عہد ہوتا ہے بلکہ مسلسل کمزوری کے باعث اسے ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی خودی کو حقیقت ایک کم کار و گنگ جاتا ہے۔ وہ قابلِ احترام زندگی بسر کرنے کی صلاحیت بتدییج کھو دیتا ہے اور ذلت اور ناکامی میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اس کی زندگی کا کوئی ایسا پہلو کم ہی سامنے آتا ہے جسے قابلِ رشک گردانا جائے۔

انگوٹھے کی مربع پور کی بناوٹ نوک دار سے مختلف ہے پہلی پور سے جوں جوں پہلی پور آگے کی طرف بڑھتی ہے وہ ایک تسلی کی طرح یکساں ہوتی ہے۔ یہ کمزور زیادہ چوڑی اور بڑی کمزور سے دیکھا اسے ناخوش دانی یا تھیلی کی سمت میں سے کسی جانب سے دیکھا جائے تو وہ ایک تسلی کی شکل کی ہوتی ہے۔ بعض انگوٹھوں کی ہلائی پور پہلی پور سے نوک انگشت تک یا انکس مرئیہ شکل کی ہوتی ہے۔ یہ اس حالت میں ممکن ہے کہ جب اس کی ہلائی پور چوڑی برابر ہو (شکل نمبر ۱۷)۔



(۱۶)

ایسی مرتبہ پور قوت اور مضبوطی کا احساس دلاتی ہے۔ یہ عزم و استقلال کی بین نشانی ہے۔ طبیعت کی عکس، ارادے کی پختگی اور ضمیر کی رسائی اس کی نمایاں خاصیتیں ہیں۔ اس کا حامل ہر شخص میں سوچ بچ کر لایا جاتا ہے۔ اور جب کسی بات کا تہیہ کر لیتا ہے تو حوصلہ اور استقلال کے ساتھ اپنے منصوبے کی تکمیل میں منہمک ہو جاتا ہے۔ اگر حوصلہ آرزو کی راہ میں مشکلات کا سامنا ہو جائے تو بڑی ہمت اور حوصلے کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے اور ہوش مندی سے اپنا کام نکال لیتا ہے۔ ایسا شخص اپنی بات کا کوئی ہوتا ہے اور مسئلے کا پکا اور قابل اعتماد جوابی کاروبار بھی زندگی، باہم و گریں ملاپ، غرض کہ ہر شے میں حیات میں اس پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ ایسا انسان عزت و احترام سے زندگی بسر کرنے کی فطری صلاحیت رکھتا ہے۔ وہ اچھا دوست اور قابل اعتماد یوپیاری ثابت ہوتا ہے اور ذاتی دانش مندی، ہمت اور عزم کی برکات سے آگے بڑھ جاتا ہے۔

انگوٹھے کی بالائی پور ناخن والے حصے کے گرد پھل کر تہیہ کر لیں گول اور چوڑی ہوتی ہوئی خاتمے پر پھل پھٹی شکل اختیار کر لے جیسے چوڑا چھ توہ پھٹا انگوٹھا کھاتا ہے جہاں سے بالائی پور نچلی پور سے آگے بڑھتی ہے وہ حصہ مقابلہ تنگ ہوتا ہے۔ اور جوں جوں پور لگے ناخن کی طرف پہنچتی ہے، وہ آہستہ آہستہ موٹی ہوتی چلی جاتی ہے اور نوک انگشت پر مؤثر اور نمایاں چھٹی ہوتی ہے۔ ایسی ناخن والی پور حصہ زیریں میں چلی اور بالائی حصے میں کافی دبیر اور چھٹی ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۸)۔



اس پور کا ایسا بالائی گھیر قوت، ارادی اور مثلی تحریک کی نمایاں صلاحیتوں کا آئینہ دار ہے چھکر مرتبہ شکل کی موزوں صورت سے بڑھ کر دیرین گھٹانی اختیار کر لیتا ہے، اس لیے مرتبہ پسلی کی صلاحیت برقرار نہیں رہ سکتی، بلکہ عزم اور ارادہ کے جوہر ایسی متحرک قوت بن جاتے ہیں کہ جن کی فردائی اور شدت و تیزی فرد کی تحریر و تائید سے کہیں آگے نکل جاتی ہے۔

ایسا شخص جس بات کا تہیہ کر لیتا ہے اسے ہر حال میں حاصل کرنے کی اہمیت اور

حوصلہ نداشتی کرتا ہے اور حصولِ مرام کے بغیر دم ہی نہیں لیتا۔ دراصل وہ کامل انسان اور ایک جہتی سے اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ مصروف کا ہو جاتا ہے اور ایسا نذر ثابت ہوتا ہے کہ شکست اس کے قریب نہیں آ سکتی۔

اس کی بنیادی غامی یہ ہے کہ وہ راستے کی مشکلات کا حکمت عملی اور ہوش مندی سے ملو لاؤش کرنے کی بجائے انہیں بے دردی سے پہنچا دیتا ہے اس کی قوتِ عمل بے دریغ تحریک کے ساتھ گرم گرم کر رہ جاتی ہے اور جو کچھ اس کے سامنے آجائے اسے روندتی چلی جاتی ہے۔ اس کے کردار میں دم و احساس کے عناصر ہمت ہی کم ہوتے ہیں۔ فرد اور حکمت عملی اس کے عزم کے شریک کا نہیں ہوتے۔ نچے اور نازک وقت میں رعب و دہر کے بل بوتے پر اگر وہ کامیاب ہو جائے تو فہرہ از اس کی مندر اور ماحادہ روش اسے بے شمار مصیبتوں اور الجھنوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ وہ جھکنا نہیں جانتا۔ وہ صفت میں تو کم ہی ہوتا ہے لہذا اپنے فلوڈی ارادے کے باعث اپنے حق میں خود ہی کاٹنے لگتا چلا جاتا ہے۔ وہ جب کسی بات پر اڑ جاتا ہے تو ذرہ بھر ٹھیکے نہیں ہٹتا۔ وہ سخت پختہ کامیابی ہوتا ہے۔ جیت جاتے تو سر بلند ہوتا ہے اور اگر شکست کھاتے تو قلعی طوطے پر ختم ہو جانے کے لیے تیار رہتا ہے۔

جھکاؤ

انگوٹھے کی سیدھا اور جھکاؤ قابلِ فور امور ہیں۔ بعض انگوٹھے بالکل سیدھے اور عمودی طرح ہوتے ہیں، بعض کمان کی طرح جھکے ہوئے۔ یہ جھکاؤ لایحہ کی بیرونی طرف بھی ہو سکتا ہے اور جھیلی کی جانب بھی۔

انگوٹھا جب سیدھا واقع ہو یعنی ادھر ادھر نہ جھکے تو یہ عمدہ علامت ہے۔ ایسے انگوٹھے میں ایک مفہوم ہوتی ہے اور اگر گھڑتی ہے تو وہ اس کی سیدھ میں نقص پیدا نہیں کرتی۔ ایسا انگوٹھا ہمت اور اولاد و عزت کا پتہ دیتا ہے۔ اس کا حامل حکم طبیعت اور مضبوط ارادے کا مالک ہوتا ہے۔ وہ اپنی صلاحیتوں کو عقل اور قیاس کے ساتھ حوصلے سے بوندے کا رلاتا ہے۔ عمل پسند اور دھن کا پکا ہوتا ہے۔ خود اعتمادی اور عزم جھکاؤ کے مقابلے کی صلاحیت اس کے غیر میں ہوتی ہے۔

ایسا شخص درحقیقت سلامت روی کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اخراط و تفریط سے دامن بچا کر

اپنی راہ پہننے کی کوشش کرتا ہے۔ قلم و لکھنی سے اسے دلی نفرت ہوتی ہے اور اس کے ارادوں میں دانائی اور عمل میں صاحبِ علم کا روبرو ہوتا ہے۔ وہ اپنی زبان اور دماغ کا پاس کرتا ہے۔ شہن سلک، شصت کے مصنف اور حق کی حمایت اس کا شیوہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بدعہ اور جاہل کا دشمن ہوتا ہے۔ کمزوری سرپرستی اور حمایت اپنا فرض گردانتا ہے، اور حسبِ توفیق مناسب داد و دین اور مہمان نوازی کا عملی طور پر مانی ہوتا ہے۔ ایسا لگوٹھا اگر چھٹا ہوتو ان خوبیوں میں مناسب کی ذات ہوتی ہے، اور اگر عمل ہوتو ان فضائل میں حسن اور محکم اضافہ ہوجاتا ہے۔ جس طرح لکھنے کی سیدھے فضائل حسن کی آئینہ دار ہے، اسی طرح اس کی ٹیڑھ یا جھکاؤ ان فضائل کے فقدان اور نقصان کے وجود کا پتا دیتی ہے۔

لگوٹھا حسبِ تھیلی کی جانب یعنی اندر کی طرف جھکا ہوا نظر آئے تو ایسے لگوٹھے میں ایک قسم کی نئی کا احساس ہوتا ہے۔ ایسا شخص خود مگر اور خود پرست ہوتا ہے۔ جائز و ناجائز مسائل سے صحت ذاتی منافع کا سلاخی ہوتا ہے۔ اس کی خود مرضی میں قلم اور پے رحمی کے ماحول کی نہیں ہوتی۔ وہ اس قدر اندھا ہوتا ہے کہ اسے اپنے اعمال یا احساس تک نہیں ہوتا اور حق تو یہ ہے کہ وہ تنگ دل، کجگوں، کمزور قدرت اور مرضی کا بندہ ہوتا ہے۔ اس کی دنیا ذاتی اطمینان تک ہی محدود ہوتی ہے اور وہ اس درجہ خود مگر اور ذاتی ہوس کا غلام ہوتا ہے کہ اسے غیر و غریب کی توجہ نہیں ہوتی۔ اگر ایسا شخص کسی بوجے سرکاری عہدے پر پہنچ جائے تو وہ سخت لاشی ظالم و جاہل کہ ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۹)۔



(۱۹)

اس قدر سخت کہ ہوتا ہے کہ کوئی خدا کے دلوں پر اس کی بیعت چھال جائے اور اگرچہ ظالم خدا اس کے قہر ظلم سے ڈرتی ہے مگر اس سے دلی نفرت بھی کرتی ہے اور غالباً یہ قانون قدرت کا کرشمہ ہے کہ اپنی ہوس کی لہریں فراوانی کے پیکر میں وہ لوں گھر جاتا ہے کہ اسے اپنے فعل و عمل پر غور کرنے سے دل سے غور کرنے کی توفیق ہی نہیں ہوتی۔ اس کی پاداشی اسے ایسی خود کردہ مصیبت میں پھنسا دیتی ہے کہ وہ اپنی تھیلی اپنے کمر پر لٹکا کر رہتا ہے۔

لگوٹھے کے ایسے اندر مٹی جھکاؤ کو دیکھتے ہوئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ وہ کس قدر تھیلی کی بہت مخرما ہوا ہے۔ اگر کچھ جھکا ہوا ہوتو ان خرابیوں میں نمایاں کی ذات ہوتی۔ اگر درمیانی جھکاؤ ہو تو یہ کمزوری میں اعتدال سے زیادہ اضافہ ہوگا، اور اگر بہت زیادہ جھکا ہوا ہو تو انتہا پسند ہوگا اور اس کی ہوس پرستی خود پرستی میں جا بجا نہ قدرت ہوگی۔

اس کے برعکس، لگوٹھا اگر تھیلی سے پرے باہر کی جانب جھکے تو یہ دوسرے قسم کے مزاج و کردار کا حامل بتاتا ہے۔ ایسا بیرونی جھکاؤ ذاتی منافع کے منافی ہے۔ ایسا شخص اپنی ذات اور غائے کو قربان کرتے ہوئے دوسروں کے لیے کچھ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر اس کے مزاج میں جلد بازی اور نددار مری کے پہلو ہوتے ہیں۔ اندر مٹی جھکاؤ ہوس نددار و مال و دستار جمع کرنے کی نشانی ہے اور بیرونی جھکاؤ فیاضی اور دوسروں پر خرچ کرنے کی علامت ہے۔ ایسا شخص اکثر دنیا و آجاب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کشادگی سے کام لیتا ہے اور بالعموم اس کے مزاج میں دکھاوے کی آرزو بھی ہوتی ہے (شکل نمبر ۲۰)۔



(۲۰)

جب یہ جھکاؤ ہلکا اور کم نمایاں ہو تو یہ جائز فائدہ اور حسن مہمان نوازی کی علامت ہے۔ ایسا شخص لوگوں کی محبت و روائی میں دانائی اور حوصلے سے کام لیتا ہے اور حسبِ توفیق ان کی خدمت کا بیڑا اٹھاتا ہے مگر وہ تنگ دلی اور کم ظرفی سے متحرک ہوتا ہے اور مناسب اور حسبِ حال عملی امانت کامی۔

اگر لگوٹھا باہر کی جانب واضح طور پر لوں جھکا ہوا ہو کہ نیم قوس یا کمان کی مندرست اختیار کر لے تو یہ اعتدال سے تیز و زکی نشانی ہے۔ اس کا حامل فضول خرچ ہوتا ہے۔ اس کی داد و دین بے عمل اور بے سیر ہوتی ہے، اور اس کے ایسے فعل کے پھر پردہ خود و دانش کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ بے سچے سچے اپنی استقامت سے کہیں زیادہ خرچ کے باعث قرض ہوجاتا ہے اور مالی مشکلات میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

اس میں غصہ نہیں کرو فطر ثانیاً فیما، نرم دل اور مہذب ہوتا ہے گرام کی جلد بازی اور عاقبت
تائید نیکی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اس کے پاس اگر کمالات بڑی ہو تو یہ یقین کر لیا کہ وہ بے کم و کاست واپس
کر دے گا، معاملات سے ہے۔ اگرچہ وہ دینہ و فاسد خیانت کا محکب تو نہیں ہوتا کیونکہ اس کی نیت
صاف اور نیک ہوتی ہے مگر اپنی افتاد پر سے مجبور ہوتا ہے۔ اگر کوئی واقعہ یا معاملہ اس کی فرخ و ملی
کو گرام کے قوت و توجہ پر اس کی قوت اختیار مافوق ہو جاتی ہے اور اسے مذہبی رذیلہ عمل پر قیاد نہیں
رہتا۔ درحقیقت وہ مذہبیت کی رو میں رہتا ہے اور محضوں کا مال بھی اٹھا کر دے دینے سے گریز نہیں
کرتا۔ لیکن اوقات اسے اپنے غصہ و نفرت میں بھی لے آتا ہے۔ بہر کیف وہ ایسا عنصر قوی تاثر اور جذباتی
کے تحت کرتا ہے۔

اس کی انتہا میں فیض رسانی، مہمان نوازی اور رحم دلی ایسے حسن فاعل شامل ہیں۔ مگر
اس وقت انود و فاعل کی غیر متدلی خواہش اور جلد بازی اس کی واضح نمایاں ہیں۔ یوں خوش کام اور
خوش خلق ہوتا ہے۔ اس کا مہذبہ احباب پیشہ رہتا ہے۔ بانمو لوگ اس کو وقت کی نگاہ سے
دیکھتے ہیں اور اسے وقت میں غیر ضروری طور پر اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ سماج میں وہ اپنی دنیاوی
کے باعث مشغول ہوتا ہے اور اچھے کاموں اور ملکی خدائی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔

کلمے کی انگلی

انگلیاں مجبوری طور پر جہاں کردار پر روشنی ڈالتی ہیں وہاں ان کا انفرادی جائزہ بہت سے
عنصر شخصیت کا پتا دیتا ہے جو از منہ ہے۔ درحقیقت ہر انگلی کا تفصیلی مطالعہ ان خصائص اور خصوصیات
کا آئینہ دار ہے جو کام اور پیشہ کے سلسلے میں مساوت کرتا ہے یہی نہیں بلکہ ان سے
چند ایسے بنیادی عناصر حیات کا شعراغ بھی ملتا ہے جن کی تفہیم کے بغیر شخصیت کے اہم پہلوؤں کا اندازہ
محال ہے۔ اس سلسلے میں کلمے کی انگلی خاصی اہم ہے۔ اس کے مطالعے سے مذہبی رجحان، مغزور،
آزاد اور حکومت کی خواہش ایسے امور پر روشنی پڑتی ہے۔

پہلی پور

جب کلمے کی انگلی کی پہلی پور اس کی دوسری پوروں سے طویل تر ہو تو یہ گہرے روحانی

شفقت کی نشان دہی کرتی ہے۔ اس کا حامل جہاں عین مذہبی احساس سے بہرہ ور ہوتا ہے، وہاں
اس کے باطن میں ایک نوع کی کشف کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس کے اولین تاثرات بانمو درست
ہوتے ہیں اور اس کا رد عمل انہی غیر ضروری احساسات کے زیر اثر ہوتا ہے۔ اس کی اخلاقی اقدار اعلیٰ
اور روحانی زندگی مثالی ہو سکتی ہے (شکل نمبر ۲۱)۔



(۲۱)

جب یہ پور دوسری پوروں کے متقابلے میں
بہت چھوٹی ہو تو یہ مادی میلانات کے غلبے کا پتہ دیتی
ہے۔ اس کا حامل طبعا بدگمان اور دشمن مزاج ہوتا ہے۔ نہ تو
اس کے باطن میں دین و مذہب سے وابستگی ہوتی ہے
اور نہ ہی وہ اعلیٰ اقدار کا حامی ہوتا ہے۔ وہ محض دنیاوی اور
مادی چیزوں کا متلاشی ہوتا ہے اور ہر قیمت پر دین و دولت
کی نگاہ میں نگاہ ہوتا ہے۔ اسے فطرت انسانی پر اعتماد
نہیں ہوتا۔ محض مادی پرست ہوتا ہے اور روحانی مقصدات
سے اس کا واسطہ خالی ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۲)



(۲۲)

اگر یہ پہلی پور پٹری اور بالکی پٹری کے آگے آئے تو یہ
کفر مذہبی شخص کی طرف اشارہ ہے۔ اس کا حامل دینہ نما:
ولفیر و مجاہد میں اپنے میل و نہاد گزارنے کی طرف متوجہ
ہوتا ہے۔ بہت ہی کم فر ہوتا ہے اور دین کے تمام اصول
کی نینھی سے پابندی کرتا ہے۔ درحقیقت وہ مذہبی اصول
قانون کا نہایت جانفشانی سے پیروکار ہوتا ہے۔ اس
میں غصہ نہیں کہ اس کے انداز و کردار میں انتہا پندی کے
عناصر پائے جاتے ہیں۔ وہ بڑی حد تک تعصب کی
طرف متوجہ ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۳)۔

جب یہ پور دینہ اور بڑھ کر گھٹا ہو تو اس کا حامل ایسی جنت پرانیان رکھتا ہے کہ جہاں

اسے عیش و عشرت کے لیے حویں، فواکسٹ اور کام و دہن کے لیے لذت بہ شام حاصل ہو سکتی ہیں۔ وہ اپنی زندگی میں تمام ایسی عشرت فوائز چیزیں کا دلدادہ ہوتا ہے جو مذہب کی دوسے اس پر عمل ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہر وہ عیش و عشرت ایسی جس کا جواز مل سکے۔ وہ اس کا دل سے ترقی ہوتا ہے۔ اور اس کی مطلوب کو حق اور ملال گردان کر نطفہ اندوز ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۲)۔

دوسری پلور



(۲۲)

جب کھلے کی انگلی کی دوسری پلور اس کی پسلی اور تیسری پلور کے مقابلے میں طویل تر ہو تو یہ عالی حوصلگی، بلند نظری اور ایسی اولوالعزمی کا پتہ دیتی ہے جو زندگی کی تلک و دوں کسی بھی رکاوٹ یا چیلنج کو خاطر میں نہیں لاتی۔ اس کا عمل اپنی پسلی صلاحتوں کو یوں ہوش مندانہ بنوئے کلاٹا ہے کہ اپنے مقاصد کو حاصل کیے بغیر دم یں نہیں لیتا۔ اس میں بے حد دانش وری اور دماغی فعالیت ہوتی ہے۔ اس کا تمام تر میلان ملی کارکردگی، محبت، تفریح نگاہ اور اوچے سطح نظر کی طرف ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں ایک ایسا عنصر مضرب رہتا ہے جو اسے عزم و استحکام کے ساتھ منزل بہ مقصد کی طرف رواں دواں رکھتا ہے۔ اس کے خواب بالعموم شرمندہ تعبیر ہوتے ہیں (شکل نمبر ۲۳)۔



(۲۳)

جب یہ پلور دوسری پلور کے مقابلے میں چھوٹی ہو تو یہ اولوالعزمی اور بلند حوصلگی کے سنی و دماغی کا پردہ خاش کرتی ہے۔ اس کا حال کم کوٹ اور کم حوصلہ ہوتا ہے۔ نہ اس کے سینے میں آرزو کا چراغ جلتا ہے اور نہ ہی اس کے عمل سے جوئی و ولولہ کمرانی کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ وہ بہت بہت، کوتاہ نظر اور بے آرزو شخص ہوتا ہے

اور کبھی ایسی مافشارتی یا کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کرتا جس سے اس کے باطن میں زندگی اور جولانی کا احساس پیدا ہو سکے۔ وہ بالعموم ناکام اور کم نام زندگی گزارتا ہے۔ (شکل نمبر ۲۴)۔



(۲۴)

جب یہ پلور طویل ترین ہونے کے ساتھ پسلی اور پکی بھی ہو تو یہ خاص طور کے لائق ہے۔ و حقیقت یہ لازوال عظمت و ناموری کی بیکراں باطنی خواہش کا پتا دیتی ہے۔ اس کا عمل سراج کمال کا مخفی ہوتا ہے۔ وہ بلا کی حوصلہ مندئی اور اولوالعزمی اور اقبال مندی کے عناصر ہے

مال مال ہوتا ہے۔ وہ اپنے شرف ذاتی سے لوگوں کو مرعوب کر لیتا ہے اور دلوں پر حکومت کرتا ہے۔ سلا آفتخک دانش مندانہ مساعی میں منہمک رہتا ہے اور پاکب دوستی سے رنرج، مال و دولت ناموری اور نیروی فائدہ حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے لیے ایک مقام، ایک خاص عظمت و شہرت اور ایک نمایاں و نیروی حیثیت حاصل کیلئے زندگی کی دوڑ میں وہ کبھی پیچھے نہیں رہتا اور معاشرے میں بلامقابلہ قابل رشک مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ گریہ بھی کچھ اس کی ذاتی مسامحتیوں اور اقبال مندعت کا شکر ہوتا ہے۔



(۲۴)

جب یہ پلور دیر اور بھر لی گوشت والی ہو تو یہ بے حد آرام پسند طبیعت کا پتا دیتی ہے۔ اس کا عمل لذت ذاتی کا غلام ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ عظمت و دولت اور نیروی وقار کا دلدادہ تو ہوتا ہے مگر نہ تو حصول مراد کا تندہی سے مساعی ہوتا ہے اور نہ ہی عزم و حوصلہ مندی سے کسی بڑے سطح نظر کی طرف جاتا ہے۔ البتہ ان تمام چیزوں اور فائدہ حاصل کرنے کی غرض میں کبھی کبھی اس کے ہاتھ

اسے ذاتی آرام، سہولتیں اور لذت کے حصول کے لیے کامل اعتماد حاصل ہوجاتا ہے (شکل نمبر ۲۶)

تیسری پور

جب تیسری پور سب پوروں کے مقابلے میں طویل ترین ہو تو یہ عملی کرنے کی غیر محدودوں کی نشانی ہے۔ اس کا حامل بہت ہی مغرور فخر ہوتا ہے۔ سدا نمایاں مقام کے حصول کا مستطی ہوتا ہے۔ اور دوسروں کو ذرا نہیں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ درحقیقت اسے ذاتی پیش و غرضت کا جھنڈا ہوتا ہے اور عقل اور دولت مندی اس کے لیے سبیلیں ضروری عناصر حیات ہوتے ہیں (شکل نمبر ۲۷)

جب تیسری پور دوسری پوروں کے مقابلے میں بہت چھوٹی ہو تو اس کا حامل اپنی حیثیت اور قسمت پر شاکر و کھانی دیتا ہے۔ وہ کم ہی اونچے درجے کی زندگی گزار سکتا ہے اور بڑی کامیابی پر مطمئن رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ نہ تو اسے دنیا میں سربلندی کی مدد چاہیے کہ اس اس ہوتا ہے اور نہ کسی ایسے مقام کا خواہش مند ہوتا ہے کہ جہاں سے وہ دوسروں پر حکومت کر سکے۔ درحقیقت وہ اپنی کم مانگی اور گنم سیدی سادی زندگی میں مگن رہتا ہے اور اس کی طبی آرزوی ہوتی ہے کہ اسے اپنے مال پر رہنے دیا جائے۔ وہ بڑے عدا غم یا عظیم الشان خواہش سے قحی بے نیاز ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۸)

جب طویل ترین تیسری پور چھٹی پور سے بھی بڑی ہو تو اس کا حامل دربیانیت کی طرف مائل ہوتا ہے اور زہنی خواہشات اور پیش و غرضت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ دنیا داری اور علاقہ زہنی سے گریز کا عملی حامی ہوتا ہے اور بالعموم فقر و فاقہ، روزہ، عبادہ کو کام و دین کی لذتوں پر ترجیح دیتا ہے۔

جب تیسری پور طویل ترین ہونے کے ساتھ پور دیر دیر اور پُر غرضت بھی ہو تو یہ خود نگری اور غور و خجی کی علامت ہے۔ اس کا حامل بے حد عیش پرست ہوتا ہے اور اس کے اہل میں غیر محدود بوس اور محبکہ ہوتی ہے۔ وہ طبیعا لطف جہانی، ہوس نالی اور غیر معمولی لطف کا حامل فخر ہوتا ہے اور اپنی خواہشات کی سیرالی کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

نوٹ

جو طرح کھے کی انگلی کی تینوں پوریں مزاج کا حامل بتاتی ہیں، اسی طرح اس کی نوک کی صورت بھی کردار کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے۔ چنانچہ جب یہ انگلی نوک دار صورت اختیار

کرنے یعنی جڑ کے قریب موٹی ہو اور تندیر یا پتلی ہوتی چلی جائے اور انتقام پر جڑ کے مقابلے میں جنگ اور نوکلی نظر آئے تو یہ ایسے شخص کا پتا دیتی ہے جو کشف کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس پر روحان اور مال کی کیفیت طاری ہو سکتی ہے۔ اس کے اولین تاثرات عام طور پر بہت درست ہوتے ہیں۔ وہ دنیا کی طور پر کسی معاملے یا انسان کے بارے میں مبالغہ اسات حق سے اس کے کردار و اعمال سے متعلق سچے احکام لگا سکتا ہے۔ مگر اس کی طبیعت میں نہ تو کسی ضابطہ کی پابندی کی صلاحیت ہوتی ہے اور نہ ہی وہ وقت کا صحیح خیال رکھ سکتا ہے (شکل نمبر ۲۹)

وہ درحقیقت روحانی امور کی طرف راغب ہوتا ہے مگر غریبت کی پابندی سے گریز کرتا ہے۔ اگر اس انگلی کی نوک بہت ہی تنگ ہو تو ایسا شخص مذہبی یا روحانی امور کی طرف نمایاں طور پر مائل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے مزاج میں اس شخص کی اور بے راہ روی سی ہوتی ہے۔ وہ مراقبہ اور عبادہ کی طرف فطری میلان رکھتا ہے اور قلندرانہ روش سے دلی وابستگی کا اظہار کرتا ہے (شکل نمبر ۳۱)

اگر یہ نوک متعین یا مربع شکل اختیار کرے تو یہ مختلف مزاج کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل عمل پسند حقیقت شناس اور معاشرے کے منتقدانہ انداز نگاہ سے پابند ہوتا ہے۔ کسی حد تک علامت پسند ہوتا ہے۔ ضابطہ قانون اور شریعت کا حامی ہوتا ہے۔ ان سے انحراف کسی طرح بھی گوارہ نہیں کر سکتا۔ نرم و دوچار کا دلدادہ ہوتا ہے اور تمام ان امور کی حمایت کرتا ہے جو قبول عام قبول سے وابستہ ہوں۔ وہ عیناً اُستاد ثابت ہو سکتا ہے اور تعلیمی اور تربیتی اداروں میں بہت مفید کام سر انجام دے سکتا ہے (شکل نمبر ۳۰)

جب پہلی انگلی کی نوک ایسی چوٹی صورت اختیار کرے کہ وہ چھ کی طرح دکھائی دے تو یہ بہت ہی اہمیت کی حامل تصور کی جاتی ہے۔ ایسی صورت بہت ہی شاذ ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ طبیعت میں حکومت کرنی کی عملی خواہش ہے۔ اس کا حامل بڑی حد تک اعتقاد اور اندازہ کے مسائل سے بے گزیر ہوتا ہے اور اس کی آزمائشی سے مستعجب یا متوجہ ہے۔ یوں وہ عادیہ و روحانی پرشکوہ و مانع نشانی سے کام لے کر رہنے سے گریز نہیں کرتا (شکل نمبر ۳۲)

کھلے کی انگلی کی نشانی کے گامزن ہونے سے گریز نہیں کرتا (شکل نمبر ۳۲)

انکسہ شکار و مانع نشانی کے اعتبار سے انکسہ اور چھوٹی انگلی سے ہمیشہ بڑی ہوتی ہے

ہیں اور اس کے چال چلن سے قابل اعتراض اور مجتہد سے
اثرات کا تاثر پیدا ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۹)۔



(۲۹)

جب یہ سہی پورستی اور بالکل چٹکی سی ہر اور دھڑلی
دکھائی دے تو یہ ایسے کردار کی طرف اشارہ کرتی ہے جس
کا حامل شک و بدگمانی میں مبتلا رہتا ہے۔ اسے کسی بھی
چیز پر اعتماد نہیں ہوتا۔ وہ باطنیت اور ایسے دُعا میں اُمور
کی طرف پلٹ جائے گا ہوتا ہے کہ غفلت اور لاعلمی میں اُچھ جائے
بطینیت میں حقیقی گمراہی نہیں ہوتی اور یہی وجہ ہے کہ وہ
شکوہ اور مرموز امور سے وحشت اور خوف کا شکار ہو جاتا
ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ وہ اسرار حیات اور روحانی اقدار
کا خزاں ہوتا ہے اور کسی حد تک اس کی تعلیم و تلاش کی
راہ میں کوشاں بھی رہتا ہے اور گاہے گاہے اسے تخلیقی
توہین کی جھلک کا احساس بھی ہو سکتا ہے۔ مگر حقیقت یہ
ہے کہ وہ زیادہ تر مرموز و اسرار پر بالی کشت و کشتاف
مستقبل بینی وغیرہ امور سے زیادہ رغبت رکھتا ہے۔ اور
چونکہ یہ انجانے اور ناقابلِ وقت اُمور اس کی دسترس سے
باہر ہوتے ہیں، وہ باطنی وحشت اور ہراسِ ذہنی میں اُلجھ
کر رہ جاتا ہے (شکل نمبر ۳۰)۔



(۳۰)

دوسری پورا

جب درمیانی انگلی کی دوسری پورا دیگر دو نوں پوروں سے طویل تر ہو تو یہ دلچسپ عناصر
کردار کا پتہ دیتی ہے۔ اس کا حامل فنی ترقی و صنعت اور کاشت کا طبی ذوق رکھتا ہے۔ نیز وہ علمِ حساب
ہندسہ اور ایسے سائنسی امور سے دلچسپ رکھتا ہے جو حساب، الجبرا وغیرہ سے متعلق ہوتے ہیں۔ اور ایسے
کاروں میں خوش اور کامیاب ہو سکتا ہے جن کا تعلق علمِ الحساب، اعداد و شمار، اکاؤنٹ، بنکاری وغیرہ

اور جتن و طالع کی طرف واقف و توجہ رکھتا ہے۔ اس کا حامل ایسے خیالات و افکار میں مبتلا رہتا
ہے جن میں ناقص اور غیر معتدل عناصر کا درخشاں ہوتا ہے۔ اس کی بطینیت تو کم ہوتی ہے۔
وہ نہ تو حقیقت شناس ہو سکتا ہے اور نہ ہی حکمِ مروج۔ اُمید کی دولت سے تہی دامن کے باعث وہ
تذبذب، جزولی اور بے حس کا شکار ہو جاتا ہے۔ درحقیقت وہ ذوقِ حیات سے مبرا ہوتا ہے۔



(۳۱)

جب اس انگلی کی پہلی پورا اس کی دوسری پورا سے
کے مقابلے میں بہت کم یا ہو تو یہ قناعت کی طرف اشارہ
کرتی ہے۔ اس کا حامل اپنی قسمت پر قانع ہوتا ہے نہ تو
وہ دوسری فروع و ارتقا کے لیے جانفشانی سے مدد و جد
کرتا ہے اور نہ ہی اسے مال و اسباب سے زیادہ غلبت
ہوتی ہے۔ جو کچھ ملتا ہے خوشی سے قبول کر لیتا ہے اس
کے اندازِ حیات سے ایک خاموشی و طینت کا احساس ہوتا
ہے (شکل نمبر ۳۲)۔

یہ کمند درست ہوگا کہ وہ اپنی سہی پور میں

کاہلی یا کوتاہی سے کام لیتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنی حالت سوار ہے اور اپنے مقسم میں اضافے کے
لیے حتیٰ المقدور تنگ و دود کرتا رہتا ہے۔ بالکل ہر وہ اپنی لذت کا پہل شکر و اطمینان کے ساتھ قبول
کر لیتا ہے۔ اگر مسلسل کوشش کے باوجود اس کے رفیق و دولت میں وسعت یا ترقی نہیں ہو پاتی،
تو وہ بد دل نہیں ہوتا اور زندگی کی اونچ نیچ سے نہ تو گھبراہٹ اور نہ ہی برہم ہوتا ہے۔ وہ باطنی
طو پر کائنات برضا کے فلسفے پر کاربند رہتا ہے۔

جب یہ سہی پورا دوسری پورا اور رُکشت ہو اس سے قطع نظر کہ وہ بہت لمبی ہے یا بہت چھوٹی،
تو یہ اچھی مصلحت نہیں۔ درحقیقت یہ بطینیت میں تذبذب و کچھ کی کچھ پورہ ناش کرتی ہے۔ اس کا
حال مضطرب ہے کہ یہ آتش ہوتا ہے۔ نہ اسے فنی لحاظ سے شغف ہوتا ہے نہ ہی ان طبی
نفاستوں سے جو تجھے ہرے انسانوں کا طرہ امتیاز ہوتی ہیں۔ اس میں غریب نہیں کہ وہ اکثر بطینیت،
غیر متذبذب اور اُمید شامس ہوتا ہے۔ اس کے قول و فعل میں شرم و انسانی کے عناصر مرقوعہ سے بچتے



(۳۲)

جب یہ پوربھی تنگ اور سکڑی ہوئی ہو تو یہ
رہنسی دل چسپیوں سے طبعی دابھگی کا پتہ دیتی ہے اس
کا حامل علم الحساب، اعداد و شمار، الجبرا وغیرہ سے دلی
رغبت کے باعث ان میں سہولت سے عبور حاصل
کر سکتا ہے۔

تیسری پور

جب درمیانی انگلی کی تیسری پور باقی بچدوں

سے طویل ترین ہو تو یہ حلیس طبیعت کا پتہ دیتی ہے۔ اس
کا حامل لالچی، بندہ ہوس اور ایسا لالچی ہو نہ کہ اصولی افراد

کی راہ میں اخلاقی قدروں کی پروا نہیں کرتا۔ اس کی حرص دھما سے بے حیا تنگ نظر و سخت دل
بنادیتی ہے۔ اس کے عزیز و اقارب اس کی لالچی طبیعت سے دکھ اٹھاتے ہیں اور طعن و تشنیع سے
پرہیز نہیں کرتے۔ وہ باجموع بہت جلدی بدنام اور بڑی مددگار دوسروں کی محبت سے سجدہ دامن
ہو جاتا ہے۔ باپ ہر وہ اپنے شدید غصہ نہ لالچی سے بچا نہیں چھوڑا اسکا اور تنہائی اور تنگدلی کے
گھناؤنے بکڑی میں جھنس جاتا ہے (شکل نمبر ۲۱)۔

جب یہ پور پوری پھل کے مقابلے میں بہت
چھوٹی ہو تو کفایت شماری کی طرف قوی رجحان کا پتا
دیتی ہے۔ اس کا حامل نہ تو فضل خراج ہوتا ہے اور نہ ہی
کسادہ دست۔ وہ نہایت کچھ بوجھ سے اخراجات میں
کفایت کو کام میں لاتا ہے۔ اسرار سے اُسے دلی رغبت
ہوتی ہے۔ درحقیقت وہ نہ صرف چیریں فائنٹ نہیں
کرتا بلکہ ہوش مند سے روزمرہ کے اخراجات کا حساب
دکھاتا ہے اور سب کے طریقے نکال دیکھتا ہے وہ کسی
مددگار کبوتر بھی ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۲)۔



(۳۳)

سے ہوتا ہے۔ بہر حال یہ ثنائی حالت اس وقت کا رہنا ہوتی ہے جب انگلیاں گرہ دار بھی ہوں۔
جب یہ بعض طویل ترین ہی ہو تو فنِ زراعت سے فطری نگاہ کی کمزور دار ہوتی ہے (شکل نمبر ۲۰)۔
اس کے برعکس اگر درمیانی انگلی ہموار ہوا دوسری میں کہیں گرہ دار صورت نہ پائی جائے تو
طویل ترین دوسری پور طومر معنی سے پائیدار اور گرہ سے رابطہ کا پتہ دیتی ہے۔ اس کا حامل ان تمام فنونِ
علوم کی طرف واضح دلچسپی کا مظاہرہ کرتا ہے جو تہذیبی علوم سے اور ہوتے ہیں۔ نجوم، ماحول، کیمیا
ایسے امور اسے اپنی طرف راغب کر لیتے ہیں اور باجموع وہ کسی نہ کسی علم میں دسترس حاصل کرنے
کی کوشش کرتا ہے۔ اسے مابعد الطبیعیات سے بھی دلی چسپی ہوتی ہے۔ مگر وہ پوشیدہ علوم اور مستقبل
شناسی اور کھنڈنی ایسے علمیات کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۵)۔

جب اس انگلی کی دوسری پور اس کی دیگر پوروں کے مقابلے میں بہت چھوٹی اور کٹا ہوا دکھائی
دے تو یہ اچھی نشانی نہیں ہے۔ اس کا حامل بے وقوف ہوتا ہے اور طومر و فنون سے قطعی رغبت
نہیں رکھتا۔ وہ کوئی عملی اور مثبت کوشش نہیں کرتا۔ نہ تو علم دہیز کہنے کا مستحق ہوتا ہے، اور نہ کوئی



(۳۱)

ایسا کام لگتا ہے جو زندگی کے میدان میں مفید اور کارآمد ہو
کے تھیں اوقات کا اسے خاص علم نہ ہوتا ہے اور اپنی
زندگی اپنے احمقوں یوں ناکارہ اور بے کار گزار دیتا ہے
کہ اسے محض ایک بیکر چھان سے زیادہ حیثیت نہیں دی
جاسکتی۔ گندہ زن کہلے علم اور ناکام ہوتا ہے۔ اور اسے
اس کم باہنگی اور بدعالی کا احساس تک نہیں ہوتا (شکل نمبر ۲۳)۔
جب یہ پور پوربھی پُر گزشتہ اور دیر ہو تو یہ
اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کے حامل کی طبیعت
میں فنِ زراعت اور کاشت کاری جیسے کاموں کے

ایسے فراوان صلاحیت ہے اور اس میدان میں وہ قابلِ رشک فرتی کر سکتا ہے۔ یہی ممکن ہے کہ اسے
ایسے علوم میں کائناتِ حساب دانی سے ہے۔ یہی رجعت ہو۔ مگر اس کی فطری میدان زندگی فحش و عملی
کاشت کاری، باغبانی وغیرہ کی طرف ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۴)۔

جب یہ پورہ سبز، پرگشت اور موٹی ہو تو اس کا حامل فطرتاً طہار اور دل بک کر زندگی گزارنے کا عادی ہوتا ہے۔ بہرکیت اس کی بزم آرائی اور طہاری میں احتیاط اور انتخاب کے پسکو ہوتے ہیں۔ وہ ایسے احباب سے ملنا چاہتا ہے جو زندگی سے دوستی اور تعلیق کا احساس رکھتے ہیں۔ وہ محض خوش گئی اور فیض اوقات کے لیے لوگوں سے ملنے کے لیے آمادہ نہیں ہوتا۔ درحقیقت اس کے مطلق احباب میں ایسے لوگ شامل ہو سکتے ہیں جو کچھ بوجھ رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بہرکیت وہ تمام انسانیت سے ہمت بھاگتا ہے اور عقل زندگی گزارتا ہے (شکل نمبر ۳۱)۔

جب یہ پورہ سبز، ہلکی اور تنگ ہو تو اس کا حامل ہمت کہہ ہی نہ ساری کا مظاہرہ کرتا ہے اور دوسروں سے قطعی گھل مل کر رہنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ یہ درجہ ہے کہ وہ معاشرے سے علیحدہ سا اور غیر متعلق ہی رہتا ہے اس میں باطن طبیعت کی وجہ سے وہ ارتقائیات کے ساتھ قدم نہیں ہوتا اور زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مغموم اور بد دل ہو جاتا ہے اور اپنی طبیعتی صلاحیتوں سے کما حقہ استغناء نہیں کر سکتا (شکل نمبر ۳۲)۔

نوٹ

درمیان انگلی کی نوک کی صورت کو احتیاط سے دیکھنا لازمی ہے۔ یہ کردار کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے۔ جب یہ نوک انشت مخروطی ہو یعنی نہ تو بہت ہی تنگ اور نہ کی بلکہ تیز کھینچتی ہو تو پل جانے تو یہ نوک دل و صورت اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ طبیعت کی دافریہ زندگی اور غم پسندی میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور اس کا حامل بڑی حد تک خوشگوار مزاج ہو جاتا ہے۔ اس کے فکر و خیال میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۳۳)۔

اگر یہ نوک اس قدر تنگ اور تپتی ہو جائے کہ اختتام پر پہنچ کر بہت زیادہ نوکیلی دکھائی دے تو یہ غیر معمولی بات ہے۔ ایسی بے مد نوک اور درمیان انگلی شاد و نامردی دیکھنے میں آتی ہے۔ جب ایسی نظر کرے تو طبیعت کی بے زندگی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اس کا حامل خود کو صحت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ کہانی بے خیالی اور غیر ذمہ داری کے عناصر اس کے کردار میں ابھر آتے ہیں (شکل نمبر ۳۴)۔ لیکن اس کی طبیعت میں ایک نوع کا جدوجہد یا شور پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بعض اوقات اچھے محسوس مسائل بھی کسی باطنی صلاحیت سے حل کرتے ہیں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسے ابدی طبیعت

سے دلی رغبت ہوتی ہے۔

جب یہ انگلی مرتب یا مستطیل شکل پر ختم ہو (شکل نمبر ۳۵) تو یہ دانش اور مذہبی امور میں سختی سے پابندی کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا شخص حریت اور اجتماع فکر کا مخالف ہوتا ہے۔ اس کے معتدلات میں احکام اور تعلیمت کے اثرات ہوتے ہیں۔ وہ مطلقاً مفکر، دانش مند اور قریب کا خیال رکھنے والا ہوتا ہے۔ جب یہ انگلی چوٹی نوک والی ہو اور اختتام پہنچے کی صورت اختیار کرے تو اس کا حامل اپنے اندر دو اعمال میں ہمت ہی غم پسند ہوتا ہے۔ ایسا شعر و ادب، سوز و غم، فنا، غم کے خدایں باطنی میں عمر گزار دیتا ہے۔ بہرکیت وہ بے کاثر نہیں بن سکتا اور جو کام بھی کرتا ہے اس میں موت غم اور مرگ کے اثرات پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۶)۔

تیسری انگلی

تیسری انگلی ہمیشہ درمیان انگلی سے چھوٹی اور چھوٹی انگلی سے طویل تر ہوتی ہے یہ پہلی انگلی کے متعلق ہے اس کو پیش کیسا لمبائی کی ہوتی ہے۔ اس انگلی کا تعلق آرٹ، فنون، لطیفہ، استعارہ و ادبی اور غیر معمولی صلاحیت سے ہے۔ جب یہ خوشنما صورت کی ہو اور مناسب طوالت کی حامل ہو تو اس کا حامل طبعا ناموری اور عظمت کا آرزو مند ہوتا ہے۔ وہ مثالی اور اعلیٰ اقدار کا مستلشی

ہوتا ہے اور جن اور اقبال مندی کے گہرے احساسات رکھتا ہے۔ اس میں شہر و شہر کے لیے طبعی مناسبت ہوتی ہے اور وہ سدا شہرت اور توصیت کا خواہاں ہوتا ہے۔ اس انگلی کی پوروں کا غر سے دیکھنا ضروری ہے۔ یہ طبعی رجحان اور صلاحیت کا پتہ دیتی ہیں۔

پہلی پورا

جب اس کی پہلی پورا دوسری پوروں کے متقابل میں طویل ترین ہو تو اس کا حامل بزرگ اور عظیم کی دنیا میں زندگی بھنی کا دل سے متعلق ہوتا ہے۔ وہ بلند نظر خیال و عزم و





(۳۷)

جب یہی پور دھلی پتلی، تنگ اور بے گوشت دکھائی دے تو یہ ایسی سراسر لطیف کا پتا دیتی ہے جو تخلیقات میں حسن و جمال کی مستلشی ہے۔ ایسا شخص ایک ایسے بعدوان اور روحانیت کا قائل ہوتا ہے جو مادی نعمتوں اور کیکر پرست نہیں ہوتا۔ وہ جہانی یا مادی حس کو بچنے جیسے کا بھتا ہے اسے ہر قسم کی بادیت سے گریز ہوتا ہے اور الحائیات کی طرف نظر ثنائی ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۷)

دوسری پور



(۳۸)

جب تمہاری انگلی کی دوسری پور طویل ترین ہو (شکل نمبر ۳۸) تو ایسا شخص آرٹ اور فنون لطیفہ میں ان عام کا معاشی ہوتا ہے کہ جو مفید اور روزمرہ کی زندگی میں کاؤ لڈ ثابت ہو سکیں۔ وہ آرٹ میں حقیقت پسند ہوتا ہے اور ہم یا ناقابل فہم امور سے بے حد گریز کرتا ہے۔ ایسی پور فنی صلاحیت کی بجا علامت ہے۔ اس کا حامل درحقیقت اپنے باطن میں تخلیقی استعداد لیے ہوتا ہے اور شعروادب و موسیقی یا مصوری کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن جب یہ پور غیر موزوں طوالت کی حامل ہو

دوسری پوروں کے مقابلے میں بہت لمبی ہو اور ان پر

نمایاں طور پر عادی دکھائی دے تو اس کا حامل فنی لطیف سے وابستہ تخلیقات میں ان عناصر پر زور دیتا ہے جو مادی نعمتوں سے مفید اور استلالی کی میزان پر پورے اتر سکیں۔ وہ محض محض اور جمالیاتی حسن کا کم ہی حامی ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ فنی تسلیم کو فائدہ مند، حقیقت نمائی اور استفادے کے پہلوؤں سے دیکھتا ہے اور آرٹ پرانے زندگی کا فنی سے پابند ہوتا ہے۔ حسن برائے حسن اس کے مسلک سے بہت ہی دور گردانا جاتا ہے۔



(۳۵)



(۳۶)

اور جمالیات کا پرستار ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۵)۔

جب یہ پور بہت ہی زیادہ طویل ہو تو مزاج میں غیر طبع اور کج کردی کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل درحقیقت ذہنی برتری کی طرف مائل ہوتا ہے۔ نہ تو حقیقی جمالیاتی ذوق سے بہرہ ور ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے مزاج میں بلند خیالی یا آرٹ سے کچھ مناسبت ہوتی ہے۔ یوں وہ منگی سا شخص ہوتا ہے اور اپنی غلط فہمی اور ذوقی جمال کی جھوٹی نمائش سے پریر نہیں کرتا۔ اباب ذوق اس کو کھینچنے سے بہت جلد آگاہ ہو جاتا ہے اور وہ ایک قسم کا گوارڈ آفٹ بن کر رہ جاتا ہے۔

اگر یہی پور دوسری پوروں کے مقابلے میں چھوٹی ہو تو فنی تسلیم کے فقدان کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس کا حامل نہ تو بلند تخلیقات کا حامل ہوتا ہے اور نہ ہی اعلیٰ قدروں کا مستلشی۔ اس کے کردار میں سادگی پائی جاتی ہے۔ وہ عام فہم زبان میں بات چیت کرتا ہے اور سادہ لباس پہنتا ہے۔ وہ نہ تو بلند ذہنیت کا مدعی ہوتا ہے اور نہ ہی علم و دانش کی نمائش کا خواہشمند (شکل نمبر ۳۶)

جب یہ پور بھر پور، دھیر اور بزرگوشت ہو، خواہ لمبی ہو یا چھوٹی تو یہ حسن کی علامت ہے۔ اس کا حامل جمالیاتی حسن اور رعنائی کا بے حد دلدادہ اور پرمی لذت ہوتا ہے۔ اس میں شہ نہیں کہ ایسا شخص فکر و خیال میں غرق حال کا شوق تو رکھتا ہے مگر وہ اس طرف قطعی مائل نہیں ہوتا۔ وہ محض پیکر انسانی کے حسن کے نقش و نگار میں جمالیات کا قائل ہوتا ہے اور ذہنی لذت کا دلدادہ۔ جمالیاتی تصورات کا گریز اس پر رہتا ہے اور فنی لطیف سے کمری ذوق رکھتا ہے (شکل نمبر ۳۶)۔

جب دوسری پور دیگر پوروں کے مقابلے میں بھٹی ہو تو گویا یہ ایک ایسے شخص کی نمائندگی کرتی ہے جو عقلی صلاحیتوں سے مایوس ہوتا ہے اور اس میدان میں عقلی کامیابی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اس کے مزاج میں وجدان کا فقدان ہوتا ہے اور اسے بلند پروازی اور تحقیق ایسے عناصر کا سنا احساس بھی محلات سے ہے۔ اگر اس شخص میں کچھ استعداد ہو تو بھی کوتاہی احساس کے باعث وہ کچھ ترقی نہیں کر پاتا (شکل نمبر ۳۱)۔

جب یہ پور بزرگ پر گوشت اور نیم و تخم ہو تو یہ حقیقت پسندانہ فکری شخص کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ ایسی طبی صلاحت کی آئینہ دار ہے جس کا حامل اپنے تصورات اور عقلی تحلیلات کو ایسے خوش یا اشکال کے سانچے میں ڈھال سکتا ہے جو زندگی کو سمجھنے اور مزہ بنے میں مدد ملے۔ وہ ملی شکر ہوتا ہے اور اسی جوہر کے باعث وہ دنیا میں اچھی ترقی کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی ذاتی تخلیقات سے اپنے میدان عمل میں لائٹ رشک اضافہ کرتا ہے اور ناپائیدار کامیابی سے بھگتا ہوتا ہے۔ (شکل نمبر ۳۲)۔

اگر کسی پور تنگ اور ڈبلی پٹی ہو تو اس کا حامل شکل، نقش غرض کو مرنی اور صوری عناصر کو مایوس نہیں ہوتا۔ ایسی پور مثال آدھ کی پرسیش کا پتا دیتی ہے۔ ایسا شخص اظہارِ فنی کے سلسلے میں زیادہ خود نمائش کا مایوس نہیں ہوتا بلکہ محکم عناصر پر خودی پر توجہ دیتا ہے۔ وہ انتقاد کا دلدادہ ہوتا ہے اور رنگ اور اظہار کی فراوانی سے گریز کرتا ہے۔ اس کا فنی ذہنیاتی اور مثال اقدار کا حامل ہونا ہے اور محض اصول سے متعلق۔

تیسری پور

جب اس انگلی کی تیسری پور اس کی دیگر پوروں سے طویل تر ہو تو یہ سادی آدھ اور پیکر پرستی کی علامت ہے۔ ایسے شخص کے ہاتھ میں فکر و تحقیق بڑھائی محسوس ہوتی ہے اور اس کے لیے کوئی احساس نہیں ہوتا کہ اس کا باعث وہ شہرت کا خواہاں ہوتا ہے اور دولت و اعزاز اور مقدمات کا سنا (شکل نمبر ۳۳)۔

جب یہ پور چھوٹی ہو تو یہ فنی کی دنیا میں چابک دستی کی کوتاہی کا پتا دیتی ہے نیز یہ ایسے جوہر سے تھی دلائل ہوتے ہیں جو کارِ نارحیات میں کامیابی کی دلیل ہو سکتی ہے۔ ایسا

شخص فنی اور آدھ کی دنیا میں کسی قسم کی قابل اعتبار ترقی نہیں کر سکتا اور زندگی میں بانموں نام کامیابی ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۴)۔

جب یہ پور نیم و تخم، ویز اور پر گوشت دکھائی دے تو یہ جینا آرام و آسائش پسندی کی علامت ہے۔ ایسا شخص اپنے اندر مگر نامدار اور قیمتی آدھ کے نمونے سما جاتا ہے۔ وہ گویا اس حامل کے آثار سے اپنے آرائشِ حسن و جمال کے احساس کا مظاہرہ کرتا



(۳۹)

ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ جو ہر جی سے محروم ہوتا ہے۔ نہ تو اس میں آدھ کا سنا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی وہ صلاحیت جو حقیقی فنکار کا حصہ ہے۔ اس کا سب سے بڑا نقص یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی حرج و مرج میں گرفتار رہتا ہے اور جب اہمیت کا اندازہ جیسو جیسو ہوتا ہے تو وہ دوسروں پر اپنی فنی توانائی اور آدھ شناسی کا غلبہ ڈالنے کے لیے نواور فنی اکتھے کر دیتا ہے اور انھیں خود نمائش کے لیے اپنے گروڈار سے محروم کر دیتا ہے۔ (شکل نمبر ۳۵)۔

جب یہ پور بزرگ و بزرگ ہو تو یہ گوشت پر توجہ شغف آرام و آسائش کا دلدل ہوتا ہے اور نہ ہی اسے دولت کا احساس ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ اعزاز، دولت، رنگ و آدھ جیسی باتوں سے متاثر ہوتا ہے۔ وہ اپنی ایک سیمہ ہی دنیا بنا لیتا ہے۔ تنہا رنگ اور نمائش سے غافل ہے اور زندگی کی کم و بیش تمام آسائشوں اور نعمتوں سے بے غرض زندگی گزار دیتا ہے۔

نوٹ

اس انگلی کی نوٹ کی شکل بھی قابل اعتبار ہے اور مختلف عناصر کو دار کا پتا دیتی ہے جب یہ تہہ برج پتل ہو تو پٹی مانے اور اس کی نوٹ نہ تو بہت ہی تنگ ہو اور نہ نوٹ دار تو اس کا حامل کاروباری نقطہ نظر بھی رکھتا ہے اور تحقیقی فکر سے بھی بہرہ ور ہوتا ہے۔ وہ محض بڑے شخص کا تابع نہیں ہوتا

تصانیم کے لیے یہ انگلی بہت نوٹ دار اور تنگ ہو تو یہ فنی شہریت اور مثال اقدار

چھوٹی انگلی

چھوٹی انگلی خاص توجہ کی محتاج ہے۔ یہ قوت ہمارے وابستہ ہے اور ایسے عناصر شخصیت کا پتا دیتی ہے جن کا تعلق فصاحت و بلاغت، زبان دانی، ذوقِ تسلیم، ریسرچ، سائنس اور وجدان سے ہے۔ اس کی پوری ان عناصر کی کمی بیشی، افراط یا کوتاہی کا پتا دیتی ہیں۔

پہلی پور



(۳۰)

جب چھوٹی انگلی کی پہلی پور دوسری پوروں کے مقابلے میں طویل ترین ہو تو اس کا حامل علم برائے علم کے نظریہ کا مدعی ہوتا ہے۔ اسے ریسرچ، تحقیق اور مطالعہ کا طبی ذوق ہوتا ہے اور اپنے افکار و خیالات کا کھربانی سے اظہار کر سکتا ہے۔ اسے انداز بیان اور الفاظ کے مسائل سے بڑا لگاؤ ہوتا ہے۔ وہ دماغ ایسے مسامروں، روزمرہ امور اور نظروں کا مستلاشی رہتا ہے جن کو کام میں لانے سے اس کی قوت بیان میں فصاحت و بلاغت کے عناصر ابھر آتے ہیں۔ وہ درحقیقت نئے نئے ذرائع اظہار تلاش کرتا رہتا ہے۔ وہ صاحبِ طرز معروضات ہو گا ہے اور بے مثال انشا پرداز بن سکتا ہے (شکل نمبر ۳۰)۔

جب یہی پور چھوٹی ہو تو یہ جو درست بیٹھنے کے فقدان کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل طبیبِ کامل اور کثرتِ ذہنی رہتا ہے اور کسی قسم کے مطالعے کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اسے لفظ بیان سے کسی مناسبت نہیں ہوتی۔ وہ سداکم گوشہ نشین رہتا ہے اور حجاب کی درسا ہے (شکل نمبر ۳۱)۔

اگر یہ پور دوسری اور چھوٹی گوشت ہو، خواہ کس ہو یا



(۳۱)

کا پتا دیتی ہے۔ اس کے حامل میں وہ ذوق اور احساس ہوتا ہے جو فکر بلند اور اعلیٰ تعلیمات کا پتا دیتا ہے۔ اس میں ایک نوع کی انسانی کیفیت ہوتی ہے۔ وہ جن دھماکوں میں روحانیت کے عناصر دیکھتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ ایسے سطحی فکر کا مستلاشی ہوتا ہے جو انسانی فکر و تحقیق کی دوسری سے بہت آگے ہوتا ہے مگر وہ سراسر مادی اور مادی منزل کا مستلاشی رہتا ہے اور زندگی میں کسی بھی اپنی منزل سے ہٹنا نہیں چاہتا (شکل نمبر ۳۲)۔

جب یہ انگلی یوں خم ہو کہ مستطیل یا مربع شکل اختیار کر لے (شکل نمبر ۳۳) تو یہ بتاتی ہے کہ اس کا حامل دولت کا دلدادہ ہے اور آسٹ میں حقیقت اور سچائی کا متقاضی۔ وہ اس قدر حقیقت پرست ہوتا ہے کہ آسٹ، شعور اور نفس وہ چیزیں تلاش کرتا ہے کہ جو روزمرہ کی زندگی میں عملی طور پر دکھائی دیں۔ درحقیقت وہ وجدان، احساس اور تحقیق سے کم پیش جی دست ہوتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ وہ کبھی بھی قابل رشک آسٹ نہیں بن سکتا۔ اس میں وہ جوہر حقیقی ہی کیاب ہوتا ہے جو عظمت، شہرت اور حقیقی تخیل کا نبیل ہوتا ہے۔

جب یہ انگلی خالصتہ پرست ہو تو یہی بڑی مدد شکل اختیار کرے جیسا کہ چھوٹا ہے تو یہ غیر معمولی صلاحیت کا پتا دیتی ہے۔ یہ طبی اداکاری کے جوہر کی تین نشانی ہے۔ اس کا حامل اپنی تخلیقی صلاحیتوں کی حرکت میں لانا ہے کہ اس کی رنگ و روغ سے تفریق لگے نہ کہ اس کا احساس ہوتا ہے۔

وہ طبیب اکبر ہوتا ہے اور اپنی ڈرامائی صلاحیت کے بل بوتے پر دولت، ناموری اور تشریف حاصل کر لیتا ہے۔ ایسا شخص اگر ادب کی دنیا میں ہو تو قابل رشک تعلیمات سے دلوں میں شرم و احساس کے ایسے منہر پیدا کر دیتا ہے کہ وہ دنیا کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اگر وہ نقاش یا مصور ہو تو اپنے قلم سے فنون میں وہ رنگ بھرتا ہے کہ بینائی کاغذی تصویریں انھوں میں ایک حیرت، ایک لذت، بے قرار ہوا کر دیتی ہیں۔ اگر وہ نقاش ہو تو اس کے پاؤں کی جھکاؤں اور اظہار کی ہر حرکت، ہر خط، ہر حقیقت ایسی انگلی اس استعداد و اعلیٰ کا پتا دیتی ہے جو زندگی، خوش آزاری، شرم، وجدان ایسے عناصر ہے ذریعہ اظہار میں بھر دیتا ہے۔ وہ ایک خفاہرِ عظیم ثابت ہوتا ہے اور اسے دلی سکون کے ایسے نئی راہیں کھول دیتا ہے (شکل نمبر ۳۴)۔

پھوٹی تویر ذہنی جاہلکرتی کے فقدان کی نشانی ہے۔ ایسی شخص جو قوت غیر متذبذب اور اتھرتو ہوتا ہے۔ اسے روحانی اور اخلاقی اعتبار کا بہت ہی کم احساس ہوتا ہے۔ پھر اور فقدان سے اسے دور کا واسطہ نہیں ملتا۔ ہوتا وہاں جو کمال کا انسان چلتا اور اچھی ہوتا ہے۔ (شکل نمبر ۴۳)۔



(۴۳)

جب یہی پور ترقی کر لیتی اور اسے گوشت سی ہو تو یہ فطری جاہلکرتی، تندیب و کھچر کی نشانی ہے۔ اس کا حامل خوش ذہنی ہوتا ہے اور تیز دماغ، مؤثر مقرر اور گفتار کا غازی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے انداز بیان میں ماوریت ہوتی ہے۔ تحریر و تقریر سے وابستہ کاموں میں خوب چمکتا ہے۔ نیز مسافتی کاموں کی بڑی اچھی صلاحیت رکھتا ہے۔ (شکل ۴۴)۔

دوسری پور

جب دوسری پور دیگر پوروں کے مقابلے میں طویل ہو تو یہ بتاتی ہے کہ اس کا حامل ہر معاملے میں استقلال اور مشق سے کام لیتا ہے۔ وہ عمل پسند ہوتا ہے۔ اس کا خیال رجحان صفت و تجارت کی طرف ہوتا ہے، اور صرف ایسے مشاغل میں دل چسپی رکھتا ہے جو زندگی میں کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ جب تک وہ کسی بات کو بنیادی طور پر مفید نہیں سمجھتا، اسے قبول نہیں کرتا۔ محض فطری یا روحانی امور اس کی منزلت سمجھتا ہے۔ اور اگرچہ وہ آدمی اور نیکل سے آگاہ ہو سکتا ہے مگر تا آنکہ وہ ان میں انکی استفادے کے سببوں کو دیکھ لے۔ ان سے دوسری پور سے۔ وہ فطری طور پر کاروباری معاوضہ اور عمل پسند ہوتا ہے۔ اس کی دنیا ماوریت سے آگے نہیں بڑھتی (شکل نمبر ۴۴)۔



(۴۴)

جب دوسری پور چھٹی ہو تو اس کا حامل کام کے معاملے میں بہت بہت ہوتا ہے۔

وہ جانتے سمجھتے کام تک پہنچا، اپنی مساعی کو محدود رکھتا ہے۔ نئے کاروباری منصوبے سوچتا ہے اور مذہبی ایسی عزم و ہمت دکھاتا ہے جو ترقی اور ترقی راہیں تلاش کرنے میں کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔ وہ کسی قسم کا کاروباری خطرہ مول لینے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں تجارتی مصلحت ہوتی ہے۔ مبالغہ فنی۔ اس کے برعکس وہ سختی سے اپنے محدود دائرہ عمل میں خصلت کے ساتھ کام کر سکتا ہے۔ وہ اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے اور جو کام اس کے پیش رو کیا جائے اسے اچھی طرح سے سرانجام دیتا ہے مگر تو اس میں کوئی غیر معمولی صلاحیت ہوتی ہے اور نہ ہی آگے بڑھنے کی جیتاب آرزو۔ وہ کومو کے میل کی طرح اپنے میل و نہار گزار دیتا ہے (شکل نمبر ۴۵)۔

جب یہ پور دبیز، بڑا گوشت اور موٹی ہو تو اس کا حامل کاروباری نیاقت سے بہرہ بردار ہوتا ہے۔



(۴۵)

وہ ایسے کاروباری کئے جانا چاہتا ہے جو کامیابی اور دولت کمانے میں مفید ثابت ہو سکے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اسے نوپور کمانے کا ذمہ لگ آتا ہے۔ وہ کاکہ رنگین ہو چکا ہے۔ جب اس انگلی کی یہ پور ترقی اور ننگ ہو تو یہ بتاتی ہے کہ اس کا حامل سوداگر یا مال کا کاروبار کرنے والا نہیں ہوتا ہے۔ وہ خود کالین دین بڑے پیمانے پر کرتا ہے۔ وہ حقیقت و خود تجارت یا صنعت کا کام نہیں کرنا چاہتا۔ وہ روپیہ لگانا چاہتا ہے۔ بڑا ذہین، چالاک اور لین دین، رشود، بدکاری میں مدد ملے رکھتا ہے۔ اپنے

لگائے ہوئے سرمایہ کی دیکھ بھال کے کھٹک خوب جانتا ہے اور اسے بڑھانے اور دولت بیٹھنے کے ایسے ایسے گز مانتا ہے کہ بڑا سٹھ بیکر اور سرمایہ دار بن جاتا ہے۔ لیکن وہ براہ راست تجارت وغیرہ میں نہیں لگتا (شکل نمبر ۴۶)۔

تیسری پور

جب اس انگلی کی تیسری پور دوسری پوروں کے مقابلے میں طویل ترین ہو تو اس کا حامل غامض

ہے۔ وہ صحنوں میں لیکر کھینچ رہا ہے اور جو کام اور شغل اختیار کر لیتا ہے اس کی مدد میں مٹی سے کاربند رہتا ہے۔ اس میں احساسِ نازک اور اولوالعزمی کے عناصر منعقد ہی ہوتے ہیں۔ یوں منہ کا کارکن و نادر کارکنہ اور پابند وقت ملازم ثابت ہوتا ہے۔

چھوٹی انگلی کے مقابلے کے سلسلے میں ایک غیر معمولی اور شاذ صورت حال بھی دیکھنے میں آجاتی ہے۔ وہ یوں وقوع پذیر ہوتی ہے کہ باقی سبھی انگلیوں کی تین تین پوریں ہوتی ہیں اور چھوٹی انگلی عین دو پوروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جب یہ صورت دکھائی دے تو یہ اگرچہ شاذ و نادر ہی ہے لیکن یہ کردار کے اہم عناصر کی طرف اشارہ کرتی ہے اس کے مقابلے کے سلسلے میں یہ دیکھ لیتا فزوری ہے کہ آیا بالائی پور نمایاں طور پر طویل ہے۔ اگر بالائی پور نمایاں طور پر لمبی ہو اور تختائی پر پور نمایاں دکھائی دے تو یہ ایسے انفرادی جوہر کی نشان دہی کرتی ہے جس کا حامل اعلیٰ دانش وری اور عیسیٰ بلندی کے لائق ہوتا ہے۔ ایسا شخص مبدع فیض ہے غیر معمولی ذہانت اور تحقیقی قوتیں لے کر پیدا ہوتا ہے



(۳۶)

اور انش، علم یا صنعت کے میدان میں بے مثال اضافہ کرتا ہے وہ فی الحقیقت عظمت و اعزاز کا حق دار ہوتا ہے اس کا باطن کاروباری چالاکی یا خیریت کا ہی کے عناصر سے قطعی پاک ہوتا ہے۔ بلند کردار، حوصلہ مند اور عوامی قوم و ملت ہونے کے باعث وہ قبل عام حاصل کر لیتا ہے اور اپنی طبی ذہانت اور مفید راہ نام منصوبوں سے دوسروں کے لیے جدید راہیں کھول دیتا ہے جس سے بے شمار لوگ استفادہ کر سکتے ہیں (رنگ نمبر ۳۶)۔

مگر جب تختائی پور اوپر والی پور کے مقابلے میں زیادہ طویل ہو تو یہ بالکل برعکس نتائج کا پتا دیتی ہے اس

قسم کی ممانعت دکھاتا ہے۔ ذہین ہوتا ہے مگر دھوکا باز اور پابند دست۔ بڑا انسان ہوتا ہے اور سامنے کے دوزخ میں بات چیت کرتا ہے کہ لیبی دلا دیتا ہے۔ مگر درحقیقت وہ دوسروں کو دھوکے کے درپے ہوتا ہے اور اہم حاصل کر کے فریب دے جاتا ہے۔ ایسا شخص دغا باز فریبی اور دھوکا دینے والا ہوتا ہے۔ جس میں اسے کوئی موقوف دکھائی دیتا ہے۔ اپنی جیب میں کمر دہی سے باز نہیں آتا۔ شروع شروع میں



(۳۵)

وہ خرب چلتا ہے مگر مرد دربان کے ساتھ ساتھ کھو بیٹھا ہے اور لوگ اس کی بے ایمانی اور فریب کاری سے اچھی طرح آگاہ ہو جاتے ہیں اور بالآخر وہ اپنے کیڑا کردار کو چھپتا ہے (رنگ نمبر ۳۵)۔

اس انگلی کی تیسری پور دوسری پوروں کے مقابلے میں چھوٹی ہو تو سادہ کوئی کی علامت ہے۔ اس کا حامل بیوقوف، کم عقل اور پٹھو ہوتا ہے۔

بہر حال وہ نیک ہوتا ہے۔ نہ کسی خود دھوکا دیتا ہے اور نہ ہی اس کو دھوکا لگا کر دوسروں کو گورنہ پٹھاکر اپنا آئینہ دکھا کرے۔ درحقیقت وہ خود ہی دھوکے سے دھوکا کھا جاتا ہے (رنگ نمبر ۳۵)۔

اگر تیسری پور چوتھی پر گزرتی اور انہری انہری دکھائی دے تو یہ بے حیائی کی علامت ہے۔ اس کا حامل بے حد عداوت پرست اور پیش و عشرت کا دلدادہ ہوتا ہے۔ نہ تو وہ اخلاقی اقدار کی پروا کرتا ہے اور نہ ہی راستے خاطر کی نہایت دیدہ دلیری سے دوسروں کے مال و متاع کو تھیلنے سے دریغ نہیں کرتا۔ نہ ہی اسے دوسروں کی بے حیائی کی عزت و آبرو کا احساس ہوتا ہے۔ اور اگر وہ اعمال پر کے دوران پکڑا دیا جائے، جس کا بہت امکان ہے۔ تو سخت دھڑائی سے کام لیتا ہے۔ اسے اپنی غلام کاری پر تو شرمندگی کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی مذمت کا (رنگ نمبر ۳۵)۔

جب ہی پور تنگ پٹی اور بے گشت ہی نظر آئے تو اس کا حامل ایک اور ایک دوسرے مقلد کا قائل ہوتا ہے۔ وہ مقلد کا پابند اور مقل پرست ہوتا ہے۔ وہ نہ تو کسی کام میں جدت، ابتداء یا حوصلہ مندی سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور نہ ہی معین و مددگار کے طریق کار سے گریز کرتا

کا حامل سوفیہی مادی مناد کا غلام ہوتا ہے۔ وہ اپنی طبیعت کو یوں بردے کر لاتا ہے کہ مال و دولت کیلک دیتا ہے۔ اگرچہ ذہین اور مقلد ہوتا ہے مگر اس کی تمام تر ماساں بلب مغفرت ہی کے لیے کام آتی ہیں۔ نہ وہ مذمت ملک و قوم کا حامی ہوتا ہے اور نہ ہی دوسروں کی ضرورتوں کا احساس کرتا

ہے۔ بڑا پاکیزہ دست اور ہلکا کاٹھن ہوتا ہے مگر ہر کام
مفعل اپنی ذات ہی کے لیے کرتا ہے۔
(شکل نمبر ۴۳)۔

لوک

اس انگلی کی ٹوک کا بھی غور سے مطالعہ کرنا
چاہیے۔ غنائے پر اس کی شکل گزرا گزرا مٹتی
اور قابضوں کا پتا دیتی ہے۔ جب اس کی
پہلی پوربنت تنگ ہوتی پہلی جلتے اور غنائے پر

ہمست ہی کوئی صورت اختیار کرے تو یہ علوم بخیر اور ہمز امور سے طبی وابستگی کا مال بناتی ہے۔
اس کا مال کسی نہ کسی ایسے علم یافتہ معنی میں دل چسپی رکھتا ہے جس کی وسعت سے وہ مستقبل اور غفلت
انسانی کے رموز سے آگاہ ہو سکے۔ اس میں ایک طبی وجدان کا غماز ہوتا ہے۔ اور وہ گفت کی سی
کیفیت سے دلوں کے راز معلوم کر سکتا ہے (شکل نمبر ۴۴)۔

اس میں قوت بیان کا جوہر بھی ہوتا ہے۔ وہ خوش غذا دی سے دوسروں کو متاثر کر سکتا ہے اور
لفظ و بیان کی پاکیزگی سے اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس کے انداز بیان میں ایک خاص
نور کی جاہلیت ہوتی ہے اور اگرچہ وہ دلوں کو سکھو کر سکتا ہے لیکن طبی زیادہ عمل پسند اور خود غرض
نہیں ہوتا۔ وہ بڑے بڑے خواب دیکھتا ہے جو اس کی کوتاہی مصل کے باعث شرمندہ تعمیر نہیں ہو پاتے
یوں خوب بزم آہوتا ہے۔ اس کے مفین سے لوگ استفادہ بھی کرتے ہیں۔

جب ہی پور غرضی ہوئی بتدریج جلتی ہوتی غنائے پر پہنچ کر کانٹے کی طرح لوک دار
دکھائی دے لے لیکن جلتی ضرور ہو تو ایسی صورت میں آرت کا دھوکا اور مذاق لطیف کا پتا تو دیتی ہے
گلاس کا مال بڑی حد تک حقیقت سے گریز نہیں کرتا۔ اس میں بھی کوئی مدعا کی صلاحیتیں ہوتی ہیں اور وہ
امور سے دل بٹتی جی۔ اگر وہ اپنی خواہیدہ صلاحیتوں کو بیدار کر سکے تو انھیں عملی طور پر پروانے کا لاکھ سکتا
ہے اور تعمیری اقدام کی جدت کا سرمایہ کی منزل کی طرف جڑھو سکتا ہے۔ اس میں کوئی مل خاطر والی کیفیت



۴۴

خواب منفرد ہوتی ہے۔ وہ اپنے خوابوں کی تعبیر عملی سامی اور کارگر کو پیش کی صورت میں تلاش
کرتا ہے (شکل نمبر ۴۵)۔

جب یہ انگلی غنائے پر مربع یا مستطیل صورت اختیار کر لے تو یہ ایسے مزاج کا پتا دیتی ہے
جو فرد مندی سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اس کا مال مدنی بات چیت کرتا ہے اور عمل پسند روش کا حامی
ہوتا ہے۔ وہ کردار عمل، مصلحتی، استدلال، ایسے امور ہی کو نکال کر اہم سمجھتا ہے اور ہر معاملے کو
استفادہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اس کے مال و مال کا جائزہ لیتا ہے اور وجدان وغیرہ پر کم بھروسا
کرتا ہے۔ وہ ہر ایسے کام، تجارت یا ملازمت میں پایا جاتا ہے جہاں عقل و عمل دونوں کی ضرورت
ہو۔ وہ علم پسند، بہتر مند اور وسیع کار ہوتا ہے۔ وہ تاجر، ڈاکٹر، اُستاد غرض کر ہر اس کام سے
منسلک ہو سکتا ہے جو مفید اور زندگی کے لیے ضروری ہو۔ نیز اس کا رجحان طبع تحقیق، تجزیہ
اور ایجاد کی طرف ہوتا ہے۔ وہ کاروبار، صنعت اور سائنس ایسے امور سے طبی وابستگی رکھتا ہے
(شکل نمبر ۴۶)۔

جب یہ انگلی غنائے پر بیضی یا گھنٹہ دار بیضی اور مدو شکل اختیار کر لے تو یہ نام کو کار کا پتا دیتی
ہے۔ اس کا مال تحریک و عمل کا قائل ہوتا ہے۔ اس کے لب و لہجہ اور قوت بیان وغیرہ سے
احساس ہوتا ہے کہ وہ گرمی کا کار۔ زندگی اور حرکت میں برکت کا نمونہ ہے۔ اسے اداکاری کا بھی ذوق
ہوتا ہے۔ اسے شہزادی، مہمکار یا کل پرندوں سے بھی دلی رغبت ہوتی ہے۔ اس میں پھیلاؤ، ارتقا
اور وسعت کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ جاہد و ساکت نہیں رہ سکتا اور باعوم قرانی جوہر سے حیات
میں رنگ بھرنے اور تفسیر انہم کی طرف دلوں دلوں رستا ہے (شکل نمبر ۴۷)۔

ہتھیلی کے اُبھار

انگلیوں کے مختلف پہلوؤں کے مطالعے کے بعد ہتھیلی میں واقع اُبھاروں کی جانچ پڑتال
ضروری ہے۔ یہ اُبھار سات ہیں: پانچ انگلیوں کے تحت ہیں اور دو ہتھیلی کے باہر کی طرف۔
سب سے پہلے کھلی کی انگلی کے نیچے کے اُبھار کا جائزہ لینا چاہیے۔

اُبھار دو پرگشت حصے سے جو ہتھیلی کی سطح سے نیچے کی طرح اُٹھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اُبھار



نمایاں احساس ہی نہ ہو سکے تو اس کا حامل قسمت مزاج ہوتا ہے۔ وہ اگرچہ خود مگر تو ہوتا ہے مگر اس میں عزت نفس کا شائبہ بھی نہیں ہوتا اور بالعموم بد معاہدہ، بد کردار اور اخلاقی اقدار سے تھی خاصی ہوتا ہے۔

وہ پر گوشت اُجھار جو درمیانی انگلی کے نیچے پایا جاتا ہے، سنجیو کا اُجھار کہلاتا ہے۔ اس کا تعلق دانش و حکمت، توازن ذہنی اور فکر سے ہوتا ہے۔ جب یہ اُجھار مرکزی مقام پر واقع ہو یعنی درمیانی انگلی کے عین نیچے اور اس کا پر گوشت فراز نمایاں اور موندن ہو جیسے کہ ایک پلک دار مگر مشہور طوطا ہو جو بڑے بہت نیچے کی طرف بڑھا ہوا ہو اور نہ ہی اس پاس کی جگہ پر مادی، تو یہ طبیعت میں صحت مند اعتدال، احتیاط اور دانش کا پتا دیتا ہے۔ بایں ہر اس کا حامل اس قدر کے قائل ہوتا ہے:

جو انگلی کے نیچے پتیلی میں لول دایع ہو کہ اپنے صمیع مقام پر واضح اُجھار ہوا اور پر گوشت دکھائی دے۔ یہ دوسری انگلی کی جو کی طرف جھکا ہوا ہو اور نہ ہی انگلی کے جانب بلکہ اپنے مرکز پر قائم ہو تو یہ اچھی صلاحیتوں کا پتا دیتا ہے۔

کھمبے کی انگلی کے نیچے کا اُجھار گرد کا اُجھار کہلاتا ہے۔ یہ آرزو غرور و تکبر، ذہنی نشور اور ادب مجلسی ایسے عناصر سے متعلق ہے۔ جب یہ مرکزی مقام پر اُٹھا ہو اور اچھی طرح نمایاں ہو تو یہ بتا ہے کہ اس کا حامل عزت نفس کا اچھا احساس رکھتا ہے اور دوسروں کے جذبات کا بھی احترام کرنا جانتا ہے۔ اس کا باطن بلند آرزوؤں کا گمراہ ہوتا ہے۔ وہ ادب مجلسی سے آگاہ ہوتا ہے۔ اس کا ذہنی شعور اس کے کاروبار حیات میں خاصا اثر انداز ہوتا ہے۔

ایسا شخص اعزاز و غرور کا تقاضا کرتا ہے اور صحت مند حکمت عملی سے شیع محض بننے سے گریز نہیں کرتا۔ اسے بیک میں تقریر کرنے کا سلیقہ آتا ہے اور وہ مؤثر لب و لہجہ سے سامعین پر اپنا جادو پھیر سکتا ہے۔ وہ لقا و عاتر کے کاموں میں طبی شغف رکھتا ہے۔ اسے اس شخص آرام، اچھا کھانا پینا اور ڈھنگ سے زندگی گزارنے کا شوق ہوتا ہے۔ وہ زندگی میں بالعموم کامیاب رہتا ہے۔ قدرے خوشامد پند ہوتا ہے اور اپنی اس کردہی کے باعث بعض اوقات گھٹاے میں رہتا ہے۔ بہر کیف اس کا ظرف بڑا ہوتا ہے اور بلند نظری اور جو صلا مندی سے جیتا ہے۔

بعض ہاتھوں میں یہ اُجھار کافی لمبیم ہوتا ہے اور اس کے پھیلاؤ پر غیر متبدل اور بہت نمایاں گوشت دار فراز کا احساس ہوتا ہے۔ ایسا اُجھار دوسری انگلی یا انگلی کے جانب یا پتیلی کی بیرونی سمت میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ جب یہ ضرورت ہو تو ایسا گرد کا اُجھار، بجمد منورہ شخص کا پتا دیتا ہے۔ اس اکثر فوں میں ذاتی عظمت کا دھول پٹا جاتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کی خواہشات کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرے تو وہ بے حد دوس سے اُسے ہلا دینے سے دریغ نہیں کرتا۔ وہ اپنی خوشیوں کی تلاش میں اس قدر خود مگراؤں تک نظر ہوتا ہے کہ اسے عقل و ہر کے علاوہ کسی دوسری چیز کا احساس تک نہیں ہوتا۔

جب یہ اُجھار غالب ہو یعنی پتیلی کی عام سطح سے خفیت سا اُٹھے یا اس کے وجود کوئی

جو متعدد میں ہے وہ ہر کے لیے گا اسے جو خوش

آپ کیوں دل کو پریشان کیے بیٹھے ہیں

ایسا شخص مرموز معلوم کا بھی دلدلادہ ہوتا ہے اور ادنیٰ سے ادنیٰ بات کا اس کی طبیعت پر برہم اثر ہوتا ہے۔ اسے گوشہ نشینی پسند خاطر ہوتی ہے اور وہ خاموش زندگی کا مانی ہوتا ہے۔ طور و شب، جنگ و فساد سے بٹھا گریز کرتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ وہ کچھ بہت بہت اور بڑا دل سالساں ہوتا ہے۔

یہ اُجھار بہت ہی شاذ اور غیر معمولی طور پر بڑا اور عظیم ہوتا ہے۔ مگر جب وہ بہت ہی بڑا ہو اور اس پاس کے حصّہ کعبہ دست پر یوں چھا جائے کہ بالکل مادی نظر سے تو یہ نہایت ہی خراب علامت ہے۔ یہ غلیظ طبیعت کا پتہ دیتی ہے۔ اس کا حال اندر ہی اندر اُجھار ہوتا ہے۔ اس کے اندر لڑکھوئی میں غم و راندہ کا نمایاں غصہ ہوتا ہے۔ اس کی غم پندی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ بعض اوقات وہ ہر چیز سے ناامید ہو جاتا ہے اور خود کشی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ بے حد ششانی پسند ہوتا ہے، اور بے حد کم خود اور لذت کا کام دہن سے گزرتا ہے۔

اگر یہ اُجھار غائب ہو یعنی بگڑے ہوئے گوشت فراز ہونا چاہیے وہاں پر بلا کا سا گھبراہٹ یا یہ بگڑہٹ ہو تو یہ دال روئی پر مگر مارہ کرنے والے شخص کا پتہ دیتا ہے۔ ایسا شخص از حد ڈرچوک اور بے حس ہوتا ہے۔ نہ اس میں جھلانی مینج کا حصر ہوتا ہے اور نہ ہی وہ بھی زندگی میں چمک سکتا ہے وہ احباب و اعزہ کے دائرے میں بھی پیچھے ہی رہتا ہے اور کبھی کہہ ہی سکتا ہے۔ اس کی مصائب سے ہلوس دیاں کا احساس ہوتا ہے۔ وہ خوشی سے کہہ ہی بہرہ ور ہو سکتا ہے اور اس کے باطن میں زندگی کی کرن کی پہچنتی ہے۔

وہ پر گوشت فراز جو تیسری انگلی کے نیچے پایا جاتا ہے سورج کا اُجھار کہلاتا ہے۔ اس کا تعلق شہرت، تخلیق آٹھ اور پندرہ معمولی ذرات و دھاتی ہے ہے۔ جب یہ اُجھار مرکزی حیثیت میں واقع ہو اور خوش گوادر پر نمایاں دکھائی دے تو نیز پر گوشت ہوتی ہے ایسے فرد کا آئینہ دار ہے جس کو شعور اور آٹھ ایسے فزونی طبع سے شغف ہوتا ہے۔ جمالیاتی صلاحیتیں اور احساسات اس کی زندگی پر محیط ہوتے ہیں۔ اس کا حال ناموری اور عظمت کے حصول کے لیے طبی صلاحیت لکھتا

ہے۔ کاسیالی اس کے قدم چومتی ہے اور وہ صاحبِ بہت اور بے مدّ جن ہوتا ہے۔ وہ ایک عظیم ذخیرہ اور مینیس ہوتا ہے۔ وہ اپنے میل و نمار عزّت، دولت اور آسائش کے ساتھ بہر کرتا ہے۔ اس کے مزاج میں اسٹیکل تہذیب اور خود اعتمادی کے جوہر نمایاں ہوتے ہیں اور دشمن و جمل کا پرستار بھی ہوتا ہے۔

جب یہ اُجھار نہایت نمایاں اور اس قدر عظیم اور بڑا ہو کہ اس پاس کے علاقے پر مادی اور محیط ہو تو ایسا غیر مستدل فراز دولت کی بے مدّیت کا پتہ دیتا ہے۔ اس کا حال مادی نعمتوں کی فراوانی کا مستحق ہوتا ہے اور اس کی طبیعت کا برہمن فصول فرخی اور نمود فاش کی طرف ہوتا ہے وہ از حد شہ و مشرت کا بیماری اور دشمن و جمل کا گروہ ہوتا ہے۔ یہی نہیں تو دوسروں سے مبرا ہے اور ان کی کامرانی کو کم ہی دیکھ سکتا ہے۔ ندرت رنج اور حساں میں ہوتا ہے اور خود ستی مبالغہ ایسے عناصر اس کے مزاج کے بنیادی اجزا ہوتے ہیں۔

بزمِ خوش وہ اپنی عظمت و کمائی کا دھندلوار پیٹتا ہے اور تادم آفراسے ناندنی عالم کی شکایت کرتی ہے۔ یہ بات اس کے باطن میں یقینی طور پر چھپی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ ایک فرد یکتا ہے اور دُنیا نے اس کی قدر و منزلت کو پہچاننا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ خود غمخیز اور تنگ نگاہی کا شکار ہوتا ہے اور اس جوہر عظیم سے خالی لٹھ جو حقیقی عظمت دے مثال ناموری کا سنگ بنیاد ہے۔

جب یہ اُجھار بہت ہو اور مرکزی مقام پر اس کا شائبہ بھی نفرت آئے تو اس کا فقدان کوئی اچھی علامت نہیں ہے۔ درحقیقت ایسا شخص جس حال سے کھلا ہوتا ہے۔ اسے محض بیعت کی کمی کرنی یا ایمانی نواکتوں کا شعور ہی نہیں ہوتا وہ فاقہ پرست ہوتا ہے۔ نہ اس میں ذہانت کا آئینہ دار جوہر ہوتا ہے اور نہ ہی وہ جس ذہوت جو متنب اور شافقت انسان کا خرقہ استیلا ہوتی ہے۔ درحقیقت اس کا ذہن محدود ہوتا ہے اور اس کے احساسات نزاکت سے میرزا۔

وہ پر گوشت فراز جو چھٹی انگلی کے ستانی جو کعبہ دست میں پایا جاتا ہے۔ بیکہ کا اُجھار کہلاتا ہے۔ یہ اُجھار سائنس، علوم، قوت، بیان اور فنکار سے متعلق ہے۔

جب یہ اُجھار مرکزی بگڑہٹ فراز لے کر ہوتے ہوئے نمایاں اور پر گوشت ہو تو یہ ذہنی تیزی

اور سائنس سے طبی نگاہ کا پتہ دیتا ہے۔ نیز اس کا حامل شخص بیان اور فصاحت و بلاغت کے گڑبغا ہے اور بلا فصاحت اور ذہن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسے فکا دماغ تجارت اور صنعت ایسے مسائل میں بہت کرنے کی صلاحیت کا بھی مظاہر ہو سکتا ہے۔ وہ علوم غریب سے بھی دلچسپی کا اظہار کرتا ہے۔ اسے ضروریات کا بھی شوق ہوتا ہے اور سائنس زلفی دماغ کی طوٹ مائل ہوتا ہے۔

جب یہ اہل علم سے بہت زیادہ بڑا ہوا اور اس قدر گوشت دار ہو کر اس پاس کے تھے پھر بچھا ہوا اور دم سے زیادہ لحم اور اعضا ہوا تو شگون بد ہے۔ یہ کاری کا آئینہ ہے۔ اس کا حال چوری، گھٹیکائی اور دیگر پرب دہی کا مادی ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف کرو فرب کا فوگر ہو سکتا ہے بلکہ مغز اور کمر بھی ہوتا ہے۔ بڑھ چڑھ کر بات کرتا ہے۔ مرموز علوم میں اسے عطائی دخل تو ہو سکتا ہے مگر وہ اپنی صحت کا دھول بھاتا ہے اور ہلکا دھڑکی سے درود پر اپنی پوشیدہ قوتوں کا ٹھبھاڑتا ہے۔ وہ فطرتا آرام پرست ہوتا ہے اور درحقیقت انسانی کرداروں سے ناامد اٹھتا ہے۔ اپنی ہمت داخل اور روحانی قوتوں کا دھونج دیکر سادہ لوگوں یا معیشت زدوں کو یکساں دے کر بھانسا ہے اور اپنا آؤب بھانسا ہے۔ اس کے جھٹکنوں میں چال بازی، فریب کاری اور جھوٹی مروتانیت کے عناصر نمایاں ہوتے ہیں۔ اور تو یہ کہ وہ ہر بچا اور بچہ ہو سکتا ہے۔ ایسے شخص سے پن ہی چاہیے کیونکہ وہ اپنی بوس کی بھینٹ پر مستموم انسانوں کو چھانے سے قلعہ بند نہیں کرتا۔ جب اُجھا کی جگہ گوشت ہوا اور کہیں فراخ کا شاہ بھی نہ ہو تو یہ فقدان بتاتا ہے کہ ایسا شخص نہ تو تجارت و معاہدہ کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور نہ ہی اسے سائنس انور سے کوئی خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ وہ کوئی کھانا کھا رہے ہیں جس میں نہ زہلے کا ناموں کی اونٹ ہوتی ہے۔ نہ ہی وہ بد نظری کی نندگی میں کھانی اور علوم و سائنس کے میدان میں چلنے کا سبب ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ بہت بہت اور کھانا دین ہوتا ہے۔

بُھد کے اُجھا کے عین منہ غیچے تھیلی کی بیرونی طرف ایک اور اُجھا پایا جاتا ہے۔ تھیلی میں دو تونزی لکیریں پہلی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان سے شروع ہو کر تھیلی کی گھلی کے نیچے ہیر کوئی سمت تک جاتی ہیں۔ اور پھر وہاں دل کی لکیر اور نیچے وہاں دماغ کی لکیر نکلتی ہے۔ یہ اُجھارن کے دین تھیلی کے کنارے پر واقع ہے اور منہ کی منہ کا اُجھا نکلتا ہے۔

کھن دست کے عین وسط میں گلائی سے نکل ایک واضح لکیر تھیلی کی سطح کو عبور کرتی ہوئی دو سائے انگلی کے نیچے ختم ہوتی ہے۔ یہ تقدیر کی لکیر ہے اور تھیلی کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ انگوٹھے کی سمت کا حصہ مثبت اور بیرونی طرف کا حصہ منفی کہلاتا ہے۔ چونکہ یہ اُجھا منفی حصہ دست میں واقع ہے اس لیے منفی منگیل کے اُجھار کے نام سے لکھا جاتا ہے۔

یہ اُجھا وقت، مفاہمت، حوصلہ مندی اور کرم وغیرہ پر قابو پانے کی صلاحیت، صبر اور ضبط نفس ایسی خاصیتوں سے وابستہ ہے۔ یہ طاقت سے نہیں دیتا، نہ ہی حالات کے سامنے سر جھکا دیتا ہے۔ درحقیقت ضبط و حوصلہ کے ساتھ ہر آزمائش کا مستابر کرتا ہے۔ یوں لاشی برضا، کشادہ دل اور عالی ظرف ہوتا ہے۔ جب یہ اُجھا دم سے زیادہ بڑھا ہوا اور لپٹی پر گوشت پایا جائے کہ اور گرد کے تھے پرمادی، اُٹھا ہوا دم اور اپنی جو طبیعت میں تشدد و غضب اور بے رحمی کا پتہ دیتا ہے۔ ایسے شخص کے مزاج میں سرکشی، گستاخی اور لاف زانی کے عناصر بے حد نمایاں ہوتے ہیں۔ وہ خود نڈر اور بے درہمک آگ میں کودنے سے خوف نہیں کھاتا۔ نیز وہ پیش و عقب کی طرف بھی مائل ہوتا ہے۔ جب یہ اُجھا تھیلی سے منفرد ہو کر بدلی کا پتہ دیتا ہے۔ اس کا حامل طفلہ مزاج ہوتا ہے اور دماغی طور پر بڑھنے سے انکار کرتا ہے۔ وہ جلد باز ہوتا ہے اور بیانی مفاہمت حالات کے سامنے جھک جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ انفرادیت سے حتی دست ہوتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اس میں کھپائی کی صلاحیتیں منفرد ہوتی ہیں۔

منفی منگیل کے اُجھار سے نیچے تھیلی کی بیرونی سمت ایک بڑا اُجھا پایا جاتا ہے۔ یہ چاند کا اُجھا ہے۔ اس کی حدود تھیلی کے باہر ولاں پر گوشت تحت اور گلائی کی پہلی واضح لکیر ہوتی ہے۔ یہ قیمت کی لکیر کے منہ کی جتنے میں پایا جاتا ہے۔ یہ تھیلی کے خاصے تھے پرمادی ہوتا ہے۔ دماغ کی لکیر اس کے اوپر کی طرف کی مدد ہوتی ہے۔ اس اُجھا کا قلعہ تھیلی، نعلانی اور سوسویات وغیرہ سے ہوتا ہے جب یہ مذہب مرتبت سے پرگوشت اور واضح منہمت کا ہو تو تھیلی تھیں، پاکیزگی اور طہارت کے علاوہ روح شریعت کا پتہ دیتا ہے۔ اس کا حامل باطنی امور کی طرف مائل ہوتا ہے۔ گورہ نشینی کا مادی گھلے میں بیٹھ اور نیچے سے اسے صحت کا بھی شوق ہوتا ہے اور کرم ذکر کا ذوق بھی۔ زیادہ تر ماضی پسند ہوتا ہے۔ خود کے سائے میں بیٹھ جاتا ہے۔ اس کا بھی درجہ ان دماغی تصورات، تعزیر

انبیاء و تسلیم رضائی طوط ہوتا ہے۔

روحانیت اور کشف و الہام ایسے امور اسے اپنی طرف کھینچتے ہیں اور اس میں شریک نہیں کر اس کے باطن میں غیب وانی کی صلاحیت پنہاں ہوتی ہے۔ وہ بے حد محاسن ہوتا ہے اور اسے ایسے خوب آتے ہیں جو سچے ہوتے ہیں۔ نیز اسے تعمیرِ خواب کے سلسلے میں کافی دست گاہ ہوتی ہے۔

جب چاند کا اُجھار عرصے سے زیادہ بڑا ہو اور ٹوں اٹھا ہو اور بھر پور ہو کر تجھیلی کے درجائی جتنے پر عادی نظر آئے تو یہ برصِ راج انسان کا پتا دیتا ہے۔ غمِ ہندی، بے اہمیانی، بدولی اور خیالات میں وحشت اس کے کردار کے نمایاں عناصر ہیں۔ اولام پرستی بھی اس کی فطرت میں ہے وہ سدا بہار اندیش ہوتا ہے اور آئندہ کے بارے میں وہ ہر اس زدہ رہتا ہے۔ اس میں جب قسم کا احساس ہوتا ہے۔ آنے والے واقعات کے بارے میں وہ فیماں محسوس کر لیتا ہے کہ یہ ہوسے والا ہے۔ مگر وہ محض موت، حادثہ اور الٰہیہ واقعات ہی کے متعلق سوچتا ہے اور ایسے ہی حوادث کا علم اسے اپنی باطنی کیفیت سے ہو سکتا ہے۔

بعض حالتوں میں یہ اُجھار اٹھا ہوا تو نہیں ہوتا مگر برتری شکل میں تھیں کے وافر حصے پر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا چاند کا اُجھار بتاتا ہے کہ اس کا حامل ذکر و فکر کا شوگر ہوتا ہے اور اسے تسلیم و رضا کا منسلک دل سے قبول ہوتا ہے۔ حادثات و واقعات کی افکار پر غور نہیں کرتا ہے اور نہ ہی اس کی مداخلت کی کوشش کرتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس میں قوتِ ارادی کا فقدان ہے۔ وہ حامل اور زندگی کے سامنے سرگرمی کر دیتا ہے۔

جب چاند کا اُجھار فقور بڑا ہو گیا کہ باہم ہو گیا ہے کہ اُجھار کی بجائے نشیب کا احساس ہو تو مروجہ مزاجی، تجھیلی کی کمی اور زندگی کے احساس کے فقدان کا پتا دیتا ہے۔ ایسا شخص روحانی اور باطنی افلاس کے مرض میں مبتلا اور کمزور ذہن ہوتا ہے اس میں حق و جمال کا ادراک ہوتا ہے اور نہ ہی وہ طبیعتِ احساس سے بہرہ ور ہوتا ہے، اس کی حیات کے نقشے میں کہیں رنگ و فود کا پتا نہیں چلتا۔ وہ بے حس اور بے لفت زندگی گزارتا ہے اور حق کو یہ ہے وہ درجہ عروجی سے کم رہی بلند ہو پاتا ہے۔

چاند کے اُجھار کے مقابل انگوٹے کی جڑ پر تجھیلی کے مثبت حصے میں ایک اور قدرے

لیج اور بڑا اُجھار پایا جاتا ہے۔ یہ بالعموم پرگوشٹ اور خاصاً اٹھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ شکر یا زہرہ کا اُجھار کھاتا ہے۔ یہ جذبہِ محبت، ہمدردی، موسیقی ایسے امور سے متعلق ہے۔ چاند کا اُجھار اور شکر کا اُجھار درحقیقت دو ایسے اُجھار ہیں جو تھیں کے زیرِ پر حشر پر عادی ہیں اور ذما کی لیکر کے نیچے واقع ہیں۔

جب شکر کا اُجھار بھر پور اور اٹھا ہوا ہو تو یہ فطری جذبہِ محبت و شفقت، نغز و ساز سے دل بٹگی اور ان تمام محركات جذباتی کا آئینہ دار ہوتا ہے جو زندگی کو رواں دواں رکھتے ہیں۔ اس کا حامل عظیم ہوتا ہے اور اسے طفت و کرم کی عادت ہوتی ہے۔ دوسروں سے نرم برتاؤ، ان کے کام آ کر گیا اس کی فطرت کے اجزاء کا منسلک ہیں۔ بزرگوں کا احترام اور چھوٹوں پر لطف و عنایت اس کے کردار کے من سر ہیں۔ وہ فیضِ رساں، مومن، عزیز و اقارب کا چاہنے والا، گھر اور اربابِ خاندان کا مرنی ہوتا ہے۔ بڑا محبت و مہن ہوتا ہے۔ ایسے اُجھار والہ لامتناہی ساز و آہنگ کے فوٹے آتشا ہو سکتے۔۔۔ سے شعور نرسے بھی لگاؤ ہوتا ہے اور وزن، مُرتال ایسے امور کو جانتا ہے۔

جب شکر کا اُجھار بہت ہی بڑا اور محکم و واخر گوشت دار ہو اور ایسا دکھائی دے گیا وہ تھیں کے اس حصے پر جہاں واقع قطعی طور پر عادی ہے تو یہ تکبر، نخوت اور عیاشی کی نشانی ہے۔ وہ شراب و شارب کا رسید اور پیش پرست ہوتا ہے۔ پر سے درجے کا بے حیا بھی ہوتا ہے۔ اس کی اخلاقی قدریں بہت ہی رست ہوتی ہیں۔ اس کے قول و فعل میں اعتدال کا شاہجہانی نہیں ہوتا۔ اپنے کردار پر بہت سے دوسروں کے دل دکھاتا ہے۔ اگر کسی کو اس سے محبت یا اخلاص کا رابطہ ہو جائے تو وہ انھیں دھوکا دیتا ہے اور ان کا دل توڑ دیتا ہے۔ وہ بے حد بے شرم، بد مینا اور خود پرست ہوتا ہے۔ اور حق کو یہ ہے کہ اسے اپنی بد اخلاقی اور تجرمانہ قوتات پر فخر ہوتا ہے۔

جب شکر کا اُجھار بہت اور عجب ہو تو یہ عسی، زندگی کے احساس کی کمی اور صلاحیتِ محبت میں تاہم ردی اور کم وصلگی کی نشانی ہے۔ ایسا شخص بہت ہی خود غرض اور مطلب پرست اور جمال و فوٹے کے احساس سے محروم ہوتا ہے۔ اس میں زندگی بسر کرنے کا دلدادہ ہی نہیں ہوتا۔ وہ

اپنی خوشیوں میں کسی کو شریک نہ کر ہی نہیں سکتا۔ خشک طبع ہوتا ہے اور اس کے باطن میں انسانی عظمت اور احساسِ عالی کا شائبہ ہی نہیں ہوتا۔ اس کا جسدِ خاکی بے نوح ہوتا ہے اور وہ لطیف اور ایسا ہی تاثرات سے معز ہوتا ہے۔

شکر کے اُبھار کے عین اُپر اور زندگی کی لکیر کی قوس کے اندر گمرو کے اُبھار کے ماقبت ایک اُبھار پایا جاتا ہے۔ یہ پھر ہوتا ہے گرنیاں اور گوشت دار۔ یہ بھی منگل کا اُبھار کہلاتا ہے۔ گمراہ نسبتِ منگل کے اُبھار کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ منگل کا دوسرا اُبھار ہے۔ یہ محصولِ زندگی اور بارِ مازہِ مسالمتوں سے متعلق ہے۔

جب یہ اُبھار اچھی طرح اُبھا ہوا اور پر گوشت ہو تو یہ خوراکِ عمل اور بارِ مازہِ اہلِ دم کا حامل ہوتا ہے۔ کاروبارِ حیات میں ہار کے دولے کا مظاہرہ کرتا ہے۔ آگے بڑھنے کے لیے مستعدی اور موقعِ شناسی سے کام لیتا ہے۔ اپنے مقاصد کے حصول کی راہ میں بے دھوکِ دہم قدمِ نڈن ہوتا ہے اور مشکلات کو غطرش میں نہیں لانا۔ اور مگر توبہ ہے کہ اپنی ہوا آتما طبیعت کے باعث دوسروں میں ملامت کو اُبھاتا ہے اور دشمن کش اور بدچہرہ بند میں اپنی کاروائی کے جہر دیکھتا ہے۔

جب یہ اُبھار اقتدار سے کہیں زیادہ بڑا اور دبھرتا اُبھار ہوا دکھائی دے تو اس کا حال گستاخ طبع ہوتا ہے۔ وہ بہشتِ جلاجلوک اُٹھتا ہے اور تشدد پر اُتر آتا ہے۔ وہ وحشیت ہے دم، نردسج، ظالم اور دوسروں سے بدسلوکی کا ٹوکر ہوتا ہے۔ نیز بشری خواہشات سے مغلوب بھی ہو سکتا ہے۔

جب یہ اُبھار مفقود ہو اور بجائے فائز کے اس مقام پر بدکار سا نشیبِ لغوائے تو ایسے شخص کے باطن میں زندگی کا اثر محسوس نہیں ہو سکتا۔ اس کے دگ دولے میں خون کی گری اور دولوں کی آگ ہوتی ہی نہیں۔ وہ خوراکِ عمل سے تنہی واصل ہوتا ہے۔ ہرجول اور بے حوصلہ ہونے کے باعث اس کی طبیعت کا میلان غلابان ہوتا ہے۔ ایسا خونِ زندگی میں کم ہی کامیاب ہو سکتا ہے اور باہمومِ گھٹیا درجے کی زندگی گزارتا ہے۔

زندگی کی لکیر

دستِ شناسی کا علمی سرمایہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ ہاتھ کی بناوٹ، انگلیوں کی شکل و صورت، ناخنوں کی حالت اور انحصار پر واقع پر گوشت اُبھاروں وغیرہ کی جانچ پڑاؤ سے متعلق ہے۔ فطری میلانات و عناصرِ طبیعت کے علاوہ اس پتھر سے صحت کا حال اور امراض کے بارے میں بھی معلومات بہم پہنچانی جا سکتی ہیں۔

دوسرا حصہ ہاتھوں کی لکیروں سے وابستہ ہے۔ اس سلسلے میں بھی چھوٹے بڑے نشانات اور نقوش کا بغور مطالعہ کیا جاتا ہے اور ان کی بہت، تشکیل، گرانی، رنگت، عملی وقوع وغیرہ کے پیش نظر کوہِ اردو واقعات کے بارے میں احکام لگائے جا سکتے ہیں۔

لکیریں دو قسم کی ہیں۔ اہمیت کے اعتبار سے انھیں بڑی اور چھوٹی لکیروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ان کے علاوہ گونا گونا نشانات بھی ہیں جن میں سے ہر ایک منسلک ہے اور اپنے ٹیبلہٴ معنی رکھتی ہے۔

زندگی کی لکیر تیرہم نشانیوں میں اہم ترین حیثیت کی حامل ہے۔ یہ عمر و صحت کے علاوہ زندگی کے تمام امور پر روشنی ڈالتی ہے۔ درحقیقت اس سے صرف جسمانی تندرستی کی اونگھ نیچ کا پتا چلتا ہے بلکہ مہیسی اور اندرونی معاملات کا۔ باری اور دنیوی عروج و زوال اور خودِ حضورِ عزیزِ کرہی ایسے امور سے متعلق مسائل کے بارے میں معلومات بہم پہنچانی جا سکتی ہیں۔

زندگی کی لکیر پہلی اونگھی اور گھوٹے کے مابین شروع ہوتی ہے اور گھوٹے کے تحتانی گوشت کے اُبھار کے گرد قوس بناتی ہوئی کلان کے پاس پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔

جب یہ لکیر پہلی اونگھ کے اچھے نام سے منسوب ہوتی ہے اور سالمہ قوس کی طرح نقش ہو تو اچھے خصلتوں، پس مندرجہ بہت میں مل سکتا ہے اور کپاٹا جاتی ہے۔ نقشِ نمبر ۱۔

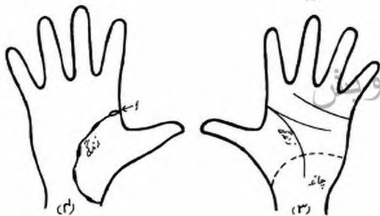
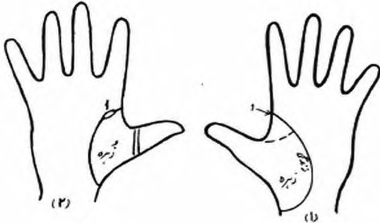
ایسی لکیر والا شخص اپنے گرد و پیش سے فطری دل چاہی رکھتا ہے۔ عزیزوں اور دوستوں سے
نہنگی کے ساتھ رابطہ رکھ کر اور کھانے پینے کا کامی ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کو کرتا ہے
گرد و سرور کی حق تلفی نہیں کرتا۔

وہ ذاتی ضرورتوں کے بارے میں داناوی اور ملکیت عملی سے کام لیتا ہے۔ بل ٹیک کر بہانہ نہ
کرتا ہے اور خوش اسلوبی سے اپنا ایک مخصوص علاقہ واجب و آداب مشرب کر لیتا ہے کہ اس کی
تمام بنیادی ضروریات سمیت سے پوری ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اہل نماز سے دلی موانعت پر زبوںوں سے
اچھا سلوک اور ملک و وطن سے محبت اس کی سرشت میں شامل ہیں۔ وہ چوڑے سے تنگ اور دھڑلے سے
زندگی کا دلدادہ ہوتا ہے۔ عام طور پر کثیر الاولاد ہوتا ہے۔

عورت کے ہاتھ میں ایسی لکیر محبوبہ یوری اور اچھی ماں کی فطری صلاحیت کی آمیزہ دار ہوتی
ہے۔ اسے معاشرتی اور اصلاحی امور سے بھی دل چسپی ہوتی ہے۔ وہ رفاہ عامہ کے کاموں میں عملی
اور مفید حصہ لیتی ہے۔

جب یہ لکیر قوس کی صورت کی ہوتی ہے تو انگوٹھے کا تختہ یا بڑا گوشت جھڑ جھڑکا کا انبار
کھاتا ہے، کتا دہ، لیم اور برانڈ آتا ہے۔ مگر بعض لاکھوں میں یہ لکیر خط مستقیم کی طرح بھی نقش
ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں شکر کا انبار تنگ اور سکڑا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ایسی لکیر تو قوس بیانی
کو پہنچ سکتی ہے اور نہ ہی قوی اور بے عیب ہو سکتی ہے (نقشہ نمبر ۲)۔

زندگی کی ایسی مستقیم لکیر خود غرض اور تنگ نظر انسان کی نشان دہی کرتی ہے۔ ایسا شخص
محبت کے سچے دھڑے اور طبیعت کی کشادگی سے محروم ہوتا ہے۔ نہ اچھا دوست ثابت ہوتا
ہے اور نہ ہی اچھا ارشد دار۔ نہ اس کے دل میں وطن کا دامناں پیار ہوتا ہے اور نہ ہی غمہ شری
بیشے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ درحقیقت اس کی ساری کائنات اس کی اپنی ہی ذات ہوتی ہے۔
وہ کج فہم، بداندیش اور لاپرواہی ہونے کے ساتھ بہت محبت اور کرم خواہ ہوتا ہے۔ انہواری زندگی
میں ایسے شریک حیات سے بچی شادمانی یا یہ شریک زندگی کی امید بٹھ ہے۔ ایسا دم و دلدادہ
اکثر بے اولاد ہوتا ہے۔ ایسی عورت باہوش و بالجمہ ہوتی ہے۔ اور بال بچوں سے دل چسپی اور محبت
بھی اس کے غیر میں کم ہی ہوتی ہے۔



خوش مزاج اور خوش خلق ہوتا ہے۔ اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے (نقشہ نمبر ۱)۔

جب یہ لکیر کھینچے گئی اور کہیں سے پتی ہو تو ایسا شخص گھری میں تولد اور گھری میں
ہش کے مصداق ہوتا ہے (دشکل نمبر ۳)۔

حد لالچ۔ بداندیشی اس کی نمایاں خامیاں ہیں۔ اس کے قول و فعل پر اعتماد کم ہی کیا جا سکتا
ہے۔ بدگمانی گویا اس کے خیر میں ہوتی ہے جس کے باعث وہ اپنے عقائد و احباب میں الجھی نظر سے
نہیں دیکھا جاتا۔

اس کی تندہی سدا ایک معیہ نہیں رہتی بلکہ اس کے اعصاب کمزور اور مزاج چڑچڑا ہوتا
ہے۔ وہ دل صبی اور تن دہی سے کوئی کام بھی نہیں کر سکتا جس کے باعث دنیا میں کوئی خاص ترقی
نہیں کر پاتا۔ ارادے کی کمی اور استقلال کا فقدان اس کے نمایاں عناصر پر کار ہیں۔ ایسا شخص زندگی
کے مقاصد میں اکثر ناکام ہوتا ہے۔

یہ لکیر اگر تمام تر زنجیر دار کچی، جمی یا بال کی طرح باریک ہو تو موت کی قربانی مستقل صورت
افتخار رکھتی ہے۔ وغوی شکلات، مزاج کا تذبذب اور آزاد رہائی کا قسمل مل جل کر اس کے
یہ عذاب جان بن جاتے ہیں۔ ایسے شخص کی بہت ہی آخر جواب دہ جاتی ہے (نقشہ نمبر ۲)۔

ایسی لکیر کے ہوتے ہوئے اگر کچھ کر ملاج کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ خوراک اور آرام کا
بآئندہ اور کما حقہ خیال رکھا جائے تو موت کی بجائی کے امکان کا بلکہ جاتے ہیں اور وہ تندرست
زندگی گزارنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ بلوغی سے ایسا شخص مصروف و پرمیز ہوتا ہے بلکہ از حد
بدگمان بھی۔ زکوہ و محبت خاطر سے علاج کرتا ہے اور نہ ہی اسے کسی معالج پر کامل بھروسہ ہو سکتا ہے۔
اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی ذات کے علاوہ سارے خاندان کے لیے ایک مستقل مصیبت بن جاتا ہے۔

لوہپ اور دامر لکیریں ایسے عینی اداسے و شفا خانے اور دیرپہ موم موجود ہیں جہاں اس
قسم کے غیر ذلت دار مریضوں کا معالجہ آرام، مناسب غذا اور دوائی مل سکتی ہے کیا جاتا ہے جس کا
نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ موت پاب ہو کر جب گھر لوٹے ہیں تو گویا ایک نئی زندگی کے کراور معام طور
پر تیار اور خوش گوار طریقے سے دہن کے قابل ہو جاتے ہیں۔

زندگی کی ایسی قسم اور زنجیر دار لکیر دراصل نفسانی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ یہ اس امر

جب یہ لکیر اٹھوٹے کے اُچھاد کے گرد گھوم کر کلانی کے قریب اٹھوٹے کے چوڑی جانب
ختم ہو جائے جیسے نقشہ نمبر ۱ سے ظاہر ہوتا ہے تو یہ اس امر پر دلالت ہے کہ اس کا حامل اپنی عمر کا بیشتر
حصہ وطن ہی میں بسر کرے گا۔ کد باری یا دیگر ضروریات اگر اسے پردیس میں رہنے پر مجبور کر بھی دیں
تو کام ختم ہوتے ہی اپنے گھر لوٹ آئے گا۔ ایسے انسان کو وطن کی تفتی سے بڑا پیار ہوتا ہے۔ اور وہ
عزیز و اقارب سے دور رہ کر زندگی گزارنے کے لیے آمادہ نہیں ہو سکتا۔

اگر یہ لکیر اٹھوٹے کی جانب ختم ہونے کی بجائے اٹھوٹے کی مخالف سمت بتصل کی اس جیسے
میں جا کر اختتام پذیر ہو جیسے چاند کا اُچھار کہتے ہیں تو اس کا حامل اپنے خاندان اور وطن سے بہت
دُور چلا جانا چاہتا ہے۔ ہر قسم کا پیش و آرام ہوتے ہوئے بھی اسے آبائی گھر اور وطن سے وابستگی
نہیں ہوتی۔ اس کی طبیعتیں میر و دیانت کی بے تاب آرزو ہوتی ہے اور عام طور پر سمند پار
کسی اجنبی دیار میں جا کر اپنا گھر بنالیتا ہے اور دیں کا ہو کہ رہ جاتا ہے (نقشہ نمبر ۲)۔ اگرچہ اس
کے کردہ کسی خاص مقام کا ہو کہ رہ جائے و گھاٹ گھاٹ کا پانی پیتا ہے۔ مختلف شہروں اور
ملکوں کی بواکھاتا ہے۔ اس کی طبیعت میں ایسی حالات و مقامات ہیں جو جانے کی فطری صلاحیت
ہوتی ہے۔ اور سفر میں وہ یوں خوش رہتا ہے گویا یہی اس کی زندگی کا سچا ماحول ہے۔

وہ ایسا پیش یا کام اختیار کر لیتا ہے جس کا تعلق سفر و سیاحت یا بیرونی ممالک یا دور دراز
مقامات سے ہوتا ہے۔ ایسا شخص باہم پردیس میں ہی شادی کر لیتا ہے۔ اور اگر اس کی بیوی
اپنے وطن میں ہو تو بال بچوں سمیت کسی دُور مقام پر جا کر گھر بنالیتا ہے۔

ایسی لکیر اگر عورت کے ہاتھ میں پائی جائے تو اس کی شادی ایسے شخص سے طے ہوتی ہے
جس کی زندگی کسی نہ کسی وجہ سے پردیس میں ہی گزرتی ہے اور اس کے باعث اسے وطن سے
باہر رہی رہنا پڑتا ہے۔

زندگی کی لکیر کی گہرائی بڑی بامعنی ہے۔ جب یہ یکساں و فصاحت اور گہرائی کے ساتھ چلی
گئی ہو تو مزاج میں استحکام، استقلال اور یکسانیت کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل عمل پسند،

پیدائش آپرین اور عمل جراثیمی کے منبر نہیں ہوتی۔ ولادت کا مرحلہ مندرجہ کے ساتھ ملے جوتا ہے اور اگر اس کے بعد یہ لکیر صاف اور سالم دکھائی دے تو تندرستی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ماں کی صحت عامی حد پر ڈالو اور ڈول رہتی ہے۔ لیکن بچوں ہی زخم مندمل ہو جاتا ہے تو صحت بھی بحال ہو جاتی ہے۔

زندگی کی لکیر اگر جزیرے کی شکل سے نمودار ہو جیسے کہ نقشہ نمبر ۱ (ا) سے دکھائی دیتا ہے تو یہ نفوس امر ہے۔ ایسی پیدائش مشکوک حالات میں ہوتی ہے۔ دونوں ہاتھوں میں زندگی کی لکیر کے ایسے آگے نکلنے کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ سرور و تاباً تعلق کا نتیجہ ہے۔ اور اگر شادی شدہ عورت کے ہاں ایسے نشان والا بچہ تولد ہو تو وہ اپنے معروف باپ کی پشت سے نہیں ہوتا۔ عام طور پر یہ نشان بن بیاہی ماؤں کے شکم سے پیدا ہونے والے بچوں کے ہاتھوں میں پایا جاتا ہے۔

جزیرے کا نشان زندگی کی لکیر کے آگے نکلنے کے بعد نمودار ہو تو یہ بالکل مختلف معنی رکھتا ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ اگرچہ پیدائش بچہ و خوبی ہوئی ہو مگر مائیں قدم رکھتے ہی صحت خرابے میں پڑ گئی۔ اور یہی مدت تک ایسے جزیرے کا اثر رہے گا حال نشان کی صحت متزلزل رہے گا اندیشہ رہتا ہے۔ ایسی حالت میں بچہ بڑی لگائی اور بروقت علاج چاہئے کے بغیر صحت کی بحالی کا امکان کم ہی ہوتا ہے (نقشہ نمبر ۲۔ ا)۔

بعض ہاتھوں میں زندگی کی لکیر اپنے متعین مقام سے بلند ہو کر پہلی انگلی کے تحتانی پڑگوشت سے شروع ہوتی ہے۔ یہ غیر معمولی نوبہ ہے اور ایسے کار کا پتا دیتی ہے۔ جو دیگرے ہٹ کر زندگی کرنے کی فطری آہنگ سے گڑا ہے۔ اس کا حامل حوصلہ بلند اور امید زندہ لے کر پیدا ہوتا ہے۔ دیرینہ وقار اور مادی ارتقا کی خاطر ان تنگ جھک جندو جھداور سکی گرم کا مایا ہوتا ہے (نقشہ نمبر ۳)۔

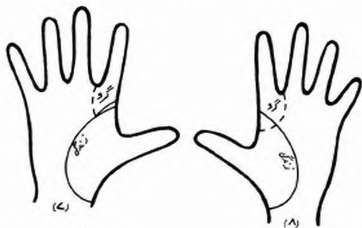
پہلی انگلی کا تحتانی پڑگوشت جھک جھکا اٹھا کر نکلتا ہے۔ اس کا تعلق وقار و عظمت اور اقبال مندی ایسے امور سے ہے۔ اخلاق پر انداز ہی اعتبار کا اگر اس میں بھی اس کا خاتمہ ہے۔ زندگی کی لکیر اپنے متعین مقام سے اٹھ کر جب گرد کے اٹھارے شروع ہو تو عظمت و

کی صحت اشارہ کرتی ہے کہ وہ جب خطا اپنے لا شعور میں محسوس کرتا ہے کہ اسے کبھی محبت دینا سب تو جہ نہیں دی جاتی۔ یہ احساس خوشی کے ساتھ اس کے باطن میں متول پھیلنے لگتا ہے کہ اسے کوئی کہہ دیتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کے مزاج میں ایک قسم کا ناعصاں میلان استوار ہو جاتا ہے کہ اگر اسے یہ چیزیں یا ایسی حرکات کے ارتکاب کی طرف آپ سے آپ مجبور کر دیتے کہ وہ بیمار ہو جائے تاکہ اس کے طرز و اقدار سے قابل توجہ نہیں، اس کی دیکھ بھال کریں اور اس سے محبت اور نرمی کا سلوک کریں۔ ایسا شخص دائم و مدام سا ہوتا ہے۔ ہنسنے، افسانے اور وعدے کی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ اس کی مستقل عداوت کی سب سے بڑی وجہ اس کی جبریزی ہوتی ہے۔ نفسیاتی نقطہ نظر سے اس کی بیماری گویا ایک ایسا حربہ ہے کہ جس کے استعمال سے اسے ایک قسم کی باطنی سکین محسوس ہے۔ وہ بیماری کی حالت میں اپنے دل کا غبار نکالتا ہے۔ دل ڈھکائے والی باتیں کرتا ہے اور دوسروں کی خوشی یا کامیابی پر کھٹکتی رہتا ہے۔ غرض کہ کوئی نیکوئی نہ ہو تو اس کے دل آزادی کرتا ہے۔ اور جوں جوں اسے تندرستی کا خیال رکھنے کو کہا جاتا ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ گویا اسے کچھ کچھ محبت اور توجہ مل رہی ہے، اور وہ اپنا حق ملکیت میں سے حاصل کر رہا ہے۔ مگر وہ قطعی طور پر تندرست نہ ہونا نہیں چاہتا۔ اس ڈرتے کہیں وہ مرکز توجہ نہ رہے۔

ایسی لکیر و حقیقت خود کردہ علاج نیست کے مصداق ہے اور مزاج کے سقیم اصداق سے قطع نظر اس کے معالجے کی محنت مزدور کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور جن قویہ ہے کہ مناسب کسی و معاوضہ تندرستی بحال ہو سکتی ہے۔ ایسی ذخیرہ اور لکیر بنیادی طور پر اچھی خاصی واضح اور سالم ہوتی ہے اور جوں ہی جمیعت بحال ہو جاتی ہے تو صاف اور گری دکھائی دینے لگتی ہے۔

زندگی کی لکیر پتھلی کے بیرونی ٹھکان پر شروع ہوتی ہے اور اگلے کے اٹھارے گرد قوس بنائی ہوئی پہلی جاتی ہے (نقشہ نمبر ۱)۔ اگر یہ سالم اور سبب شروع ہو جائے تو اس پر کوئی نقص کا نشان ہو نہ چکی چھدی ہو تو یہ بتاتی ہے کہ پیدائش بغیر وقت ہوئی اور دم ولادت معتدل عمدہ تھی۔ نیز نہ بچہ بڑھ کر پیدائش سے بچہ و خوبی گورے ہیں (نقشہ نمبر ۱)۔

زندگی کی لکیر کے عین آغاز پر آہٹے جزیرے کا نشان نظر آئے جیسے نقشہ نمبر ۱ میں ہے تو



کسانی کا متنازعہ جو اخیر میں شامل ہوئے۔ ایسے شخص کی زندگی حوصلہ اقبال زندگی کی راہ میں ایک نئی مسلسل کام کم کرتی ہے۔ درحقیقت کمزور بات ہے، یہی اس کے قرض ہے پتا پتا ہے کہ وہ کسی طرح کام انجام مقام کے لیے بدیا کر گیا ہے۔ یونہی راہ کے پکے پکے پات کی جڑ پھیلنے ایسے ہی افراد برصادق آتی ہے۔

ایسا شخص بیدار مغز ہوتا ہے اور غریب انسانی کے روضے آگاہی کا بے مدد لداہہ مگر اس کی سب سے بڑی اڑدو خود آگاہی سے متعلق ہوتی ہے۔ ہر پیشہ میں مناسب برتاؤ اور نیرد متوں کی حایت اس کی طبیعت کے نمایاں فضاں ہیں۔ اس عزت نفس کا برپا کرنا ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ ایسے اعمال سے پرہیز کرتا ہے جن کے باعث اس کے وقار پر آج آسکتی ہے۔ اس کی نمایاں کمزوری خود رفاش اور تفاخر کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ وہ بیشہ توصیف کا متقاضی ہوتا ہے اور اس کے لیے بڑے بڑے مین کرتا ہے۔

بعض اہل حق میں زندگی کی کیر ایسے دشوار سے شروع ہوتی ہے جس کی ایک قسمی تسخیل کے باہر کی جانب سے نکلتی ہے اور دوسری گردے اُچھا سے (نقشہ نمبر ۶)۔

ایسا شخص اگرچہ سیدہ رضی سے سرخوشی کی آرزوئے کر پیدا ہوتا ہے مگر ہمچین کے ابتدائی رشتے میں اس کی آنے والی محنت کے بارے میں صیغ اندازہ نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ اس کے مزاج میں سے تابی اور نمود و نمائش کی شدید خواہش قوت پورے کے مگر جب تک وہ اپنی کم کم منزل میں داخل نہیں ہو پاتا اس کا عملی مظاہر کم ہی ہو سکتا ہے۔ جتنی وہ ہوش بھلے لگتا ہے تو اس کی فطری صلاحیتیں اور پیداواری جبر تاثر ہر مومنہ لگتے ہیں اور وہ اپنی ہوش مند یا آرزوؤں کے لیے کبابی اور کردار کی گرمی سے اپنے گرد و پیش ہر ایک نمایاں تاثر پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔

بعض اہل حق میں زندگی کی یہ پوری سرساز اور جدوجہد شروع ہوتی ہے کہ اس کی اصل یعنی اہم شے بتیلی کی بے پروی سمیت ہے۔ نفلت ہے۔ گروہی ہیں نہیں گروہ کے اہمیا سے نمودار ہوتی ہیں۔ گروہ سے اٹھنے والی شائیں بھی سالمہ کی اور واضح ہوتی ہیں رفتہ رفتہ (۱۰)۔ اس کے بعد کہ اس طرح کا آغاز اقبال مندرگہ اس کے لیے بدانتی کی دلیل ہے۔ ایسا شخص

اس صبر کے باوجود کہ مامت اس کے گھر کی لٹری ہوئی ہے، پھر بھی وہ اپنے اقتدار اور مملکت میں بیٹے پرانے پرانے کے لیے بڑی بڑی مہمت سوچتا ہے اور انھیں ملی جملہ پرانے کی سرگرم کوشش میں مصروف رہتا ہے۔ گرد کے بھار سے شروع ہونے والی زندگی کی تکلیف یا اس کی ایک نیاں شاخ پر ایک قانع خط دکھائی دے تو دنیوی آرزوئیں پائے تکلیف کو نہیں پہنچ پاتیں۔ مذہم قدم پر گزریں، جسے کی نافرمانی یا بے وفائی، ذاتی غلطیاں، اخلاقی غامضیاں، غرض کہ طرح طرح کی مشکوکات سے بھرپور پیش آتی رہتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی زندگی ایک نامراد جگہ پر سسل بن جاتی ہے (نقشہ نمبر ۹)۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسے شخص کے کردار میں رحمت، بے باقتدار، خود بینی اور غیر متدل غور کے عناصر قدرے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور غیر شعوری طور پر اس کے قول و فعل سے یوں ظاہر ہوتے ہیں کہ اس کے ماحول کا موسم ناخوشگوار سا رہتا ہے۔ اس کی عاقبت نا اندیشی کا عالم ہوتا ہے کہ اس کے حلقہ متعین کے افراد اس کی سرعام مذمت اور نکتہ چینی کے شکار ہوتے جیتے ہیں۔ ایسے تو ہیں آئینہ سلوک کا فطری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوست دشمن بن جاتے ہیں عزیز بے اور دشمنے اداوں پر ہی موقوف نہیں بلکہ اس کے خٹے لانے والے اور طالع بھی اس سے بطور حق کرنے لگتے ہیں۔ اگر بد نصیبی سے سنا ہو جائے تو ہر جیسے بدلنے سے آگے پیچھے ہوجاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ کسی کے لیے بھی مکمل خیر اس کے خٹے سے نہیں نکلتا اور دوسرے لوگ بھی اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے اچھے الفاظ سے کم ہی یاد کرتے ہیں۔

ایسا شخص اپنی غلاب ماحولوں کے باعث تنہائی کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے اور اگرچہ اس کے دل میں دل چاہی کہ زندگی گزارنے کی خواہش ہے تب بھی ہے کہ لوگ اس سے کنارہ کشی کر رہتے ہیں۔ اس وجہ سے دل ہی دل میں مذمت اور کلاما رہتا ہے اور حیرت تو یہ ہے کہ خود بینی کے باعث اسے اپنی ذات میں کوئی خامی نظر نہیں آتی۔ وہ تصور دل سے بے وفائی اور بدلے کی ناسازگاری کا سدھار کھو کر رہتا ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ کرب باطنی اور غریب انداز کا سبب اس کی اپنی ہی ذات ہوتی ہے۔

جہاں سے زندگی کی گھیر شروع ہوتی ہے وہیں سے دماغ کی کھیر بھی نکلتی ہے۔ ان

دولت و شہرت کے ماحول میں آنکھیں کھولتا ہے اور عیش و نعمت کے گمراہی میں پل کر جوں ہوتا ہے۔ اس کی ہر خواہش پچھن ہی سے پوری کی جاتی ہے۔ شہرت و دولت اسے ورستے ہی میں ملتی ہے۔

اس کے مزاج میں عمرانی کی پیدائشی خواہش ہوتی ہے۔ وہ فطرتاً اپنی بات اور اپنا کلام سنوانے کی طوط باں ہوتا ہے۔ حسب و نسب پر غرور، عودنی مرتبے کا احساس اور ذاتی عظمت کا گھمنڈ اس کے غیر کے قریب غناصر ہیں۔

علم و فضل سے شغف، شاملا زہد اسرات سے دلی رغبت، بڑے مہمان پرورد و نمانش و دو و دہش، اصحاب سے مروت اور دشمنوں سے بلا ممانعت اس کی جہیت کے نمایاں عناصر ہیں۔ وہ مذہبی ہوتا ہے اور رحم دل بھی۔ جس پر مہربان ہوجائے اسے ہلا مال کر دیتا ہے اور جس پر عتاب آجائے اسے بے رحم و بے رحم سے کھٹا کر دیتا ہے۔ خواہش متعلیٰ یوں ہوش مند، دانا، مردم شناس ہوتا ہے۔ اس کے باوجود غرور و نفس، خواہش متعلیٰ دنیوی، املاک اور عالی نشی کا گھمنڈ، ایسے عناصر اس کی جہیت میں اعتدال سے قدرے دافر ہی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے گرد مصاحبین اور شاغلاں اور باب غرض کا ایک حلقہ مرتب کر لیتا ہے جس کی دنیوی ضرورتوں کی تکفالت وہ بیشتر اپنے ہی ذمے لے لیتا ہے۔ وہ جابک دلی سے ان کی خدمات اور صلاحیتوں سے کام تو لیتا ہے مگر ان کی اپنی حقیقی تقدیرات کا علم بھر احساس نہیں ہونے دیتا۔ اس کی سیاست و داناائی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ نہ صرف ان لوگوں کو اپنا لیتا ہے بلکہ ہمیشہ ہمیش اپنی کرم فرمائوں کا مہربان احسان رکھتا ہے۔

نظم و نسق کے کاموں سے اسے گہرا ذوق ہوتا ہے۔ دست و نظر اور کشادہ دلی سے اپنے محلے اور کامندوں سے پیش آتا ہے۔ ان کی غریبوں کو سراہتا ہے اور کمزوریوں سے دگر دگر کرتا ہے جس کے باعث اس کے ارکان عمل بڑی جانفشانی اور وقار داری سے اس کی خدمت کرتے ہیں اور دل سے اس کے مفاد کا خیال رکھتے ہیں۔

ایسا شخص فی الجملہ عالی حوصلہ، فیا من منظم، دیوار و زور، مغرور، جابک دلی و سیاست اور مردم شناس ہوتا ہے۔ دنیوی جاہ و جلال کا تقاضا اسے نفاعت کے جوہر سے ماری ہی دکھاتا ہے

دو دون کیوں کا مقام آغاز مشترک ہے۔ زندگی کی لکیر انگوٹھے کے گرد گھوم کر گلائی کی طرف بڑھتی ہے۔ گروہ داغ کی لکیر تجھ کی سطح کو قطع کرتی ہوئی سامنے کی جانب چلی جاتی ہے۔ داغ کی لکیر ذہنی استعداد و ادائیگی صفا میتوں اور باداشت، عقل و فہم، تجھیل و نظیر پر روشنی ڈالتی ہے۔ نیز صافی نگاہیت اور ذہنی امراض کے باہرے میں بھی اس کی لکیر کی ساخت، روشن اور دھڑسے پہلوؤں سے حکم دیا جاسکتا ہے (نقشہ نمبر ۱۱)۔

جب زندگی کی لکیر داغ کی لکیر سے متصل شروع ہو کر آغاز کے فوری بعد ہی دونوں خطوط واضح اور ایک دوسرے سے علیحدہ اور تفاوت سے اپنی اپنی نظری گزر گاہ پر پہنچ جاتیں تو یہ طبیعت میں چند ایسے عناصر کو بتا دیتی ہے جن کا اثر تمام زندگی پر پڑتا ہے (نقشہ نمبر ۱۱)۔ یعنی لکیر کا ایسا آغاز مزاج میں احتیاط اور ہر کام کو سوچ بچار کرنے کی طبیعت کی نشانی ہے۔ ایسا شخص عیلم اور دوسروں کے احساسات کا احترام کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ دل کی بات ہوتا ہے۔ جلد بازی سے پرہیز کرتا ہے۔ عمل میں اعتدال اور تعلقات و مراسم کا خیال رکھتا اس کے مزاج کے نمایاں عناصر ہیں۔ احساسات کی نزاکت اور ہوش مندی کے باعث وہ دلی جذبات کا اظہار نہیں کرتا ہے۔ سوچنے کا عادی اور باعوم کم گو ہوتا ہے۔ اگرچہ اپنے خیالات و جذبات پر کافی قابو ہوتا ہے لیکن اگر اس کے دل کو تھیں لگے تو وہ اندر ہی اندر گھٹکتا ہے اور بہت دلوں تک اس کے باطن میں ایک نوع کا جیساں بابرہتا ہے۔

اس کے برعکس اگر کوئی شخص اسے وقت میں اس کے کام آجائے تو وہ اس کا سامنا نہیں سمجھتا اور موقع پا کر کشادہ دلی سے ملائیک پیش کرتا ہے۔ اور اگرچہ جس شخص سے اسے رنج پہنچا ہوا ہے سمجھتا نہیں، لیکن اس کے کردار میں یہ بھی خوبی ہے کہ اگر کسی شخص صافی ہانگے تو دل سے صاف کر دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسے مسلسل پریشان کرتا رہے اور دشمنی سے باز نہ آئے تو اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اسے آزادی دے کر دھک دے یا اسے نہ لڑائی میں مول لیتا ہے اور نہ ہی سب کچھ چھوڑ کر کسی کو آزار پہنچانے کے واسطے ہوجاتا ہے۔ جب یہ دونوں لکیریں متصل شروع ہوں اور اسی طرح نصعت، ایک نیک لکیر میں

ایک خط کی صورت میں فاصلے کریں تو یہ اچھی نشانی نہیں (نقشہ نمبر ۱۱)۔

ایسا اتصال بہت ہی حساس طبیعت کا پردہ فاش کرتا ہے۔ ایسے شخص کو اپنے جذبات پر بہت ہی کم قابو ہوتا ہے۔ وہ ذرا خفا سی بات پر مشتعل ہوجاتا ہے۔ زود رنجی، خود اعتمادی کی کمی، احساسات کی شدید نزاکت اور کم حوصلگی اس کی واضح نمایاں ہیں۔ ایسا شخص ویسے ترقی آؤ معمول علم کی اچھی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ بایں ہمدرد جس قدر بھی پڑے اور علم و فضل سے مالا مال بھی ہوجائے تو وہ سدا ڈر پرک ہی رہتا ہے، اور اسے اپنی ذات پر کبھی بھی کامل اعتماد حاصل نہیں ہو سکتا۔

وہ دوسروں سے اکثر و بیشتر کبیرہ خاطر ہی رہتا ہے اور ہر مسئلے میں مٹا ذاتیات پر اُتر آتا ہے۔ وہ درحقیقت احساسی کمزوری کا شکار ہوتا ہے مگر دل کا کڑا نہیں ہوتا البتہ تعریف کا بہت بخیر کا مت ہے۔ اس کے ساتھ اگر ہمدردی اور صلاحیت سے سلوک روا رکھا جائے تو اس کی حساس طبیعت پر بہت مفید اثر ہوتا ہے، خلوص، حوصلہ افزائی اور راہنمائی سے اس کے اچھے جوہر بھر پور ہوتے ہیں اور وہ دل سے احسان آتا ہے۔ یوں یاں پسند ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کسی معاملے یا واقعے کے روشن پہلو پر بہت کم نظر ڈالتا ہے۔ ویسے اس کے انداز سے علم و دقت کے کمزور ہونے کا پتہ چلتا ہے ساری دنیا سے مستقل شکایت رہتی ہے۔

اگر زندگی کی لکیر صاف و کشیدہ ہے لیکن رنگ سمجھنے میں چلی جائے تو کوئی غمی اور حساسیت کی حد نہ ہوجاتی ہے۔ ایسا شخص عیلم و دکان ہوتا ہے۔ نہ اپنی ذات پر اور نہ کسی دوسرے پر اسے بھروسہ ہوتا ہے۔ احساسات کی شدت زود رنجی، جذبات کا قلب اور بڑبڑلی گویا اس کی طبیعت کے اجڑا ہوا ٹھنک ہوتے ہیں۔

ایسا شخص بہت منہم زندگی گزارتا ہے۔ ہر ایک سے اچھا اور رنجیدہ رہتا۔ ہر کسی پر شک و گمان، بدگمانی اور کینہ گویا اس کے لیے طبیعتی امور ہیں۔ اس کے اعصاب و احساسات کی کمی کے بعد یہ بڑی خرابی شائد نہ ہوتے ہیں اور وہ ہمیشہ واقف اور عیلموں کے مرکز میں چھٹا رہتا ہے۔ حالے کچھ بے حس و ہوش بھی ہوتا رہتا ہے۔ اس کی زندگی ایک مستقل عذاب بن جاتی ہے، وہ بھی اور کہ وہ بڑی مصلحت میں اسے بہت کم کامیابی حاصل ہوجاتی ہے۔ یعنی

نعلنگ بھی بے آگاہ سمجھتی ہے۔ نہ اس کے دوست ہوتے ہیں نہ اہل غار اس کا احترام کرتے ہیں۔ درحقیقت سبھی اس سے گریز کرتے ہیں۔ اس کی تنہائی اور بربادہ جی میں مسکونی میں خود ساختہ چیزیں ہیں۔

زندگی کی کبیر چوب دماغ کی کبیر سے طیفہ اور غیر متعلق آغاز کرے اور بعد ازاں نہ ہی اپنی راہ لے کر اس تعداد کا بحران دونوں خطوط کے پہنچا جاتا ہے، بغور جائزہ لینا چاہیے جب یہ فاصلہ جو کے دانے کے برابر ہو تو یہ غمزدہ علامت ہے۔ یہ خود افسادی، جرأت کردار اور آگے بڑھنے کی بیدار تہ کا آئینہ دار ہوتا ہے (نقشہ نمبر ۱۲)۔

ایسا شخص ہوش مند، بیدار، مغز اور بے باک ہوتا ہے۔ نئے نئے مفید منصوبے سوچنے اور ان میں پروان چڑھانے کے عمل طریقے اختیار کرنے کی مٹی صلاحیت بھی اس کے مزاج میں غامض قوی ہوتی ہے۔ اس کے اندک میں تازگی، عمل میں جسارت اور ارادوں میں وسعت ہوتی ہے۔ حریت پسندی اس کا نمایاں جوہر ہے۔ نہ وہ طاقت کے سامنے سر قلم کرتا ہے نہ ہی دلاؤ و سرکشی کا مرکب ہوتا ہے۔ لیکن اسے اگر یقین ہو جائے کہ کوئی شخص یا نظام جابرانہ ہے اور اس کی مخالفت اس کا فرض ہے تو وہ بے دھوکہ میدان میں اُتر آتا ہے اور نہایت حکمت و دانش اور مصلحتی سے مقابلہ کرتا ہے۔

اس کی حیثیت ترقی، اصلاح اور ترمیم کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ زیر دستوں سے دل کی ہمدردی رکھتا ہے اور ان کی اعانت و رہنمائی پسند کرتا ہے۔ فرودہ روم اور اسراف کا دشمن ہوتا ہے۔ وہ اولوالعزمی اور جرات گردار کے ساتھ ان کی اصلاح و ترمیم کے لیے مناسب مادی عمل میں نہ آتا ہے اور یہ علوم اپنے مقصد میں کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ بدلتے پسندی کا مختصر بھی اس کے کردار میں کافی نمایاں ہوتا ہے اور یہ وجہ ہے کہ وہ اپنے نئے خیالات یا منصوبوں کو عملی طور پر آزمائے کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے جو مختصر ماحول میں

نئے نئے شوق ہوتا ہے۔ درودہ سہی کی جیل سے نکلنے کی بھی تمنا کرتا ہے۔

مردم شناس ہو جاتا ہے۔ اس کے لب و لہجہ میں غیر معمولی جاذبیت ہوتی ہے۔ بات چیت میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے وہ موزوں الفاظ اور بریل محاورے استعمال کرتا ہے۔ درحقیقت اس میں زبان پر بڑا ماحول حاصل کرنے کی بڑی اچھی صلاحیت ہوتی ہے۔

طبیعت کے لیے چینی اور بے مبری اس کی اہم نمایاں ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات اس کے اعمال و گفتار میں عجلت پسندی کے عنوان نظر آتے ہیں۔ قیادت کا جوہر اس کے منہ میں ہوتا ہے۔ غلط بڑا اور طبیعت کشادہ ہوتی ہے۔ ذاتی معاملات میں خوش خلق، ہمدرد، ایثار پیشہ اور اچھا دوست مگر بہت ہی ٹیڑھا و دشمن ہوتا ہے۔

زندگی کی کبیر دماغ کی کبیر سے جب زیادہ تفاوت سے شروع ہو تو جس قدر یہ درمیانی فاصلہ زیادہ ہوگا اسی قدر طبیعت اور مزاج کا سال بدلتا جائے گا۔ چنانچہ جب یہ فاصلہ ایک چوتھائی اچ کے گنگ ہوگا ہو تو کبھی کی جلد بگڑ جائے گی۔ وہ اس قدر عجلت پسند ہوتا ہے کہ نہ تو اسے اپنی زبان پر نا ہو سوتا ہے نہ عمل پر، نیز امتیاز و اعتدال سے اسے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا (نقشہ نمبر ۱۳)۔

بظاہر ایسا مسموم ہوتا ہے کہ اس میں بہت خیرات ہے اور وہ دل گردہ دکھائے۔ مگر سچ قوی ہے کہ وہ اس قدر بہت بہت ہوتا ہے کہ جو کچھ کسی کام میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، بہت بردہا ہے۔ اس کے کردار میں ٹھکی اور استقلال کے عنصر بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مختلف المراج ہو سکتے اور کسی بھی کام میں زیادہ عرصے تک دل جمعی سے دھیان نہیں دے سکتا۔ ان کے خیالات و جذبات میں تیزی کے ساتھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ تاہم ہر امر مزاج کی وجہ سے اس کے قوی و ضعیف پر بھر دیا کرتا ہے۔ بہت سے نہ وہ کہیں کہیں طبیعت سے خاموشی رہتے ہیں۔ مسلسل باتیں کرتے ہیں۔ دھرتی دھرتی پھرتا ہے۔ اور اگر کہیں جبری طور پر اسے سکنا یا غصہ پڑے تو اسے تو بہ سے تپ۔ تن کی کانٹے لگتے ہیں یا سبز رنگیں بن جاتے ہیں۔ غرض کہ یہ مادی طور پر کسی حرکت کرتے ہیں جو اس کی جی بے مبری اور بے تہی کا پردہ فاش کرتی ہیں۔ اس کے فکر و مشق و عمل میں ایک طرح کے غمزدہ ہوتے ہیں۔ غمزدہ ہونے کے باعث بیشتر کام میں

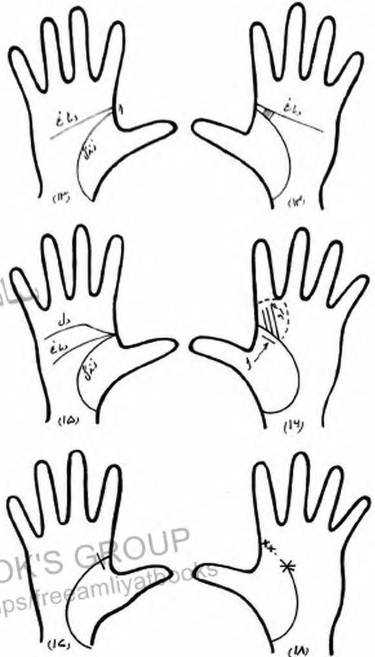
اگر یہ فاصلہ بہت ہی زیادہ ہو تو ایسے شخص کا گندہابی حافظہ ہے۔ اس کی طبیعت کی بڑی اور کڑواہٹ کا استعارہ کے ایسے ایسے کرشمے دیکھیں جن آتے ہیں جن کی توقع ان ہی افراد سے کی جاتی ہے جن کا دماغ ذہانت ہو چکا ہو۔
جب زندگی کی لکیر دماغ کی لکیر سے غیر متصل ہو اور کافی فاصلے سے شروع ہو لیکن زندگی کا دماغ کی لکیر سے ایک یا ایک سے زائد شاخیں نکل کر دوسری لکیر سے مل جائیں تو یہ مقدمہ ملاپ ہے (نقشہ نمبر ۱۳)۔

ایسی شاخیں بے مہینہ، انتشار، نامعنی طبیعت کے حق میں افسوس کا کام دیتی ہیں۔ اگر مہینہ طبیعت میں بے تابی کا عنصر تو رہتا ہے مگر اس کی شدت میں نمایاں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ حقیقت غور و امتیاز کے امانت کے باعث مزاج استوار ہو جاتا ہے۔ اور بعض حالات میں اگر ایسا شخص غیر ارادی طور پر غیر متدلی قول و فعل کی طرف مائل بھی ہو جائے تو آپ سے آپ کوئی داخلی صلاحیت اس میں ایک نوع کا عموماً عنصر اڑ پڑا کر دیتی ہے جس کے باعث وہ انتہائی غلط اقدام اور بے فائدگی سے بچ جاتا ہے۔

زندگی اور دماغ کی لکیریں اگر متصل آفاذ کریں اور دل کی لکیر نیچے کی جانب اس قدر جھکے کہ وہ بھی ان سے مل جائے تو یہ نہایت مخوس ملاپ ہے (نقشہ نمبر ۱۵)۔
ان تینوں لکیروں کا آغاز میں ایسا اتصال اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں ایسا ملاپ ہے اسے مرگ ناگمان کا شکار ہوئے کا خطرہ ہوگا، اور یہ کسی شدید صدمہ یا مانعہ مانعے کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ یہ بتانا کہ کس عمر میں ایسا ہوگا آسان نہیں ہے۔ ایسا شخص جو اس مرگ بھی ہو سکتا ہے اور پورا سال بھی۔ یہ نشانی محض یہی بتاتی ہے کہ موت کیسے واقع ہوگی۔ بقیہ کی کئی دوسرے نشانات سے وقت اور زمانہ محدث کا پتا لگایا جاتا ہے اور یہ مارت و مشق کے بغیر مملات سے ہے۔

زندگی کی لکیر کو قطع کرنے والا خاص نشان

زندگی کی لکیر سے پہلی انگلی کے نیچے اگر ایک واضح شاخ نمودار ہو اور گرد کے بھار کی



ظرف بڑھ کر ختم ہوتی ہوئی نظر آئے تو یہ بتاں ہے کہ زندگی کے ابتدائی زمانے میں والدین یا خاندان کو نوعی فوج حاصل ہوتا ہے۔ اس کا غرض گوارا اثر خاندانی حیثیت پر برہنہ ہے جو حوصلہ افزا ہوتا ہے۔ نیز اسی عمر میں صاحبِ علامت کی اپنی تعلیم و تربیت کا باقاعدہ اور مزید انتظام بھی ہو جاتا ہے۔ جس سے اس کی آئندہ زندگی کے سونے کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں (نقشہ نمبر ۱۰)۔

اشخاص شریعہ سے بھی غافل ہوتا ہے کہ گھر کے محدود ماحول سے باہر کی دنیا میں نکلنے کا موقع مناسب نہ ہو کیونکہ، اور ایسا شخص اپنے گھروں سے واقف ہونا چاہتا ہے۔ اس کی فہم و فراست میں نئے تجربات کا اضافہ ہونا چاہتا ہے۔ الغرض اس کی ذہنی نشوونما میں یہ خط سنگ میل کا حکم رکھتا ہے۔ نیز شعوری طور پر ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ اس کی ایک انفرادی حیثیت بھی ہے اور اس دریافت کا اس کے کردار و نفسیات پر از حد عمدہ اثر ہوتا ہے۔

اس شاخ کے بعد اگر مزید شاخیں زندگی کی کلیہ سے خود راہ پر گامزن کی طرف برہنہ ہوتی دکھائی دیں تو یہ بتاتی ہیں کہ درجہ بدرجہ اہم تعلیمی مراحل سے نایاب کامیابی کے ساتھ بڑھتا جا رہا ہے۔ نیز یہ بھی بتاتی ہیں کہ اس کے ادبی خاندان پر تدریج فلاح و سربلندی بہرہ دے رہے ہیں۔ اس فروغ خاندانی سے اس کی خود راہ میں انفرادیت پر مزید فروغ و اثرات مرتب ہوتے چلے جاتے ہیں (نقشہ نمبر ۱۱)۔

بعض باتوں میں زندگی کی کلیہ کے متوازی کچھ عقائد سے اندرونِ جانب، ایک واضح کلیہ آغاز کے بعد سے کچھ خاصے ملک اس کا ساتھ دیتی ہے۔ ایسی کلیہ بہت ہی اہم ہوتی ہے۔ کیونکہ آغاز کے اس مازک اور تیز دور میں یہ کسی قریبی عزیز کی گمراہی کی علامت ہے۔ مزید یہی بہت اور غرض گوارا اثر کی آئینہ دار ہے جس کا نفسیاتی استفادہ طبیعت میں ایک خاص قسم کی حکمی اور احساس کا کام دیتا ہے۔ اس شخص پر ایک عجیب و غریب یاد کی طرح دل میں جاگزیں رہتا ہے (نقشہ نمبر ۱۲)۔

اگر یہ متوازی خط زندگی کی کلیہ سے بہت ہی قریب ہو تو قریبی رشتے دار کی مرحمت و شفقت کا پتا دیتا ہے اور اگر کچھ دے دے واقع ہو تو ایسے فرد کی طرف اشارہ ہے جو اگرچہ قریبی نہیں ہو مگر اہل خاندان سے اس کا رابطہ و تعلق خاصا قریبی ہوتا ہے (نقشہ نمبر ۱۳)۔

زندگی کی کلیہ کو آغاز کے قریب انگوٹھی کی طرح کی طرف اگر ایک کلیہ قطع کرے تو یہ انگوٹھی کے ایام میں کسی ایسے واقعے کی طرف اشارہ کرتی ہے جس کے باعث بہت ہی دلی کوفت ہوتی ہے۔

ایسا واقعہ کسی ایسے شخص سے متعلق ہوتا ہے جس کا تعلق خاندان سے بہت قریبی ہوتا ہے۔ بیشتر یہ کسی فرد خاندان سے بدسلوکی کی نشانی بھی جاتی ہے۔

ایسی علامت کا نفسیاتی اثر بہت خواب اور پرہیز ہوتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے شخص کی ہوشیار یاد بہت دلفز تک دل میں رہتی ہے اور ایسا تاثر چھوڑ جاتی ہے کہ زندگی کی گزرگاہ میں جب بھی کسی ایسے شخص سے واسطہ پڑتا ہے جو مشکل و مصورت یا عادات و فضائل میں اس سے مشابہت رکھتا ہو تو حامل نشان کو غیر شعوری طور پر آپ سے آپ خطرے کے شرب کا احساس ہونے لگتا ہے اور وہ داخلی طور پر ملافت کے لیے مستعد ہو جاتا ہے (نقشہ نمبر ۱۴)۔

ایسا نشان جب بھی کسی بچے کے قریب دیکھا جائے تو کسی خور کو بچنے سے پہلے والدین یا خاندان کے بزرگوں کا فرض ہے کہ مستقبل خوف کو دل میں گھر گھر لگا دیں کیلئے کارگر کو تلاش کریں۔ ان کی بروقت توجہ اور حوصلہ دہی سے متعلق فرد یا واقعہ کی نیاں کاری داخلی ماحول سے اور کچھ میل کر حامل نشان خوف و وحشت سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اگر اصلاح مال و ذکی جائے تو اس کا اثر غیر شعوری طور پر مصلوب اور نفسیات پر کچھ اچھا تاثر نہیں ہوتا۔

زندگی کی کلیہ شعوریوں میں اگر کئی چھٹی ہو تو نفسی کے ایام پر ایاموں کا تسلسل بن جاتے ہیں اور اس پر وہیں تارے کا یا خط کا نشان بھی نظر آئے تو شخصت پر ایسی یا مادے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے (نقشہ نمبر ۱۵)۔

سب سے زیادہ خواب نشانی زندگی کی کلیہ کا ابتداء میں زنجیر وار ہونے ہے۔ ایسی صورت میں بچہ ایسا لوگ کا زمانہ بن جاتا ہے کہ نشوونما میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور جسم میں توانائی آنے ہی نہیں پاتی۔ ایسا بچہ بڈیوں کا بچہ دکھائی دیتا ہے (نقشہ نمبر ۱۶)۔

زندگی کی کلیہ کے آغاز سے متعلق باہر کی طرف چرخی کا سالم چھوٹا نشان دکھائی دے تو یہ بچہ نفس کے مددگار کا مقام بدل جانے کی علامت ہے جس قدر ایسی چرخیاں ہوں گی اتنی ہی تبدیلیاں ہوتی رہیں گی۔ ایسی نشانیاں اگر ایسے بچوں کے ہاتھ میں نظر آتی ہیں جس کے باپ کے کاہنہ یا ملازمت یا ایسے ہی اور کے باعث متاثر ہوتے رہتے ہیں (نقشہ نمبر ۱۷)۔

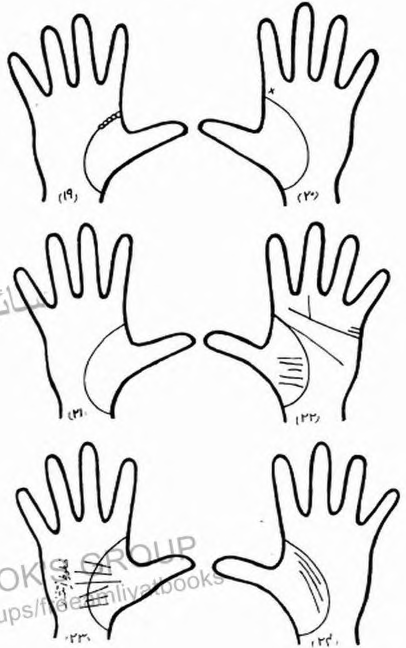
ایسے متاثرہ اس کا اثر نفس کی ذہنیت میں ایک قسم کی اضطراری کیفیت پیدا کر دیتے ہیں

اور پے دپے ماحول کی تبدیلیاں اس کی نشوونما کی راہ میں کسی حد تک غیر مفید ہی ثابت ہوتی ہیں۔
ذہنی نمود کے اس دھندلے دور میں مقامی تبدیلی کا ایسا مسلسل جمیعتِ خاطر اور طبیعت کے عنصرِ اثر
کے لیے کوئی خاص طور پر فائدہ بخش نہیں ہوتا۔

ایسے تبادلوں کا ایک خوشگوار پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ طبیعت میں شروع ہی سے گونا گوں
حالات سے ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور آگے چل کر کشید و فزائیت
سے اچھی طرح مددہ برآ ہونے کی استعداد ابھر آتی ہے۔

غیر متین قیام کے باعث بچپن میں بہت کم ہی محکمِ دوست بنائے جاسکتے ہیں جس کی وجہ
سے بولکین اور جرانی میں 'مقیم زندگی' کی خواہش بڑھ جاتی ہے اور عام طور پر ایسے کام یا طرزِ حیات
کی طرف طبیعت خود سے مائل ہوجاتی ہے کہ جس کا تحقق ایک متین قیام گاہ اور مستقل رہائش سے ہوتا ہے
یہ لیکر جب سالم اور لیے طرب یا دوسرے نشانات سے محروم آواز کرے اور شروع کا ضعف
انچھوڑ دافع اور گہرا ہوتو ایسا شخص مقامِ بیدائش ہی میں نشوونما پاتا ہے۔ اس کی طبیعت میں ایک
قسم کا استحکام پیدا ہوتا چلا جاتا ہے اور گھر اور گھر والوں سے موانست میں گہرائی اور اعتماد کے پہلو
انجھرتے چلے جاتے ہیں۔ اس کا دل گرد و پیش اور تار ب کی حیثیت کے فطری جذبے سے معمور رہتا
ہے (دفعہ نمبر ۲۱)۔

درحقیقت وہ اپنی ایک چھوٹی سی دنیا بنالیتا ہے۔ کھیل کود کے ساتھیوں سے ربط اور
تعلق استوار کرتا ہے اور بچپن کے ایسے مراسم کا اثر اس کی تمام زندگی پر ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت
ماحول میں کسی قسم کی اہم تبدیلی سے نشتر ہوجاتی ہے اور جب تک اچھی طرح بالغ نہیں ہو یا اسے
باہر کی دنیا سے کٹ کر سابقہ نہیں چڑتا یہی وجہ ہے کہ زندگی کے کٹھن پھیر اور گونا گوں حالات
سے مطابقت اور ہم آہنگی کی صلاحیت کم ہی ابھرنے پاتی ہے۔ یہ متعلقہ افراد اور ماہری گروہوں سے
اُسے اہمیت کا احساس ہوتا ہے اور یہی حالت بابتدائی سے وہ جتنا گریز کرتا ہے کہ جس میں اس
کے ماحول کا نفوس اثر نہ ہو۔ وہ درحقیقت ایک متین ماحول کا وہی ہوتا ہے اور غیر محسوس طور پر
ایسی عادتیں اختیار کرتا جاتا ہے جو آگے چل کر اس کے طرزِ حیات کا محور بن جاتی ہیں۔ اس میں ان میں
کا ایک فائدہ ضرور ہوتا ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنے ماحول اور مفید قسم کے فضائل کو اپنانے کی کوشش



کہتا ہے جن میں انہوں سے قُرب، احباب سے محکم رابطہ اور گود پیشی سے گھرے لگاؤ کے عناصر پائے جاتے ہیں۔

زندگی کی گھیر کے بیان میں اس سے قبل ولادت اور بچپن سے متعلق جدیدہ حالات کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ اب آئے دالے برسوں سے مختلف احکام کے لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عمر کے تعین کے طریق کار کا جائزہ دیا جائے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ کسی ولادت کا انکسیر کس سال میں رونما ہوگا۔ عمر کے تعین کے نیز درحقیقت اس فن کی عملی اہمیت بہت کم رہ جاتی ہے بلکہ لاعلمی اور ذہنی کسب کا باعث بن سکتی ہے۔

وقت فی نفسہ غیر متعلق ہے۔ انسان احساسات و عزم کا اس پر قطعاً کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ دن اور رات ماہ اور سال ایک تعین کے ساتھ بلا کم و کاست گزرتے چلے جاتے ہیں۔ غرضی کے اوقات ہمارے اسامی مسرت کے باعث ہمارے زعم کے مطابق جلد گزر جاتے ہیں اور مشکل کے طویل تر ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ غرضی ہمارے ذاتی احساسات کا تاثر ہے۔ وقت درحقیقت اپنے بے بدل تعین کے ساتھ دھار ہے اور کوئی لمحہ تو دن و راتوں رات سے زیادہ اور ذہنی کم وقت میں مرحلہ ضروریہ طے کرتا ہے۔

دست شناسی کے بعض متعین کا خیال ہے کہ بچپن، جوانی اور بڑھاپے کے سالوں کے لیے زندگی کی گھیر کے یوں حصے نشان دیکھے جاتے ہیں کہ ابتدا کے دس سال کے لیے جس قدر گھیر کا حصہ وقت کا جائزہ جوانی کے دس سال سے بہت زیادہ ہوا اور بڑھاپے کے مقابلے میں بہت ہی ناخصل ہو۔

اس طریق کار کا سب سے نمایاں نقص یہ ہے کہ وقت کو احساسات انسانی کا تابع قرار دیا گیا ہے بلکہ حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔ وقت آزاد ہے، بے متعلق ہے اور اس کی گزرگاہ اہل اور نااہل ترسیم و تدبیر ہے۔ وقت کی حقیقت متعین ہے اور ہر چہ سے بے نیاز چلا جا رہا ہے۔ انسان داس پر ناقص ہے نہ اس کی روش متعین کسی قسم کی تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔ البتہ اپنی ضرورتوں اور کاموں کے سلسلے میں اس سے ایک پیمانے کے طور پر استفادہ کر سکتا ہے۔ جو کہ وقت غیر متعلق ہے اس لیے اس کی نمائندہ تعداد یا پیمانہ نہیں جذبات انسانی سے غیر متعلق

ہونا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے تذکرہ بالا نظریہ تعین وقتی کی کبھی حمایت نہیں کی۔ میری رائے یہ ہے کہ ہڈی کی گھیروں پر وقت کے تعین کے بارے میں افادات کی نشان دہی مادی تفاوت، ہی کی صورت میں درست ہو سکتی ہے۔

اہل ہندو کے ہاں تعین عمر کے چند ایسے طریقے رائج ہیں جو اس اصول کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور تجربہ بھی اسی بات کا شاہد ہے کہ بچپن کے دس سال بڑھاپے کے دس سالوں سے ذیلے ہوتے ہیں نہ ہی جھوٹے۔ پس دونوں زمانوں کے لیے زندگی کی گھیر کی مادی حصوں میں تقسیم ہی درست ثابت ہو سکتی ہے۔

عمر کے تعین کا طریقہ کار

عمر کے تعین کا جو طریق کار میں اپنی زندگی میں استعمال کرتا ہوں اسے سمجھانے کے لیے ایک طویل بحث اور تفصیلی بیان کی ضرورت ہے۔ اور یہ مطالعہ عمومی دست شناسی کے لیے شاید زیادہ مفید ثابت نہ ہو سکے۔ بہر کیف محنت کے ساتھ اوقات کا تعین مشق اور تجربے کے بغیر محالات سے ہے اور کم و بیش پچاس سالہ علمی دست شناسی کے بعد بھی یہی ماننا پڑتا ہے کہ بڑے عجیب صورت ذات، الٹی ہی ہے، اور ہر قسم کی تربیت اور تجربے کے باوجود بھی ذہن انسانی قطعی سے متبرا نہیں ہے۔

عام استعمال کے لیے میں نے اپنی انگریزی کتاب HOW TO READ HANDS میں طریقہ مفروضہ کا یعنی اس طریق کار کا جس کی نوسے گھیروں پر دس سالہ زمانے کے مطابق نشان دہی کی جا سکتی ہے، اجمالی ذکر کیا ہے۔ یہ تقابل عمل طریق کار ہے۔ عام فہم اور مفید ہونے کے باعث اس کا اب قدرے تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

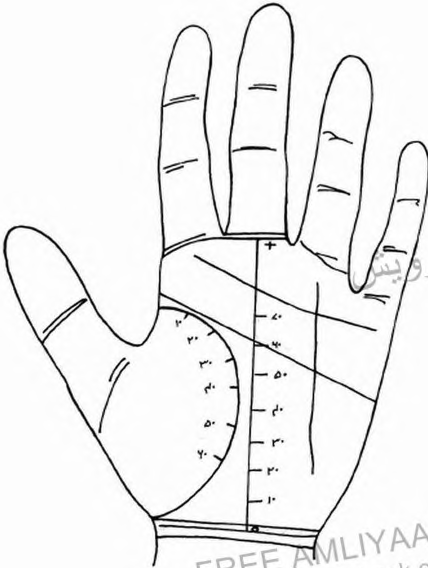
دریائی انگلی جہاں پھسلے متنی ہے وہاں سے ایک گھیر بنتی ہے۔ یہ پھسل کی انسانی طوالت کی بلانی مد ہے اور تعین زمانہ کے نقطہ نظر سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ پھسل جہاں کافی ہے یعنی ہوتی ہے، وہاں پر کلانی میں دو تین واضح اور گہری گھیریں نقش ہوتی ہیں۔ یہ کلانی کی گہری کلانی ہیں۔ سب سے اوپر والی گھیر اس مقام پر واقع ہوتی ہے جو کلانی اور پھسل کے درمیان درمیانی

کا حکم رکھتا ہے۔ کھائی کی یہ بالائی نکر قیتمین زمانہ کے معاملے میں بڑی اہم تصور کی جاتی ہے۔

جب درمیانی انگلی کی ترقی گہری گہیر متعین کر لی جائے اور کھائی کی بالائی نکر کی بھی سمت کے ساتھ نشان دہی ہو جائے تو ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لیتا جاپیے۔ فرض کیجیے کہ یہ فاصلہ ساڑھے چار انچ لیا ہے تو جب یہ لمبائی درست طور پر معلوم ہو جائے تو اس کے بعد ان دونوں خطوط کے درمیانی فاصلے کا نصف لے لیا جائے۔ انگوٹھے کے نیچے زہرہ کا پُر گوشت اُچھا واقع ہے۔ اس پُر گوشت کے گرد زندگی کی نگہریک واضح قوس کی صورت میں نقش ہوتی ہے۔ پتیلی کی نصف لمبائی کی جہاں پر نشان دہی ہوتی ہے، وہیں پر زندگی کی نگہریک ایک نشان لگایا جائے۔ طریقہ عشرہ کے مطابق یہ نشان زندگی کی نگہریک چالیسویں سال کا پتا دیتا ہے۔ جب چالیسواں سال متعین ہو جائے تو وہاں سے زندگی کی نگہریک کے ابتدائی مقام کی طرف چار سواری حصوں کی نشان دہی کر لی جائے۔ اس کے تین حصے نہیں، بیسویں اور دسویں سالوں کے سواری حصے نشان زد کر دیے جائیں۔ اسی میزان سے چالیسویں سال سے آگے دس دس سالوں کے سواری حصوں پر نشانات لگائے جائیں۔ یہ چالیسویں سال بھی انیس سالوں کی نشان دہی ہوگی۔ جب پتیلی کی لمبائی ساڑھے چار انچ ہو تو عمر کی نگہریک دس سال تفاوت نصف انچ کی طوالت کے برابر ہوتا ہے۔ عام باتوں میں یہ میزان درست ہی ثابت ہوتی ہے۔ تجربہ اور مشق و صبر سے اس پر دائرہ میں ضروری ترمیم و ترمیم کا طریقہ رفتہ رفتہ آجاتا ہے اور واردات و وقوعات کا سال و زمانہ سمت کے ساتھ بتایا جاسکتا ہے۔

یہ درست ہے کہ جو طریقہ کار میں اپنی عملی درست شناسی میں استعمال کرتا ہوں اس کے ذریعے سے مہینوں اور وقتوں کا اندازہ بھی بعض حالات میں ممکن سمت کے ساتھ لگایا جاسکتا ہے۔ مگر جیسا کہ آپ کو پکا ہوں اس کی تفصیل کا یہ عمل نہیں اور چونکہ اس کی تفسیم کے لیے بڑی محنت اور عملی راہنمائی اور مشق و کاوش کی ضرورت ہے اس لیے یہاں ہی مناسب ہے کہ کمالی وقوعہ و قیتمین کرنے کا طریقہ اچھی طرح سمجھ دیا جائے اور اگر اسے محنت اور مشق و محنت سے عملی طور پر استعمال کیے نہیں کاسیاتی مامل ہو سکے تو یہ بھی بہت قابل تشن امر ہے۔

طریقہ عشرہ سے جب دس سال و قیتمین کی نشان دہی ہو جائے تو ہر دفعہ کو دس سواری حصوں میں تقسیم کرنے سے ایک ایک سال کا زمانہ معلوم ہو سکتا ہے۔ جب زندگی کی نگہریک سالوں کے نشانات



کی نشان دہی مکمل کر لی جائے تو دوسری اہم لکیر جو نادر حالات و واقعات کے سلسلے میں بڑی اہمیت رکھتی ہے پر ہی عمل درآمد کیا جائے۔ یہ لکیر قسمت کی لکیر ہے۔

قسمت کی لکیر کے بارے میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اس کا فطری مقام آغاز وہ حقیقت ہے جو کھلی اور متصل کی سطح کی کھائی کی بلائی کی لکیر سے نشان دہی کرتی ہے۔ عام طور پر قسمت کی لکیر اس مقام سے کچھ اوپر ہٹ کر ہی شروع ہوتی ہے اور یہ بھی جان لینا چاہیے کہ اس کا فطری مقام اختتام وہ حقیقت ہے جو درمیانی انگلی اور متصل کے باہین ایک گہرے خط کی طرح نقش ہوتا ہے لہذا کھائی کی لکیر سے لے کر اس گہرے خط تک جو درمیانی انگلی کے تحت واقع ہے اس سارے حصے پر طریقہ مشعر کے مطابق نشان زد لگائیے چاہئیں۔ اس امر کا خیال نہ کیا جائے کہ قسمت کی لکیر موجود ہے کہ نہیں۔ جب دس سالہ وقتوں کے نشان زد لگائیے جائیں تو پھر ایک ایک سال کے برابر کے وقتوں کے نشان زد لگائیے۔ اب سال بہ سال کے زمانے کے مسائل نشان زد کے تین سے کسی خاص سال کے بارے میں سموت سے پتا لگایا جاسکتا ہے کہ اس سال میں کس قسم کا واقعہ یا حادثہ ہونے والا ہے۔

واقعات کا نادر معلوم کرنے میں اب آسانی ہو جائے گی۔ مثال کے طور پر زندگی کی لکیر سے ایک شاخ نکل کر اگر کسی انگلی کی جانب جاتی ہوئی دکھائی دے تو اسی علامت زندگی میں ترقی اور دوسری فروغ کا پتا دیتی ہے۔ اگر یہ بلائی شاخ عمر کے بیس سال سے خود ہوتی ہوئی نظر آئے تو کم لگ بھگ یا سکتا ہے کہ حامل نشان کی بیسیں سال میں ترقی ہوگی۔

اسی طرح اگر زندگی کی لکیر سے باہر کی طرف متشکل ایک چرخی کا نشان دکھائی دے تو صاحب کی بدست اگر وہ بیسیں سال کے وقفے میں نقش ہو تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ حامل نشان اپنی عمر کے بیسیں سال میں ایک مقام سے دوسرے مقام پر چلا جائے گا اگر وہ لکیر پچھ کر دو بارش کے لیے مکمل و غیرہ حاصل کرے گا۔

عمر کے بارے میں تینوں کا طریقہ اس طرح ذہن نشین ہو جائے تو اس کی عملی مشق کے لیے احباب واقعات کے وقتوں کے نقشے نمٹ کر مینڈا ثابت ہوتے ہیں۔ جب یہ صلاحیت بروئے لگے تو پھر دوسروں کے ہاتھوں کو دیکھیں، یہ بھی مصلحت نہیں۔ مگر شروع شروع میں اپنی لکیر کی ہتھ

دیکھنے مناسب ہیں۔

یہ بات بہت اہم اور مطلب ہے کہ دست شناسی نظری شے نہیں ہے۔ یہ ایک عملی فن ہے اور محنت شائد، وسیع تجربہ اور مشق و تربیت کے بغیر اس میں دسترس حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ اس میں کثرت و کم شہ کا کوئی دخل نہیں۔ اس لیے بڑی احتیاط اور ڈھٹے داری سے ابتدائی نشانہ مشق میں قدم لگانا چاہیے۔ ورنہ کچھ بعید نہیں کہ ناضی اور نا تجربہ کاری کی وجہ سے گمراہ کن و دکھنازار قسم کے احکام و نتائج کے باعث ندامت اٹھانی پڑے اور دوسروں کو اذیت پہنچے۔

حاجت انسانی کے بارے میں پیش گوئی یا احکام لگانا بہت ہی نادر کام ہے۔ اس کا احساس عام لوگوں کو بہت ہی کم ہوتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ عقلانی قسم کے کم اندیش شوقیہ یا ہتھ دیکھنے والے بمعنی اوقات اپنے احباب کے دلوں میں ایسے دیر پا مضمر اثرات ڈال دیتے ہیں جن کے باعث ان افراد کے لاشعور میں ایک مستقل عنصر بیٹھ جاتا ہے اور وہ اندر ہی اندر اس فکر میں گھٹکتے رہتے ہیں۔

گوشہ چپاس سالہ عملی دست شناسی کے دوران میں سینکڑوں ہزاروں افراد کے قلوب سے مجھے اس نوع کے خدشات نکالنے کے سلسلے میں بڑی بڑی دقتیں اٹھانی پڑی ہیں۔ اس قسم کا ایک واقعہ مجھے بمبئی میں بھی درپیش ہوا۔ ایک کامیاب تاجر کسی معاملے سے متعلق طالب مشورہ ہوئے۔ حسب و خود میں نے ان کے دونوں ہاتھوں کے نقشے اُتارے، تاہم یہ دلاوت پوچھی اور نقشوں پر عمر کے نشان زد لگانے کے بعد ان کے سابقہ حالات بیان کیے۔ اس کے بعد ان کی حالیہ عمر کی نشان دہی پر کچھ کو مصالحوں پر بحث کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے انھیں مشورے اور احکام پیش کیے۔

حساب اور نشان زد کی رو سے ان کے جاریہ دورِ حیات کے تین سال کے قریب کا نادر شکست کا اور باقی تھا۔ اس کے بعد ان کی زندگی کا کامیاب ترین دور شروع ہونے والا تھا، جس میں عزت، دولت، اولاد کا مکمل حلقہ کی دنیوی خوشیوں سے انھیں بہرہ وافر میسر آونے کے بلحاظ امکانات تھے۔ یہ خوش خبری کا دور کم و بیش دس سال کے عرصے پر محیط تھا۔ میرا تجویزِ حال اور احکام سن کر وہ بہ حد حیرت زدہ ہوئے۔ جہاں تک زیرِ غور مسئلے

سرور آوردہ تاجروں سے ملاقات ہوئی اور اس کا اثر میری پرکٹس پر بہت ہی خوشگوار و مفید پڑا۔
جب کھانے سے فراغت کے بعد ان سگریٹ کا دودھ شروع ہوا تو ان کے دست نشان دوست
میرے قریب آ بیٹھے۔ فن پر تبادلہ خیالات شروع ہو گیا۔ یہ سلسلہ غالباً دو تین گھنٹوں تک جاری رہا
اور اس میں تمام مہمانوں نے بڑی دل چسپی سے حصہ لیا۔ میزبان کے ہاتھوں کے نقشے میں مسلمان
ساتھ لے آیا تھا۔ موقع عمل دیکھ کر گفتگو کا رخ عملی دست شامی کی طرف موڑتے ہوئے میں نے
وہ نقشے میرے پیچلاتے ہوئے انھیں ترغیب دلائی کہ مجھے مختلف علامتوں اور نشانوں سے متعلق
اپنے طریق کار کی تعلیم دیں۔ میرا انداز گویا باہم دگر گفتگو کا پتلا لے کر تھما۔ اس کا اثر
یہ ہوا کہ وہ اس پر مائل ہو گئے۔

اس وقت بھی مہمان اور اہل خانہ ہمارے گرد جمع ہو گئے اور عجیب ذوق و شوق سے
اس تجربے کا مشاہدہ کرنے لگے۔ پہلے پہل انھوں نے ذرا احتیاط اور کفری سے کام لیتے ہوئے
چند اہم دیکھائے جو عمومی حیثیت رکھتے تھے، اور درست ہی تھے۔ میں نے بہت بڑھائی تو کچھ
کچھ غلطی اور ذرا اجرات کے ساتھ لکیریں پڑھنے لگے۔ ان کا علم محدود و دشمنی معدودہ ترقی۔ پرلے
نکھے اور کامیاب تاجر تھے۔ نسیات میں دخل تھا اور دم شناس بھی تھے۔ اس لیے بہت سی
بائیں قافز اور نسیات چاکر تھی سے درست کر لیتے تھے۔ غوی امور سے گزر کر جو ہی انھوں نے
واقعات پر تبصرہ شروع کیا میں نے پہلے ہی فقرے پر روک دیا۔

”بچپن میں ایک بیماری آئی تھی۔ شہر ناگ تھی۔ مگر باغ گئی۔ ذرا علامت کی نشاندہی
کیجیے۔“ میں نے عرض کیا۔ انھوں نے زندگی کی لکیر پر کچھ سو لہ سترہ سال کی عمر کے انداز سے پر
نشان دی کی۔ اس پر میں نے انھیں ٹر کے تئیں کے لیے نشانات دیکھنے کی ترغیب دی تو انھوں
نے مذکورہ علامت کے قریب سات برس کا برس نشان کیا۔

اس طرح انھوں نے اپنے ذمہ کے مطابق گزشتہ چھ سات واقعات بیان کیے اور میری
درخواست پر ہر بار دو تھہ کا سال بھی نشان زد کر کے گئے۔ بالآخر اس نشان پر پہنچے جسے وہ شادی
کامیاب بتاتے تھے۔ پھر اس علامت کی طرف اشارہ کیا جسے وہ شریک حیات کے گزر رہانے کی
نشان بتاتے تھے اور اس عمر کا اندازہ چالیس سے کچھ قریب بتایا۔ اس کے بعد میں نے نشان پر

کا تعلق متبادلہ اس کے بارے میں کافی مطمئن ہوئے۔ جس کی قائل وہ میری بھی کہیں اپنے مرجع
سے کبھی نہیں پرچتا کہ وہ کیا ماننا چاہتے ہیں۔ میرا طریق کار یہ ہے کہ آغاز حیات سے حال تک کے
حالات بیان کر دیتا ہوں اور حال پہنچ کر اہم عزائمات پر تفصیل سے بحث کرتا ہوں۔ اور پھر ان کے
رجوع کرنے والا شخص کسی اہم سفر دوست کے تحت ہی آتا ہے، لہذا اس کے معاملہ حاضر و برآے
آپ روشنی پڑتی مانتی ہے۔ چونکہ میران کے کچھ حصے میں نے ان کے علاوہ پیش پران تاجر حضرت سے
تفصیلی بات کی تھی اس لیے وہ بہت زیادہ متاثر بھی ہوئے اور مطمئن بھی۔

مگر جہاں تک ان کے آئندہ دس سالہ دور کار کی کامیابی کا معاملہ تھا، وہ اس سلسلے میں بہت
ہی مشکوک چیز سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ کچھ دیر سکوت و فکر کے بعد انھوں نے نہایت احترا م کے
مجھے میں مجھے دوبارہ اس آئندہ دس سالہ آجے دور کے بارے میں بخبردار کرنے کی درخواست کی۔
میں نے مکرر وہی احکام سنائے۔ ان کے متشکر ہونے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اچھے سے گئے ہیں۔ بالآخر
کچھ مزید توقف کے بعد وہ کہنے لگے کہ آپ نے میرے حالات کے بارے میں اور گزشتہ حالات کے
سلسلے میں بے حد حدت و انگریز مانی سے ہر واقعہ بیان کیا ہے مگر آئندہ کے بارے میں مجھے محسوس ہوتا
ہے کہ آپ کچھ چھپا رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ میری بیوی اس دور کے خاتمے تک ہی رہے گی اور
شاید لکیر کی خوشی اور اولاد و دھن و دوسری شادی سے ہی حاصل ہو سکے گی،

اس کے بعد ایک مشتعل بحث ہو گئی جس کے دوران انھوں نے بتایا کہ ان کے ایک
بہت ہی عزیز دوست نے جو دست شامی میں کافی فکر رکھتے ہیں، بتایا ہے کہ عمر کے چالیس سال
کے بعد ان کی دوسری شادی ہوگی، بہت اصرار کے بعد ہی انھوں نے اس بات کی وضاحت نہ کی
اور انھیں ہی باور کنا پڑا کہ ان کی بیوی کا احتمال ہو جائے گا۔

مصلحت کے پیش نظر میں نے اس سے زیادہ بحث نہ کی۔ جرأت ان کے دل میں بیٹھ چکی
تھی اس کا ناک انساں کام نہ تھا، اور وہ علم میں کھٹے چلے جا رہے تھے۔ بہر کیف میں نے ان کے
دست نشان دوست سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ وہ بہت متاثر ہوئے اور دہانے سے پہلے
آئندہ اقرار کو اپنے دل میں کمانے پر دھوکہ دے گئے۔
وہ شام بڑی یادگار اور دل چسپ تھی۔ ان کے وسیع اور شاندار دسترخوان پر بھی کئی

ایک دولر پانچ پچھڑا لیا۔

چمک داسٹ والے گئے کا ایک ٹکڑا، نو اڑچ لیا اور پچھڑا بچھا۔

ہاتھ کے نقشے اُتارنے کا طریقہ یہ ہے کہ سیاہی کی خوب سے حسب ضرورت تھوڑی سی سیاہی

گتے کی سطح پر ڈال دی جائے۔ پھر دولر کے آگے پیچھے کی حرکت سے اسے ہموار کیا جائے۔ جب

سیاہی کی سطح یکساں دکھائی دینے لگے دولر کے گریڈ سیاہی چپاں ہو جائے گی۔ جب دولر کو تھیلی کی سطح

اور انگلیوں پر لگھا یا جائے گا تو ہاتھ کے مختلف حصوں پر یہ سیاہی یکساں طور پر چڑھ جائے گی۔

اب ہاتھ کے مناسب نقشے اُتارے جاسکتے ہیں۔

فیشن کی صفائی اور صحت کے پیش نظر مناسب یہ ہوگا کہ سب سے پہلے انگلیوں پر

اوپر سے نیچے کی جانب دولر لگھا یا جائے۔ جب بڑا ٹکڑا پر نمایاں سیاہی چپاں ہو جائے تو انگوٹھے

پر سیاہی لگائی جائے۔ پھر تھیلی پر دولر اوپر نیچے کر کے اس کی تمام تر سطح پر سیاہی ہموار کر لی جائے۔

اس عمل کے دوران میں دولر کی سیاہی ہلکی یا پھینکی ہو جائے تو اسے گتے پر ہموار شدہ سیاہی پر

چند بار پھر دولر لگایا جائے۔ یہ خیال رہے کہ گتے کی سطح پر کافی سیاہی موجود رہے۔ اگر یہ کم ہو چکی

ہو تو خوب سے مزید سیاہی کا اضافہ کر دیا جائے اور اسے دولر سے یکساں کر دیا جائے۔

سیاہی تھیلی انگلیوں اور انگوٹھے پر ترقی بخشنے والے طور پر چڑھ جائے تو اس اڑچ اور نو اڑچ چوڑا

یا اس کے نگ بجنگ سائز کا سفید کاغذ کا ایک ورق لیا جائے۔ ایک دبیر رسالے یا اخباری

کاغذوں کی نصف اڑچ موٹی تہ جھانی جائے اور اس پر سادہ سفید کاغذ کا ورق رکھ دیا جائے پھر

سیاہی سے کاغذ کے یکے ٹوٹے ہاتھ کو مقابلہ کے ساتھ اس کاغذ پر پھیلا دیا جائے۔ یہ خیال رہے

کہ ہاتھ صحت سے اور بغیر تناؤ کے رکھا جائے۔ پھر پھر ہاتھ سے کلائی کے قریب سیاہ ہاتھ

پر نمونہ دباؤ ڈالا جائے۔ اس کے بعد دائیں ہاتھ سے ذرا ذرا ایک ایک انگلی اور انگوٹھے پر

دباؤ ڈالا جائے۔ اس کے بعد دائیں ہاتھ کو سیاہی کی ہلکی تھیلی کی پشت پر رکھ کر مناسب دباؤ

ڈالا جائے۔ اب کاغذ سے ہاتھ جٹا دیا جائے۔

اگر دیکھیں اور احتیاط سے نقش اُتارے جائیں تو ہاتھوں کے پرنٹ صاف اور واضح کاغذ

کی سطح پر برآں آئیں گے۔ ممکن ہے کہ پہلی بار کامیابی نہ ہو۔ دوبارہ سہ ماہہ کوشش سے اچھے نقش

نشان اور سال بہ سال ان تمام واقعات کی تفصیل اور تشریح کی کہ جوں ہاتھوں کی گیدوں میں نقش تھے۔

کم دیکھیں بھی معان اپنے میزبان کی زندگی کے تمام اہم واقعات سے آگاہ تھے۔ عطا کی دست شناس

جس طرح ان کی بوری کے انتقال سے متعلق علامت کی نشان دہی کر رہے تھے وہ کم دیکھ میں رہت

کا ستر و سال بننا تھا اور چونکہ میں نشان بہ نشان بیان کے ساتھ ساتھ سال وقوع بھی جوتے کے

ساتھ بتا گیا وہ میری استعداد کو فنی سے بے حد متاثر ہوئے۔ جگرتے ہوئے ہی شریعت انص اور

حدود جہت شناس۔ اصلاح احکام کا راز پاتے ہی میزبان سے اپنی غلط پیش گوئی کے لیے نہایت

انکسار کے ساتھ اظہارِ ندامت کیا اور غلاب مغز ہوئے میزبان جیسے ادانش تھے۔ اٹھ کر

میری طرف پلکے اور جھپکے پلٹے ہوئے بے ساتھ کہ اُٹھے اُسے بغیر بھائی کی ترکیب سے

دلی کا کاٹنا نکال دیا ہے۔ اس کے بعد ہمارے مراسم میں ایک خاص غوص اور گہرائی پیدا ہو گئی

ادولن کے خاندان اور علما احباب میں مجھے بہت احترام اور رجت کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔

اس قسم کے بے شمار واقعات روزمرہ کی عملی زندگی میں میرے سامنے آتے رہتے ہیں اور

عطا کی دست شناسوں کی کم اندیشی اور غور نہ دلائے احکام بیانی سے ہاتھ دکھانے والے نقش میں

کی بہت زحمت فکر کے شکار ہو جاتے ہیں۔

اس قسم کی دلی آکڑا اور نقصان رساں دست شناسی سے سکوت ہزاروں جہز ہے آپ

کے دل میں اگر ہاتھ دیکھنے کا سچا شوق ہے تو سب سے پہلے اس فن کی مبادیت سے آگاہی

مائل کیجیے۔ جب کچھ کچھ ہمیں آنے لگے تو ہاتھوں کے نقشے جمع کر کے ان کا رشتہ نگاہی سے

مطالعہ کیا جائے۔ جوں جوں شوق بڑھے گی، احکام نگہنے کی صلاحیت اجاگر ہوتی جائے گی۔

ہاتھوں کے نقش اُتارنے کا طریقہ

ہاتھوں کے نقش اُتارنے کے کئی طریقے ہیں۔ آسان اور عملی طور پر قابلِ اعتماد طریقہ وہی

ہے جو محکمہ پولیس کے شوہر جرائم میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے لیے بعد ایشیا کی ضرورت ہے جو

ایشیائی کی ہر اچھی دکان سے مل سکتی ہیں :

ایک خوب چھاپہ خانہ والی سیاہی۔

اُترتے ہیں۔ یہ محض مشق کا معاملہ ہے۔ اس مسئلے کی ترکیب یا مہارت کی ضرورت نہیں جب ایک لکھ کا نقش لکھ لیں تو کھانے کو تو بھرا ہی عمل سے دوسرے لکھ کا چہرہ اُتار لیا جائے۔ شناخت کے لیے نقش کے ایک کونے میں صاحب نقش کا نام اور پتا لکھ لیا جائے۔ اس کے نیچے تاریخ و حالات بھی لکھ لیں۔ دوسرے کونے میں پرنٹ تیار کرنے کی تاریخ بھی لکھ لینی چاہیے۔

اب طریقہ عشرہ سے زندگی اور قسمت کی لکیروں پر سال پر سال نشان دہی کر لینی چاہیے۔ بعد ازاں اوپر ذکر کیا ہے نمبر کے نشانات لگانے کے لیے جیسی کی بلانی اور زیرین جدول کو حقیقت کرنے والی لکیر پر نقش میں صحت اور دماغ ہونی چاہئیں۔ جیسی اور درمیانی انگلی کے مقام اتصال پر ایک واضح کیریز بنی ہے۔ یہ کیریز نقش میں صحت اور دماغی آئاری جانے لکھائی کے قریب دو بائیں واضح اور دماغی لکیر پر پانی جاتی ہیں۔ ان سے بالائی کیریز سمت اہم ہے۔ یہ بھی نقش میں مکمل اور صحت دکھائی دینی چاہیے۔ یہ دونوں لکیریں جیسی کی فطری حرارت بتاتی ہیں اور عمر کے سالوں کی نشان دہی کے لیے ان کی سمت از مد ضروری ہے۔

جب فطری پر سالوں کی نشان دہی کی جائے تو ارض ایک خان میں صفا لکھ لیا جائے۔ یہ آئندہ معاملہ اور پرنٹوں کے ساتھ مقابلہ اور حوالے کے کام میں کافی مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ جس قدر ہاتھوں کے نقشے جیسے ہو سکیں، اسی قدر اچھا ہے۔ دست شامی کی عملی مشق کے لیے ان سے بہتر نشانہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

اگر مضمے کی ضرورت پر ایک گہری اور موٹی لکیر پانی جاتی ہے۔ زندگی کی لکیر اور انگلی کے ان تھنائی لکیر کے درمیان گوشت کا ایک دبیز اُتھار ہے۔ یہ نشوونما اُتھار کہلاتا ہے۔

زندگی کی کیریز فطری زہرہ کے اُتھار کا مواظفہ کرتی ہے۔ اس لکیر اور اُتھار سے مینڈا بنی، منی، خاندانی اور لکڑی حالات پر اہم اور دماغی زندگی کوئی ڈھل سکتی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ زندگی کے تمام اہم واقعات و حالات کا اسی مضمے کے کافی حد تک قابل اُتھار و علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔

زہرہ کا اُتھار بہت کے مسالحت اور فنی رجحانات و واقعات سے وابستہ ہے۔ نیز یہ موسیقی اور رنگ و آہنگ سے بھی متعلق ہے۔

جب زندگی کی لکیر گہرے دار ہوگی تو یہ اُتھار بڑا ہوگا۔ جس قدر یہ لکیر جیسی کی سطح پر بڑی قوس بناتی ہوگی گہرے گئے، اسی قدر اُتھار کا رقبہ بڑھ جائے گا جس قدر یہ لکیر شکواتی جائے گی، اسی قدر فکری منی زہرہ کا اُتھار بھی تنگ اور چھٹا ہوتا جائے گا۔

اگر یہ اُتھار بڑا گول اور اُٹھا ہوا ہو تو طبیعت میں گرم جوشی، تپاک، محبت، میل ملاپ کی آرزو کا پتا دیتا ہے۔ جیسی قوت اور ازاد جوشی زندگی کے لیے نمونہ اہلیت کے باعث ایسا شخص باہم شباب کے آغاز میں شادی کا خواہش کرتا ہے اور بہت دنوں تک چڑکی زندگی نہیں گزارتا۔ مثلاً زندگی کا دلدلہ اور بال بچوں کا پانے والا ہوتا ہے۔ ایسا خواہش پاپ بن سکتا ہے۔ یہی علامت اگر عورت کے ہاتھوں پر ہو تو وہ اچھی ماں بننے کی فطری صلاحیت سے بہرہ ور ہوتی ہے۔

جب زندگی کی لکیر وسیع قوس بناتی ہوئی ایسے شے اُتھار کا مواظفہ کرنا زندگی کے لیے مفید ہے۔ جیسے شغل کا پتا دیتی ہے جو بہتے معمول حیات میں محبت، پیار، تپاک کا حامل اور مفید ہوتا ہے۔ اگر اوپر دوسری لکیر یا فطری پائیدار ہوتی ہے (مختصر نمبر ۴۰)۔ وہ دوسری فطری امر کا پتا دیتا ہے جو شاخ زندگی کو چھوڑ جانے میں صاف ثابت ہو سکے۔ بال بچوں کے لیے اچھا گھر اور نئی ضرورت کی کمالات کے لیے سب آسانی اور بچہ پر کمرے لکھ لکھ کر ماس کرنے کی ضرورت سے کوئی شے کرنا ہے اور عام طور پر باعزت، اور قدرت زندگی برسر کرنا ہے۔

اس اُتھار پر زندگی کی لکیر کے تیزی چند واضح کیریز میں نقش ہوں تو اس کے علاوہ صاحب میں چند فائدہ مند کیریز ہوں گے جن میں سے اس کے علاوہ امور اور مستقل صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی ہر ایک کیریز فہم و مساوی کا پتا دیتی ہے۔ نقش ۴۱۔

اگر اس اُتھار پر آؤری قوس واضح کیریز پانی مابین جو زندگی کی لکیر سے ملتی ہوں اسے کوئی بول تو زندگی میں مثبت، کئی چہرہ کی، بے چین ادوات، جذباتی انتشار لگے گا اور نہ جانتے ہیں کہ اس میں کوئی فائدہ مند کیریز ہے۔ دن رات اسے پریشان کرتے رہتے ہیں۔ ایسے شخص کو نہ کھانے کا مزہ، نہ رات کا پین نہیں ہو سکتا ہے۔ نقش ۴۲۔

جب ایسی ترقی آؤی کہ کیرس افراط سے شکر کے اُبھار پر نقش ہوں تو ایسے شخص کو اپنے جذبات اور فطری مہمت پر کتا بڑ نہیں رہتا۔ اس کی طبیعت اگرچہ ہمدرد ہوتی ہے مگر اس کے کردار میں ایسے عناصر بھی پائے جاتے ہیں جن کی دیر سے وہ گھومو معاملات میں دانی سے کام لینے کی بجائے ایسے اثرات اور پہلوؤں کو بروا دیتا رہتا ہے جو فساد کی جڑ ہوتے ہیں۔ اور حق تو یہ ہے کہ وہ اپنی نئی زندگی کو اندوہناک اور تنگین بنانے کا عقوبی ذستہ وار ہوتا ہے (نقش ۲۳)۔

ایسے شخص کو کھنڈے دل سے اپنی فطرت اور جذبات کا جائزہ لینا چاہیے۔ اگر وہ غور کرے گا تو اس نتیجے پر پہنچے گا کہ وہ جذبات کی دوا میں بہ جانے کا خواہ ہے اور بغیر سوچے سمجھے ایسی باتیں کر گزرتا ہے جو دوسروں کا دل دکھانے والی ہوتی ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ باہم دگر چٹختن، بد مزگی اور غم و غصہ کی صدمت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسا شخص اپنی ہی سے بدگمان ہوتا ہے اور بجائے اس کے کہ ان پر اعتماد کرے اور خلوس دوا کرے، ان سے شاکی رہتا ہے۔ غرض کہ وہ اپنی سے انہیں کا سبب بناؤ رکھتا ہے اور یہی اس کی بدترین خرابی اور فطری ہوتی ہے۔ اگر وہ اس کو دیر کی تسلیع کی کی طرف توجہ کرے تو اسے قلب میں تسکین اور ماحول میں ایک نئی نوع پیدا ہو سکتا ہے اور اس کے باعث اپنی شادمانیوں میں مست بہ امانا بھی کر سکتا ہے۔

ایسی کیرس کی مضبوط انتشار، کمالات ہیں۔ اعلیٰ تناؤ، طبیعت کی بے چینی اور قلبی پریشانی کا پتہ دیتی ہیں۔ نیز یہ بے آرام زندگی اور مضطرب ماحول کی طرف بھی اشارہ کرتی ہیں۔

ان کیرسوں کا صمت پر بھی بہت ہی اثر ہوتا ہے۔ یہ اعصاب و دماغ کے بیماریوں کے پے درپے فٹنے کا بھی پتہ دیتی ہیں۔ ایسا شخص دل ہی دل میں کڑوا رہتا ہے۔ داس کا کام ہی بھی گستا ہے اور دیر وہ دعویٰ اور میں کوئی نمایاں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اس کے گھر کے لوگ بھی اس کی کوئی خاص دیکھ بھال اور دل ہی کا سامان نہیں کرتے۔ وہ گویا گھر میں نگو، بدنام اور قابلِ سزا لکھو لگا جاتا ہے۔ اگر اس کی طبیعت بدولگ خاندان یا کمائے والے کی ہو تو بھی اس کا احترام نہیں کیا جاتا۔ اس کی فتن کی کمانی اور دل و دولت سے فائدہ تو اٹھایا جاتا ہے مگر داس کا کپٹے دل سے احترام نہ کیا جاتا ہے۔ رشک و انتقام طعنہ زنی اور کتہ پھینی سے گریز نہیں کیا جاتا۔ برابر داسے سامنے کرتے ہیں اور چھوٹے اور کمزور

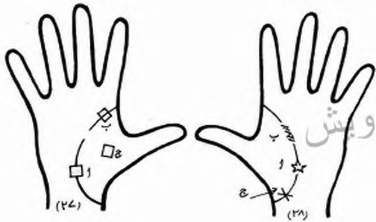
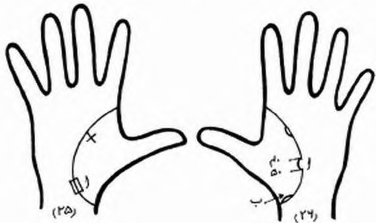
اس کی پشت پیچھے اسے بُرا بھلا کہنے سے گریز نہیں کرتے۔ ماحول میں ایسے اثرات کا دوا سے گھر سے باہر اپنے لیے عیش و آسائش کے اسباب تلاش کرنے کی طرف مائل کر دیتا ہے۔

ہر اقد میں زندگی کی کیر کے ماحول میں شکر کے اُبھار پر چند ایسی مخالفت کیرس با محوم مکانی دے جاتی ہیں۔ اگر یہ اچھے خاصے تغذات سے نقش ہوں تو یہ جانتا جانا ہے کہ زندگی کے مختلف دوسلوں میں جن کا صحیح اندازہ طریقہ عشرت سے لگا یا جاسکتا ہے، ناہمواریاں ملات یا نئی آؤ کچھ نچ کے وقعات کے امکانات، حیات انسانی کے گویا مشکل ترین سالوں کا پتہ دیتے ہیں۔ دنیا بھر میں شاید ہی کوئی ایسا فرد ہوگا جسے کسی مذہبی دکھ دیا خاندانی تکلیفوں کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو۔ ان کیرسوں کا بچہ یا تسلسل و توازن بلاشبہ بھیا کم ہے اور یہی وہ کیرس ہیں جو نئی منشور ماحول کے ہشت ماحول نشانات کو غلط مقامات میں آرام دل چھپی کی تلاش کی طرف راہنہ کرتی ہیں۔

زندگی کی کیر پر اندرونی سمت اگر ایک واضح جرحی کا نشان دکھائی دے تو اس عریض گھر کے لوگوں یا قریبی رشتے داروں سے غمزہ و فساد کی آگ بجھو کا اُٹھتی ہے اور دل کو صحت قسم کا رنج و دل پہنچتا ہے۔ ایسے واقعے کے اثرات بہت دیر پا ہوتے ہیں۔ اگرچہ جھگڑا بالآخر ختم ہو جاتا ہے مگر اس کی یاد بہت دلوں تک دل میں رہ جاتی ہے (نقش ۲۵)۔

زندگی کی کیر وسیع قوس بنانے، عمدہ اور سالم ہواؤ شکر کے اُبھار پر مخالفت کیرس نہیں تو ایسا شخص غرض گوار زندگی گزارتا ہے اور خوش پوش، خوش خوراک اور خوش کردار ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت میں خیر اندیشی اور ہمدردی کے عناصر کافی نمایاں ہوتے ہیں۔ شہر و مسیت سے دلچسپی، دھڑکن کاوش، مجلس آرائی اور دوست پروری کے عناصر اس کی شخصیت میں ماضیت پیدا کر کے اس کے گھر کو رنج و خلوت بنا دیتے ہیں۔ وہ اکثر متعزل، مام ہوتا ہے۔ اس کا دستر خوان کھلا اور ملحقہ اصحاب وسیع ہوتا ہے۔

چھوٹے نشانات اہم واقعات کی نشان دہی کرتے ہیں اور گزر گاہ حیات کے آؤ کچھ نچ کا پتہ دیتے ہیں۔ اگر زندگی کی کیر سالم اور واضح اور بے عیب دھال ہو تو صحت کی عمدگی اور طبیعت کی یکسانیت کا پتہ دیتی ہے۔ اگر اس کی راہ میں کہیں جویرے کا نشان واقع ہو تو یہ مامانی آؤ کا دیر بھاری کا پتہ دیتا ہے (نقش ۲۶)۔



جزیرے کا نشان عورت کے ہاتھ میں کسی حد تک نفعی قسمت اور مردوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ مگر جب ایسا واضح نشان پیشا پس پیاس مارو دریں اچھا ہوا دکھائی دے تو یہ اس حقیقت جان کا پتہ دیتا ہے کہ یہ ختم ہو گئے ہیں اور زرخیز زمانہ انعام کی پہنچ نہیں آفتش ۲۶۔ اہم ایسا جزیرہ بڑی بے چینی، انتشار، اعلیٰ تازہ کے اثرات کا پتہ دیتا ہے مزاج میں اہم تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور طبیعت مسلسل سازگار رہتی ہے مگر جب جزیرے کا نشان گزر جائے تو تمام پریشانی اور بے چینی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ تسکین باطن اور پائیدار قسم کی آسائش پیدا ہو جاتی ہے مگر بڑی مشکل اور ابتلا کے بعد ہی ایسی تبدیلی کا امکان ہے۔

جزیرے کا نشان زندگی کی کیر کے خاتمے پر واقع ہو تو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آخری ایام کرب و ابتلا میں گزر رہے۔ قسمت کی خرابی جان میراث ثابت ہوگی۔ یہ نشانی درحقیقت مرنے الموت کا حکم دیتی ہے (نقش ۲۶۔ ب)۔

زندگی کی کیر اگر کسی مقام پر ٹوٹ جائے تو قسمت بیماری یا حادثے کی نشان دہی کرتی ہے۔ اگر زندگی کی کیر میں ایک ہی ہتھ میں شکستہ ہو تو اثرات سنگین ہوتے مگر یہ کیر میں ایک ہی مقام پر دونوں ہتھوں میں ٹوٹ جائے تو یہ خطرہ بالک آؤں ثابت ہو سکتا ہے (نقش ۲۷)۔ شکستہ مقام پر ایک چوکور کا نشان عموماً برکت و خوشحالی کے گاہ گزیرے کی ممکن ہے شدید جسمانی صدمہ محسوس ہو۔ مگر ایک حد تک دائمی صدمہ ضرور محسوس ہوگا۔ مگر یہ مرغلز نقصان و جراثیم کے بڑے پھوڑ ہو جانے کا (نقش ۲۸۔ ا)۔

چوکور نشان زندگی کی کیر کے کسی بھی حصے پر واقع ہو تو خواہ کیر شکستہ ہو یا سالم اس عمر میں کسی خطرے یا حادثے سے حفاظت کے سامان آپ سے آپ غریب سے پیدا ہو جاتے ہیں (نقش ۲۹۔ ب)۔ چوکور کا بڑا واضح نشان اگر زندگی کی کیر کے اندر کی جانب منتقل ہو تو یہ غیر معمولی امر ہے۔ یہ چوکور کا نشان زندگی کی کیر سے لاپرواہی ہو سکتا ہے اور علیحدہ شکل کے اچھا پریمی ایسے نشان کے حامل شخص کو اس نوع کے حالات سے عاجز پڑا دے گئے۔ اہم زندگی کا وہ زمانہ اسے قید خانے یا سیڑی کی حالت میں گزارنا پڑا گئے (نقش ۲۹۔ ج)۔ ایسا چوکور ممکن زندان خانے کی علامت ہے۔ اس کا تعلق تو نیست پریم یا اطلاق ہو سکتا ہے

نہیں ہوتا۔ ایسے مستعد چکر اگر تعداد زندگی کی کیر کی اندرونی جانب پائے جائیں تو مختلف دوروں میں قید خانوں کی ہوا کھانا پڑتی ہے۔ یہ علاقے اخلاقی مجرموں، سیاسی کارکنوں اور اصلاحی تحریکوں سے متعلق کارکنوں کے ہاتھوں میں دیکھے ہیں آتی ہیں جنہیں قید و بند کی موتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ ایسی بڑی واضح چکر جو زندگی کی کیر سے کچھ بے ہوش کر کے اٹھا رہی ہوئی نظر آئے تو یہ بھی یہی بات ہے۔ البتہ یہ نشانی ایسے افراد کے ہاتھوں میں بھی مشاہدے میں آتی ہے جنہوں نے رہبانیت یا آخر کی زندگی اختیار کر لی ہے۔

درحقیقت ایسی نشانی دنیا اور اس کی بردہ باش سے انقطاع اور بے تعلق طرز حیات کی آئینہ دار ہے۔ ارتکاب جرم یا دنیا سے مذہبی یا انسانی وجہ کے باعث گریز یا انقطاع وغیرہ سے اس کا کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔

تو اس کا نشان زندگی کی کیر پر کہیں بھی پایا جائے تو یہ اپنا کچھ خیرے یا غیر متوجہ صدے کا پتا دیتا ہے، اور ہر ایسی ٹوڑی مانا جاتا ہے (نقش نمبر ۲۰-۱۱)۔

زندگی کی کیر کسی مقام پر پہنچی جہاں پہنچی ہی ہو مگر وہ کون سے نہ ہو جائے تو یہ بتاتی ہے کہ سمت کی خرابی ظاہر ہوگی اور اگر کچھ اور متوجہ نہ ہوگا ہوگی مگر نہ خود مسلک ہوگی، نہ شدید فکر کی نشانی، ایسی صورت میں علاج معالجہ اور یا قواعد زندگی کا خیال ضروری ہے، اگر تو جسے سمت کی طرف سے کیے مڑا دیا جائے تو مگر کارگزار ثابت ہوتا ہے۔ جب ہیبت متنبہل جاتی ہے تو مرض کا ارتقاء نامی ہو جاتا ہے (نقش نمبر ۲۰-۱۲)۔

یہ کیر اگر کہ مقام پر پہنچی ہو تو بلا تاخیر سمت کی خبر گیری کا زم ہے۔ ایسی حالت میں غفلت کا نتیجہ بہت خطرناک ہوتا ہے کیونکہ جوں ہی یہ کیر گمراہ ہو جاتی ہے تو جسمانی طاقت بڑی کمزور ہوتی ہے، توانائی کی ملگرتاہت بے ہوشی ہے، قوت ہضم جواب دینے لگتی ہے، اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور ذہن کا جسم میں سکت نہیں رہتی، جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ہر وقت بدلی، دایوسی اور بے چینی سے نڈاری کا احساس ہونے لگتا ہے (نقش نمبر ۲۰-۱۳)۔

کیر کی ایسی تبدیلی کمزوری مسلسل ممکن، متواتر روحانی اور دلی صدات یا دیوی خرابیوں

کے دباؤ سے پیدا ہوتی ہے اس کا انفعالی اثر یا اس آگے ہوتا ہے اور بے کی خواہش کا رنگ پیدا کر دیتا ہے۔

اگر ایسی منہی کیر کے دوران میں تارے یا چرخی کا نشان بھی دکھائی دے تو مات مدھر جانے کی امید جاتی رہتی ہے بلکہ تہمت کے عالم میں یکایک کسی مسلک مدے یا خطرناک مرض سے زندگی کا چراغ گل ہو جاتا ہے۔ انجام حیات اپنا کچھ اور اندہ رنگ ہوتا ہے (نقش ۲۸-۲۸ ج)۔ اگر ایسی منہی اور کمزور زندگی کی کیر کا املا ایک اور واضح اور طویل چکر میں لکیر کرے

تو جان کر کہتے ہیں آزاد و امراض لگ جاتے ہیں لیکن بالآخر صحت عود کر آتی ہے اور مصائب کا دور ختم ہو جاتا ہے۔ چینی کی آندھ پھر سے زندہ ہو جاتی ہے اور نشانیں اٹھنے لگتی ہیں بمقابلہ کے ساتھ گویا آپ سے آپ زندگی کے کدبار سے حسب سابق دلہنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ کھٹے پینے، کام کا چھ میل ٹاپ مرض جسمی باتوں سے شروع اور کھٹ حاصل ہونے لگتا ہے۔ دلہنہ مردہ میں پھر سے جان پڑ جاتی ہے (نقش نمبر ۲۵-۱۱)۔

زندگی کی کیر پر بعض وقت ایک دائرے کا نشان بھی نظر آ جاتا ہے۔ اگر یہ ایک لہجہ میں ہر قوس حشرے سے متعلق ہو، اس میں بنائی کا خیال از مد ضروری ہے۔ یہ نیکوئی کمزوری یا آنکھ کی بیماری کا پتا دیتا ہے (نقش نمبر ۲۵-۱۲)۔

اچھ دائرے کا نشان دونوں ہاتھوں میں زندگی کی کیر پر ایک ہی مقام پر پایا جاتا ہے اور واضح اور مکمل دکھائی دے تو ایک آنکھ کی بینائی نشان ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے (نقش نمبر ۲۵-۱۳)۔

ایسے دو دائرے ایک دوسرے سے متصل ہوں، دونوں ہاتھوں میں زندگی کی کیر پر ایک ہی مقام پر واقع ہوں اور مکمل اور واضح ہوں تو بینائی کے نقصان کا خطرہ ہے۔ مگر ہر وقت قوت سے اگر کھنڈ شفا نہ بھی ہو سکے تو کیر کے کچھ نہ کچھ قوت برقرار رکھتی ہے (نقش نمبر ۲۵-۱۴)۔

زندگی کی کیر کو اگر مڑے اور قوی تبدیلی بعد و گیسے کاتے ہوئے دکھائی دیں تو یہ نفس اثرات کے آئینہ دار ہیں۔ ایسا ایک قطعہ فکر و نشانی کا پتا دیتا ہے، اور ان کا تسلسل بار بار صحت کی خرابی کے بعد و گیسے پریشان کن حالات کا تدارک و طبیعت پر سخت

اور حضرت رسال اخراٹ کے باعث کردار میں اُلجھاؤ، مزاح میں انتشار اور بدولی کے عناصر پیدا کر دیتا ہے۔ ایسا شخص خوشترش زندگی گزارتا ہے اور مستقبل کے بارے میں بہت ہی طویل غرصے تک متذبذب رہتا ہے (نقش نمبر ۳۲)۔

شخصیت کی عکاس شاخیں

زندگی کی گہیرے اوپر نیچے باہر بھی طرف شاخیں بھڑکتی ہیں۔ ان میں سے کچھ تو چھٹی ہوتی ہیں اور کچھ بڑی۔ یعنی سالم اور دماغ اور یعنی شکستہ اور عیب دار۔ یہ شاخیں، ان کا رخ، بناوٹ، روش، آفاذ و انتقام سبھی امور کا نہایت خوردہ مطالعہ ضروری ہے۔ ہر ایسی شاخ درحقیقت کسی اہم واقعہ یا تسلسل وقعات کا پتا دیتی ہے۔ بیشتر حالات میں اس کا اثر دیر پا ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر شاخ کی نوعیت کے اعتبار سے کس وسعت و وسعتوں کے احکام لگائے جاسکتے ہیں۔

اگر زندگی کی گہیرے اس کے اندام اور باہر دونوں جانب اوپر جانے والی متواتر شاخیں بھڑکتی ہوئی نظر آئیں تو یہ نمایاں فروغ و ارتقا کی آئینہ دار ہیں۔ ہر ایک نمایاں شاخ ذاتی مقبوجہ سے دنیوی ترقی کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا شخص درحقیقت اپنی پے درپے کوششوں سے یکے بعد دیگرے ترقی کے ذریعے طے کرتا چلا جاتا ہے اور ہر وہ فخر بہتری مالی حالت، فروغ ترقی و اعزاز اور علم تر

دہی فروغ حاصل کرتا ہے جو فی الواقع قابل رشک ثابت ہوتا ہے۔ اوپر جانے والی ہر شاخ فی الحقیقت سبھی کامگار کی نایابہ ہوتی ہے۔

ایسی شاخیں متابع دنیوی میں اضافہ اور سماج میں نمایاں حیثیت کے ساتھ ساتھ نئے نئے منصوبوں اور سماجی کیے خوش گوار تازہ پائے کا کام دیتی ہیں اور ان کا تسلسل یکے بعد دیگرے آگے بڑھنے اور ارتقا کو ہر دینے کے مترادف ہے (نقش نمبر ۳۱)۔ ایسے شخص کے کردار میں اُمید بزمہ اور آگے بڑھنے بیدار ہوتی ہے۔



(۳۱)

یہ جو کی تحت عمل، خیالات کی بلندی، طبیعت کی سست اور ارادے کی ٹھنکی گریا اس کے فروغ حیات و افراطش وقار کے حقیقی صانع ہوتے ہیں۔ وہ ذاتی بہت اور لذت سے بڑھتا ہے اور اپنے لیے ایک نمایاں حیثیت اور خاص مقام حاصل کر لیتا ہے۔

اس کے برعکس زندگی کی گہیرے کے دونوں جانب متواتر شاخیں نیچے کا رخ کرتی ہوئی دکھائی دیں تو قدم قدم پر شکستہ آرزو، نقصان، آزار، ذمت، یاس و حزن طبیعت میں مسلسل اندازہ اندوزگی پیدا کر دیتے ہیں۔ ایسا شخص بہت ہی ناکام اور مصائب سے بھرپور زندگی گزارتا ہے اور دوبارہ و تکرار سدا اس کا پیچھا کیے رہتے ہیں (نقش نمبر ۳۲)۔

جب ایک واضح شاخ زندگی کی گہیرے سے نکل کر دماغ اور دل کی گہیروں کو عبور کرتی ہوئی پہلی انگلی کے تحتانی اُجھار کے علاقے میں پہنچ جائے تو یہ زندگی میں ایک سنگ میل کا حکم رکھتی ہے۔



(۳۳)

پہلی انگلی کا تحتانی پُر گوشت حصہ گروہ کا اُجھار ملاتا ہے۔ اس کا تعلق سر بلندی، وقار، عظمت، ادب و فروغ وغیرہ امور سے ہے۔ جب زندگی گہیر کی ایک واضح شاخ سلامتی کے ساتھ گروہ کے اُجھار تک پہنچے تو اس امر کی دلیل ہے کہ استعداد ذاتی اور ملکہ فطری کے بل بوتے پر اس کا حامل اپنے لیے دنیا میں بلند مقام اور فروغ تر فروغ ترقی حاصل کر کے رہے گا (نقش نمبر ۳۳)۔ درحقیقت اس سے پہلے کی دنیوی حیثیت سے وہ آگے بڑھ جاتا ہے۔ آمدنی سا بڑھتا ہوئی کے کہیں زیادہ ہونے لگتی ہے۔ ملنے ملانے والوں میں رسوم اور احترام

بڑھ جاتا ہے اور حق تو یہ ہے کہ دکھ دکھاؤ، طرز بود باش، خودکام، رملش، اسباب آسائش اور فراغت میں یوں اضافہ اور برتری کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں کہ دیکھنے والے رشک کرنے لگتے ہیں۔

ایسا شخص اگر کائنات پریش ہو تو مرتبہ اور گریڈ بڑھ جاتا ہے۔ اگر اس کا تعلق تجارت و صنعت سے ہو تو ذاتی و مادی اور دولت سے کسی بڑے کاروباری منصب کی کامیابی کے باعث دین دولت میں فاضل اضافہ ہوتا ہے۔ ایسی بالائی شاخ کی ایک خاص تاثیر یہ ہے کہ اس سے سماج میں نمایاں وقار حاصل ہو جاتا ہے، زندگی میں پھیلاؤ اور دست پیدا ہو جاتی ہے اور ملتے اجاب میں منید اور عمدہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ نیز سماج کے کاموں میں بھی حصہ لینے کے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایسی شاخ گرد کے اچھا رکھو رکھ کر پوری پہلی انگلی کی تھمائی بڑا کی لکیر کو کاٹ کر انگلی کی پور میں داخل ہو جائے تو یہ سید علامت نہیں۔ ایسا شخص جسمانی آرزو کی راہ میں مدد سے بڑھ جاتا ہے اور سلامتی فکر کے بجائے غیر مستدل دوش اختیار کر لیتا ہے۔ نہ قہورہ دارانی اور مکتب علمی سے کام لیتا ہے نہ منصوبہ بندی کے سلسلے میں اپنی صلاحیتوں اور علامت کا سچا جائزہ لے سکتا ہے۔ بلکہ اندھا دھن اپنی ادنیٰ سے بڑھ کر، ہاتھ مارنے کی کوشش کرتا ہے جس کا نتیجہ سست ناکامی اور ناقابل برداشت دنیوی اور مالی نقصان کے سوا کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس شکست خاں کا اثر اس

۳۲

اس کے دماغ و کردار پر بہت ہی مہیب اور ذلت آمیز ہوتا ہے (نقش نمبر ۴)۔ زندگی کی لکیر کی بالائی شاخ اگر دیرپائی انگلی کے تحتانی پڑگوشٹ جیسے چھڑا کر ختم ہوتی ہوئی نظر کرتے تو یہ بھی عمدہ علامت ہے۔ یہ پڑگوشٹ حصہ سچہ کا اچھا رکھنا ہے اور خودکام، زمین، دنیوی استحکام و غیر امور سے وابستہ ہے (نقش نمبر ۴)۔ ایسی بالائی شاخ خصوص

کے ساتھ مکان بنانے یا زمین خریدنے ایسے امور کا پتا دیتی ہے کہ یہ مستقل املاک کے حصول کی نشانی ہے۔ نیز آمدنی میں اضافہ اور ان اسباب و اشیا کے فروغ کرنے کی طرٹ اشارہ کرتی ہے جو پائیدار و دینی اور قیمتی ہوتی ہیں اور دنیوی زندگی میں اچھے اٹھنے اور مادی خورد و نوش کی مزید نشاندہ (نقش نمبر ۴)۔

اگر ایسی بالائی شاخ واضح ترین ہو تو ایسے افراد کے ہاتھوں میں دکھائی دے گی جو زندگی میں پہلی بار اپنا مکان بناتے یا خریدتے ہیں، اسے ضروری ساز و سامان سے آراستہ کرتے ہیں اور اس میں مستقل رملش کے پیش نظر حسب ضرورت آسائش فراہم کر لیتے ہیں۔ ایسی شاخ کی خصوصیت ہے کہ حامل نشان مذکور پہلے ایسی مایہ ناز بنانے کے بارے میں سوچتا ہے اور رفتہ رفتہ پوری جگہ جمع کرتا جاتا ہے۔ درحقیقت تعمیل آرزو کے لیے محنت و کد رکھتا ہے جو ایک لمبے عرصے تک ایک منصوبے کے تحت جاری رہتی ہے۔ مگر جب کام انجام پاتا ہے تو اس کی بنیاد محکم اور استوار ہوتی ہے۔ ایسی علامت یہی بتاتی ہے کہ یہ عرصہ پیرہ گزشتہ پیرہ اور ذاتی ملک و دو کا نتیجہ ہے اور بلا شرکت غیر حاصل کیا گیا ہے۔



(۳۵)



(۳۶)

جب ایسی بالائی شاخ تیسری انگلی کے تحتانی پڑگوشٹ جیسے میں ختم ہو تو یہ بھی بہت ہی مستحسن علامت ہے۔ تیسری انگلی کا تحتانی پڑگوشٹ حصہ سورج کا اچھا رکھنا ہے اور شہرت، تھمائی، کام، دولت، محنت و غیر امور سے وابستہ ہے (نقش نمبر ۴)۔ ایسی لکیر ایسی دنیوی کامرانی کا پتا دیتی ہے جس کے نمایاں پہلو ناموری اور دولت

ہوتے ہیں۔ اس کا حامل غیر معمولی ذہنیت اور عقل و فروغ سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ نیز اس کے تخلیق کا تحقیق جہر قبولی عام کا جو ماحول کیے بغیر نہیں رہتا۔ ایسا شخص تہذیب آشنا، علم و درست اور صاحب وقار ہوتا ہے۔ ایسی زندگی کی بالائی شاخ بالعموم شہر و صنعتوں اور معاشی معیشتوں کے علاوہ ضعیف اور کمزوروں کے ہاتھوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ لیے مثال دروغ، خلیقی جہر، افسار و بیان کے انوکھے اور اچھوتے انداز اس کی شخصیت کے نمایاں عناصر ہوتے ہیں۔ ایسا شخص



(۳۷)

سماج اور قوم کے لیے قابل فخر ہوتا ہے اور اپنی نظری صلاحیتوں سے ایسے کام سرانجام دیتا ہے جن میں پائیداری، امن یا خدمت خلق کے پیکر ہوتے ہیں۔

زندگی کی گہیر کی ایسی بالائی شاخ اگر چھوٹی انگلی کے تہائی پر گوشت فراز، جسے بڑھ کا اُچار کہتے ہیں، کے علاقے میں پہنچ کر ختم ہو تو یہ بھی نمایاں کامرانی کی تاثیر رکھتی ہے۔ (شکل نمبر ۳۷ - الف)۔

مُبدھ کا اُٹھار سانس اور صحت و تندرست سے وابستہ ہے۔ جب ایسی شاخ اس کے علاقے میں پہنچ جائے تو یہ سانس کے میدان یا صنعت کی دُنیا میں غیر معمولی کامیابی کی دلیل ہے اور صاحبِ علامت اپنے مخصوص میدانِ کار میں نمایاں شخصیت، ناموری اور دولتِ حاصل کر لیتا ہے۔

ایسی شاخ کی خصوصیت ہے کہ ایمان و ایمان شدہ اشیا کی ساخت اور ترویج عام کے باعث خلقِ خدا کو آرام و سہولت بہم پہنچتی ہے اور ایسی چیز یا عبادت کی عاقبت یا بنائی جاتی ہے جو عام انسان کے کام آسکتی ہے۔

یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ زندگی کی گہیر کا اُپر جانے والی کوئی بھی شاخ جو انگلی کی جڑ کو کاٹ کر چریں و دھلیں جو ماحول تو کامیابی کی بجائے سمتِ نامرادی، ذلت اور نقصان برداشت

کرنا پڑتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حاملِ نشان کی طبیعت کی فیر متدل آئندہ اور غلط اقدام گویا اس کی شکست کا باعث ہوتے ہیں۔ اس ناامی کا اثر بُریت دیرپا اور معنی اوقات حیات گیر ہوتا ہے۔

جب ایسی اُپر جانے والی زندگی کی گہیر کی شاخ گہرنا صوطے کرنے کے بعد آپ سے آپ داغ کی گہیر تک پہنچنے سے قبل ہی ختم ہو جائے تو یہ بتاتی ہے کہ خواہ کتنی سی و کوشش سے حصولِ آرزو کی راہ میں محنت کی جانے لگے گی کار کی اُتید بٹ ہے (شکل نمبر ۳۷ - ب)۔ البتہ کچھ فائدہ ضرور ہو سکتا ہے مگر نہ تو پائیدار قسم کا اور نہ ہی ایسا پرسنی بخش ہو۔ یہ سرسری اور عارضی نفع یا بُریت ہی معمولی قسم کے معمولی ترقی کی نشانی ہے۔ ایسی زندگی کی گہیر کی بالائی شاخ اگر داغ کی گہیر سے ٹکرا کر رک جائے تو بُریت ہی بخون

امر ہے (شکل نمبر ۳۷ - الف)۔



۳۸

داغ کی گہیر ذہنی صلاحیتوں، ان کے تھل اور ان کے طرزِ اُٹھار کا پتا دیتی ہے۔ جب ایسی شاخ داغ کی گہیر سے ٹکرا کر رک جائے تو بتاتی ہے کہ کارِ متعلقہ کے سلسلے میں غلط ذہنی اقدام یا غلط فی کے سبب سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔ اس کو تاہم فحی کا اثر بُریت ہی خراب ہو سکتا ہے۔ ایسا شخص نہ تو محنت علی سے کام لیتا ہے اور نہ ہی اپنے مجتہدہ اقدام میں مصائبِ حال ترمیم و تصحیح کے لیے مائل ہو سکتا ہے۔ اس کی بٹ دھری اور کم اندیشی اس کی تباہی کا باعث بن جاتے ہیں (شکل نمبر ۳۸)۔

جب ایسی بالائی شاخ دل کی گہیر پہنچ کر یکا یک رک جائے تو یہ بھی نفسِ علامت ہے۔ دل کی گہیر مذہبات و ممالاتِ محبت سے متعلق ہے۔ جب یہ شاخ دل کی گہیر پر رک جائے تو گویا مذہبیات و دُعا و محبت کے باعث متعلق کام بردہاں نہیں چڑھ سکے گا (شکل نمبر ۳۸ - الف)۔ ایسی زندگی کی گہیر کی بالائی شاخ کسی اُچار پر یا کُرم ہوئی ہوئی نظر آئے محاسے

مخافت خود قطع کرے یا ڈٹ کر بیٹھ جائے تو حکم کوئی ناقص نشان اسی سے متعلق ہو جائے تو بتاتی ہے کہ اگر ہاتھ بڑھ کر سڑکوں کا مانی ہو کر رہے گی گرامی کو خوش اور مغرب بڑی دشواریوں سے ملے گا۔ درحقیقت ایسی علامت ہذا زوالی یا کمالی کی دلیل ہے۔ یہ اور بات ہے کہ صحت قصہ سے پہلے بڑی تکلیفیں اور مایوسیاں اٹھانی پڑتی ہیں۔ (شکل نمبر ۳۹-۱۷)



(۳۹)

زندگی کی یکسر فحری طور پر زہرہ کے بھمار کے گرد گھوم کر اٹھنے کی جانب مکرور مت ہوتی ہے جب یہ کیراں طرح انعام پر ہو تو بتاتی ہے کہ ایسا شخص اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ اپنے وطن اور مقام پر پیش ہی میں بسر کرے گا (شکل نمبر ۴۰-۱۷)



(۴۰)

لیکن اگر یہ گریختے پر یوں دوشاد ہو جائے کہ ایک واضح نشانی اٹھنے کی جانب بڑھے اور دوسری مخالفت سمت بڑھ کر اس حصے میں ختم ہو جائے گا کچھ کہتے ہیں تو یہ ایسی طبیعت کا پتہ دیتی ہے کہ جسے کہیں قیام نہیں ہوتا۔ دھڑکی طور پر بے چین اور سیرو سیاحت کا دلدادہ ہوتا ہے۔ (شکل نمبر ۴۱-۱۷)

بعض اہل فن میں ایسے دوشائے کی ایک نشانی تو اٹھنے کی جانب بڑھنے کے گرد وری کلائی کی گلی کے قریب پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ بھی فطرت کی لیے کافی اور سیر و سفر کے لیے پناہ میلان کا پتہ دیتی ہے (شکل نمبر ۴۲-۱۷)

ایسے ہر دو نوع کے دوشائے سفر کی بے تاب آہزدہ کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ اور اگر انگوٹھے کی سمت جانے والی شاخ، بیرونی طرف جانے والی نشانی سے قوی تر اور واضح تر ہو تو ایسا شخص دنیا کے کونے کونے کی سیاحت کرنے اور اچھے سے اچھے مقامات میں بود و باش



(۴۲)



(۴۱)

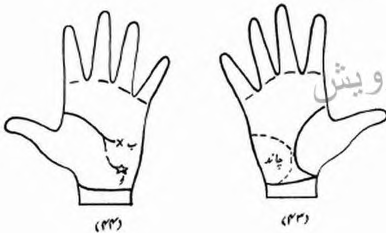
کے باوجود بالآخر اپنے وطن ہی میں لوٹ آتا ہے اور وہیں پر سپرد خاک ہوتا ہے۔

باسر کی طرف جانے والی شاخ اگر دوسری شاخ کے مقابلے میں زیادہ واضح ہو تو قوی ہو تو ایسا شخص گھاٹ گھاٹ کا پانی پیتا ہے اور اگر کبھی وطن آجھی جانے تو پھر سے پریش چلا جاتا ہے۔ اپنے آخری ایام کسی دور دراز مقام پر ہی بسر کرتا ہے اور وہیں دفن ہو کر رہے گا (شکل نمبر ۴۳-۱۷)

ایسے دوشائے کا خاص اثر یہ ہے کہ اس کا حامل ایک بگڑا ہوا شخص نہیں بن سکتا۔ جہاں مقیم ہوتا ہے وہی نسبت دوسری جگہ اسے زیادہ مایوس دہل دل کش محسوس ہوتی ہے۔ گرجب وہاں پہنچتا ہے تو کسی اور جگہ کی دھن اس کے سر پر سوار ہو جاتی ہے۔ درحقیقت اس کی فطرت غار پر دوشائے ہوتی ہے۔ ذہنی اور عقلی قسم کی بود و باش سے وہ صحیح معنوں میں کوسوں دور جگا ہے۔ نہ آنا نہ جانا کرنا ہے اور نہ ہی پائیدار تعلقات قائم کرنا ہے۔ اس میں شہ نہیں کہ بگڑا ہو گا پانی کی خوب چست اور چالاک اور بھاتا اور کسب رزق کی کئی طریقے کھینچ لیتا ہے، اس گوش جیم کا بگڑا ہو جاتا ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں اور مقامات سے جلد ہی مخالفت پیدا کر لیتا ہے اور ہر قسم کے موقع محل سے عہدہ ملا ہونے کی صلاحیت کے انحصار کرنے کی وجہ سے ایک قسم کی مکمل علی اور متوجہ شناسی اس کے گرد و اس پیدا ہو جاتی ہے۔

کبھی کبھی سفر کی کثیر دماغ اور سالم شروع ہوتی ہے اور کچھ دور تک ایسی ہی چلی جاتی ہے مگر بعد میں شاخ و بار ہو جاتی اور نئی شاخ آگے بڑھ جاتی ہے۔ یہ خاص مٹی کی آئینہ دار ہے (شکل نمبر ۴۱-ج)۔ درحقیقت جس مقام کی طرف سفر اختیار کیا جاتا ہے، ایسا شخص وہاں نہیں پہنچ پاتا بلکہ دوران سفر کسی وجہ سے منزل مقصود کی طرف متوجہ نہ رہتا ہے اور کسی دوسرے مقام کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔

سفر کی کثیر اگر چہ رے کے نشان میں انجام پذیر ہوتی ہوئی نظر آئے تو ایسا سفر، کسی حالت میں بھی اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ اس میں بیماری کے علاوہ محنت ناکامی کا بھی اندیشہ ہوتا ہے (شکل نمبر ۴۲-ب)۔



سفر کی کثیر اگر چہ رے کے نشان پر ختم ہو جائے تو یہ ازمد محض کی نشانی ہوتی ہے اور سفر کے دوران یا ان میں ڈوب جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسا شخص گریبا سفر آخرت پر روانہ ہوتا ہے اور دنیا میں زندگی خوش میں ابدی نیند سو جاتا ہے (شکل نمبر ۴۳-ب)۔
اس نشان سے متعلق ایک واقعہ بھی سنا دے گا۔ ۱۹۳۵ء کے ایام میں میر تقی میر صاحب نے تھانہ جہاں نیاہ وراگرز اور ایگھوا میں قیام کیا۔ وہاں تک کہ چنگر اس زمانے میں

نیز اسے طرح طرح کے کھانوں، مہوسات، رسوم و روائیات اور زبانوں سے کچھ نہ کچھ آگاہی ہو جاتی ہے۔

سفر کی کثیر میں

زندگی کی کثیر سے مومن وقت چھوٹی چھوٹی شاخیں نکل کر متصل ہیں داخل ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ یہ سفر کی کثیر کی کلائی (شکل نمبر ۴۳-ا)۔ ایسی ایک سالہ گہری اور لمبی کثیر ایسے طویل اور کامیاب سفر کا پتہ دیتی ہے جو سہولت سے طے ہوتا ہے اور جس کام کے لیے کیا جاتا ہے، اس میں کامیابی نصیب ہوتی ہے (شکل نمبر ۴۳-اعت)۔

زہرہ کے اُجھار کے مقابل، استیسی کی بیرونی جانب، ایک پرگوشٹ فرما ہے۔ یہ چاند کا اُجھار کلاتا ہے۔ کلائی کے اوپر والی موٹی کثیر اور متصل کی بیرونی حد کے مابین اس کا علاقہ ہے (شکل نمبر ۴۴)۔ چاند کا اُجھار سفر، تجارت، رومان اور روحانیت جیسے اُمید سے وابستہ ہے۔

زندگی کی کثیر سے نمودار ہو کر سفر کی غماندہ شاخ اگر چاند کے علاقے میں داخل ہو جائے تو یہ رشتہ ہی طویل سمندر پار سفر کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا سفر دھرت مسافت کے اعتبار سے اہم ہوتا ہے بلکہ مدت قیام کی طوالت کا بھی پتہ دیتا ہے۔ درحقیقت ایسا شخص کسی دور دراز ملک کا رخ کرتا ہے اور لمبی مسافت طے کرنے کے بعد کافی عرصے تک وہاں قیام کرتا ہے (شکل نمبر ۴۵)۔

اگر ایسی کثیر سالم اور بے عیب ہو تو مقصد سفر میں حتمی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ لیکن اگر یہ کثیر ٹوٹی ہوئی یا عیب دار ہو تو دورانِ مسافت دشواریاں کا سامنا ہوتا ہے اور مقصد سفر میں بہت ہی پریشانیوں کے بعد حاصل ہو پاتا ہے۔

سفر کی چھری یا پٹنی کثیر معمولی مسافت یا ایسے سفر کا پتہ دیتی ہے جس سے کوئی زیادہ اہم معاملہ متعلق نہیں ہوتا۔ ایسے سفر کی مدت قیام بھی کم ہوتی ہے (شکل نمبر ۴۶)۔
سفر کی کثیر اگر ٹوٹ جائے تو یہ دورانِ مسافت کسی حادثہ یا ایذا کا خطرہ بتاتی ہے۔
ایسا سفر بے فائدہ مگر اہم ہوتا ہے (شکل نمبر ۴۷-د)۔

اسی قسم کے لوگ دُنیوی ترقی اور فزوغ کار کے لیے مفید ثابت ہو سکتے تھے، میں نے بھی اپنا دفتر اسی طبقے میں لے رکھا تھا اور اس ماحول میں قیام کا مجھے اچھا خاصا فائدہ ہوا۔ وہاں کے چند سربراہان اور وہ ارباب اقتدار سے صاحب سلامت کے باعث میری رسانی بڑے بڑے فائدوں اور اربابِ عمل و عقد کے ہاں ہو گئی تھی۔

کچھ چٹن گرین سے میری ملاقات اسی سلسلے میں ہوئی۔ ان کی بیوی بڑی بارشوخ صورت تھی اور ہزار ایک سنسٹی لیڈی بیگ سے ان کی اچھی خاصی ملاقات تھی۔ ان کی دو صاحبزادیاں تھیں۔ ایک کا نام آؤری تھا۔ وہ قبول صورت ہونے کے ساتھ ہی بڑی خوش سیرت بھی تھی۔ بیوی و بچہ تھی کہ اس کے بہت سے شائق اور چاہنے والے تھے۔ مگر وہ عالمی فوجانہ اس کا قد سے زیادہ ہی مغرور نظر تھا۔ اور اگرچہ وہ عیش اس سے بہت چھڑا تھا، مگر اس کے والدین انڈیا اور جزائرِ بے باک کا یہ عالم تھا کہ وہ ہر جگہ سامنے کے طرح اس کا پیچھا کرتا تھا۔ محلے اور خاندان کے لوگوں نے اس کا نام لوز ولیم رکھ دیا تھا۔

مسز ولیم اپنے لڑکے کے بارے میں متشدد تھی تھیں۔ چنانچہ سر گرین کے توسط سے انھوں نے مجھے ولیم کا ہاتھ دکھایا۔ اس کا ہاتھ دیکھتے ہی مجھے بہت متعجب محسوس ہونے لگی۔ ولیم کے ہاتھ میں سفر کی چھوٹی گردوغبار لکیر پر چڑی کا نشان تھا۔ کچھ توقف کے بعد میں نے مسز ولیم کو متنبہ کیا اور مشورہ دیا کہ ولیم کو دو سال تک پانی کے قریب جانے سے منع کر دیں۔ کیوں کہ یہ علامت سفر کی حالت میں قلوب جانے کا خطرہ بتاتی ہے۔ اس بات کمال بھیجی رہ سکتی تھی۔ مسز گرین نے سنی اور انھوں نے احباب اور محلے والوں کو سنائی۔ شدہ شدہ بات پھیل گئی۔ اس وقت ولیم کا بیسواں سال تھا۔ اس نے تمام سالے کا مسٹر کرنا یا اور اپنی ماں کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ وہ اس کا کام کیوں کرنے لگا جس سے اس کی اپنی جان خطرہ میں پڑ جائے۔ اس کے کچھ مہینوں بعد ولیم کا ہنجر چلا گیا اور میری بیباک پیش گوئی بھی لوگ سچ ہو گئی۔

اسے گلے بڑے چندی دن بڑے بڑے بھونکے اور انہیں میں ایک نوجوان ولیم نامی کی دیا میں دُوب کر مرنے کی خبر پہنچی۔ محلے بھر میں سنسنی پھیل گئی۔ کیوں اور سر گرین کے پاس پہنچے کہ لوگ دریافت حال کے لیے پہنچے تو انھوں نے میری پیش گوئی کا تذکرہ کیا۔ پھر کیا

تھا۔ معاملے کو خوب ہوادہ گئی اور لوگوں کے دلوں میں ایک خاص نوع کی ہیبت چھا گئی۔ جہاں پہلے مجھے سر کھانے کی مُلت دیتی تھی، اب مجھے ہر لحاظ سے ذمت تھی۔ میری فتنی۔ کجانت گوئی میری ناکامی اور بے روزگاری کا باعث بن گئی۔ جب مزید کام کی کھنچو میں آئینہ نہ بنی تو بالآخر بدل خواستہ میں نے رختِ سفر باندھا اور مسعودی ردائز پہن گئی۔

ایسی سفر کی لکیر ہمارے گشتار کے کاشان پایا جائے تو دورانِ مسافرت مادرے سے ایک بوت کا اندیشہ ہوتا ہے (شکل نمبر ۴۳۔ اکت)۔

زندگی کی لکیر تہی اور وضع ہو اور اس میں سے کئی ایک مشبوط شائیں لپکتی ہوئی دکھائی دین۔ کچھ متعلقہ درانی کی صورت اختیار کرے تو اس دورِ حیات میں پے درپے اہم اور بے ضرر درپیش ہوں گے۔ اور اگر یہ بھی شائیں بے عیب ہوں تو زمانہٴ مسافرت سودمند اور باہرِ شہر ثابت ہوگا (شکل نمبر ۴۴)۔

دریغِ امر و اضحیٰ حادثات کی لکیریں

لیکھان اگر ایسی شائیں اتنی پتلی ہوں کہ ہاؤں کے مانند بائیک دکھائی دیں تو ایسی صورت



میں زندگی کی کیکر، درد اور غم کی بڑی چلی ماتی ہے۔ ایسی شائیں ہمیشہ مسافرت کی علامت نہیں ہوتیں بلکہ صحت کی بوجھل خرابی کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ توانائی شریعت سے گھٹتی گھٹتی ہے اور اس کا ماحول اس دور پر کمزور اور اندھا بن جاتا ہے کہ بڑوں کا دھانچہ جاتا ہے (شکل نمبر ۳۴)۔

جہاں سے ان شاخوں کا تسلسل شروع ہوتا ہے، اس سے قبل صحت کتنی ہی قوی اور نازک رہی ہو، پھر بھی نہایت تیزی کے ساتھ بدن گھٹنے لگتا ہے و بھرپور آدمی اور پہلا پن آ جاتا ہے۔ جسم میں صحت نہیں رہتی اور اعصاب و اعضا جواب دینے لگتے ہیں۔ ایسی شاندار زندگی کی کیکر اس امر کی طرف واضح اشارہ کرتی ہے کہ بہت اور طرف سے کہیں زیادہ صحت شہوت کی جا رہی ہے۔ ہوس دنیا یا ضرورت یا ذلت داری کے پیش نظر صبح و شام، ہر وقت نگر و در در کے ساتھ ساتھ جاکہ صحت کا تسلسل جاری رہتا ہے۔ آخر کار اعضا و اعصاب پر اس قدر دباؤ پڑتا ہے کہ وہ ماؤٹ سے ہو جاتے ہیں۔

ایسی شائیں خرابی صحت اور بیماری کے تسلسل کا پتا دیتی ہیں اور مرد و رانک پیکھا نہیں چھوڑتیں۔ یہ عاقبت نا اندیشہ طریق کار اور صحت سے برا غفلت کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ایسا شخص یوں لگتی دھن میں خود ہوتا ہے کہ کسی کی نہیں مٹا۔ اور اگر اس کے گرد و پیش کے لوگ یا علم و روز و ادب اس کی گرتی ہوئی صحت کی طرف توجہ دلائے کی کوشش کریں اور اس پر اصرار بھی کریں تو بھی ان کی صلاح و تہیہ کو لالچ و اعتنا سے نہیں کرتے۔ اس کی بیماری کی حقیقت اپنے کیے کا پل ہوتی ہے۔

ان نشانات کے حامل کو ہم و فرست سے کام لینا چاہیے۔ ہٹ دھرمی اور عاقبت نا اندیشی کا نتیجہ بہت بُرا ہوتا ہے۔ شروع شروع میں علاج و توجہ سے اصلاح حال کے امکانات امید افزا ہوتے ہیں۔ گرامتلاؤ زمانہ کے ساتھ حالت بہت گرامانی صحت کی بحالی اس قدر دشوار ہوتی ہے کہ بکریوں دیکھ بھال اور صاف دھوئی سے ناکام ہو سکتا ہے۔ ایسا شخص بے مدد و رویت ہو جاتا ہے۔ اس کی طبیعت و صحت ہی صحت ہو جاتی ہے۔ ہر بات پر بگڑنے لگتا ہے۔ بالآخر وہ منزل آ جاتی ہے کہ جینے سے بے ڈار ہو جاتا ہے اور

سارے خاندان کے لیے سولہاں مردوں کے روہ جاتا ہے۔

اسی قسم کی بال نما باریک شائیں زندگی کی کیکر کے خاتمے پر واقع ہوں تو وہ دم و دم صورت اختیار کرتی ہیں۔ یہ نہایت ہی غریب اور بھانک علامت ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ زندگی کے آخری ایام میں تیزی کے ساتھ صحت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اگر یہ صورت چھری زندگی کی کیکر کے خاتمے پر دکھائی دے تو مرض الموت بڑھاپے سے بہت پہلے دہلچ لے گا۔ اگر لمبی کیکر کے آخر میں ایسی علامت پائی جائے تو شعبی کے زمانے میں ملک بیماری بڑی تیزی کے ساتھ موت سے ہم کنار کرے گی (شکل نمبر ۳۵)۔



(۳۵)

زندگی کی کیکر کی اندرونی جانب زہر کے اُجھار پر اگر ایک چھوٹا سا معدی خط نیچے کی جانب جاتا ہو، نظر آنے تو یہ کسی اونچے مقام سے گر کر زخم کھانے کی نشانی ہے۔ ایسا مادہ ہم پر زخم کا مستقل نشان چھوڑ جاتا ہے۔ اگر یہ خط موٹا اور قوی نظر آنے تو چوٹ بڑی ہوتی ہے، اور اگر خفیف سا ہو تو ہلکا زخم ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۶)۔

ایسی متعدد نیچے جانے والی چھوٹی و خفیف داغ کیکر یا بار بار زخمی ہونے، ہلکا زخم سے گرنے اور علامت ایسے واقعات کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ ایسی متعدد کیکر یا بیکے بعد دیگرے زندگی کی کیکر سے بچپن کی عمر سے وابستہ نظر آئیں تو ایسا بچہ بار بار ہلکا پیر سرخروں زخم کے جسم کے مختلف حصوں پر مسلسل زخم کھاتا رہتا ہے اور باد صحت کو تکلیف اٹھاتا ہے اپنی حفاظت کا تعطل خیال نہیں کرتا۔

ان شائیں میں ایک نشانی اشارہ صحت ہے۔ ان کا تسلسل بتاتا ہے کہ ماحولی نشانات غیر معمولی طور پر کمزور توجہ بننا چاہتا ہے۔ مگر اس کی یہ آرزو قوی ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ وہ

ہریت متقاضی ہے کہ ایسی برکیر کی بناوٹ، حواٹ اور گرد گاہ و انتقام کا گہری نظر سے مشاہدہ کیا جائے۔ زندگی کی لیکر سے اتصال کے بعد جب یہ لیکر صاف و سالم خاتے تک واضح و بے عیب پئی جائے تو اس زمانے تک باہم درگرب اور منہی لگاؤ سے تسکین و سرت کے اسباب قائم رہتے ہیں۔ دونوں فریق ایک دوسرے کے احساسات اور ضروریات کا احترام کرتے ہیں اور زندگی خوش گوار اسلوب سے بسر ہوتی ہے۔



(۴۹)

یہ قُرب اور موانست کب تک بقرار رہتی ہے اس کا زندگی کی لیکر پر عمر کی نشاندہی سے پتا چل سکتا ہے۔ اس لیکر پر علینہ سالوں کا اور وقت کا تھین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض وقت زندگی کی لیکر سے تمام اُصل پر اس لیکر کے آفاذ میں جریر سے یا جگرے دانے کی طرح کا نشان پایا جاتا ہے (دیکھ نمبر ۵۰)۔ یہ میٹب علامت ہے۔ اس عمر میں منہی ممانعت کے ایک فرض سے منہی قُرب اور لگاؤ کا آغاز ہوتا ہے۔ مگر یہ شادی کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ وہ حقیقت یہ ناجائز تعلق کا پتہ دیتی ہے۔ اسی علامت خاندانی حول پر بد اثرات کا بھی پتا دیتی ہے۔ جریر سے کے نشان کے حامل کی یہ بات دیکھی جھپی نہیں رہتی اور اگرچہ اس کا علم اسباب خاندان اور قُرباں ملک ہی محدود ہونے کا امکان ہوتا ہے مگر یہ عمر میں فتنہ و فساد و بد مزگی اور منہی من کے آغاز کا بھی پتا دیتا ہے۔

ایسا تعلق تو محض اتفاقی محلات کا نتیجہ ہوتا ہے اور نہ اس کا ملحد تم ہو جیسے۔ حامل نشان کی طبیعت والہماز اور بے اعتیاد طور پر برکیر پر آجاتی ہے اور چونکہ اُدھر سے بھی برکیر حریصیت سے رکت کو برادری مانتی ہے اس لیے اس طرف اُترانی ممانعت اور دوسری طرف مجبورب کی جان شمار فریشتگی کے باعث بات چل سکتی ہے اور جرات پلے دلی دلی اور چھپائی ہوئی ہے

یہ اعتنائی کے عناصر کا احساس کرتا ہے اور اباب باحوال کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کے لیے ایسی حرکتوں پر مجبور ہوتا ہے کہ جو اگرچہ ذاتی دُکھ کا سبب بنتی ہیں لیکن اسے مرکز توجہ بنادیتی ہیں خواہ یہ دیکھ بھال عارضی ہی کیوں نہ ہو۔ بڑی عمر میں ایسی لیکر میں بتاتی ہیں کہ رواں دواں حیات میں ایسے امور سے سابقہ پڑا رہے کہ دماغ و جذبات میں تسکین کی کمی ہے۔ ایسا انتشار عام ہو کر کسی داخلی الجھن یا فکر زندگی سے متعلق ہوتا ہے۔ محض ایک ایک لیکر پر حکایت کسی حادثہ یا اگر زندگی ہونے کا ہی پتا دیتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس وقت حامل علامت کسی خاص باطنی کرب و پریشانی میں مبتلا ہو۔ البتہ جھٹ گنے سے بالخصوص تکلیف برداشت کئی پڑتی ہے۔

انزو اداجی زندگی کی لیکر

زندگی کی لیکر کی اندرونی جانب ایک واضح لیکر اتصال کے بعد زہرہ کے ٹکڑا پر چلی جاتی ہے تیرہ خاص میں رکھتی ہے۔ ایسی لیکر باہم زندگی کی لیکر کے متنازی پئی جاتی ہے۔ ایسی ہی اور واضح لیکر بتاتی ہے کہ تمام اتصال کے زمانے میں منہی ممانعت کا ایک خوشگوار زندگی سے متصل ہوگا اور شکیب زندگی بننے کی داغ بیل ڈالی گئی۔ یہ شادی یاہ کی مستند اور قابل اعتماد نشانی مانی جاتی ہے

(دیکھ نمبر ۵۱) اگر یہ لیکر اتصال کے بعد بے عیب سالم اور واضح زندگی کی لیکر سے یکساں غاصلہ پر متنازی دواں دوسے نو ذوق میں باہم درگربیت غلوں اور قُرب ہوتا ہے اور وہ بڑی زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ کامیاب انزو اداجی زندگی کی علامت نشانی ہے۔



(۵۱)

اس نوع کی منہی قُرب و موانست کی نمائندہ لیکر کردار و ضامنی کے علاوہ فریشتگی کے بارے میں بڑی اہم معلومات ہم پہنچاتی ہے۔ حقیقت یہ ایسے حیات گیر اثرات پر روشنی ڈالتی ہے جن کی

وہ مکمل کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ نتائج سے بے پروا ہو کر موت کی پیگمیں بڑھاتے ہیں۔ اور جس قدر دلاستے کی دشواریاں ہوتی ہیں، اسی قدر ان کا جوش و خروش کم ہوتا ہے۔ اگر لکیر اس کے بعد سالم اور قوی ملی جائے تو وہ ہر مشکل پر قابو پا لیتے ہیں اور بالکل خرابے مقدمے میں کامیاب ہو کر رہتے ہیں۔ اگر ان میں سب کچھ بھی کھو کر باقی نہ رہے تو کھو دیتے ہیں لوگ ایک دوسرے کو باغی ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ ایسی زندگی کا آغاز نامناسب مانتے ہیں مگر ہر تپے یک نکل کے بعد میاں بھری بڑی محبت بھری اور سیراب زندگی گزارتے ہیں۔ یہ نشانی مغرب میں عام ہے اور مشرقی ممالک میں شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔

ایسی جتنی لکیر تمام اتصال پر صاف ہو اور کچھ خاصے تک سالم اور بے عیب پہلی جائے مگر میں وسط میں اس میں جویرے کا نشان یا پامائے تو یہ بتاتی ہے کہ اگرچہ ابتدائی زمانہ محبت اور باہم دگر خوئی سے گزرتا ہے لیکن یہ حالت سدا قائم نہیں بلکہ امتداد زمانہ کے ساتھ صاحب سلامت سے بے وفائی کی جاتی ہے (شکل نمبر ۴۰-ج)۔

یہ لکیر میاں کے ہاتھ میں ہو تو عورت دھوکا دیتی ہے اور اگر عورت کے ہاتھ میں ہو تو میاں بے وفائیت ہوتا ہے۔ ایسی نشانی درحقیقت اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ شریک زندگی کسی دوسرے شخص کے ساتھ کامیاب و محققیت پیدا کر لیتا ہے اور دیدہ و دانستہ نکلتا ہے۔ ایسے جویرے کے حامل کو بڑی افزیت، بدنامی اور مہمیتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عزت خاک میں مل جاتی ہے خیالات میں غلطیاں گہراں پر پا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات طبیعت اس قدر متشنج ہو جاتی ہے کہ اعمال پر قابو نہیں رہتا۔ نہایت بے وفائی کے گہرے دکھ کے باعث ایسا فرد بعض حالات میں مرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔

اگر یہ لکیر تمام اتصال پر تو بے عیب ہو مگر جویرے کی صورت میں اختتام پذیر ہو تو بڑے گہرے دکھ اور بدنامی کا پتہ دیتی ہے۔ غم و غصے کا یہ عالم ہوتا ہے کہ حامل نشان سب کچھ کر گزرتے پر ہائیں ہو جاتا ہے۔ بالآخر غم بے آزار زندگی کی بجائے طغیانی اختیار کر لیتا ہے اور اگرچہ لوگ اسے قابل محبت تو نہیں سمجھتے مگر اس کے ناموس پر ہوائی کاری زخم لگ جاتا ہے (شکل نمبر ۴۰-د)۔

اگر ایسی موافقت کی لکیر سے بہت سی باریک اور بال ناٹنا نہیں پھوٹ کر زندگی کی لکیر سے ملیں یا اسے کاسی ہوئی دھان ویرانہ جیچی حالت میں ہیں (شکل نمبر ۵۰)۔ ایسی نشانی بے کون ازدواجی زندگی کا پتہ دیتی ہیں۔ ایسے شخص کو شریک محبت سے نہ تو کوئی محبت ملتی ہے اور نہ ہی اس کی جنسی ضروریات کا تحفظ پوری ہوتی ہیں۔ اس کے اثرات بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں باہر گھر منافقت اور مسلسل دلکشا دو گویا اصول حیات بن کے رہ جاتے ہیں۔



(۵۰)

ان بال ناٹنا خوں کے مٹانے کے بارے میں اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ آیا یہ زندگی کی لکیر سے جلتی ہیں یا اس سے پٹنے کی ختم ہو جاتی ہیں یا جاتی ہیں۔ اگر یہ نشانی زندگی کی لکیر سے پٹنے سے پٹنے ہی ختم ہو جائیں تو نجی زندگی نامشاد و پریشان کن ہو جاتی ہے گہرے کوئی کسی مددگار قابل برداشت ہوتی ہے۔ دل دکھتا رہتا ہے اور فطری ضروریات بہت سی کم پڑتی



(۵۱)

ہو جاتی ہیں۔ پھر بھی ایک مددگار زندگی آبادی رہتی ہے۔ دکھ کے ہوتے ہوئے بھی دن گزر رہے جاتے ہیں۔ زندگی میں نہ سچا قرب ہو سکتا ہے اور نہ ہی باہر گھر احترام و محبت۔ لیکن جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے، یہ زندگی کی لکیر سے جلتی تو ندرت بعض اوقات قابل برداشت ہو جاتی ہے اور اگر گاہ گاہیں تو مسلمانہ سے گزر جاتا ہے۔ لیکن وہ شام فتنہ و فساد کی آگ بجھاتی نہ جاتی ہے اور زندگی ایک مسلسل عذاب بن کے رہ جاتی ہے (شکل نمبر ۵۰-د)۔

نشان پایا جائے تو یہ از حد مخوس علامت ہے۔ اچھی اور خوش گوار ازدواجی زندگی کے دوران میں ایک دن ایسا آتا ہے کہ کسی حادثے یا چانک بیماری سے شریک حیات آنا فنا موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔ اس کا صدر بہت ہی جاگسل ہوتا ہے، اور اس کی یاو باوصت ہی بسیار دل سے مومنیں ہوتی۔ اسی مرگ ناگہان بڑی ہی شوگر ہوتی ہے (شکل نمبر ۵۳)۔

تارے کی بجائے اگر ایسی سالم گہری کرکس کا نشان پایا جائے تو یہ بھی جان لیوا حادثہ یا مرنے کا پتا دیتا ہے۔ یہ بھی اچانک ہی واقعہ ہوتا ہے۔

گل اس کی شدت صدر آتی گول نہیں ہوتی۔
(شکل نمبر ۵۳ ب)۔



(۵۳)



(۵۵)

ایسی سالم اور واضح کبیر زندگی کی کبیر کا آخر تک یکساں تفاوت کے ساتھ ساتھ لے اور متوازی نقش ہو تو یہ اول تا آخر قرب و غلوں کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ ایسا رشتہ بہت استوار اور قابل رشک ہوتا ہے (شکل نمبر ۵۵)۔ مگر انگوٹھے کی چوڑے اور گول گہری کبیر اسے کاٹ دے یا مٹے تو یہ اچھی نشانی نہیں ہے۔ انگوٹھے کی چوڑا حصہ خاندان سے متعلق ہے ایسی آڑی گہری کبیر بتاتی ہے کہ ایک فرد خاندان شریک حیات کا مخالفت ہے اور اسے دکھ بھانے اور رنج و رنج سے اٹھانے کے درپے ہے۔ یہ حسد و عداوت کی علامت ہے، اور چونکہ ایسا فرد خاندان میں بڑی اہمیت رکھتا ہے لہذا سبھی جنگ و جدل کی آگ بھڑک اٹھتی ہے (شکل نمبر ۵۵)۔ حامل نشان بڑی شکل میں پڑ جاتا ہے۔ شریک حیات کا



(۵۲)

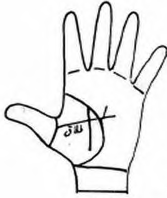
جتنی لگاؤ کی یہ کبیر بعض اہتوں میں کچھ فاصلے تک واضح اور سالم زندگی کی کبیر سے متوازی بن جاتی ہے اگر اس کے نیچے ایک گہرے گول انگوٹھے کی جانب مڑے ہوئے ہو تو یہ مرنے کی شکل نمبر ۵۴)۔ جب تک یہ گہری اور سالم زندگی کی کبیر کے قریب متوازی ہوتی ہے، اس زمانے تک زمین میں گہرا مدھ۔ باہر گلوں اور قرب ہوتا ہے۔ مگر جہاں سے مڑویر انگوٹھے کی چوڑی طرف بڑھتی ہے۔ زندگی کی کبیر سے اس کا تفاوت زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ کبیر گھٹا جاتا ہے اور دوسری بڑھتی جاتی ہے اور بالآخر مرنے کی ہوجاتی ہے۔ ساتھی باہم کسی درجے سے دور چلا جاتا ہے اور انتقام حیات تک واپس نہیں آتا، انگوٹھے پر دھرتی ایسی علامت ان افراد کے اہتوں میں پائی جاتی ہے جن کی شادی کے (ایم) ایک عرصے تک بڑے خوش گوار گزرتے ہیں لیکن بعد میں شریک حیات کسی دور مقام پر چلا جاتا ہے یا کسی دوسرے شغل سے میل ملاپ کے باعث گھر چھوڑ کر کہیں اور ٹھکانا کر لیتا ہے۔



(۵۴)

اگر ایسی سالم اور واضح کبیر خاندان سے متعلق ہو جائے تو ایک مدت کی کجا ادب پسند خوش گوار زندگی کے بعد زمین میں ملیدگی ہو جاتی ہے۔ یہ شری یا قانونی ملاقات کی قطعی نشانی نہیں ہے۔ اس کے باوجود ملیدگی کے بعد زمین میں کبھی ملاپ کی صورت پیدا نہیں ہو سکتی اور ان میں ایک دوسرے کے بغیر ہی زندگی گزارنی پڑتی ہے (شکل نمبر ۵۴ ج)۔

ایسی سالم اور واضح کبیر پر اگر تارے کا



(۵۷)

کو قطع کرے تو زوجین کی علیحدگی میں کسی خاص فرد
فائدہ کی کوششیں کارفرما ہوتی ہیں۔ ایسی صورت
میں شریک حیات سے قطع تعلق بجا نہ سمجھو رہتا
ہے اور باہر حرکت و قرب کے باوجود ایسی
شدیدی پردہ بازی دیکھنے میں پاتی (شکل نمبر ۵۷)۔

یہ علیحدگی بڑی دردناک ہوتی ہے۔ اس
کے اثرات بہت ہی دیرپا ہوتے ہیں اور امتداد
فائدہ کے باوجود شریک حیات کی یاد دل سے محو
نہیں ہوتی۔ اس کا ایک مزید بڑا اثر یہ ہوتا ہے

کامل نشان اس فرد فائدہ سے جو اس کی حلقہ کا سبب بنتا ہے ہمیشہ کے لیے دل میں کیڑ رکھنے
لگتا ہے۔ یہ میل اس کے باطن سے کبھی نہیں مٹتا۔ گویا وہ شریک حیات بھی کھودیتا ہے اور
اپنی فائدہ سے بھی برگشتہ خاطر رہتا ہے اور اس کا علم ارد گرد کے سبھی لوگوں کو ہوتا ہے۔ اور
جب کبھی بھی اس کے نکاح ثانی کا تذکرہ ہوتا ہے، وہ بھڑک اٹھتا ہے۔ ایک قسم کی ہلن گویا
اس کے سینے میں سدا ہی رہتی ہے۔



(۵۸)

زہرہ کا اچھا معاملہ محبت و فیور پر
دوستی فوٹا ہے۔ اس پر پیشہ نشانات، بجی،
ازدواجی باجی زندگی سے وابستہ حالات کا
بتا دیتے ہیں۔ دیگر نشانات سے قطع نظر اگر اس
مقام سے ایک واضح فکر خوددار ہو اور بڑھ کر زندگی
کی کیر سے جالے تو یہ بتاتی ہے کہ اس زمانے
میں ہنس مٹاؤ کے ایک فرد کی طرف اس کی
محبت منتہی ہے۔

میل و ملاپ کے باطن میں مضطرب پیدا ہوجاتی ہے اور رابطہ و

تعلق پیدا ہوجاتا ہے اور اس کے باطن میں مضطرب پیدا ہوجاتی ہے۔ ایسی جاہلیت

احرام اور محبت اور فرد فائدہ سے رشتہ حقیقی ایک ایسے مذاہب کی صورت اختیار کر لیتا ہے
کردل کا چین جاتا رہتا ہے۔ گھر میں ایک ہنگامہ برپا رہتا ہے۔ قرب و جوار کے لوگ سنتے ہیں
ہماری ہوتی ہے، دکھ ہوتا ہے مگر اس شخص کے سنبھالنے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔ آخر
ہار کر ایسا شخص شریک حیات سے علیحدہ ہوجاتا ہے۔ وہ ایک نئے پرستار نہیں ہوتا مگر اس
کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہیں رہ جاتا۔ فریقین کی اس کے بعد بھی مشق نہیں ہوتی اور اس عداوت کا
اثر صاحب نشان کی زندگی پر بہت ہی گہرا ہوتا ہے۔



(۵۹)

اس قسم کی بہت سی ممانعت لکیریں اباب
فائدہ کی شریک حیات سے مجموعی عداوت کا
پتہ دیتی ہیں۔ بالخصوص ایسا شخص کسی اور مگر گھر بنا لیتا
ہے اور شریک حیات کو لے کر چلا جاتا ہے۔
(شکل نمبر ۵۹)۔

اگر ازدواجی زندگی کی مانند سالم لکیر
زندگی کی کیر کے متوازی نقش ہو اور طویل بھی ہو

اور بے عیب بھی، مگر زندگی کی کیر سے ایک چھوٹی سی شاخ چھوٹے اور اس کو زہرہ کے اچھا سے
اٹھ کر ایک قوی ممانعت لکیر کاٹ دے تو یہ بے مدد مخصوص علامت ہے (شکل نمبر ۵۹)۔

اچھی اور بڑی ازدواجی زندگی کے باوجود میاں بیوی میں کسی اہم مسائل کے بارے میں
ناپاکی شروع ہوجاتی ہے جو رفتہ رفتہ عداوت کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور باوجود کہ وہ ایک
دوسرے کے خواہاں ہوتے ہیں اور قرب چاہتے ہیں، ان کی غلط فہمیاں بڑھتی جاتی ہیں اور بالآخر
وہ مقام آجاتا ہے کہ شرعی اور قانونی حلقہ کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ اگر یہ زوجین قطعی علیحدہ
ہوجاتے ہیں مگر دونوں کا تصور بہت دلوں تک پہنچتا ہے۔ ایسی حلقہ درحقیقت اسی
طور پر کسی بھانک بھانک کی فوج ہوتی ہے جسے دوسرے افراد فائدہ میں ہی ہوا دینے سے گریز
نہیں کرتے۔

اگر یہ حلقہ دلائی والی کیر انگوٹھی کی جڑ سے منور ہو کر زندگی کی کیر کی جڑ میں بھی

باہدگر ہوتی ہے (شکل نمبر ۵-۱)۔

ایسی کبیر یا محکم الایم شباب ہی سے متعلق ہوتی ہے۔ مگر یہ اسی زمانے تک محدود نہیں ہے۔ آدھیر اور شاڈنادر بڑی عمر کے لوگوں کے ہاتھوں میں بھی ایسی نشانی دیکھنے میں آتی ہے۔ ایسا رابطہ کم و بیش یکایک ہی پیدا ہو جاتا ہے اور اگرچہ کشش ولذت کا نمایندہ ہے مگر بہت دیکھ کا باعث بھی ثابت ہوتا ہے۔ بعض حالات میں یہ ازدواجی زندگی کی اساس کا کام بھی دیتا ہے۔ اس صورت میں غم کی جگہ دل کی تسکین ملے لیتی ہے۔

اگر اسی زہرہ کے اٹھارے نکل کر زندگی کی کبیر سے ملنے والی گیر کے لہجہ میں جزیہ سے کاٹنا نظر آنے تو یہ بہت ہی خنس امر ہے۔ ایسی حالت میں باہدگر کشش کا تیسرے معنی نامہ از تعلق ہوتا ہے جو بدنامی اور ذلت کا باعث بن جاتا ہے۔ متعلقہ افراد کبھی شادی نہیں کرتے اور نہ حالات اس کے لیے اعانت کر سکتے ہیں۔ کچھ تو یہ ہے کہ ان کی نیت بھی محض عیش و عشرت ہی کی ہوتی ہے (شکل نمبر ۵-۲)۔

ایسی جزیہ دار کبیر حالی نشان کو نگب خاندان بنادیتی ہے۔ تمام احباب و اقارب پر اس کے ایسے افعال کا اثر پڑتا ہے اور سماج اور برادری میں اس کے چہرے ہوتے ہیں۔ درحقیقت نہ صرف وہی بدنام ہوتا ہے بلکہ اس کے خاندان بھر کے ماتھے پر کلک کا ٹیکا لگ جاتا ہے۔ نیز سارے عزیزوں سے مخالفت، جھگڑوں اور بدمرنگی کے باعث اس کی زندگی کافی پریشان اور قابلِ رحم ہو جاتی ہے۔ اس کا داغ اس کے دامن سے عمر بھر صاف نہیں ہوتا۔ لوگ اسے سدا شک کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اسے اپنے عزیزوں میں آنے جلنے کی اجازت دینے کے لیے آمادہ نہیں ہوتے۔

مگر ایسی ایک کبیر کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ باہر اس قسم کے نامہ از تعلقات کا شریک ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کبیر کے زمانے میں اس کی مٹی صبر و بردباری کے ساتھ کسی ادا یا غیر شعوری اگینت سے یوں مشتعل ہو جاتی ہے کہ وہ بے قابو ہو جاتا ہے اور اسے یہ بھی ہوش نہیں رہتا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ بیخ و دھام قصور جان کا عالم ہوتا ہے اور یہ بیخ و دھام اس پر مسلط ہو جاتا ہے کہ وہ دیوانہ ہو جاتا ہے۔

اگر ایسی جزیہ دار کبیر زندگی کی کبیر کو کاٹ کر پتلی میں داخل ہو جائے تو اس کے بد اثرات بہت ہی خراب ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے شخص کے داغ، اعصاب اور صحت سب ہی متاثر ہو جاتے ہیں۔ اسے ذاتی سہجہ بھجہ ہوتی ہے اور نہ ہی گرد و پیش کی خبر ایک مشتعل بہمان مٹی اس کے دل و داغ میں اضطراب بے پناہ کا طوفان اٹھا دیتا ہے (شکل نمبر ۵-۳)۔ معمولی حیات کی خرابی، شدید باطنی انتشار، اعصاب کا کھینچاؤ اور بہمان اس کے اثرات ہیں اور اگرچہ مٹی تعلق در بطن قائم ہو جاتا ہے مگر شروع سے نفاق اور بدگمانی کے عناصر اُجھڑ آتے ہیں۔ مذہب جوانی کی ہواد بوس کا قسط ہوتا ہے اور قریب مٹی کے باؤسٹ باہدگر غلوں و اعتدال متفقہ ہوتے ہیں۔ ایسا ناجائز تعلق دیر پا نہیں ہوتا اور تمام خرابیوں کے ساتھ یکایک ختم ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص جنت کے اس مسئلے میں سخت ناکامی اٹھاتا ہے اور اندر شکستہ خاطر ہو جاتا ہے۔

ایسی کبیر اگر زندگی کی کبیر کو قطع کرتی ہوئی داغ کی کبیر کو کاٹ کر ختم ہو جائے تو ایسے شخص کے ذہن پر اس قدر دباؤ پڑتا ہے کہ اس کا توازن مشکل ہی سے قائم رہ سکتا ہے (شکل نمبر ۶-۱)۔

زندگی، داغ اور دل کی کبیروں کا کاٹ کر اگر ایسی کبیر اچھے نکل جائے تو بہت ہی سدفشان ہے۔ خواہ ایسی کبیر جزیہ دار ہو خواہ زہرہ کے باہدگر سے اٹھے، ہر ملائین ملے ہو جاتا ہے کہ تمام



(۵۹)



(۶۰)



زندگی کی لکیر اور شادی لکیر دونوں باہم
یوں برابر جتنی ہیں کہ ان پر زندگی کی دو علیحدہ علیحدہ
لکیروں کا گمان ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زندگی کی
دُہری یا ثانوی لکیر کے نام سے پکارا
جاتی ہے۔ ثانوی زندگی کی لکیر اصل زندگی کی
لکیر کی اہمیت اور معانی میں بہت تفاوت کا اضافہ
کرتی ہے۔ اس سے طبیعت میں فروں تر توانائی،
مزاج میں جذبات و جوش اور صحت میں خوشگوار اضافہ
ہوتا ہے۔ ایسا شخص حوصلہ مند اور بے باک فطرت

ہوتا ہے۔ طبیعت سپاسیاد اور مردانہ فضا میں سے مرتب ہوتی ہے۔ لوگ اس کی دلیر روش سے غم
کھاتے ہیں اور احترام کرتے ہیں۔ نیز یہ کامیابی اور دولت کا پیش خیر خیال کی جاتی ہے۔ ایسا شخص
باہم اپنے مقاصد کی راہ میں جرات سے بڑھتا ہے اور کٹر کامیاب ثابت ہوتا ہے۔



زندگی کی لکیر اگر کسی مقام پر ٹوٹ جائے
یا اس پر کوئی شخص نشان چا پاجائے تو وہ زندگی بابت
کے لیے فطرت کا پتا دیتی ہے۔ ثانوی زندگی کی لکیر
جوان میسر نشانت کے مقامات کے متوازی یعنی
جاری ہو تو گریباہِ دُعا کا حکم دیتی ہے۔ درحقیقت
عیب دار زندگی کی لکیر کے نقصان رساں اثرات
ثانوی سالم زندگی کی لکیر سے زائل ہو جاتے ہیں۔
یہاں تک کہ اگر زندگی کی اصل لکیر دونوں اعضاء میں
بُری طرح ایک ہی مقام پر ٹوٹتی ہوئی ہو تو بھی جان کو

خطرہ لاحق ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ بیماری یا دکھ تو ہوتا ہے مگر عام طور پر فطرت ہی ہوتی ہے
(دشکل نمبر ۶۴)۔



مشکلات کے باوجود عامل نشان محبوب کو پالیتا
ہے اور بڑی ہی مسرور زندگی گزارتا ہے۔
(دشکل نمبر ۶۱ - ۵)۔

اگر ایسی لکیر جزیرے کے نیچے ہو تو عام بڑی
لکیروں کو مہر کرتی ہوئی چھوٹی انگلی کے نیچے جا کر
ختم ہوجائے تو یہ از حد متاثر علامت ہے۔ یہ ایسی
شادی کا پتہ دیتی ہے جو مالی نشان کے لیے ذمہ
دلی سرتوں کا باعث ہوتی ہے بلکہ شریک حیات
کے ساتھ ہی مال و دولت سے بھی سرفراز کرتی ہے۔

میں ارمیات بہت اُونچا ہو جائے اور مستقبل کے آرام و آسائش کے اسباب و ذرائع گواشاوی
کا لہذا تیر ہوئے ہیں (دشکل نمبر ۶۱)۔

ایسی لکیر بڑے گھرانے میں شادی کی علامت ہے جس کے باعث بہتر حیز زندگی، خود سے
اُونچے لوگوں سے ہم چٹھی اور دوستی کے ساتھ مالی منفعت کے امکانات خود پیدا ہوجاتے ہیں۔ یہی
نہیں، زمین میں قرب و جنت و باہمی احترام کے ساتھ کامیاب زندگی گزارنے کے اسباب فراہم
ہوجاتے ہیں۔ نیز ایسا شخص نیا سلیقہ، آداب معاشرت اور دکھ دکھاؤ کے وعدہ انداز سیکھتا ہے۔
اس کی شخصیت، علم اور مرام میں حوصلہ آور اضافہ اور ترقی کے امکانات پیدا ہوجاتے ہیں۔

زندگی کی ثانوی لکیر

زندگی کی لکیر کے متوازی یکساں گھرائی کے ساتھ بعض اوقات میں ایک واضح اور بڑی لکیر
پائی جاتی ہے۔ یہ زندگی کی لکیر کے شروع ہی سے آغاز کرتی ہے اور آخر تک پہنچتی ہوئی دکھائی دیتی
ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہے کہ یہ بہت لمبی نہیں ہوتی اور زندگی کی لکیر کا قیام رکتا ہے نہیں دے سکتی۔
ایسی متوازی لکیر نہرو کے اُبھار پر نقش ہوتی ہے۔ یہ زندگی کی ثانوی لکیر کے نام سے موسوم ہے۔
(دشکل نمبر ۶۲)۔

ثانوی گنیر زندگی کی گنیر کے ہمراہ تھوڑے تفاوت تک جمل کر ختم ہو جائے تو اس کے اچھے اثرات عمر کے اسی زمانے تک قائم رہتے ہیں جہاں تک وہ پہنچتی ہے۔ بعد میں اس کی محافظ تاثیر برقرار نہیں رہ سکتی۔

زندگی کی ثانوی گنیر کہیں سے بھی خود راہر ہو مگر اصل زندگی کی گنیر کے انتظام تک متوازی نفس ہو تو یہ خطر معمولی اثرات کی آئینہ دار ہے۔ ایسا شخص اعتدال سے زیادہ گرم مزاج ہوتا ہے۔ اس کی بیماریاں اور حوصلہ دہی سپاہیانہ ہوتی ہے۔

نیز ایسی ثانوی گنیر بتاتی ہے کہ مزاج میں بے ثباتی کا عنصر کافی زیادہ ہے۔ ایسا شخص بہت عرصے تک کسی مقام پر بھی جرم کر بیٹھنے کے لیے آمادہ نہیں ہو پاتا۔ اس کے باطن میں سرور سیاست کی قوی آرزو ہوتی ہے اور مختلف مقامات کے دیکھنے کا بہت ہی دلدراہ ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت خواہش ہیشہ رنگ لاتی ہے۔ وہ دور دہلاز دکھوں



(۶۳)

کی سیاست کے لیے نکل جاتا ہے اور بالآخر کسی ایسی دلدہی میں اپنے اہم حیات ختم کر دیتا ہے۔ ہر ثانوی زندگی کی گنیر میں اصل زندگی کی گنیر کے آغاز کے ساتھ شروع نہیں ہو جاتی بلکہ بعض اوقات میں اس زمانے سے خود راہر ہوتی ہے جو جوانی یا اس کے بعد کا وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ کافی فاصلے تک زندگی کی گنیر کا ساتھ دیتی ہے (شکل نمبر ۶۴)۔

ایسی زندگی کی ثانوی گنیر زندگی کی حامل ہوتی ہے۔ ایک طرف تو وہ زندگی کی گنیر کو قوتیت پہنچاتی ہے اور مزاج میں حوصلہ دہی ہائی پیدا کرتی ہے اور دوسری طرف جذبات بہت کم ہوا دیتی ہے۔ درحقیقت جہاں سے یہ ثانوی گنیر خود راہر ہوتی ہے، اسی جگہ سے ایک گنیر سے مسافت کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ بہت کم اثرات استوار اور مدینہ ہو جاتا ہے اور بہت کم مزاجیت اور فطرت کا پتا دیتا ہے۔ باوجود یہ شادی کا پیش خیر تصور کیا جاتا ہے

جب یہ ثانوی گنیر ختم ہوتے پر دو شاخہ ہو جائے تو اگرچہ باہم گریہ اور غم بہت عرصے تک قائم رہتا ہے لیکن بالآخر زمین ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے چلے جاتے ہیں اور انجام کار بالکل مجزا ہو جاتے ہیں (شکل نمبر ۶۵)۔



(۶۵)

اگر ایسی ثانوی گنیروں انتقام پر دو شاخہ ہو جائے کہ اس کی واضح یعنی زندگی کی گنیر کو جرتی ہوئی چاند کے انبار پر بیٹھنے تو یہ نہایت ہی عجیب علامت ہے۔ ایسے شخص کی طبیعت میں اعتدال قطعی مفقود ہوتا ہے۔ اس کا تمام تر خیال غم و غمش کی طرف ہوتا ہے۔ شراب و شباب سے وابستہ لذت کی تلاش میں وہ یوں دیوانہ برہنہ ہے کہ اس پر ایک دیوانگی کا گمان ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا انجام عبرت ناک ہوتا ہے (شکل نمبر ۶۶)۔



(۶۶)

اگر ایسی چاند پر ختم ہونے والی شاخ تارے کے نشان پر انجام پذیر ہو تو ایسا شخص اس قدر شراب کا رسیا ہوتا ہے کہ دوسرے زندگی کے گنیر کا جینا حرام ہی نہیں محال ہوتا ہے۔ اس کی شراب نوشی دیکھنے والوں کے لیے بڑی عبرت ناک ہوتی ہے۔ درحقیقت اسے شراب کھا جاتی ہے (شکل نمبر ۶۷)۔

اس تارے والی شاخ سے متعلق ایک واقعہ بھی ہے: مجھے گا۔ میں مدد بہادر کن میں تھا اور وہاں کے جہاں ہوئے میں رہا کرتا تھا۔ اس بولی کا بار میں شراب فائز بہت ہی مقبول تھا اور شکر کے ایسے آراء شرفاکی نام کا گاہ تھا جہاں سے چھپ کر دوسرے سے ملنا رہنے کے لیے وہاں جمع ہو کر کھاتے تھے۔ شہر کے ایک نامور خاندان کے ایک منجم دھڑا بھی یہاں

دماغ کی لکیر

دماغ کی لکیر پہلی انگلی اور انگوٹھے کے درمیانی حصے سے ہتھیلی کی دھلان کی پیرنی سمت میں نمودار ہوتی ہے اور مستقیم یا خمیدہ صورت میں ہتھیلی کی سطح کو عبور کرتی ہوئی سامنے کا رخ کرتی ہے۔ یہ اس مقام سے نکلتی ہے جہاں سے زندگی کی لکیر شروع ہوتی ہے۔ درحقیقت ان دونوں اہم لکیروں کا مین مشترک ہوتا ہے (شکل نمبر ۱)۔

دماغ کی لکیر ذہنی استعداد اور خرد، فکر و تخیل، یادداشت غرض ان سب امور سے متعلق ہے جو انسانی ذہن سے وابستہ ہیں۔ اعصابی اور دماغی امراض و امراض دماغ کے بانسے میں بھی یہ بہت کچھ معلومات ہم پہنچاتی ہے۔ سر، گردن اور جسم کے بالائی حصوں سے متعلق حادثات و واقعات کے سلسلے میں بھی دماغ کی لکیر سے احکام لگانے میں کافی مدد ملتی ہے۔

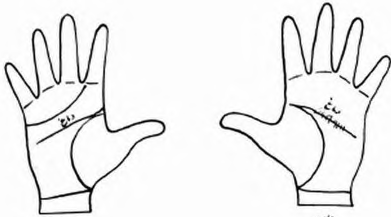
غرض کہ تمام اہم دماغی، اعصابی اور جسم کے بالائی حصوں اور اعضا مثلاً سر، کان، آنکھ کے



آنسو والوں کے گردہ بادہ کشائی میں شامل تھے۔ ان کی شراب خوری یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ اہل خاندان ہاں داخلہ نہیں اپنانے سے برلا انکار کر چکے تھے۔ بیا شراب خوری اور فاندانی اعانت کے فقدان سے ان کی مالی حالت بہت ہی پستی پر پہنچ چکی تھی۔ شروع شروع میں خرید کر بیٹے تھے، پھر ان کے بچے بڑے بڑے واقعات کر بیٹے اور ہم یہاں احباب کے طفیلیوں کی طرح بادیں اٹاتے تھے۔

پھر وہ نہ بڑی اچھی کہ نہ قریبی قریبی نہ ہی خیرات کے طور پر۔ دوست احباب عزیز و فاکار سب ہی نے منہ موڑ لیا۔ بالآخر انھوں نے ویسی سے نسبت ملے کر لی اور وہ بھی کچھ دنوں کے بعد مستر نہ ہو سکی۔ ان کے خاندان سے میرے بہت ہی گہرے اور غرض گوہر اس وقت سے اور انھیں بھی اس کا علم تھا مگر چونکہ انھیں سختی کے ساتھ متذکر کیا گیا تھا کہ سب بادہ میرے پاس پہنچ جائیں وہ ادھر آنے سے گھبراتے تھے۔ مگر جب وہ ہر طرف سے قطعی مایوس ہو جاتے اور طلب کی بے تالی انھیں مجبور کر دیتی تو وہ میرے ہونٹ کا رخ کرتے۔ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو وہ میرے سوٹ کے سامنے فرش پر ایک کنا سے نیم ٹوڑہ مات میں پڑے رہتے۔ جیسے انھیں دیکھ کر نہ صرف محبت کا بہن ملتا بلکہ میری ادلی ان کی حالت پر بھی بچھ جاتا اور مجھے اُرد ترس آتا۔

ایک مرتبہ دھینے ڈھونڈتے تھے کہ میرے ہونٹ کی طرف نہ آئے۔ مجھے تو پیش ہوئی تو میں ان کے عزیزوں کے ہاں نظر پڑا ہوا تھا۔ اچھا ادھر کی باتوں کے بعد معلوم ہوا کہ بدبو کی حالت میں ان کا ایک ایک استغاثہ ہو گیا۔ وہ غالباً کسی بدبو کے کار سے ویسی شراب کی بوتل تھا جسے اللہ کو پیانا سے ہو گئے تھے، اور ان کے ارباب خاندان ان کی موت کا تذکرہ دلی زبان میں کرتے ہوئے بھی اس قدر شرم غصہ کر سکتے تھے کہ آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکتے تھے۔ اللہ اکبر! ذلت، اہانت اور تعظیم کے باوجود بھی عین عالم شباب میں شراب ان کو کھا گئی اور وہ نہایت ہی کسی پرسی کے عالم میں جبریت خیز موت کا شکار ہو گئے۔



(۵)

(۴)

یہ کثیر بعض اہتوں میں فطرت تقسیم کی صورت میں نقش ہوتی ہے۔ اس کی طوالت اور گہرائی سے قطع نظر کثیر کی سیدی روش خاص نمونہ کی حامل ہوتی ہے۔ اسے اہل پسند ہوتا ہے۔ وہ معنی خیال کے گھوڑے نہیں دھڑاتا۔ اس کے قدم زمین پر رہتے ہیں اور وہ حتیٰ طور پر حقیقت پرست ہوتا ہے (شکل نمبر ۵)۔

وہ ہر معاملے اور ہر چیز کو عقل اور سمجھ کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر کوئی امر یا شے مفید اور کامدہ دکھائی دے تو سبے ضرورت اور بے سنی کچھ کو نظر میں لیتا ہے۔ درحقیقت اس کا سوئی اور کام کے بارے میں اس کے ناخنہ مند ہونے کی صلاحیت ہے۔ اس کا مزاج ایک معمول کا ودیات کو پسند کرتا ہے اور اصولی طور پر وہ عام و مگر سے بھی موٹی باتوں کی طرف متوجہ ہونے کے لیے تیار نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ مفید قسم کی جدید دانشا اور خیالات سے استفادہ کا قائل ہے اور جب ان کی عملی صلاحیتوں کے بارے میں اسے یقین ہو جاتا ہے تو وہ ان کے اپنانے اور استعمال سے گریز نہیں کرتا، لیکن فطری طور پر وہ تعلیمات پسند اور رسم و رواج کا پابند ہوتا ہے۔ اچھا دنیا دار، معاملہ فہم اور کفایت شعار ہوتا ہے۔ اس کی عیب بے نمایاں خوبی دینش داری ہوتی ہے۔ وہ اپنے ماحول اور خیالات میں کسی غیر متعلق تبدیلی کے لیے کادہ نہیں ہو سکتا۔

اگر دماغ کی کثیر غریہ ہو اور اوپر چاند کے اُچھار کی طرف بڑھے تو یہ اہل مختلف اُفتادہ دین

بارے میں معلومات بہ پہنچانے کے سلسلے میں دماغ کی کثیر کام دیتی ہے۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ چھٹی دماغ کی کثیر کے بغیر زندگی میں پیش رفت ناممکن ہے اور نہ ہی خود اُپاگر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بغیر کامیاب زندگی کا حصول اور کامیابی محال ہے۔ درحقیقت خراب، چھوٹی اور کمزور دماغ کی کثیر احساس کی اعلیٰ صلاحیتوں اور فہم و وقت کو ہنسنے نہیں دیتی جس کا حتیٰ تجربہ ہوتا ہے کہ کام، پیشان اور خراب زندگی سے نجات نہیں مل سکتی ہے (شکل نمبر ۶)۔

جب یہ کثیر آفاذی سے واضح خود راہ اور

آزاد سبک سالم اور گہری چلی جائے اور اس میں ایک خاص قسم کی چمک دکھائی دے تو یہ ایسے ذہن کا پتہ دیتی ہے جو تیز اور سادہ سادہ و فطری صلاحیتیں ایک نوع کی تاجی لیے ہوتی ہیں (شکل نمبر ۷)۔

ایسے شخص کی دماغی قوتیں غیر معمولی ہوتی ہیں۔ وہ ذاتی استعداد اور ذاتی تھک دود سے دنیا میں بہت نمایاں ترقی کر سکتا ہے۔ اس کی حیثیت میں اقدار، انسان شناسی، معاملہ فہمی کے واضح جہر ہوتے ہیں۔ جن کی دماغی اور دود انیشی کے باعث وہ اپنے لیے دنیا میں بلند مقام یا خاص عزت و نامداری حاصل کرنے کی فطری صلاحیت رکھتا ہے۔

جب یہ کثیر چھوٹی ہو یا پست سی بال ناکیوں سے اُلجھی ہوئی دکھائی دے تو یہ اچھی علامت نہیں۔ حیثیت خاطر کا فقدان اس کا خاص تجربہ ہے۔ اس کا عامل اُستعداد ذہنی اور پیشان خیالی کا خراب ہونا ہے۔ نہ تو وہ کسی کام میں انصاف کی قیادت رکھتا ہے اور نہ معافی سے کسی معاملے پر سوچ سکتا ہے۔

اس کی سب سے بڑی کمزوری خود اعتمادی کی کمی ہوتی ہے۔ درحقیقت وہ منتشر مزاج اور اُلجھے ہوئے انکار میں پسند رہتا ہے۔ جب نہیں کروہ تسکینی باطن اور دودنی کا سیانی سے کم ہی بہرہ یاب ہو (شکل نمبر ۸)۔



(۳)

کی نمایندہ ہے (شکل نمبر ۷)۔

ایسی لکیر کا نمایاں خاصہ تحقیق اور مدتیاتی تحقیق ہے۔ ایسے شخص کے احساسات نازک اور نریم ہوتے ہیں۔ اسٹ اور شعروادب کی طرف اس کی طبیعت کا میلان زیادہ واضح ہوتا ہے۔ ایسی دماغ کی لکیر درحقیقت مصور، شاعر، ناول نویس اور موسیقی دان پیدا کرتی ہے۔ ان کی دنیا احساسات و تخیلات سے وابستہ ہوتی ہے۔

ایک قسم کی روانہ سی زندگی، جرحائن سے کم ہی علاقہ رکھتی ہے، ایسے اشخاص کا مقصد حیات ہوتا ہے۔

یہ لکیر بعض اوقات میں زندگی کی کیرے متعلق شروع ہوتی ہے اور کچھ فاصلہ لکری طے کرتی ہے لیکن اس کے بعد جھکا ہو کر اپنی راہ لیتی ہے۔ جب یہ آگاہ کے بعد ہی عطلہ ہو جائے تو یہ خاص اثرات کی حامل ہوتی ہے (شکل نمبر ۷)۔

یہ اس امر کی شاہد ہے کہ طبیعت حساس ہے مگر حساسیت میں اعتدال کا عنصر شامل ہے۔ ایسا شخص

دوسروں کے جذبات و خیالات کا احترام کرتا ہے اور امداد دینے کی دل آزاری کا مرکب نہیں ہوتا۔ درحقیقت وہ طبیعت متعادل، اعتدال پسند اور نازک احساسات کا حامل ہوتا ہے۔ دیکھی کہ جو بلاوجہ تاثر میں ڈال دیتا ہے اور دبی بے سوچے جیسے اس کا بڑا اٹھا لیتا ہے۔ وہ ہر شے کے بارے میں فہم و فراست سے کام لیتا ہے اور ہوش مند سے سرعام دینے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے عزت نفس کا بڑا پاس ہوتا ہے جس کی وجہ سے گھٹیا قسم کے افعال و کردار سے ہمیشہ گریز کرتا ہے۔ غبار



(۹)



(۸)

اور انصاف پسند ہوتا ہے۔

اگر دماغ اور زندگی کی لکیریں درمیان متعلق شروع ہوں بلکہ دو تہائی اچھے کے گہ بیگ متعلق کا فاصلہ دل کر ہی طے کریں تو یہ اچھی علامت نہیں ہے (شکل نمبر ۸)۔

یہ حدود حساس طبیعت کی نشانی ہے۔ ایسا شخص بے مددگی ایسی ہوتا ہے۔ اس کی نازک مزاجی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ بات بات پر چمک اٹھتا ہے۔ یہ نہیں، وہ نہ صرف ہنست بدگمان طبع ہوتا ہے بلکہ

مدد دہر کہ اندیش بھی۔ حساس طبیعت کے باعث وہ سدا آواز پکار رہتا ہے اور ہر وقت بحث و تکرار میں الجھنے کی طرف مائل۔ اس کے پھلنے کی بھی کوئی صلاح دی جائے تو وہ اس کا اڑا ہی مطلب لیتا ہے۔ خود اعتمادی کا اس میں نام تک نہیں ہوتا جس کا خراب اثر اس کی تمام زندگی پر محیط ہوتا ہے۔ نہ اسے اپنے آپ پر بھروسہ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ کسی دوسرے شخص پر اعتماد کرنے کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر غلیان میں پڑا رہتا ہے۔

تندیب، بدگمانی، بے اعتمادی، دوا فراسی بات پر کبیدہ خاطر یا مغلوبہ فیض ہوجانا گویا اس کا عمل زندگی بن جاتا ہے۔ ان خراب عناصر کے باعث وہ اپنے طے میں بنام اور ناقابل احترام تصور کیا جاتا ہے۔ لوگ تو اس کا بھروسہ کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے تعلقات استوار کرنے پر راضی ہوتے ہیں۔ لیکن دل کا بڑا نہیں ہوتا۔ اگر اس کی طبیعت کی بدگمانی اور بے اعتمادی کو اچھی طرح سے سمجھ کر بعد کی کوشش کیا جائے تو بے دردا فر ہوتا ہے اور احسان و مروت نہیں بھٹکتا۔ ویسے وہ تفریق کو بہت کجکامی کہتا ہے۔ اگر اس کے کردار یا دماغ قطع پر نکتہ چینی کی جائے تو اس قدر برم ہوجاتا ہے کہ اسے اپنے آپ کو بالکل ہی نہیں رہتا۔ جس طرح وہ احسان نہیں بھٹکتا، اس طرح وہ کسی کی سخت بات یا نکتہ چینی بھی اٹھاتا ہے۔

عام طور پر وہ ہر شے میں تاخیر کی طرف مائل ہوتا ہے اور طے آج کا کام کم کر پر مال دیتا ہے



(۸)

کردہ قسم کے حملے کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔
دماغ کی لکیر ہر باطن میں زندگی کی لکیر
سے متسلل ہی شروع نہیں ہوتی بلکہ نکلے باطنوں
میں اس سے بے تعلق اور علیحدہ آغاز کرتی ہے
اور علیحدہ اپنی راہ لیتی ہے (شکل نمبر ۱۰)۔



(۱۰)

بجب دماغ کی لکیر جدا گانہ شروع ہو
اور یوں اپنی جلی جاسے تو یہ بتاتی ہے کہ ایسا شخص
بلکلا خود اعتمادی کی صلاحیت رکھتا ہے۔ نہ اسے
نیز متسلل حساس طبیعتاتی ہے اور نہ ہی وہ دیگرانی
کا لوگ کر آتا ہے۔ درحقیقت حریت پسندی، خودمندی اور اعتماد ذاتی اس کے طبی
ضائل ہوتے ہیں۔

دماغ اور زندگی کی لکیروں کے مابین ابتدائی فاصلے کی کمی بیشی بڑی معنی خیر ہے اور
اس کا نہایت غور سے جائزہ لینا چاہیے۔ اگر فاصلہ مناسب ہو یعنی ایک جگہ کے برابر تو یہ خوشگوار
اور صد اثرات کا پیش خیر ہے۔ یہ طبیعت میں جرات و کار، حریت فکر، خود اعتمادی اور خواہش ارتقا
کی پختہ نشانی ہے۔ ایسا شخص اپنے ذاتی خواہشوں کے باعث بہت آگے بڑھ جاتا ہے۔ درحقیقت
وہ کبھی پیچھے نہیں رہتا اور اپنی مسمائی اور فہم و خود کے بل بوتے پر کسی اعلیٰ مقام پر پہنچ کر ہی دم
لیتا ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

جدا گانہ شروع ہونے والی دماغ کی لکیر طبیعت کی بے چینی اور بے سکونی کا پہلو بھی
ہے ہوتی ہے۔ اس کا حامل آرزو کی راہ پر بے تابانہ بڑھنے کی لگن میں پیہم سی اور کوشش میں
منہم رہتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ کامیابی اور ترقی کے باوصف سچا چین کم ہی پاسکتا ہے
اور ہی دوسرے کردہ بھی مطمئن نہیں ہو سکتا۔ دراصل بے صبری اس کی سب سے بڑی
علانیہ ہے۔ اس کی فطرت کی بے تابی اسے مختلف دل چسپیوں کی طرف راغب کرتی رہتی ہے
اور دوسرے نئے لوگوں سے ملتا رہتا ہے، نئی نئی چیزیں دیکھتا ہے اور نئے نئے خیالات

حوصلہ افزائی اور پختہ جلدی کے حامل میں اس کی اچھی صلاحیتیں جلد ہی بروئے کار آسکتی گئی ہیں اور
وہ اپنے فرائض کو بہت سے بروقت سر انجام کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس کی بدترین کمزوری
مسمے زیادہ حساس ہیں اور اعتماد ذاتی کا فقدان ہے۔ نیز وہ بلکلا جلد ہی ہوتا ہے۔



(۱۱)

دماغ کی لکیر یوں باطنوں میں اپنے فطری
مقام سے ہٹ کر لگنے کے تحتانی پر گزرتی جتنے
سے شروع ہوتی ہے اور زندگی کی لکیر کو جڑ کرتے
ہوئے اپنی گزروں کا پکا پکارتا ہے اور وہاں سے پستی
پر اپنے مقام سر انجام کی طرف بڑھ جاتی ہے (شکل نمبر ۱۲)۔
ذہن کے ابھار کے اوپر زندگی کی لکیر کے
اطلاقی میں ایک اور چھوٹا سا ابھار ہے۔ یہ منگل کا ابھار
کہلاتا ہے۔ یہ ابھار بدو جہد، جوش اور سپاہیانہ عناصر
سے متعلق ہے۔ دماغ کی لکیر جب نیچے ہو کر زندگی کی

لکیر کی آمدنی جانب شروع ہوتی ہے تو اسی ابھار کے علاقے سے نوزاد ہوتی ہے۔ جب دماغ کی لکیر
اس مقام سے نکلے تو ایسا شخص بار بار ذہنیت لے کر پیدا ہوتا ہے اور بیش بہت دنگار اور جھگڑے کی
طوفان اٹھاتا ہے۔ اگر ناز و غضب ہی سے کسی ایسے کام کی طرف راغب ہو جائے جس میں جتن بکھرتی
تعمدہ نظر و فکر کی ضرورت ہو تو آگے چل کر وہ اپنا اعتماد بوجھل ہرج کرنے والا کوئل بن سکتا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دماغ اور زندگی کی لکیر میں ایک دوسرے کو کاٹتی
ہیں۔ جہاں بھی دو اہم لکیریں ایک دوسرے کو قطع کریں تو خط و خصلت متعلق کے غماض اثرات ابھر آتے
ہیں اور کردار میں ایک تضاد پیدا ہو جاتا ہے۔

دماغ اور زندگی کی لکیروں کے ایک دوسرے کو قطع کرنے سے طبیعت میں خرابی پیدا
غیر بہت ہی ابھرتا ہے۔ ایسا شخص سخت جھگڑاؤ ہو سکتا ہے اور معمولی بات پر لڑکھانہ فضا
اس کے حکم سے سخت کھلی اور دیوانگی کے لیے غم نہ ہوتے ہیں کہ سننے اور دیکھنے والے تو یہ توہ
کر اٹھتے ہیں۔ نیز ہر ایسے معاملے میں وہ یوں ذاتیات پر اثر آتا ہے کہ غلط جھڑپ اور نہایت



(۱۳)



(۱۴)

ایسی چرخ کی سبب گھم گھم فوضات کے باعث بچپن کے میل رہنما بہت ہی طول اور پشیمان گھومتے ہیں اور ان کا اثر نازک احساسات پر اس طرح دباؤ ڈالتا ہے کہ طبیعت میں ایک مستقل قسم کا اندر شبیہ چلتا رہتا ہے اور طبیعت نامکھی کا شکار ہو جاتی ہے۔ یعنی ہاتھوں میں یہی علامت خاندانی مقدر بازی کا پتا دیتی ہے جس کی وجہ سے تباہی اور مالی و شواہریاں بچپن کے ایام پر بہت ہی مذوم اثرات ڈالتی ہیں اور مستقبل تاریک دکھائی دینے لگتا ہے۔

دماغ کی کبیر یعنی ہاتھوں میں فحری مقام آغاز سے ہٹ کر اس جیسے سے شروع ہوتی ہے جو پہلی آنکھ کی نیچے پر گوشت فراز کی طرح ہے۔ یہ حصہ گرد کا اُجھار کہلاتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔ گرد کا اُجھار آرزو کی بلندی، عظمت، وقار، تفاخر وغیرہ انکسوسے متعلق ہے۔ جب دماغ کی کبیر اس مقام سے خوددار ہوتی ہے تو بڑے فروغ آور عناصر سے بہرہ ور ہوتی ہے ایسا شخص حقیقت کا مافی الحیات کے لیے نمایاں صلاحیت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ اس کی نمایاں خوبی حوصلے کی عظمت، نگاہ کی بلندی، طبیعت کی وسعت کے ساتھ ساتھ ایک خاص قسم کی بیدار آرزو ہوتی ہے اور وہ غیر معمولی ترقی اور اعزاز کے لیے گویا محضوس صلاحیتیں لے کر آتا ہے۔ بچپن ہی سے عظمت و شہرت کے انداز اس کے مزاج و طوار سے جویدلجھنے لگتے ہیں، علم کا شوق

سے بہرہ مند ہونے کا مستلشی رہتا ہے۔ کام کاج کے علاوہ اسے فنون، کھیلوں، سوشل کاموں، مزین کو محنت شہرہ ہائے زندگی سے دلچسپی دیتی ہے۔ وہ ہر سامنے آئے جڑھنے کا خراہن ہوتا ہے اور ہر اندر ترقی کرتا ہے۔ باہر ہر سکین باطن سے وہ کسی حد تک تہی دست ہی رہتا ہے جب دماغ کی کبیر زندگی کی نیک سے مناسب فاصلے سے زیادہ ہٹ کر شروع ہو تو جس قدر

تفاوت بلاصتا جائے گا اسی قدر خراب خاص کردار میں اضافہ ہوتا جائے گا (شکل نمبر ۱۱)۔

جب یہ فاصلہ زیادہ ہو تو باعوم طبیعت کی بے چینی میں فاضل اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص بے حد بے صبر، جلد باز، اور عاقبت نامدین ہوتا ہے جس کے باعث وہ اپنے ہی ہاتھوں اپنی زندگی کو ناکام اور بھول بنا جاتا ہے۔

اس کے خیالات و احساسات میں کثرت سے بدلتے رہتے ہیں کثرت ہوتی ہے اور یہ

اعزاز کرنا یا قیاد کرنا کہ وہ کس وقت یا کس حالات میں اپنی بے چین جلدت پسندی سے کیا عمل کھلانے کا محال ہوتا ہے اور اسے بھی اس کا کوئی عمل پائیال نہیں ہوتا۔ وہ عیب و غریب حرکتیں کرتا ہے۔ فنون کوئی یا مہائز آہیزی سے گریز نہیں کرتا اور بعض وقت کو اندر شہ کے عالم میں وہاں قدم رکھتا ہے جہاں فزشتوں کے بھی پر جلتے ہیں۔ بے دھوک محنت اور نامداد آزاد منشی کا ارتکاب کرتا ہے اور اپنے افعال کے باعث اپنے لیے ایسے مصائب پیدا کر لیتا ہے کہ جن کا تیر بہت ہی غم ناک ہوتا ہے۔

چرخ کی کائنات

اگر دماغ کی کبیر زندگی کی کبیر سے علیحدہ اور کبیر سے شذر ہوا اور ان دونوں خطوط کے مابین ایک دامن چرخ کی کائنات دکھائی دے تو یہ بہت ہی خراب علامت ہے (شکل نمبر ۱۲)۔



(۱۱)



(۱۶)



(۱۵)

ایک دوسرے کے ساتھ ملی ملی دکھائی دیں شکل نمبر ۱۵ تو یہ بہت ہی خراب نشانی ہے۔ ایسی صورت درحقیقت نہایت ہی بد مزاج شخص کا پتا دیتی ہے۔ ایسا شخص اُلجھا ہوا سا ہوتا ہے اور کسی سے بھی مل نہیں کر نہیں رہ سکتا۔ سخت حساس اور ہر معاملے میں اُلجھنے کا ڈر کر ہوتا ہے۔

دماغ کی نگہبرداری خود یا کسی ایک نمایاں شاخ اگر گرد کے اُچھارے سے نمودار ہو تو ایسا شخص اعزاز، احترام، نام و نمود و دولت اور کامیابی ایسے بھی اُمور سے سرفراز ہوتا ہے۔ اس کے ملازم بکروہ لوگوں، حکومت کے بڑے عہدے داروں اور اربابِ ثروت سے کافی استوار ہوتے ہیں۔ عزت نفس، مغرب پروردی اور کشادہ دلی اس کے عمدہ خصائل میں شامل ہیں (شکل نمبر ۱۶)۔ بے جا غرور و نفوذ کے بغیر وہ سر اٹھا کر چلتا ہے اور ضرورت کے وقت فروتنی اور انکسار سے گریز نہیں کرتا۔ اچھی گفتگو اور دوسروں سے عمدہ سلوک کی اس میں فطری صلاحیت ہوتی ہے۔ اہل علم اور باکمال لوگوں کا دل سے احترام کرتا ہے، ان کی خدمت اور فرائض سے دریغ نہیں کرتا اور کمالات متقاضی ہوں تو اربابِ کمال کی مالی اعانت بھی کشادہ دلی سے کہنے میں تامل نہیں کرتا۔ اس کی سب سے بڑی کمزوری تمہیل کی خواہش ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر ممکن طریقے سے وہ بیک اُمور میں اعزاز و توجہ حاصل کرنے کے لیے مدد جوہر کرتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ایسے کاموں سے اسے دلِ شغف بھی ہوتا ہے اور وہ مفید اور بہت ہی کامیاب کارکن ثابت ہوتا ہے۔

اہلِ ثروت سے رغبت اور مہربانی دانت گویا اس کے فطری تجربہ ہوتے ہیں۔ جوانی کے انیم میں اس کی طبیعت کا اندازِ رئیسانہ ہوتا ہے اور وہ اپنے گرد و پیش ایسے اسبابِ خیر کر لیتا ہے جو اس کے فطری تقاضے کے شایانِ شان ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ملکہ احباب میں باوقار افراد کو شامل کرتا چلا جاتا ہے اور اپنے مردوں، احوال سے بہت بلند ہو جاتا اور جدید اور اعلیٰ طریقے کی زندگی اختیار کر لیتا ہے۔

دماغ کی دیگر گرتھیلی کی باہر کی جانب اپنے فطری مقام آغاز سے نکلے اور اس میں سے ایک واضح اور سالم شاخ کرو کے اُچھارے تک پہنچ جائے تو یہ بھی عمدہ علامت ہے (شکل نمبر ۱۷)۔



(۱۷)

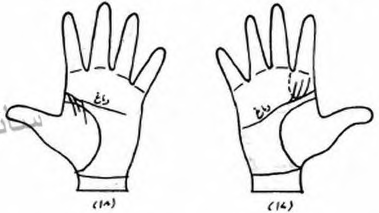
ایسا شخص اپنے مردوں اور جدیدی ماحول سے وابستہ رہنے کی فطری آرزو رکھتا ہے اور بالعموم اسی میں اپنا اعلیٰ و جدید طرزِ حیات اختیار کر لیتا ہے۔ ایسی گرد وانی شاخ دار دماغ کی نگہبرداری و عدمِ نفوذ کی بہت بڑی کامیابی دہل ہے۔ ایسا شخص عموماً عظیم ہندی عزم اور دوستی قلبی کے لیے ہمہ سوں میں نمایاں ہوتا ہے۔ بڑے بڑے منصوبے سوچتا ہے اور انھیں پروان چڑھا جاتا ہے۔ دراصل ایسا شخص زندگی کا ملکی زائر اور تقاضا و فزوش کی علامت نہایت

انہماک سے گزرتا ہے اور ہر میدانِ عمل میں قدم رکھتا ہے، اس میں ذاتی استعداد اور عزمِ مگر کم کے فیض سے آہو کے ساتھ کامیاب ہوتا ہے۔

دماغ کی دیگر گرتھیلی کی نگہبرداری شروع ہو یکن ایک سالم اور واضح شاخ دونوں کیوں کو باہر مگر مشکب کروے تو یہ عمدہ نشانی ہے (شکل نمبر ۱۸)۔ ایسا شخص اگرچہ طبیعت بے چین اور بے صبر ہوتا ہے لیکن اس کے باطن میں ایک خاص نوع کا مقناطیسی جذبہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ محتاط، معتدل اور سمجھ و ادب و دانش اختیار کر لیتا ہے۔

اگر دماغ اور زندگی کی گرتھیلی تقاضات سے شروع ہوں گرد و زور کی گرتھیلی تپتی شاخوں سے

دماغ کی گیر کے شروع سے اگر تین یا چار واضح اور سالم شاخیں نمودار ہو کر گرد کے اُچار کے علاقے میں جا پہنچیں تو یہ بہت ہی سیدھا علامت ہیں۔ ایسا شخص غیر معمولی طور پر دولت مند ہو جاتا ہے، مگر کسی دین دولت وہ اپنی ذاتی قابلیت اور پیداوار مفری ہی سے پیدا کرتا ہے۔ ۲۰ اسے کسی کی طرف سے ورثے میں دولت ملتی ہے اور نہ کسی کی عنایت کا مہربان وقت ہوتا ہے۔ اسے فطرت نے ذہنی بلندی اور طبی صلاحیت سے بہرہ یاب کیا ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۱)۔



دماغ کی گیر کے شروع کے حصے سے اگر چند ایک شاخیں اُپر جانے کی بجائے نیچے کی طرف چلی جائیں اور زندگی لیکر کو چھوڑ کر تپوئی ذہرہ کے اُچار کے حصے میں داخل ہو جائیں تو یہ بہت ہی خراب علامت ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

ایسا شخص منہی حیوانات کے اس قدر زہرا ہوتا ہے کہ اس کی عقل کم ہی ٹھکانے رہ سکتی ہے۔ درحقیقت اس کے دماغ پر مہیوں اور درجہ کا پور پالستی ہے کہ وہ صبح طر پر سوچ بھی نہیں سکتا۔ اسے صبح و شام اسی قسم کے خیالات و جذبات آتے رہتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پر کسی نے باد کو دیا ہے اور وہ سوائے اس شخص کی جہانی مابذیت و متعلقہ ہوسا بنی کے کسی دوسرے معاملے کے بارے میں سوچنے سے عاجز ہے۔

دماغ کی گیر کے شروع کے حصے سے ایک واضح اور سالم

شاخ گرد کے اُچار کے علاقے میں جا پہنچے گرد و مل ختم ہونے کی بجائے دوسری انگلی کے اُس تہائی پر گوشت جیسے میں باکتر ختم ہو جسے سنبھو کا اُچار کہتے ہیں تو یہ ایک غیر معمولی امر کی طرف اشارہ کر دیتی ہے۔ درحقیقت ایسی علامت ایسے شخص کا پتا دیتی ہے جس کے سر پر مذہب کا جھنڈا سوار ہو جاتا ہے۔ وہ عقائد کے معاملے میں عقیدت اور سخت گیر ہوتا ہے اور اگر قرقر قسم کا مذہبی انکی ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔



(۱۳)

اس کا قلب مذہبی عقیدت سے معمور تو ہوتا ہے گرد تو اس کی نظر روح عقیدہ پر پرتی ہے اور ذہنی معنی احکام پر۔ وہ دراصل عقائد کی رسی اور ظاہری صورت کی مطابقت پر ہی پوری توجہ سے کار بند ہونے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ رعزت، خوشنودار ذاتی پاکیزگی و طہارت پر تقاضا اس کے

غیر معمولی عناصر کو دار ہوتے ہیں۔ اس کی نگاہ میں کوئی مُرتد اور کوئی زندقہ ہوتا ہے۔ درحقیقت اسے اپنے گرد و پیش میں کچھ عقیدت مند دکھائی نہیں دیتے۔ اور کچھ تو یہ ہے کہ نسب شہادت و نورانیت کی حقیقی وراثت کا مقدار محض اپنی ہی ذات کو سمجھتا ہے۔

ایسے لوگ جیسے نکتہ ہیں اور دوسروں کے کردار اور عقائد کی رسی سے ٹکاتے والے ہوتے ہیں۔ اور اگرچہ بڑی سختی سے مضموم و صلوات کے پابند ہوتے ہیں مگر ان کا دل پتھر کا ہوتا ہے۔ ان کے مزاج میں دو مذہبی دعا طاری ہوتی ہے اور نہ ہی انسانی احساسات کا احترام۔ ان کی عزت و حقیقت ان کی تنگ نگاہی کی آئینہ دار ہوتی ہے۔



دماغ کی گیر کے ایک واضح اور سالم شاخ ایک کر تیسری انگلی کے تہائی پر گوشت جیسے میں باکتر ختم ہو جسے سنبھو کا اُچار کہتے ہیں۔ باکتر ختم ہوجانے کو نہایت ہی شانزدار اور غیر معمولی ذہنی

صلابتوں کا پتہ دیتی ہے۔ یہ ایسی دکاوت ذہنی کی علامت ہے جس کی آب و تاب کا شہرہ دور دور تک پہنچتا ہے۔ ایسا شخص نامی گرامی ہوتا ہے اور اس کی روشنی میں کچھ چارچر ہو کر چوہا بڑا رہتا ہے۔ درحقیقت وہ اپنے مخصوص میدان کا میں پیشال اور کیا تے روزگار ہوتا ہے۔ دولت اس کے قدم چھوٹی ہے اور شہرت اس کے گھر کی باندی ہوتی ہے (شکل نمبر ۳۰)۔ اس کی کمرانی اس کے انفرادی زاد و خیال یا تخلیقی قوتوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ وہ اپنی ذہانت سے آگے بڑھتا ہے۔ دوسروں کی سہولتیں درویشیوں کے بغیر اعانت و کرم فرمایوں کے بغیر۔



(۳۰)

ایسی دماغی شاخ اعلیٰ لوگوں کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہے جو فطرت، طبع، سانس یا دلب ایسے میدانوں میں ایسی ایجادات یا تخلیقات کرتے ہیں جو نیا انسان کے لیے بے مہینہ ثابت ہوتی ہیں۔ ان کی خدمات اس قدر بڑھتی ہیں کہ ان کی جہاں انھیں عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں پھر بڑھتا رہتا ہے۔ ان کا دماغ ۱۲ ہاں اور دل کشادہ ہوتا ہے۔ ان کی نگاہ کی وسعت اور غارت خانہ انسان کا جذبہ گویا ان کے تیرہ بند کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ وہ ہر طور پر بھی ہوتے ہیں اور صاحب کمال بھی۔

دماغ کی گہیر سے ایسی ہی سالم اور واضح شاخ نمودار ہوا ہے جو انسانی زندگی کے حقیقی مرکز ہے جیسے بڑھکا اُبھارتے ہیں ان کے علاقے میں کچھ ختم ہوئے قریبی غیر معمولی صلاحیتوں کی آئینہ دار ہے (شکل نمبر ۳۱)۔

ایسی نشانی منعت و تسکین کی گونیا میں فروغ و کامرانی کا پتہ دیتی ہے۔ ایسی شاخ کسی ایجاد کے باعث وافر دولت کی بھی اعلیٰ علامت بھی جاتی ہے۔ ایسا شخص بڑے عمر کے منسوب ہے نیا کر رہا ہے اور ارضیں کا مایاب بنانے کے لیے بڑی ہوش مندی اور توانائی سے کام لیتا ہے۔ نیز تجارتی اداروں کی داغ بیل ڈالنے اور ارضیں فروغ دینے کی بھی اس میں نمایاں صلاحیت ہوتی ہے۔



(۳۱)

دماغ کی گہیر میں جزیرے کا نشان سُقم اور نقص کا آئینہ دار ہے۔ اگر گہیر کے دوران میں متقدم جزیرے پائے جائیں تو یہ بھست ہی غریب علامتیں ہیں (شکل نمبر ۳۲)۔

دماغ کی گہیر جزیرے کا ہونا اس امر کی دلالت ہے کہ ذہنی اور اعصاب پر کسی وجہ سے سخت دباؤ پڑ رہا ہے جس کے باعث ذہنی نقصان

اور ذہنی انتشار مستقل حد سے تباہ ہو کر گیا ہے اور یہ خطرہ ہے کہ کوئی ذہنی بیماری یا اعصابی مرض پیدا ہو جائے۔

درحقیقت جزیروں کا وجود ایک تنبیہ کا کام دیتا ہے۔ اگر بروقت صورت حال کی طرف توجہ نہ دی جائے تو ناسخ اچھے نہیں ہوتے۔ ایسی علامتیں یا انصاف ان افراد کی دماغ کی گہیر میں پائی جاتی ہیں جو ذہنی کام اور مشقت کے خورگ ہوتے ہیں۔ ان کی گہن کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ اپنی دماغ میں منک و دنیا و مافیاسے غافل ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کی مسلسل ذہنی غفلت اور دماغی کاوش آفکار پانا اور دکھائی ہے اور دماغی خرابی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

ایسے جزیرے ان افراد کی دماغ کی گہیر سے بھی متعلق دکھائی دیتے ہیں جو عیاشی کی زندگی میں غرق ہوتے ہیں اور بالآخر حواس باختر ہو جاتے ہیں۔ جزیرے کا حقیقی وقوع اہم امر ہے۔ اگر یہ دماغ کی گہیر کے شروع میں نظر آئے تو یہ بتاتا



(۲۵)



(۲۴)

علامت نہیں ہے۔ دماغ کی کلیئر کرنا یا حصہ سینچر کے اُٹھار کے تحت ہوتا ہے جس کا تعلق اعصاب اور پڑشیدہ تکلیفوں سے ہوتا ہے۔ ایسا جزیرہ درحقیقت کان اور ان اعصاب سے متعلق خرابی کی طرف اشارہ کرتا ہے جن کا تعلق قوتِ سامعہ سے ہوتا ہے۔ اس صورت میں احتیاط اور علاج کی ضرورت ہوتی ہے جو کان میں عرصے تک جاری رہنا چاہیے (شکل نمبر ۲۵)۔

ایسے نشان کے حامل کو فوری ہی میں علاج معالجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ اول اول یہ محض قوتِ سامعہ کی خرابی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے مگر رفتہ رفتہ تکلیف کا احساس بڑھتا جاتا ہے۔ اور اگر بدوقت علاج نہ کیا جائے تو زحمت مستقل مُورثہ اختیار کر لیتا ہے۔ عام طور پر یہ صورت بہرے پن کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ بڑی عمر میں یہ جزیرہ پایا جاتا ہے قریب کان سے نکلنے میں بڑی زحمت ہوتی ہے۔

دماغ کی کلیئر کرنا ایسا جزیرہ اگر تیسری انگلی کے تسمانی مُورثہ کے اُٹھار کے نیچے پایا جائے تو یہ اس کی کلیئر کرنا کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ سورج کا اُٹھار اور روشنی سے متعلق ہے جب دماغ کی کلیئر کرنا اس کے نیچے جزیرے کا نشان پایا جائے تو میانی کی کمزوری کی طرف میلان کا پتا دیتا ہے۔ یعنی اوقات ہی جزیرہ نکلنے کے قابل ہو جانے کے خدشے کا عکاس بھی ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۶)۔

دماغ کی کلیئر کرنا اگر ایک کرنا ہی چنی کا نشان نظر آئے تو برا اثر نہیں ہے۔ یہ درحقیقت دماغ کی سر پر کسی ایسے مادے کا خدشا تھا ہے جو کان میں ثابت ہو سکتا ہے۔ اس علامت کے

ہے کہ دماغ کی خرابی کا تعلق دیر سے ہے۔ ایسے شخص کا نظامِ اعصاب کسی کسی نوعِ مہم و کمزور ہو سکتا ہے بڑی طبیعی کی علامت ہے۔ کیونکہ ایسا شخص غمگین اس کے اثر کے تحت ہی رہتا ہے اور ایسے حالات میں جب اعصاب یا دماغ پر دیر سے زیادہ دباؤ پڑے تو اس کی ذہنی قوتیں مدافعت کی تاب نہ لاسکتی ہیں (شکل نمبر ۲۷)۔



(۲۲)



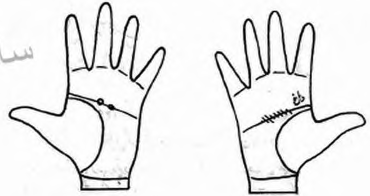
(۲۳)

پودے، ٹوٹے لٹرائش تو یہ بتاتے ہیں کہ گھٹے کی بیماری پڑانی ہے اور مزوی مُورثہ اختیار کر سکتی ہے۔ یہ صورتِ کلیت ہی تشویشناک ہو سکتی ہے، اور اگرچہ جان کو کوئی خطرہ نہیں ہو تا اگرچہ میں اجرت ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۲۸)۔

جزیرے کا نشان دماغ کی کلیئر پر درمیانی انگلی کے میں نیچے دکھائی دے تو یہ بھی اچھی

میں مستقل مردہاچی سے کام لینے کی کوشش کرتا ہے تو شدید درد پورے مولے لیتا ہے۔ نہ وہ ذہنی تھکن اور نہ جذباتی الجھنوں یا ونیری پریشانیوں کا بے ٹکری سے متکا بلکہ رکھتا ہے۔ وحقیقت جہاں کہیں دشواری کا سامنا پڑا یا ذہن پر کام یا انکار کا دباؤ پڑا، وہ مناسرے درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (شکل نمبر ۳۱)۔

ایسا شخص نہایت ہی حساس ہوتا ہے اور ہر چھوٹی بڑی بات پر چڑچڑے پن کا مظاہرہ کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یوں اس کے باطن میں ایک عجیب قسم کا غرض بیٹھ جاتا ہے اور وہ اس ناگہنی طبیعت کی وجہ سے ہر شکل مسائل سے گریز کی طرف مائل رہتا ہے۔



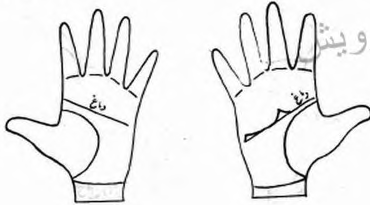
(۳۲)

(۳۱)

دماغ کی گھیر پر سالم اور کامل دائرے کا نشان بڑا ہی غور سے اترتا جاتا ہے۔ ایک لمحہ میں ایسی علامت دینا ہی کے ذائل ہونے کا غرض بتاتی ہے اور اگر کسی دشمنی و دشواری میں ایک ہی جگہ پائی جائے تو ایک آنکھ کی روشنی جاتی رہتی ہے۔ اگر دونوں آنکھوں میں ایک ہی جگہ پائی جائے تو ایک آنکھ کی روشنی جاتی رہتی ہے۔ اگر دونوں آنکھوں میں دو کامل دائرے ایک دوسرے کے قریب قریب یا ملحق پائے جائیں تو دونوں آنکھوں کی دینا ہی جاتی ہے کا غرض ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۲)۔

دماغ کی گھیر پر ٹکون کی علامت بڑی سیدھی ہے۔ یہ حقیقت ذہنی صلاحیتوں کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ ایسے شخص کی طبیعت ذہنیت تحقیق وریاد کی طرف مائل ہوتی ہے (شکل نمبر ۳۳)۔ جب ایسی سالم اور واضح ٹکون دماغ کی گھیر پر چھوٹی آنکھ کے عین نیچے واقع ہو تو سائنس کے میدان میں اس کے حامل کی بصیرت اور تحقیقات بہت ہی بار آور ثابت ہوتی ہیں اور اس کے نتائج اس درجہ کامیاب ہوتے ہیں کہ نہ صرف بے مدنام و نمود حامل کر لیتا ہے بلکہ مدنی دولت سے بھی بہرہ وافر حاصل کیے بغیر نہیں رہتا (شکل نمبر ۳۴)۔

ایسا شخص بلاشبہ غیر معمولی استعداد کا حامل ہوتا ہے اور اس کی ذہنی صلاحیتیں ایسے اُچھڑ کوسراخا مہینے کی حرکت جیسا مائل ہوتی ہیں جن کا تعلق نفاذ و مائز یا مفید کاموں سے ہوتا ہے۔ دماغ کی گھیر پر سالم اور بے عیب ہو تو ذہنی صفائی، اچھے معاملے اور عمدہ کھوج کا باوقی ہے (شکل نمبر ۳۴)۔



(۳۴)

(۳۳)

اگر دماغ کی گھیر پر ملائی طرح چھوٹے چھوٹے دانوں سے بنی ہوئی ہو یا اس میں جزیروں کا سلسلہ نظر آئے تو یہ درد پورے مستقل بیماری اور خیالات کے انتشار یا عجز کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا شخص کوئی بھی معاملے پر بروہی تو تیرے دل لگا کر شہادہ دیا کر سکتا ہے اور نہ ہی کام کر سکتا ہے۔ اس کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں اور عہد کمزوری کے باعث وہ دنیا میں بہت ہی کم پے کتا ہے (شکل نمبر ۳۵)۔

گردماغ کی ککیریں بنی ہوئی ہو کر کہیں سے اُپر اور کہیں سے نیچے ہو کر رداں ہو تو یہ اپنی علامت نہیں ہے۔ یہ درحقیقت بلخی آزار میں مبتلا رہنے کی نشانی ہے۔ ایسے شخص کے اصحاب بھی کمزوری ہوتے ہیں (شکل نمبر ۳۶)۔ اس کے سینے میں جوش نہیں ہوتا اور نہ ہی حوصلہ مند ہوتا ہے۔ درحقیقت اس کی بزدلی اسے تنگ دلی اور کینہ پن کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ ایسا شخص درپیک گزوں اور پرلے درجے کا کم کشم کہلاتا ہے۔



(۳۶)



(۳۷)



(۳۸)

دماغ کی ککیر اگر موچج و دیا کی طرح کہیں سے بلند اور کہیں سے پست ہو تو ایسے شخص کے مزاج میں دوامتی تزلزل اور افوق پستی کے عنصر پائے جاتے ہیں۔ اس کمزوری کی بنیادی وجہ ارادے کی نا کھمی اور ضیاعت کی بد نظمی ہوتی ہے (شکل نمبر ۳۹)۔ ایسا شخص عجیب قسم کے اعمال و حرکات کا مرتکب ہوتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اسے اپنے انکار و طبیعت پر بہت ہی کم قابو ہوتا ہے۔

دماغ کی ککیر کی گہرائی اور صفائی اہم امور ہیں۔ اس کا بڑی احتیاط اور غور سے مطالعہ ضروری ہے۔ جب دماغ کی ککیر صاف گہری اور پرلے عیب ہو تو ذہنی صلاحیتوں کے خوش گوار پہلوؤں کا پتا دیتی ہے۔ ایسا شخص صاحب دماغ اور خوش فکر ہوتا ہے۔ اس کی توجہ اپنی اور خیالات میں صفائی ہوتی ہے۔ نیز وہ دل جمعی کے ساتھ کام میں دلچسپی لیتا ہے۔

دماغ کی ککیر اگر باریک دھاگے کی طرح پتلی ہو تو یہ بہت ہی خراب علامت ہے۔ ایسے شخص پر کسی بھی مال میں کامل اعتماد مشکل ہے۔ درحقیقت وہ جھٹکا ہے دغا باز اور خدکار ہوتا ہے۔ اس میں نیک و بد کا امتیاز مفلوج ہوتا ہے اور وقت فیصد اور نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ وہ اپنی الوقت اور ذاتی ضرورتوں کا لحاظ ہوتا ہے (شکل نمبر ۴۰)۔



(۳۹)



(۴۰)

دماغ کی ککیر اگر بہت زیادہ گہری ہو تو یہ بھی اڑن نشی ہو جیسے گند اوزار سے کھودی گئی ہو تو یہ بھی خراب علامت ہے۔ ایسی ککیر اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ حامل نشان از عذر دانی اور اعلیٰ عقل کے باعث شدید بیماری کے دروازے پر ہے۔ ایسے شخص کا اعلیٰ توازن خراب ہو جاتا ہے اور وہ سخت بیمار ہو جاتا ہے اور بہت دقوں تک اچھا ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا (شکل نمبر ۴۱)۔ اگر یہ ککیر سوزوں گہرائی کی حامل ہو یعنی نہ تو دھاگے کی طرح پتلی اور نہ ہی گند اوزار سے کھدی ہوئی لکیر کی طرح موٹی گہری اور اس گہرائی میں ایک قسم کی ملائی دکھائی دے تو یہ بھی توازن کی عمدہ خاطر اور فیصلہ سازی میں عیب کی آئینہ دار ہوتی ہے (شکل نمبر ۴۲)۔

ہی رہتا ہے۔ اس کی وجہ منحنی اس کے عزیز و اقارب ہوتے ہیں۔

وہ طبیعت کے تقاضے سے مجبور ہو کر اپنوں کے لیے بڑی بڑی قربانیاں کرنے سے دریغ نہیں کرتا اور اگر موقع پڑ جائے تو غائب جانی سامنے کرنے سے بھی گریز نہ کرے لیکن ان تمام امور کے باوجود اس قدر بد نصیب ہوتا ہے کہ یہی لوگ اس کی دل آزاری کے درد پلے رہتے ہیں اور اسے تنگ کرنے سے باز نہیں آتے، جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ شکستہ دل اور رنجیدہ خاطر رہتا رہتا ہے اور اس پر غور یہ کہ وہ اپنی طرف سے ایثار و محبت میں کی نہیں کرتا، اور وہ بھی دل آزاری سے ہاتھ نہیں روکتے (شکل نمبر ۴۲)۔



(۴۲)



(۴۳)

دماغ کی گہیر گھوم کر درمیان انگلی کی چوٹی طرف چل جائے تو یہ ہمت ہی بڑھتی کی نشانی ہے کہ یہ کریمہ بانی ہے کہ ایسا شخص سر پر رحم کاوی گئے کے باعث فرنا ناک ہو جائے گا۔ اس نشانی سے یہ کہنا کہ کس عمر میں ایسا ہوگا معاملات سے ہے۔ بھینسی کی دوسری نشانیوں کو دیکھنا اس مسئلے میں ضروری ہے۔ مادے کا زمانہ وقوع معلوم کرنے کے لیے زندگی کی گہیر کی تفصیل سے دیکھ جانا کہنی چاہیے (شکل نمبر ۴۴)۔

دماغ کی گہیر گھوم کر تیسری انگلی کے نیچے چاہیے تو یہ ایسی طبیعت کا پتہ دیتی ہے جس کا

دماغ کی گہیر اگر اس طرح دکھائی دے، جیسے بھینسی کی سلا پر پکلی پنسل سے کھینچ دی گئی ہو اور اوپری سی نظر آئے تو یہ محافظ کی کی اور غیر مستقل مزاجی کا پتا دیتی ہے (شکل نمبر ۴۵)۔ اس گہیر کی لمبائی کا



(۴۵)



(۴۶)

خاص خیال رکھنا چاہیے کہ یہ سلا بنیادی اہمیت کا آئینہ دار ہے۔ جب دماغ کی گہیر چھٹی اور توتھقل بھی چھٹی ہوتی ہے۔ ایسا شخص بے وقوف، دبی اور پکی طبیعت کا ہوتا ہے (شکل نمبر ۴۷)۔

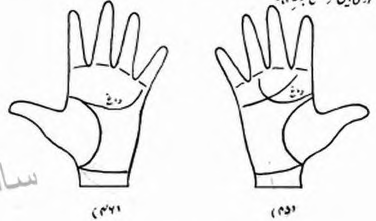


(۴۷)

بہی دماغ کی گہیر عقل سلیم طبیعت کی بھی اور عدم کی بھی کی نشانی ہے۔ درحقیقت طویل دماغ کی گہیر رچی ڈھنی صلاحیتوں اور استعداد و ادراک کا پتا دیتا ہے۔ ایسا شخص دودرا ندیش اور عقل و فہم ہوتا ہے (شکل نمبر ۴۸)۔

دماغ کی گہیر اگر درمیان میں اوپر کی طرف ابھر کر قوس بنائے تو یہ کوئی سعد علامت نہیں ہے۔ ایسا شخص ہمت دکھ اٹھاتا ہے اور بیش زنجیرہ فاعل

انہماک دیونہ وار ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص درحقیقت فنون لطیفہ یا ایسی کسی مہموش شاخ یا مہم پرست اس درہشت رکھتا ہے کہ اسے مقدار سے کم نہ آتی ہو جاتا ہے۔ جنوں اور دل بستی عام طور پر ہمارے نمایاں کی پستی اساس ثابت ہوتی ہے اور ایسے شخص کی فنی تعلیمات غیر معمولی جہر کی تیزوار ہوتی ہیں (شکل نمبر ۲۰۸)۔



دماغ کی دیگر اہم تر جھڑی اُنھل کے تحت باکرا بننا پذیر ہو تو یہ بھی غیر معمولی بھانہ کرکار کا پتا دیتی ہے۔ یہ غصہ بھلی، بوشاری اور مرقہ شناسی کی عکاس ہے اور اس کا حامل غیر معمولی ذہنی پاکبندی سے اپنی ماہ لال لیتا ہے اور جب منفعت کے لیے ایسے منصوبے جو سچا ہے کہ اس کی کاروائی قابل شک ہو جاتی ہے۔ درحقیقت موقع شناسی، بڑھ مندی اور دیوبند فروغ و کامیابی کی اس میں ایسی مسابقت ہوتی ہے کہ وہ ہم چہلوں سے بہت آگے بڑھ جاتا ہے (شکل نمبر ۲۰۹)۔

دماغ کی دیگر بھڑی، اجتناب، ایسی شائیں نمودار ہوتی ہیں جو دل کی دیگر کے قریب پہنچ تو جاتی ہیں مگر حقیقی نہیں مابھی شائیں واضح اور نمایاں ہوتی ہیں۔ دل کی دیگر کا حقیقی مسابقت محبت سے ہوتا ہے۔ جب ایسی دماغ کی دیگر کی شائیں دل کی دیگر کے نیچے پہنچ کر بے تعلقی ختم ہوتی ہیں جلی جائیں تو یہ بتاتی ہیں کہ ایسے شخص کے خیالات و احساسات دوسروں کے لیے اثر ہو سکتے ہیں۔ درحقیقت اس کی زندگی ہنس مٹات کے افراد کے محبت ہوتی ہے اور وہی لوگ گویا اس کے

دل و دماغ پر حکومت کرتے ہیں۔ لیکن ایسا شخص کسی خاص فرد کے قابو میں نہیں رہتا بلکہ کے بعد دیگرے مستعد لوگوں کے زیر اثر چلا جاتا ہے یہ لوگ وہی ہوتے ہیں جن کی دوستی یا محبت کا وہ دم بھرتا ہے (شکل نمبر ۲۱۰) لیکن محض عادی طور پر دماغ کی دیگر اگر آخر میں آپ سے آپ اٹھ کر دل کی دیگر سے جاملے تو ایسا شخص کسی پر دوازدہ وار زہریتہ ہو جاتا ہے اور اس کے جنون محبت کی شدت و انہماک کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ دنیا و دنیا سے قطعاً بے نیاز ہو جاتا ہے اور اس راہ میں سب کچھ کھادیتا ہے۔ درحقیقت یہ شخص اس کے لیے جان کھادیتا ہے اور وہ آستان محبت پر بالا قربان ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۱۰) اس دیوانگی کے عالم میں وہ بیمن وقت ایسی حرکتیں کر جاتا ہے کہ دیکھنے والے عیش و شوق کھٹکتے ہیں۔ گھر کا قویہ ہے کہ اس کے سر پر محبت کا ایسا ثبوت کار ہو جاتا ہے کہ اس کا دماغ چل جاتا ہے۔



(۲۰۸)



(۲۰۹)

دماغ کی دیگر سے اگر ایک واضح شاخ نمودار ہو اور وہ تو بہت اونچی جائے اور نہ ہی کسی دوسری کی طرح ہے تو یہ غیر معمولی اثرات کی حامل تصور کی جاتی ہے۔ ایسی مستعد شائیں بڑی نادر معانی اپنے اندر پنهان رکھتی ہیں۔ ایسی نمایاں شائیں دھن دولت اور تہذیبی غیر معمولی اضافہ کا پتا دیتی ہیں۔ درحقیقت

عمر کے جس حصے میں ایسی ایک شاخ نمودار ہو تو صاحب علامات کسی اہم کاروباری یا دنیوی مقصود یا تنصیح ترقی کے بارے میں غفلت اور دماغ سوزی سے کمالی توجہ کے ساتھ غور و فکر کرتا ہے، اس کے مازدا علیہ نظر ڈالتا ہے اور جب اس کی غفلت فکری اور عملی صفتوں پر سوچ بھر کر مادی ہوجاتا ہے تو اسے عمل جابر بنانے کی طرف گامزن ہوجاتا ہے۔ یہ ایسی کرشمہش ہوتی ہے کہ نمایاں اور قابل رشک کامیابی اور دنیوی فزوح کے دروازے وا ہوجاتے ہیں۔ بلاشبہ وہ بہت دافرتی اور نمایاں کامرانی حاصل کر لیتا ہے۔ ایسی شامیں مغربی سے دو تہائی اور دانی دسب سے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیتی ہیں اور یہ بھی کچھ استعداد ذاتی اور ذکاوت ذہنی کا ثمر ہوتا ہے۔



۴۱

مزید بڑھایا شخص انتظامی قابلیت کے جوہر بھی دکھاتا ہے اور دوسروں کو ہمارا کرنے اور اپنا کام لکانے کے سلسلے میں بڑی چابک دخی اور ہوش مندی دکھاتا ہے۔ دور بین ہوتا ہے اور عزم و پختگی اسے اپنے کام کی طرف بڑھتا ہے (شکل نمبر ۴۱)۔

میرے بچپن کے ساتھیوں میں ایک صاحب ایسے ہیں کہ جب ان کی دماغ کی کیکر متعطل ہو اور دماغ شامیں اوپر کی طرف پھینکتا ہے۔ وہ ایک ایسے گھرنے میں پیدا ہوئے تھے کہ خود وہ دھند تھا اور نہ ہی مختار۔ کھاتے پیتے لوگ تھے۔ میری دست شامزاسالی کے اوائل ہی میں انھوں نے مجھے اپنے ہاتھ دکھائے۔ ان نشانیوں کو دیکھ کر میری بہت تعجب ہوا تھا۔ وہ اتنے تعلیم یافتہ بھی نہ تھے کہ آئندہ کے بارے میں ان کی علمی اور ذہنی صلاحیتوں کے نتائج اس قدر شہناختہ کیے جاسکتے۔ بہر حال میں نے کوئی پچیس سال قبل انھیں بتایا تھا کہ وہ بہت دولت کما دیں گے، چھاپے انتشار ہوں گے اور برسے برسے لوگوں سے ان کا رابطہ و اتحاد ہوگا۔ خیر وہ سن دولت کا فروغ تجارت اور کاروبار کے توسط سے ہوگا۔

ان دنوں وہ ممبئی ملازم تھے مگر آج کل وہ بہت کامیاب تاجر ہیں اور ایک زندگی میں ایک معاملہ سے خاصے نمایاں ہیں۔ جب میں نے یہ پیش گوئی کی تھی تو ان کے موجودہ عمر کی فروغ کا گمان بھی محال تھا۔ ان کی کامیابی مسنت و تجارت کے میدان میں ہے اور وہ ایک بڑے شہر میں نمایاں اعزاز کی عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔



دماغ کی ٹیکر اگر چھری ہو اور درمیانی انگلی کے نیچے پنج کی قسم ہو جائے تو ایسا شخص کچھ زیادہ عقل مند نہیں ہوتا بلکہ بڑی حد تک بے وقوف ہی ہوتا ہے۔ عام طور پر دینی اور مذہب کی ہمتا ہے۔ اس کی صلاحیت گھر پر کام اور دینی ادنیٰ قسم کے کام کے لیے ہی موزوں ہوتی ہے۔ ایسا شخص تعلیم کی صلاحیت بھی بہت کم ہی رکھتا ہے اور عام طور پر ان پڑھ اور بیکسوئی ہوتا ہے۔ کسی فیصلہ پیشینہ نہ کار گیری نہیں سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ترقی کر سکتا ہے۔



۵۰

مشیموں کی دیکھ بھال، کھدائی کا کام، برتن باجھنا اور بوجھ اٹھانے والے کاموں کے لیے ٹیکر ہوتا ہے۔ اس کا شعور اس قدر کم ہوتا ہے کہ اسے ذلتے داری کا کام سپرد نہ نصیبت مول لیتا ہے (شکل نمبر ۵۰)۔

دماغ کی ٹیکر اگر اس سے طریں ہو اور دوسری انگلی کی جگہ تیسری انگلی کے وسط کے نیچے

پنچ کی قسم ہو جائے تو دماغی صلاحیتیں پہلے سے بہتر ہوتی ہیں۔ ایسا شخص بہت عقل مند و ناما تو نہیں بنکا مگر ذہنی وقوف ہوتا ہے اور نہ ہی بے شعور (شکل نمبر ۵۱)۔

اس کی بجائے مناسب کام ہوتی ہے اور وہ ان تمام کاموں میں کامیاب ہو سکتا ہے جن میں ذہنی کمزوری کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔ ممبئی قسم کی عازمت یا کاروبار کرنا ہے

لیتا ہے۔ دلیسے اس کی طبیعت میں شور و خروش کے باعث اچانیاں زیادہ ہوتی ہیں۔
یہاں پر یہ امر نفاست کے قابل ہے کہ دماغ کی گھڑکی دو قسمیں ہیں۔ یہ یا تو خط مستقیم کی
طرح یا نکل سیدی شکل ہوتی ہے یا نئید صورت اختیار کرتی ہے۔ بعض ماضی میں اس کا نصف قطر
سیدھا ہوتا ہے اور نصف حصہ خمیدہ۔ یہ تو پر کی طرف بھی گھوم کر چلی جاتی ہے اور نیچے کی جانب
بھی خم کھاتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

جب دماغ کی لکیر سیدی چلی جائے، زاو پر کی طرف اٹھی ہوئی ہو اور نہ ہی نیچے کی جانب
جھکی ہوئی تو یہ خط مستقیم کی صورت میں نقش ہوتی ہے۔ دماغ کی ایسی لکیر یعنی بنیادی عناصر کو دوا کا
پتہ دیتی ہے (دیکھ نمبر ۵۱)۔ ایسا شخص جتنا عمل پسند ہوتا ہے اور ہر مسئلے میں حقیقت کو پیش نظر
رکھنے کی طرف مائل ہوتا ہے۔ وہ زیادہ تر دوا رائیٹی، حساب کتاب اور مسائل ہندی کا قائل ہوتا ہے۔
ہر کام کی مصلحت اور ضرورت کا اندازہ لگاتا ہے اور بے فائدہ اپنی مسانی یا دماغ سوزی کے
لیے تیار نہیں ہو سکتا۔ اس کے قدم اور سر دونوں زمین پر ہی ہوتے ہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں
ہوتا جو بڑے توڑ زمین پر ہیں اور ان کا سر آسمان پر ہوتا ہے۔

وہ دم و سرواج، معمول، قانون، حقوق و فرائض غرض سبھی ایسے امور کا حامی ہوتا ہے جو
عملی ضروری اور فوری ہوتے ہیں۔ اور سبھی وجہ ہے کہ وہ حد سے کی قدر کرتا ہے اور وقت کا بہت
بہ پاس کر لیتا ہے۔ وہ حقیقت وہ پکا دنیا دار ہوتا ہے اور اچھا بھلا اور شری بن سکتا ہے۔ اس
کی نمایاں کردہ سبھی ہے کہ وہ کسی بھی نئی چیز یا کتب خیال کو خاطر میں نہیں لاتا، مگر اسے ان کی
اقدویت یا فوہوں کا عملی طور پر تین ہر جائے تو تجربہ و انھیں اپنانے اور استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتا۔
اگر سیدی دماغ کی لکیر چھوٹی ہو تو یہ بھی عناصر کو دارا دانی دے کر ہوتے ہیں۔ درمیانی
خواص کی دماغی لکیر کی صورت میں سب عادات و خصال پہلے سے بہتر کا فرما ہوتے ہیں اور شور
کے برعکس کے ساتھ عالی نشان ان پر عہدہ مثل کے مطابق کار بند ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر
غریب دماغ کی لکیر کے ہوتے ہوئے یہ تمام عناصر کو دارا دانی دماغ اور عملی صورت اختیار کئے ہیں۔
سیدی دماغی لکیر کی تجارت، صحت اور کام میں معدول اور ان تمام کاموں کے لیے عزمند ہوتی ہے جو
اور بار زندگی کے چلانے کے لیے ضروری ہیں۔ یہ ضرورتوں کے منتظم کار ہر نامک اور دفتر



(۵۱)



(۵۲)

کی اس میں صلاحیت ہوتی ہے۔ وہ چھوٹے قسم کا
ڈاکٹر دار، کاریگری یا کلرک بن سکتا ہے اور اپنے
فرائض کی انجام دہی میں مناسب شور سے کام لیتا
ہے۔ اگر اس کے دماغ پر زیادہ بوجھ ڈالا جائے
تو وہ اپنے معمول میں اچھی طرح سے دل لگا کر
کام کر سکتا ہے۔ مگر اسے ذہنی مشقت کرنی پڑے
تو اس کے چنگے چھوٹ جاتے ہیں۔ وہ ہدایات
پر عمل کر سکتا ہے مگر خود اپنا دماغ مشکل ہی سے
بجھل سکتا ہے۔

دماغ کی لکیر اگر اس سے آگے بڑھ جائے
اور تیزی انگلی کی بجائے چھٹی کے نیچے اختتام پذیر
ہوتی ہوئی دکھائی دے تو یہ شخص دماغی صلاحیتوں
کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ ایسا شخص دانا، عقیل اور
قد اندیش ہوتا ہے۔ اس میں بڑے بڑے کام
سر انجام دینے کی طبیعت ہوتی ہے اور زندگی
کے جس میدان میں بھی وہ قدم رکھتا ہے اس میں
نمایاں کرتی گہرا آئے (دیکھ نمبر ۵۲)۔ درحقیقت
دماغ کی لکیر جو تیزی انگلی سے آگے بڑھتی

ہے تو اس میں ایک خاص قسم کا جبر اور تائش پیدا ہو جاتی ہے اور ذہنی صلاحیتیں آہاگر ہوجاتی ہیں۔
مانفکد توجہ، مضبوط بندی، اخلاقی خیالات اور شور و جھجکاں اس کے لیے ہوتے ہیں۔ ایسا شخص ہر دم شناس
بھی ہوتا ہے اور اچھی قوموں اور غلامیوں سے آگاہ بھی۔ اور سبھی وجہ ہے کہ وہ دوسروں کے عمل جوں
کا وہاں اور مسئلے میں بڑی دانائی اور دور اندیشی کا ثبوت دیتا ہے۔ وہ اپنی کردہ و کردہوں کا دھرموں
کو احساس بھی نہیں ہونے دیتا اور ان کی غلامیوں سے فائدہ اٹھانے میں بڑی پاک و نفعی ہے کام

جب دماغ کی خیمہ گیر درمیانی طوالت کی ہو تو ایسے کاموں میں کامیابی ممکن ہے جن کا تعلق ایسے امور سے ہے جو درمیانے درجے کے تخلیقی جوہر یا عنصر کے متاع ہوں۔ ایسا شخص اچھا سائن بورڈ بیسنٹر، میٹری درجے کا کاسمیٹ، سازندہ، ایکٹر، رقاص وغیرہ بن سکتا ہے مگر اس کے کام میں کوئی خاص خوبی نہیں ہوتی۔

جب خیمہ گیر لمبی ہو اور پھرتی انگلی کے پانچے تک پہنچ جائے اور بائیں مٹاس طوالت کی گیر یا بندے کے ابعاد میں جا کر اختتام پذیر ہو تو بالکل تخلیقی جوہر اُبھر کر آئے ہیں (شکل نمبر ۵۲)۔ ایسے فرد کا تخلیق، طرز ادا یا تخلیقی اظہار غیر معمولی ہوتا ہے۔ وہ اعلیٰ درجے کا انسانہ نویس، مہرور شاعر، موسیقار، شاعر غرض فنون لطیفہ کی کسی شاخ میں اپنے لیے نمایاں مقام حاصل کرنے کی فوری صلاحیت لیے ہوئے ہوتا ہے۔ اس کے نگارشات و مناظر تخلیقی لوگوں سے داد لیے بغیر نہیں رہتے اور وہ اپنے فنی یا فزیکل اظہار میں اپنا لوہا منوا کے رہتا ہے۔ ایسی خیمہ گیر کے ساتھ اگر مزید اچھی نشانیاں بھی پائی جائیں تو ایسا شخص رنگارنگ روزگار ثابت ہوتا ہے۔



دماغ کی گیر سیدھی ہو یا خیمہ، اگر وہ ایک واضح پھوٹے سے دوشاخہ کی صورت میں ختم ہو جائے تو اس کی اہمیت اور قدر میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا دوشاخہ سیدھی گیر کے خاتمے پر واقع ہو تو یہ قوت بیان، ہوشیاری اور فنی صلاحات میں پابندی کی کپتاریتی ہے۔ ایسا شخص بہت ہی موقع شناس ہوتا ہے (شکل نمبر ۵۳)۔

اگر دماغ کی ایسی گیر درمیانی طوالت کی ہو تو ایسا شخص سوچا جگنے، مبالغہ کرنے اور مرق لال کو دیکھ کر بات کرنے یا اس کا ٹوٹ بھیرنے کا ڈھنگ خوب جانتا ہے لیکن بائیں پردہ کوئی زیادہ دور اندیش نہیں ہوتا۔ اس کی معلومت درحقیقت ابن الوقت کا پلواد مغرب سے ہونے ہوتی ہے۔

اگر گیر لمبی ہو تو ایسے دوشاخے کا حامل ہوشیاری، ادراشی اور معلومت سے قوت بہت زیادہ کام میں لانا ہے۔ اس کے انداز پر کام میں تسیر اور مبالغہ فی میں بڑی ہی دور اندیشی ہوتی

کے چہرہ اسی سے لے کر شوبے کے گورنر تک بھی افراد کے اہول میں پائی جاتی ہے۔ اس کی طوالت اور متغیر جہر اس کے مرتبہ اور صلاحیتوں کی کارگزاریوں کے مطابق زندگی دلفے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔



دماغ کی خیمہ گیر خصوصیت کے ساتھ دی جاتی ہے جو اختتام پر پہنچنے کی جانب تھکتی ہوئی پٹی جانیے اور جیتی کے اس حصے میں پہنچ جائے جو پانچہ کا ابعاد لگتا ہے (شکل نمبر ۵۴)۔ پانچہ کا ابعاد تخلیق، رؤمان، سفر اور تخلیقی جوہر میں سے وابستہ ہے۔ یہ مناظر تخلیقی کے ان تاثرات کا پتا دیتا ہے جو حیات ہنسی میں تازگی، جلا اور رنگ بھر رہے ہیں۔ غرض شرمسوزی، ادب اور فنون لطیفہ ایسے امور ہیں جو حیات کے خاکے میں تخلیقات کے نامک و جالب بخش اثرات لاتے ہیں اور قلب و نگاہ پر عریض ہو جاتے ہیں۔

دماغ کی خیمہ گیر درحقیقت ایک تخلیق اور غریبی امور سے وابستہ ہے۔ ایسا شخص رنگ و زیبائش وغیرہ کے لیے طبی میلان سے کرکڑا ہے ایسی گیر پبھی ہوتی ہے تو پھر نہایت تخلیق اور اوداقتی قسم کے تخلیق انداز کا پست ادبی ہے۔ ایسا شخص بائیں مٹاس میں خیمہ گیر ہوتا ہے جس گھٹیا قسم کی نمود و نمائش، گھٹا نمائش یا زیبائش کا کام ہو (شکل نمبر ۵۵)۔ اپنے شہور کے مطابق وہ اپنی محدود دنیا میں اپنی آرزو تک تخلیقی قوتوں کو بروئے کار لانے میں اکتفا ہی کرتا ہے اور کارگری ثابت ہو سکتا ہے۔

دوشاخہی خمیدہ گیر کے خاتمے پر پایا جائے تو بہت ہی اہم ہے۔ ایسی گیر چاند کے اُتار میں انتہام پزیر ہوتی ہے اور یہ مقام تختل اور غلطی جو ہر سے وابستہ ہے۔ جب یہ گیر بھلاں بچتی ہے تو ان اوصاف سے متاثر نہ بن سکتی ہوتی ہے۔ درحقیقت ایسے شخص کی قربت بیان میں جادو ہوتا ہے۔ زبان کا ٹھٹھکاؤ، طرزِ فکر کی ندرت اور ذہن کے لیے مثال کا فراہم کرنا۔ وہ ایسا نہیں چھوکتا ہے کہ گنگ نہایت دھمکتے ہیں ایسا شخص شاعر، ماہرِ بیان، مصلحت کی ماحاب، طرزِ فکر پر غائب یا بے مثال متاع ہو سکتا ہے۔ اس کی نگاہات و تعلیمات میں دو قوت ہوتی ہے جس سے نہ صرف قبولی عام حاصل ہوتا ہے بلکہ لوگوں کے دلوں میں اس کے لیے ایک خاص غوص و احترام پیدا ہو جاتا ہے اور یہی اوصاف اس کے مغزو ہونے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں (شکل نمبر ۵۶)



(۵۶)

بمعنی ہاتھوں میں دماغ کی طویل بلکہ کاہل
جتنے تو سیدھا ہوتا ہے اور دوسرا نیچے کی طرف
خم کھاتا پُرا پُرا جاتا ہے۔ یہ سمورت عام نہیں
بلکہ بہت ہی کم دیکھتے ہیں آتی ہے اور بڑی ہی
ادیت کی حامل ہوتی ہے (شکل نمبر ۵۷) اس کا
مائل اگر یہ فطری طور پر حقیقت پسند ہوتا ہے مگر
تخلیقی طور پر اور قوتِ تخیل کا مذہبِ میناب اسے
فنونِ لطیفہ کی کسی شاخِ خصوصی کی طرف لا شعوری
طور پر مائل کر دیتا ہے۔ بلاشبہ اس کا یہ انہماک حقیقت
اسے یکے کے دودھار بنانے میں بڑی اعانت کرتے ہیں۔

اگر ایسی طویل دماغ کی گیر کے آخر میں ایک صامت اور چھوٹا دوشاخہ بھی پایا جائے تو
یہ ایسے شاعر یا ادیب، مصور یا متاع کا پتا دیتا ہے جن کے خیالات و طرزِ فکر اور بیان میں
حقیقت کی چاشنی دگدگ و تاثر پیدا کرتی ہے۔ حضرت مہر گزندی اور سادات منو کی دماغ کی
گیر کی پے پے میں ایسی اور صغیر ثنائی میں قید و قلاب ہیں۔

ہوتی ہے۔ وہ کامیاب گیر یا پیرسٹر، اعلیٰ درجے کا صافی یا مصمت یا با اثر مقرر بن سکتا ہے۔
اگر وہ سیاست کے میدان میں اُتر آئے تو اپنی تفریق بانی اور حقیقت کے جادو سے بہت آگے
بڑھ جاتا ہے (شکل نمبر ۵۸)۔ کامیابی و صلاطت میں بہت ہی صدمت اور سلاطنت کی ساتھ
آگے بڑھتا ہے اور ترقی کے لیے راستہ ہموار کرنا چاہتا ہے۔ اس کی نظر وسیع اور مضربِ بڑے
ہوتی ہیں۔ بڑی بڑی کمپنیوں کے ڈائریکٹر جنھیں بورڈ کی میٹنگ میں ارکان پر اثر ڈالنے اور کامیابی
پاشی کو فروغ دینے کی صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے یا انہم کسی قسم کی دماغ کی دوشاخہ دیکھتے ہیں۔
ایسے دوشاخہ کی ایک اہم کمزوری یہ ہے کہ جلد مصمت کے پیش نظر صاحبِ صلاطت سیاہ
کو مفید دکھانے سے گریز نہیں کرتا۔ اور کھاتو سے کہ ایسے لوگ قطعی طور پر سچے نہیں ہوتے کامیابی
صلاطت میں کسی حد تک دروغ و مصلحت آمیز سے گریز نہیں کرتے اور بہت ہی کم کسی اہم معاملے میں
سادہ حقیقت پیش کرنے کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ غلات پڑھا کر اور ایسے پتھر سے مصلحت کو بیان
کرتے ہیں کہ ٹخنے والے تانڑ ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ مبالغہ کی ضرورت پڑے تو دروغ بولیں گے،
اور حق تو یہ ہے کہ اپنے زعم کے مطابق جوازِ مدود میں دروغ کو بھی دستِ ہی خیال کرتے ہیں۔
یہ دوشاخہ جرح، تنقید و تشطیق رحمان کی بھی قابلِ اعتماد علامت ہے اور یہی وجہ ہے کہ
اس کے حامل کے سامنے آپ کسی بھی بات کو کسی بھی عنوان یا طریقے سے پیش کیجیے، وہ اسے
کم ہی قبول کرنے کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔

تعمین و تالیف کے میدان میں یہ طرزِ انداز، محجربان اور الفاظ کے ایمانی تاثرات
بزرگوار پیش کی بھی بہت اور قابلِ اعتبار علامت مانا جاتا ہے۔

جب دماغ کی گیر خم کھاتی ہوئی چاند کے اُتار کا رخ کرے مگر وہیں نہ ہو کر یہ دو
شاخہ بشرِ بنائے آمیزی کی طرف مائل کر دیتا ہے (شکل نمبر ۵۹)۔ چونکہ خمیدہ گیر تختل اور
نودان کی تائید پر یاد رکھتی ہے اس لیے ایسا شخص حقیقت کی بجائے متاع اور خیال آرائی
سے کام لیتا ہے۔ ایسا شخص اگر کسی ایسے کام یا پیشے سے وابستہ ہو جہاں تخیل، معانی، زیبائش
کے پہلو بہت دیکھتے ہیں تو ایک حد تک کامیاب ہو سکتا ہے۔ مگر وہ کوئی بڑا متاع یا خالق
فوائد نہیں بن سکتا۔



دماغ کی کبیر گہرے اور سرشاخہ ہواور مینوں شاخیں واضح، سالم اور پھٹی ہوں تو ایسی صورت سوتے پر سالگ کے مترادف ہے۔ ایسے لکھن کی قوت، بیان سے پتاہ ہوتی ہے اور وہ اپنے فکرم اور زبان سے دُنیا بھر کو سُر کر دیتا ہے۔ لہذا یہ ایسے مثالِ شفقتِ رُبحِ مسکون میں عظمتِ نگو نہمت کا بیکہ جلاوتی ہے اور فقیر اللہ تعالیٰ تہموری حاصل کر کے رہتی ہے۔

اگر ایسا سرشاخہ دماغ کی سطحی کبیر کے خاتمے پر واقع ہوا تو اس کا میدانِ عمل سیاست ہو یا ادب، وہ اس میں رہنما بنے تعلیم اور یکتائے روزگار ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۵۷)۔ اور اگر ایسا



(۵۷)



(۵۸)

سرشاخہ دماغ کی کبیر عمیقہ کبیر کے آخر میں پایا جائے تو یہ متضیق کے بل بوتے پر فزوں لطیفہ کی دُنیا میں بنے ظہیرِ حکمت کے مضمحل پر مائل ہے (شکل نمبر ۵۹)۔ جارج برنارڈ شاوی دماغ کی کبیر ایسے ہی سرشاخہ پر مقرر ہوتی تھی اور یہ سرشاخہ دماغ سالم اور نہایت عمدہ تھا۔

دماغ کی کبیر کے مابین وسط میں سے اگر ایک شارخ نکلے اور دوش کی دوش کے ساتھ ساتھ تھیلی کو قلع کرتی کبیر ہائے قویہ بالکل قفلت ہی نہ رکھتی ہے (شکل نمبر ۶۰)۔ ایسی دماغ کی کبیر گہرا پھٹ جاتی ہے اور دوسری میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایسے لکھن کی طبیعت میں یک جہتی، کامل انہماک اور توجہ کے عناصر کم ہوتے ہیں۔ درحقیقت متذبذب کے باعث اس کی قوتِ فہم کمزور

اور تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایسا شخص ہر بات یا معاملے کے دونوں پہلوؤں پر نظر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور کسی بھی فیصلے پر چھٹی طور پر پہنچنے سے قاصر رہتا ہے۔ علم کم تا نزول اور طبیعت کی نامکھی اس کی واضح غایاں ہوتی ہیں۔ وہ غفلتِ متذبذب رہتا ہے گویا اس میں قوتِ فیصلہ ہوتی ہی نہیں۔ اور حقیقتِ قویہ ہے کہ ایسا شخص ذہن داری کے کسی کام کے لیے موزوں نہیں ہوتا اور ایک قسم کی تبیمِ داخلی لکھن میں بہت بڑھتا ہے۔ نہ تو اسے اپنے خیالات و افکار پر اتماد ہوتا ہے اور نہ ہی اپنے اعمال و افعال پر بھروسہ۔

اگر یہ دو شاخہ بہت ہی وسیع ہواور دونوں شاخیں ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر واقع ہوں تو متذبذب اعتدال کی مدد سے بہت ہی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ ایسا شخص اس قدر متزلزل مزاج ہوتا ہے کہ اعلان۔ وہ نہ صرف اپنے لیے ایک عذاب بن جاتا ہے بلکہ دوسروں کے لیے بھی ایک مسلسل اذیت ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۶۱)۔



(۶۰)

دماغ کی کبیر بعض لاکھن میں اپنی تینوں گونگاؤ سے کچھ بلند ہو کر گزرتی ہے، یا دلی کی کبیر اپنی روشنی عام سے نیچے ہو کر تھیلی کی سطح کو قلع کرتی ہے۔ ان حالتوں میں دونوں خطوط کے مابین فاصلہ گھٹ جاتا ہے اور درمیانی تفاوت تنگ ٹھہر گئے لگتا ہے (شکل نمبر ۶۲)۔

جب دماغ کی کبیر دلی کی کبیر سے مناسب فاصلے پر واقع ہو اور یہ دونوں خطوط عرضی تعلقات سے اپنی اپنی راہ میں قویہ قوتِ فیصلہ، اعتدال پسندی

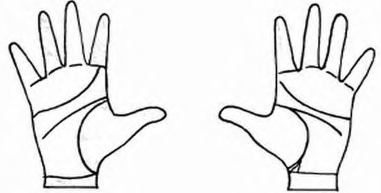
انہیں ایسا بول دیا جاتا ہے کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ان کی قیمت میں جتنا ہی لکھا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ سانس کی خرابی کا شکار بھی ہو جاتے ہیں اور بعض حالتوں میں دسے کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو عمر بھر ان کا پیچا نہیں چھوڑتی۔ یوں بلب نینت اور ذاتی کامیابی کے لیے وہ بہت ہی توجہ تندی اور محنت شاقہ سے کام لیتے ہیں، زندگی کی نعمتوں کو اپنی حکم اور ذاتی تنگ و دو سے حاصل کرنے میں دوسروں سے پیچھے نہیں دہستے اور عام طور پر اپنے خالص فائدہ اہل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایہ عمر انہیں اپنی عقل اور دوسروں کا دھن زیادہ ہی دکھائی دیتا ہے تاہم ان کے لیے یہ ہم حد کی آگ میں جلنے کا ایندھن بن جاتا ہے۔



(۶۳)

اگر دماغ کی کلیر دل کی کلیر سے موزوں تقاد سے زیادہ پسے واقع ہو تو یہ بھی اچھی علامت نہیں ہے (شکل نمبر ۶۳)۔ ایسا شخص لاپرواہی اور غیر ذرا طبیعت کا ہوتا ہے۔ وہ درحقیقت خوش باش قسم کا آدمی ہوتا ہے اور اپنی جان پر کسی قسم کا بوجھ ڈالنے کے لیے آمادہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے قول و فعل سے صحت نموس ہوتا ہے کہ اسے دو ٹوکی سے گرا لگا ڈیے اور دنیا کی عمر اسے اس قدر اہم نظر آتا ہے کہ وہ نئے داری اور توجہ سے اس میں دلچسپی سے لے۔ دوسروں کے دکھ میں شریک ہونا یا ان کے اڑنے دقت میں کام آنے کا خیال اس کے ذہن میں کم ہی آ سکتا ہے۔

ایسے لوگ زنگرے دوست بن سکتے ہیں اور نہ ہی قابل اعتماد کارکن۔ اعزاز و تادیب ان سے سلائی نکال دیتے ہیں اور ان کی بے توجہی اور لاپرواہی کے شاکہ۔ مگر ان کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں مین کا اثر ہوتا ہے اور نہ ہی نصیحت و تہذیب کا۔ وہ اپنی افتاد طبیعت کسی عنوان بھی بدلنے پر آمادہ نہیں ہو پاتے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر حق ان کے ضمیر میں قدر سے کم ہی ہوتی ہے۔ ایسے مرد کی بیوی اور بچے بڑی مشکوں میں اپنے دن گزارتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے



(۶۲)

(۶۱)

اور کئی مزاج کا پتا دیتی ہے۔ ایسا شخص فطری طور پر افراد و تفریط سے پرہیز کرتا ہے اور ہر پہلو میں تناسب اور اعتدال کا حامل ہوتا ہے (شکل نمبر ۶۲)۔ مذکورہ زیادہ جذباتی ہوتا ہے اور نہ ہی حد سے زیادہ منفعت یا عقل کا غلام۔ وہ اچھے جذبات اور عمدہ خیالات رکھتا ہے۔ نہ اس کا دل حد سے تنگ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ غماز بر باد مروت کا مای ہو جاتا ہے۔

مغرب ان کی دل کا درمیانی خاصہ تنگ ہو تو موزوں تقاد سے جس قدر کم ہوتا جائے گا اسی قدر مزاج کو دل میں اعتدال کی کمی ہوتی چلی جائے گی۔ درحقیقت ایسا شخص طبیعت تنگ دل کم کمزور اور عاقل ہوتا ہے۔ نیز وہ خود پرستی اور خود بینی میں بڑی طرح سنبھلتا ہوتا ہے کہ اس کی اچھائیاں بھی بڑائیاں بن جاتی ہیں (شکل نمبر ۶۱)۔ وہ دوسروں کی دولت، مذہبی وقار اور شخصیت ایسے افسوس سے نہت ہی ہوتا ہے۔ اور یہ تو یہ ہے کہ اپنے سوا وہ اوروں کو نہ فتنوں کا سرمد واری میں گردانا۔ ماسد کی نظر اور دل کی تنگی اس کی بدقسمتیوں کی نمایاں نشانیاں ہیں۔

ایسے لوگوں سے میل ملاپ بہت دھن استوار کم ہی رہ سکتا ہے۔ اور اگر ان سے رشتہ عبت استوار کرنے کی کوشش مادی رہے تو بلاخرہ دکھ کی آگھانا چھوڑنے اور فحش رویہ پر وہ اپنی فطرت کی تنگی کا مظاہر ہو کر ہی مانتے ہیں۔ اور حق تو یہ ہے کہ وہ دوسروں کے حق میں کھڑی ہو کر کھڑکی ہو سکتے ہیں نہیں رکھتے۔ بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی فطرت سے جبراً نقصان رساں ہی ثابت ہوتے ہیں۔

کران کی دیکھو جمال اور پردوش کی ذستے داری دوسرے اقربا پر بڑھاتی ہے اور انھیں دب کر اور ذنت کی زندگی بسر کرنا پڑتی ہے۔

کاروبار یا گمانت غرض کسی بھی کام میں ایسا شخص کم ہی ترقی کر پاتا ہے اور عام طور پر اپنی غیر ذمہ دارانہ روش کے باعث ہمیشہ مردوار نام ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس پر کسی بھی بات کا کم ہی اثر ہوتا ہے اس لیے آخر کار اسے ناگامی کا منہ دیکنا پڑتا ہے۔

دماغ کی گیر جب نقطہ آغاز سے بلند ہو کر قوس بناتی ہوئی نصف دائرے طے کرے اور اس کے بعد اپنی متینہ گڑ گڑاہ پر جھک کر داں ہو جائے تو یہ بڑی غیر معمولی اشدات کی حامل ہوتی ہے۔ حقیقت ایسی ابتدائی اشدات معنی خیر ہے (شکل نمبر ۶۴)۔

ایسا شخص یہ دین حیات میں ارتقا و فضیلت کے لیے بہت ہی بار بار عاجز رہے کرتا ہے۔ وہ کوئی اصرار یا مقاومت پر نہیں چھوڑتا بلکہ صبح و شام دھن دولت اور کامیابی کی فریاد میں لگا رہتا ہے۔ اس

کا قبضہ بڑی بڑی انہیوں کا گورہ ہوتا ہے۔ اس کی جگہ اسے آرام اور چین سے بے نیاز کردیتی ہے اور وہ بے مددغت اور عزم کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

اگرچہ ذاتی کسی وقت سے وہ باہم دافتر ترقی کر لیتا ہے گراں کا عروج اس کے بار بار رجحان کا تکرر ہوتا ہے۔ جس کے باعث وہ صلع و دشتی یا معلوت کوشی سے ترقی نہیں کر پاتا۔ درحقیقت وہ قدم قدم پر دوسروں سے اُلٹتا ہے اور چونکہ یہی اس کی راہ میں آجائے اسے ہٹانے کے لیے ہر جیلہ استعمال کرتا ہے۔ اس کی کم نگاہی یا بوس کا یہ عالم ہوتا ہے کہ انھیں اوقات و محرم و بے گناہ اور کمزور لوگوں کو دھتلا پہلا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ بہت سے لوگوں کو اپنا خونیں بنالیا ہے۔ لیکن چونکہ اس کی طبیعت میں بلا عزم اور بیکر خواہش عروج و تریز نہیں ہوتی ہے، وہ ہلچلے مڑکڑ دھکیلائی نہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اسے عام عمر پر اس بات کا صحیح اندازہ اور احساس ہی نہیں ہو پاتا کہ وہ دوسروں کو دھکیلا پھٹا



(۶۴)

پنچا کر سگے بڑھ رہا ہے۔

دماغ کی گیر جب یہی جلی جائے اور اپنی طریقی طور پر صاحب دانی کی نمایاں صلاحیت کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا شخص لائق اکاذنت یا یا امنی دان بن سکتا ہے۔ اس میں کاروباری صلاحیت بھی ازمدہ ہوتی ہے (شکل نمبر ۶۵)۔ اور وہ ہوشیار، بدلائز و اور نفع و نقصان کے معاملے میں بڑا سادہ فہم ہوتا ہے۔



(۶۵)

جب دماغ کی گیر شروع دماغی سے تیز و تیز اور کی جانب جلی جائے گریسید میں ہے اور کہیں مقیم و جب دہر تو بری بناتی ہے کہ ایسا شخص ہر اوقات مستعد و تیار رہنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ وہ ایسی ایسی تدبیریں نکال لیتا ہے جن کی دسافت سے وہ زیادہ سے زیادہ کام کر سکتے محنت اور دقت میں سرانجام دے سکتا ہے۔ وہ اپنے وقت اور محنت کو بہت ہی قیمتی سمجھتا ہے اور ان سے زیادہ ٹانگہ اٹھانے کے لیے اٹھک سہائی کرتا ہے (شکل نمبر ۶۶)۔ اسے دولت مند بننے کا بہت شوق ہوتا ہے اور مالی اور دنیوی حالت کو نہایت سلیقے اور دانا مانی سے منہا کرنے میں کلابا ہر جاتا ہے۔



(۶۶)

ایسا شخص اپنے فائزوں سے بڑی بددلی سے شغف کرنا ہے اور ان سے زیادہ سے زیادہ کام لے کر بھی ملتی نہیں ہوتا۔ باہم وہ خود ہی محنت جنتی ہوتا ہے اور دوسروں کو نیزہ لگنے میں کلابا بہت کانا ہے۔ وہ ہر چیز کو فتن اور شغف کے ساتھ نظر سے دیکھتا ہے اور جذبات اس کی نگاہوں میں کچھ زیادہ دقت کے قابل نہیں ہوتے۔

دماغ کی نکیہ کی طرأت کے مطابق ہی انتخاب اختیار کرو اور آلات کا متین ہوتا ہے۔ چھوٹی نکیہ کم قیہ چیزوں پر ہی قناعت کرتی ہے مگر زیادہ لمبی نکیہ بڑے مثال انہی اشیا کی تلاش کا پتا دیتی ہے۔ بہر حال یہ مشغلہ بڑے بڑے ایسی محسن بن جاتا ہے کہ اس کا اثر مایہ نگر ہوتا ہے۔ درحقیقت ایسا شخص تمام عمر اپنے ذوقی غاص کی چیزوں کی تلاش و فراہمی ہی میں مصروف کر دیتا ہے، اور اس میں شہ نہیں کہ اس کی مسامی اکثر و بیشتر بھردان ہی چڑھتی ہیں۔

اسے اپنے ذخیرہ نامزدہ پر اندر نظر ہوتا ہے اور رباب نظر اور صاف ذوق کو اپنے مجرمے کی چیزیں فروا فرما دکھانے، ان کی تائیدی قدامت اور ان کے بنے سے متعلقہ خصوصیات کے بیان وغیرہ سے اسے دلی مسرت ہوتی ہے۔ اور کھ تو یہ کہ وہ ان اشیا کی اس ذوق و شوق سے نمائش و تعریف کرتا ہے کہ جیسے ایک شاعر نغمہ بیان چشم و بارو سے مجبور کہ بیان کرتا ہے۔ ایسے شخص کی طبیعت میں ایک خاص نوع کا حسود و رشک بھی ہوتا ہے اور اس کا تعلق ان دوسرے امکان مجرمے سے ہوتا ہے جس کی طرح لوہرات کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ اگر اس حریف کے مجرمے میں کوئی ایسی چیز نظر آئے جس کی رائے کے مطابق بے مثال ہو تو وہ اسے اپنانے کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی اور غراب سے غراب حربہ استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ دنیا و مافیاسے بے نیادہ شخص اپنے اپنی دھن سے کچے ہوتے ہیں لحدہ خود بھی فوائد کی طرح بے مثال ہوتے ہیں۔ نہ تو وہ عام لوگوں کی طرح کا کاردار رکھتے ہیں اور نہ ہی ان کے اقوال و افہام میں دوسرے عام لوگوں کے انداز ہوتے ہیں۔



(۶۹)

ان کے فاضل و کرم سے ان کی شکل و صورت میں بھی ان کی یکسانی کے پہلوؤں اور نازک کے ساتھ ان کے پلے پلے ہیں۔ دماغ کی نکیہ اگر نیچے کی طرف خم لگاتی ہوئی اس قدر لمبی ہو کہ وہ کلائی کے پاس پہنچ کر اٹھنا پڑے ہو تو اس انداز سے علامت ہے (شکل نمبر ۶۹)۔ ایسی نکیہ بتاتی ہے کہ خیالات سرگرم ہیں اور خیال بیمار و مفلوج ہیں۔ نکیہ کا کون میں مضبوط پلے سے استمال ہو سکتی ہیں اس قدر نامزدہ دست ہیں کہ بہت کچھ اپنے اور غرضی کو



(۶۸)

دماغ کی نکیہ سیدھی چلی جائے مگر غرضیت ہی اوپر کی جانب مڑ جائے تو یہ ایک دلچسپ علم کردار کا پتا دیتی ہے (شکل نمبر ۶۸)۔ ایسا شخص چیزوں کے انبار جمع کرنے کی ہوس میں مبتلا ہوتا ہے۔ وہ بے کار سے بے کار شے بھی بیکھنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ فیصلہ انداز عطا ہوتا ہے اور کافیات شادری گویا اس کا جزو ایمان ہوتی ہے۔

اسے اتفاق کیسے یا اس کی طبیعت کا غمازہ سمجھے، وہ اکثر ذہنی شے کا سپرین ہی سمجھتا ہے۔ ایسی کورت چھوٹی چھوٹی چیزیں اور خاص کر رنگ بزرگ کپڑوں کے ٹکڑے بڑے سلائی سے نکلی جائیں یوں نکلتے کرتی چلی جاتی ہے کہ چارے بھر جاتے ہیں۔

دماغ کی لمبی سیدھی چلنا خیر یا زیادہ واضح طور پر محسوس کر دہی کی جانب مڑ جانے تو یہ غیر معمولی علم کردار کی آئینہ دار ہے۔ درحقیقت یہ قیہ چیزوں یا فوائد، بین کرنے کی بے پناہ ہوس کا پتا دیتی ہے۔ ایسے شخص جو اہرات، مسنے چاندی کی نادر اشیا، قدیم برتن، کباب نکلے وغیرہ فروغ کی نایاب چیزوں کے ذخیرے اکٹھے کرنے کی نگوں میں بڑی بڑی کوششیں کرتے ہیں،



(۶۸)

اور یہ خوب کی بات نہیں کہ وہ اپنے محروم فوائد میں بعض اوقات، انہوں اور فقیہ لکٹال چیزیں بھی شامل کر لیتے ہیں اور ان کی جان سے بھی زیادہ حفاظت کرتے ہیں۔ اس نکیہ کے حامل کی مالی حالت، چھٹی نہ ہو تو معمولی قسم کی شیا کے ذخیروں میں کوئی انفرکھان یا ٹنڈت پیدا کر لی جاتی ہے اور اس طرح گراہنگی ذوق کو کم کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ ایسے لوگ اکثر شہاس کے ذخیرے میں کرتے دیکھ گئے (شکل نمبر ۶۸)۔

اثرات کے نہایت ہی خراب تاثرات پیدا کرتی ہیں، درحقیقت ایسا شخص بہت ہی ٹھیک رہتا ہے اور اس کا باطن نہایت نالی اور شادمانی سے نآآشای رہتا ہے۔ ایسی کیر نہتانی یا پسندی کی علامت ہے جس شخص کا داغ اس قدر پختہ ہو کہ وہ اپنی زندگی کو ختم کرنے کے واسطے میں فکر کرتا رہتا ہے۔ خودشی کی حالت اس کی حیثیت کیلئے گمراہی کے خیالات کے تار و پود کا ٹکڑا دکھاتا ہے۔

داغ کی یہی جگہ کیر کے عمل کا بھی پتا دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ ایسا شخص مصلیٰ خیالی دنیا کا رہنے والا ہے اور جو کچھ جہل اور کتنا معلوم ہوتا ہے اس لیے وہ اپنے خیالات اور ارادوں کو کبھی عملی شکل دینے کے لائق ثابت نہیں ہو سکتا۔ ہاں گمراہی کیر چرخی یا تارے کے نشان پر غم جو جانے تو یہ سن کر کی مبالغہ ہوتی ہے۔ ایسا شخص درحقیقت کسی سید یا اچانک جذبے کے تحت، غیر شعوری طور پر خودشی کی عملی کوشش کر رہا ہے تو یہ توجہ کی بات نہیں کیوں ایسا اقدام خود گمراہی کا نتیجہ کم ہی ہوتا ہے بلکہ کسی اچانک یا ہنگامی اس کے زیر اثر عمل میں آتا ہے (شکل نمبر ۶۹-۷۰)۔

داغ کی کیر جب یوں واقع ہو کہ وہ زندگی کی کیر کے ساتھ ساتھ کم و بیش مساوی فاصلے پر غم کا پتہ پڑتی ہے اس کے پاس سے عملی جانے اور ایسا دکھائی دے کہ گویا وہ زندگی کی کیر کی پوری کمری ہے تو یہ خاص اور غیر معمولی نشانی ہے کہ کیر کبھی نہ کبھی دیکھنے میں آجاتی ہے (شکل نمبر ۷۰)۔

داغ کی کیر کا زندگی کی کیر سے ایسا خفیہ مسلسل شرب اس بات کا شاہد ہے کہ طبیعت میں ایک خاص نوع کی پسند ہو جس سے جو تمام زندگی پر

مادی رہے اگر حق تو یہ ہے کہ ایسا شخص اپنی طبیعتی طلب اور میلان نہایت اس قدر غلام ہو جاتا ہے کہ اس کی سادہ فہم مادی جانی ہے اور اسے صبح اور غلط راستے کا شائبہ نہیں رہتا۔ ایسا مادی صورت اور مادی صورت کسی مرد کی طرح نہیں ہے کہ پتہ مادی زندگی کے طے میں اس طرح پھنس جاتے ہیں کہ مادی فراموشی نہیں آسکتی۔ باوجود ارباب و ممالک میں ایک خاص قسم کا



(۷۰)

لذت اور تاثر قلب و روح پر یوں چھا جاتا ہے کہ وہ ہر قربانی کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اور یہ وہ نشہ ہوتا ہے جسے کوئی ترشی یا تار نہیں سن سکتی۔ لوگ ایسے شخص کے متعلق یہ باور رکھتے ہیں کہ ہر بات سے ہیں کہ اسے کچھ کھلا دیا گیا ہے یا اس پر ایسا جادو پھونک دیا گیا ہے کہ جس کا توڑ ممکن ہی نہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے اپنے خمیر میں ایک خاص نوع کی طبیعتی طلب ہوتی ہے اور جو شخص اس کی اس طبیعتی طلب کو برا لگتا ہے کہ اس کی تسکین بخشی کا موجب ہوتا ہے وہ اس کی لڑنے والی ہوتی ہے۔ اس لذت کی لگن میں وہ ہر شے سے بے نیاز اپنے آپ کو محبوب کے تمدن میں ڈال دیتا ہے۔ نہ عزت کا خیال نہ سماج کی سرزنش اور نہ مذہب کا اس پر کچھ اثر ہوتا ہے۔

یوں ایسے شخص کی دماغی صلاحیتیں چمک نکلتی ہیں۔ اور اگر وہ اس نوع کے جنون کا شکار نہ ہو جائے تو وہ اپنی شخصیت اور صلاحیتوں سے دنیا میں کارناماں سرانجام دینے کے لائق ہوتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خامی خود غریبی ہوتی ہے۔ وہ شہنشاہ اور مدبر باقی سے بوقت ضرورت قطعاً دریغ نہیں کرتا اور دیدہ و دانستہ ایسا کرتا ہے۔ یوں بشا خود پرست اور خود غرض ہوتا ہے اور آخر کار اپنی ہوس ہی کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایسے شخص کو اگر کسی بیوی مل جائے جس کی طبیعت ہوس کو لذت ازدواجی سے شکار کرتے ہوئے اس کی ایمانی انداز سے حوصلہ افزائی کرے اور اس کی سچے سچے تمنوں میں رفیقہ حیات ثابت ہو سکے تو وہ دنیا میں کارنامے نمایاں کے لیے بہت ہی غیر معمولی صلاحیتوں کا حامل ہو سکتا ہے۔



(۷۱)

داغ کی کیر شاذ و نادر دل کی کیر سے یوں تشدد ہوتی ہے کہ کعب دست پر ایک واحد کیر ہی نظر آتی ہے اس صورت میں خود داغ کی کیر اور نہ دل کی کیر کی خودی حقیقت قائم رہ سکتی ہے۔ درحقیقت دونوں کیروں کی کیر کی طبیعتی صلاحیتیں ان کی دونوں کا ایسا اتحاد دیکھائی

ہست ہی غیر معمولی اثرات و حتم کر دار کا پتہ دیتی ہے (رُخس نبرہ ۴۱)۔

جب سے گیارہ مناسب تعلقات پر واقع ہوں تو وہ اپنی اور جذباتی عناصر ایک دوسرے سے غیر متعلق طریق کار سے اپنے اپنے اصطلاح میں ہی نمود پزیر ہوتے ہیں۔ دل اپنی قریبی دل کی دنیا میں موت کرتا ہے اور دماغ اپنی صلیبیاتی عقل و خود کے میدان میں۔ مجموعی ہی یہ دونوں مغلوں ایک ہو جاتے ہیں تو دل و دماغ کی تمام تر قوتیں اور صلیبیاتی ہر معاملہ اور ہر میدان میں ملتی پڑتی شدت و جامعیت کے ساتھ بروئے کار آتی ہیں درحقیقت ایسا شخص اپنی ساری قلب و ذہن کی طاقتوں کو نہایت ہی عمدت کے ساتھ کام میں لاتا ہے اور جس مقصد کے لئے کڑھتا ہے اس کی راہ میں کامل انہماک اور جمہیت خاطر کے ساتھ قدم زن ہوتا ہے۔ اس کے عزم و محکم کی برکات کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے اور اکثر و بیشتر کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ دوقرہ دانے کی خوشخبریوں سے پست بہت ہر سکتا ہے اور یہ اپنی منزل کی دوری اسے ضمنی کر سکتی ہے۔ بے پناہ عزم، جمہیت خاطر سے سی اور دل و دماغ کی تمام تر صلاحیتوں سے مقصود کی تلاش دل و دماغ کی گہروں کے ایسے اتحاد کی نمایاں تحریریں ہیں۔

ایسی متعدد دل و دماغ کی گہری کردار کے ایک خاص نقص کی پردہ نشانی بھی کرتی ہیں۔ ایسا شخص درحقیقت متعلقہ مادی کا شکار ہوتا ہے اور باوجود کہ وہ اہم تصادم کی راہ میں اپنی ساری قوتیں انہماک و جمہیت کے ساتھ لگنے کی طرف غری میلان کا حامل ہوتا ہے، پھر بھی بعض اوقات اور درودیتو کے معمولی امور کے معاملے میں بہت ہی نددور چل جاساں اور کم حوصلہ نظر آتا ہے۔ درحقیقت اس کی طبیعت ہر اوقات ایک ہی روش پر نہیں رہتی۔ بعض اوقات وہ سخت، برہم ہوتا ہے اور بعض اوقات بڑی محبت اور نرم دلی کا برتاؤ کرتا ہے۔ کسی شخص یا سامنے پرستہ فضا چاہے تو تانچے کے خیال سے بے پیدا ہو کر برسر پڑتا ہے غیظ و غضب کی حالت میں اسے اپنی زبان اور اپنے عمل پر ہمت ہی کم قابو ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ سخت دل آزار باتیں کر جاتا ہے اور اپنی حرکات و سکنات سے وحشت اور ہتکڑی پیدا کرنے سے گریز نہیں کرتا۔ لیکن یہ سب کے سب اس کا فخر سادوں کے ہاوس کی طرح ہوتا ہے۔ گہرائی و مادی و مصلحت مدار باطن اور دوسری آن میں آسمان صامت۔ وہ برسر کے مکمل جانا ہے اور اس کے بعد اس کے دل میں بات نہیں رہتی۔

اور طبع یہ ہے کہ گروہ دینی کے لوگ اس کی ہی مٹی کی مودلی سے بہت ہی جلد واقف ہو جاتے

ہیں اور جوں ہی اس کے خود بدلتے ہوئے دیکھتے ہیں نہایت حکمت عملی کے ساتھ آنے والی ہوجھاڑ سے پہلو ہوا کر نکل جاتے ہیں۔ اور اگر گروہ مذہبی مل کے تو یہ جانتے ہوئے کہ گیارہی کر نکل جائے گا مگر اور حوصلے سے بٹھتے ہیں۔ یہی نہیں، ان کا دل جانتا ہے کہ یہ مادی ہے اور جوں ہی غم و فخر کا اظہار ہو جائے گھبراہٹ جھٹ جائے گا اور وہی پہلی سے عورت اور مادی کا سولگ ان سے ردا ہے گا۔

ایسا شخص گاہے گاہے، ایسی کا شدت سے شکار ہو جاتا ہے اور اگرچہ اس وقت بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کی زندگی کے آئینے پر کبھی تبدیلی کرن کی فو دکھائی نہ دے سکے گی لیکن بدل اس کے کہ وہ یاں و حواص کے بوجھ سے دلب جاتے وہ یوں وصل و ملازمت سزا خالی تباہی کے اس کے ہنسرے پڑنے کی روشنی اور زندگی کی جولان تابندگی کے واضح آثار ہوتے ہیں۔ درحقیقت وہ ہر شے کے لئے ہر شے کو ردا ہے اور تادم آخر اپنے قلب و نگاہ میں آرزوئے زندگی کی حیات اور گہرائی کو ردا بندہ ہو کر ردا دکھتا ہے۔

بہر گز یہ یہ سب کے سب ایسا شخص ماحول اور بدلتے ہوئے حالات کے تاثرات بھرت قبول کر لیتا ہے اور اس کے مذہب باقی نشیب و فراز اور اکثر و بیشتر گروہ دینی کے لوگوں کے اقبال و کردار ہی سے وابستہ ہوتے ہیں۔ لیکن ایسا شخص بہت ذکی افسانہ دین اور قباہ ہوتا ہے اس کا شہادہ مانع اور نفسی ہوتا ہے۔ یہاں کی گہرائی گہرائی اور احساسات میں تیزی ہوتی ہے اور وہ نازک سے نازک اور پیچیدہ سے پیچیدہ بات کی ہر شک بہت ہی جلد پہنچ جاتا ہے۔ اس کی بدترن اور دامن گروہی خوش مزاجی ہے اور اس کی نمایاں غلبہ و عزم و محکم ہے جو ردا و مادیوں کا دل انہماک اور جامعیت کے ساتھ دہ بروئے کار ہوتا ہے۔ ایسا شخص کسی مذہبی میدان میں کامیاب ہوتا ہے اور اپنے خوش مزاج کے باوجود اس کی قبول اور گروہی مغز و عصب ہوتا ہے اور اس کے افسانہ کے افسانہ کی طرف اس کی طبیعت کا میلان ہوتا ہے اور اس نوع کے علاقے کے باشندے ہیں اسے امتیاز و مادیوں کی طرف قوی کی ضرورت رہتی ہے۔ لیکن کافی عرصہ پہنچ سکتا ہے۔ چونکہ محنت کے معاملے میں متاس واقع ہوتا ہے اس لیے اپنی تندرستی کی طرف سے کم ہی عدم قوتی سے کام لیتا ہے اور عام طور پر جامعیت اور مادی زندگی گزارتا ہے۔

دماغ کی گہرائی میں مستند روش پر قاطر ہے اور دل کی گہرائی میں اپنی غریب گروہی روش پر، اور دل خطہ ایک دوسرے سے موزوں اور باہمی فاصلے پر واقع ہوں ہیں ان میں سے کوئی اور باہمی



(49)



(43)



(44)

زنجیلے اور ایک واضح کیردوئی غلو کو یوں مشد
کروے کہ اگر مدعا کی کیر کی طرف دیکھا جائے تو یہ
اس کی شاخ منقسم ہو سکیں اگر دل کی کیر کی طرف سے
دیکھا جائے تو یہ دل کی کیر کی شاخ بھی جائے تو یہ
بے حد معمولی علامت ہے۔ درحقیقت ایسا بھاشا
خلت اور کراہی کے لیے اس عزم و صلاحیت کا پتا
دیتا ہے جو کامیابیات ہی سے آنے والے فروغ اور
ارتقاء و حیات کی طرف اشارہ ہے جس کی شکل (فہرہ)۔
اور شعور و اعزاز۔ چند اور اقبال مند ہوا ہے۔ اس

کی زندگی اور نیابت کی بدش شروع ہی سے غلطی کی تلاش کے اشارے لیے بھڑے ہوئی ہے۔ اور وہیں جو خون جگر ہوتا ہے اس کی فحشی مشینیں اور ڈسٹری بیوٹروں کی خاص مقصد کی طرف انہماک اور دل کی توجہ کے ساتھ صحت کو بگڑنے لگی ہیں۔

ایسا شمس گویا کسی کو تیرہ بلند اور کاربنیاں کے لیے مستعد ہوتا ہے۔ اور چونکہ غفلت حیات کے لیے موزوں دل و دماغ کے گڑا ہے اس لیے اکثر کم عمریوں پر سبقت لے جاتا ہے اور اپنے غم و غصہ میں بلا عمل اور مدعو کاربن آئیم جوانی سے پیش پیش نظر نہ لگتا ہے۔ اس میں قیادت کی فخریہ پیشکشیں ابجا کر سرنے لگتی ہیں۔ عمر اور تجربہ کی ہنگامی کے ساتھ ساتھ وہ اپنی بڑی عمر کی کاربن کا لوٹ سزا جاکر ماتا ہے اور اسے شیان ناموری حاصل کر کے رہتا ہے۔

جڑت ہے باک، عزمِ مصمم اور ذمہ داری شخصیِ عافیت اس کے خاص جوہر ہیں۔ ایسا خود انصافِ شاذ و نادر ہے۔ ایشیا کے نامور لوگوں میں بھگتِ بندو کے دھنوں میں یہ علامت پائی جاتی تھی۔

دماغ کی کیکر کسی مقام پر اگر ٹوٹ جائے تو ذہنی حوصلے کی علامت ہے۔ اس کا تھم کر مگر کھانے پر گناہ ہے اور دماغ سے خالی نہیں ہوتا (شکل نمبر ۱۰)۔

یہ کیکر بونوٹ کے دوران اگر کیکر اس قدر بڑھ جائے کہ دماغ سے جیسے مٹ جائے وہی ہو

تو یہ بتاتی ہے کہ یہ دو داشت اس قدر خراب ہے کہ اہم سے اہم باتیں بھی ذہن سے اُتر جاتی ہیں
 شکل نمبر ۶۰۔ ہاضمے کی نمایاں خرابی، توخیر کی صلاحیت کا فقدان اور عمومی ذہنی کمزوری اس کے
 مناسبات ناقص ہیں۔ ایسا شخص زندگی کے میدان میں اپنی خرابیوں کے باعث اکثر چھپ جاتا ہے۔
 اس کے اعصاب کمزور دھرتے ہیں۔ علاج و معالجہ سے اگر اعصابی تناسب بحال ہو سکے تو اس کی
 قوتِ مانتہر بھی خود کو دکھائی ہے۔



(45).

دماغ کی لکیریں وسط میں درمیان انگلی
 کے سے ٹوٹ جائے اور شے ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگے
 تو کون کر فوٹے جو سے سرے میں واقع ہوں کر
 تمام شے پروردہ ایک دوسرے کے برابر گویا تیرہ
 خلوا کا نام رکھتے ہوں تو ابھی علامت نہیں۔
 (شکل نمبر ۵۰)۔ یہ بار بار زخمی ہونے کی علامت
 اور شے توڑے کرے کر لیا شے کر لیا زخمی طریقہ پر
 تو لے کر کام کر لے کر اس مقام پر پہنچ جاتا ہے
 محلی کی وجہ سے وہ ٹوٹ کھاتا ہے۔

سال بعد وہ ایک دن میرے دفتر میں آدھمکیں۔ ان کے چہرے پر حیرت اور سرت کے نمایاں آہستہ۔ میں بھانپ گیا اواز راہ مزاج ان کی حرمت دیکھتے ہوئے پوچھا "خدا نا خدائیں وہ دوشے والی پیش گوئی غلط تو ثابت نہیں ہو گئی؟"

وہ بڑی شریعت اور منڈب قانون میں مسکرائیں اور کہنے لگیں "ہاں بھئی ہمیں پہلا پیش گوئی سے کہی ہے جی۔"



(۶۸)



(۶۹)

دماغ کی لکیر یعنی ہاتھوں میں قہر لگائی ہوئی باند کے عین وسط میں جا کر ختم ہوتی ہے یہ اُبھار تخیل، دُر دمان، مرموز اُمور اور دُر دمانیت سے وابستہ ہے۔ ایسی لکیر اس امر کی شاہد ہے کہ مستقبل کے حالات و کوائف کے بارے میں صاحبِ خط میں ایک باطنی صلاحیت ہے اور وہ اپنی اس قوت سے آنے والے امور کا مشاہدہ کر سکتا ہے (شکل نمبر ۶۸)۔ ایسی لکیر کے حامل میں صلاحیت تو ہوتی ہے مگر غرضی ہے کہ مجاہدہ و غیرہ کے توسط سے اسے راہِ راست پر پیدا کر لیا جائے ورنہ مشکلات میں مبتوت کے بجائے غلط تاثرات کا عنصر اس قدر عادی ہو سکتا ہے کہ یہ غریب نقصان کا باعث ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر ایسی دماغ کی لکیر ایک تارے کے نشان میں لکیر کا یک ختم ہو جائے تو یہ بہت نفع سے۔ ایسی حالت میں پانی یا سمند میں ڈوب کر مرمت کا خطہ چھوٹا ہے (شکل نمبر ۶۹)۔

اگر دماغ کی لکیر صبح و شام باند کے اُبھار کے وسط میں دوامی ہو کر آدھمکیں، جانبِ برصی ہوئی چھوٹی انگلی کے

دماغ کی لکیر اگر تیسری انگلی کے عین نیچے ٹوٹ جائے تو ایسا شخص چوہانے سے زخم کھاتا ہے (شکل نمبر ۶۹)۔



(۶۶)



(۶۷)

دماغ کی لکیر کے ساتھ اگر ایک اور دماغ کی نقش ہو اور دونوں خطوط استوا کی پیمانی کی سطح کو قطع کریں تو مسخر لکیر دماغ کی نازی با دھری لکیر کے نام سے یاد کی جاتی ہے (شکل نمبر ۶۷)۔ مذہبی نقطہ نظر سے یہ شخص میں دولت ملنے کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ ذہنی اعتبار سے ایسا شخص بڑا صاحبِ دماغ ہوتا ہے اور اپنی فطری صلاحیتوں کے بل بوتے پر ناموری بادولت کی راہ میں بڑی پاک و دھن سے کام لیتا ہے۔ ایسی دھری دماغ کی لکیر کوئی بارہ شاہد ہے کہ آپکی ہے اور بارہ ایسے افراد کے ہاتھوں میں دیکھی گئی ہے جنہیں دوسرے میں نمایاں تو یہ پیرہنے کے بظاہر امکانات نظر نہ آتے تھے، امتدادِ زمانہ کے ساتھ وہ دولت سے ہمراہ و درہموتے۔

بہت ہی میں میرے موجود میں ایک طرِ ناقون تھیں۔ وہ دھو دھلی میں ان پکڑ میں تھیں۔ انہیں دولت و دھری مزہ توں کے تحت کرنا پڑی تھی۔ ان کے میان ان دونوں برسوں روزگار تھے اور گھر کے اخراجات اہلی کی خواہ سے پھلتے تھے۔ وہ اکثر کام کرتی تھیں کہ بیاہ پر بھیڑ توڑا تھا خاصا مل گیا تھا۔ اب یہ دھری دماغ کی لکیر اور کیا دے گی۔ مگر میں برسوں کا کسار کر انہیں دوسرے میں دولت شکی ان کا خیال تھا کہ میں ان کی مالی مشکلات میں ان کا دل بھلا تھوں۔ خدا نا پیش گوئی کے چارہ بچا

پہنچے ہندھ کے اجماع پر جا کر دم کے توبہ ایسے
نفس کا توبہ ہے جس سے شک کے ہوتے ہیں ہی
غیرت ہے (شکل نمبر ۸۰)۔ ایسا شش ازمد عیار
اور پرے دور سے کاٹ کر ہوتا ہے۔ اس کی ذوق تامل و
میں صافست، غریب، اریا، دور و دور گئی صلیا ساری
غرض کہ سب ہی بد عناصر میں شامل ہوتے ہیں کہ اس
کا خیر ہو جاتا ہے اور اخلاقی صلاحیتیں منطوق ہوجاتی
ہیں۔ وہ اس قدر لچلی اور ہوس پرست ہوتا ہے
کہ چاہے منفعت کے لیے کسی کو بھی نہیں بخشا۔ نہ



(۸۰)

تو عزیز و اقارب اور نہ ہی دوست احباب اس کے چوکوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ وہ اس قدر چالاکوت
اور دیکر ہوتا ہے کہ باقیوں میں ایسا ظلم بچھونکتا ہے کہ لوگ اس کے زعمے میں آ جاتے ہیں اور
اس کا اعتبار کری بیٹھے ہیں۔ ہندوؤں کی آنکھوں میں دھول ڈال کر غائب ہو جاتا ہے۔ حیرت تو یہ
ہے کہ اس کی ساری کارنامہ بھی ہوتے نہیں پاتا۔ لیکن ایسے نفس کی عاقبت ہمیشہ خراب ہی ہوتی
ہے اور آخر کار وہ کچھ کر دار کو کھینچ جاتا ہے۔

وہ غدار اور بے اُردو ہوتا ہے۔ نہ اسے اپنی عزت نفس سے واسطہ ہوتا ہے اور نہ وہ
کسی کی آبرو لینے سے دریغ کرتا ہے۔ اس کی بے خبری کا یہ عالم ہوتا ہے کہ رنے سے بچنے کے لیے
وہ مضمر سے مضمر اور خیریت سے شریعت انسان کی عصمت و آبرو بچ دینے میں قصداً کوئی صبح
محسوس نہیں کرتا۔

زندگی کے ہر شہ اور میدان میں اس کے ہم جنس پسند جاتے ہیں۔ سیاست و تجارت میں
ان کے اندر وہ دماغ کے لیے وسیع میدان ہے کہ تمزت آسانی کے اسکا نام ہوتے ہیں۔
دماغ کی گہر گریبے کی طوط کیوں نہ کھاتی ہوئی چلی جائے کہ وہ شاعر یا مذکر اجماع میں جا کر
اختیار پذیر ہو دلا دودھ دہن شائیں کافی دماغ اور ستاؤزی ہوں) تو ایسے نفس کی بصیرت اور تدبیر
سے بچنا چاہیے (شکل نمبر ۸۱)۔ یہ فقی و جودر خیانت اور بدکاری کے خیالات سے سمورول دماغ کا

پتا دیتی ہے۔ ایسا نفس درصیقت بڑا ہی پالی
ہوتا ہے۔



(۸۱)

کر کے رہتے ہیں۔ دراصل وہ انسان کے باطن میں ان فہامیدہ آرزوؤں اور صوابی خواہشات کو پیدا
کرنے کی طبی صلاحیت رکھتا ہے اور اپنے اسلوب تحریک میں مژدہ خیال آرائی اور ظلم میریہاں کے
عناصر پرانہ ملتی کرتا ہے کہ بغیر اس کے عشق و برہانی تاثر کا اعلازہ آسان نہیں ہوتا۔ وہ جذبات و
احساسات میں اُتار لڑتے کہ انتقام جبر دیتا ہے اور عقل سلیم ان کی دوسری ہر جاتی ہے۔ اس کی
جہاں پیش و بدکاری کی نذر ہوجاتی ہے اور جب قوانان کام نہیں دیتی تو دوسروں کو غلط راہ پر
لگاتے ہیں اپنی غرور و گوں میں احساس لذت و قرار رکھنے کی سعی کرتا ہے۔ ایسی عورت قہر نفرت
ہوتی ہے اور ضربے اٹھنے کے مطابق قہجوں پر شریعت و لالی کی عملی تصویر بن جاتی ہے۔ خیالات
فائدہ اور اعمال بد ان افراد کی زندگی کا تابا نا ہوتے ہیں۔ ان کے آخری ایام ہرے ہی جبرناک
ہوتے ہیں۔

ایسی دماغی گیر کی ایک خاص تاثیر یہ ہے کہ غیر شعوری طور پر ان ہی لوگوں کو اپنے گروہ پیش
بجھاتی ہے جن کی فطرت میں لذت کوشی کی طوط نمایاں رجعت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ بہت بدنام
ہو جاتے ہیں، شریعت ان کی سادگی نہیں ہوتی اور عاقلانہ آس انہیں نفرت و عبرت کی نگاہ سے
دیکھتے ہیں۔

دماغ کی گیر کی رنگت : دماغ کی گیر کی رنگت مٹی بنی خیر ہے۔ اگر یہ تمام خلوص

سے ہر رنگ برادری کی قسم کا امتیاز نہ پایا جائے تو ذہنی صلاحیتیں زندگی کے تمام اہم امور و معاملات کے بارے میں محروم رہیں۔ آج کل کے ساتھ مساویں ثابت ہوئی ہیں۔ ہاں اگر دماغ کی دوسری لکیروں سے مختلف رنگت کی ہو تو طبیعت میں ایک واضح تضاد پیدا ہو جائے گا۔ ایسا اختلاف رنگ انجنوں اور داخلی پریشانیوں کا سبب بن جاتا ہے اور زندگی میں بڑی دشواریاں پیدا کر سکتا ہے۔ یوں کردار میں ہم آہنگی نہیں رہتی اور اس کا حامل بھی ستر لڑائی اور کبھی غیر محروم ذہنی قوت و عمل کا شریک ہوتا رہتا ہے۔

دماغ کی لکیر آئینی اُبل سی ہو یعنی اس کی روش میں ایک ہلکی سی تابش یا چمک کا احساس ہو اور کہیں کہیں سفید نقطے ابھرے ابھرے دکھائی دیں تو یہ بہت ہی غیر معمولی حیثیت کی حامل ہوتی ہے۔ ایسی دماغ کی لکیر درحقیقت نوادرات میں سے ہے۔

یہ لکیر فکر و ایجاد کی غیر معمولی قوت کی منظر ہے۔ بہرینہ نقطہ اس کی ذہنی فتح کا سنگ میل ہوتا ہے اور جتنے ایسے نقطے اس کی روش میں نظر آئیں گے، اتنی ہی ذہنی قوتوں کے علم بردار ہوں گے۔ نیز یہ سادہ سادہ کمال ہونے کے باعث ناموری اور کائناتی کی بھی پختہ نشانیاں ہیں۔

دماغ کی لکیر میں کالا یا نیلا دماغ پایا جائے تو یہ بہت ہی غرض علامت ہے۔ ایسے دماغ سنت امر میں کامیاب دیتے ہیں جو اعصاب و دماغ پر بہت ہی مہیب اثرات ڈالتے ہیں (مثلاً بڑھاپہ)

دماغ کی لکیر اگر تمام سیاہ رنگ کی ہو تو یہ نہایت ہی خراب علامت ہے۔ اس لکیر کی سیاہ رنگت دماغ کی یا اس پٹنڈی کی جین نشانی ہے۔ ایسا غرض اُتید کے فورے بھیجی اپنے ایم کو روش میں نہیں کر پاتا اور ایک مٹن ذہنی نشانی میں اپنی زندگی گزار دیتا ہے۔

ایسا غرض جیسا پرست بہت کم طرف اور بے حوصلہ ہوتا ہے۔ نہ تو اس کی لغت بندی کی طرف مائل ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کے خیالات



میں گرمی ہوتی ہے۔ ایسے شخص کی صحبت میں مرنیا باقم کد اور سبیل خواں نظر آتی ہے۔ درحقیقت وہ زندگی کو اپنی طبیعت یا پسند کے باعث ایک غلاب متعلیٰ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

دماغ کی لکیر اگر زرد پھیکے رنگ کی ہو تو یہ گند ذہن کی علامت ہے۔ درحقیقت ایسا غرض سادہ لوح، محقق اور حسرت ہوتا ہے۔ نہ تو اسے ناؤک احساسات اور کسی نوع کے عملی خیالات سے کوئی سروکار ہوتا ہے۔ اس کی داخلی سطح جانوروں سے کچھ ہی اُپر ہوتی ہے۔ ماضی کی کمی، یقینی اور گوارا پان اس کے نمایاں عناصر طبیعت ہوتے ہیں۔ ویسے وہ اخلاقی طور پر جرائمیں ہوتا۔ ہاں اگر وہ اونچی قسم کی ذہنی یا روحانی اقدار کو نہ سمجھنے کے باعث انفعال بدکار شریک ہو جائے تو یہ ممکن ہے مگر ادب و جرم و گناہ جان بوجہ کر نہیں کرتا اور اپنے غفلت کے مطابق اچھا انسان بننے کی کوشش کرتا ہے۔

درویش

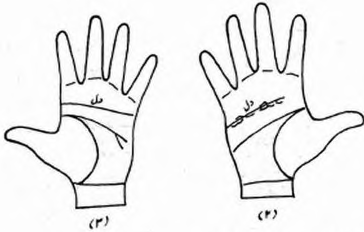
دل کی لکیر

دلخ کی لکیر سے اوپر ادرک و بیش متوازی ایک اور اہم لکیر نکلتی جاتی ہے۔ یہ پہلی لکلی نے تھمتانی پر گوشت جھٹے سے جسے گرد کا اُچار کہتے ہیں شروع ہوتی ہے اور انگلیوں کے نیچے سلی بقیلی کوٹے کرتی ہوئی پھرتی انگلی کے نیچے یوں ختم ہوتی ہے کہ بقیلی کی بیرونی دھلانی پر جا پہنچتی ہے۔ یہ دل کی لکیر کوٹاتی ہے (شکل نمبر ۱)۔ یہ لکیر دل کی صحت اور امراض کے علاوہ جذبات اور محبت سے وابستہ امور پر روشنی ڈالتی ہے۔ درحقیقت یہ تمام تر اہم معاملات قلب سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کی بناوٹ، لمبائی، پیرائی، آواز، آستانہ، انحناء وغیرہ سے زندگی کے ہنر بانی اور محبت سے متعلقہ پہلوؤں پر مکمل اور روشنی پڑتی ہے۔



(۱)

جب یہ لکیر شروع سے ایک خوب بے عیب، واضح اور لمبی ہو تو یہ ایسے انسان کی آئینہ دار ہے جس کا دل نازدہ ہے۔ اس کی سرشت میں خصائلِ مہمد کے عناصر نمایاں اور واقف ہوتے ہیں۔ وہ فطرتاً ہی مہمد اور محبت کے والد، انیار پیشہ اور حسن سیرت کا حامل ہوتا ہے۔ اگر یہ لکیر خوب دار ہو یعنی کوئی چوٹی یا خاص نشانیوں کے محور ہو تو اس شخص ناقابلِ اعتدال، اِن الوقت اور بے مروت ہوتا ہے اور اس کی سب سے بڑی خرابی بے وفائی ہوتی ہے (شکل نمبر ۲)۔ جب دل کی لکیر پہلی انگلی سے بلکہ باہر بقیلی کی اس دھلانی سے شروع ہو جو جگہ کی انگی ہو گا تو شخص کے بطن سے اور انگلیوں کے تھمتانی اُچاروں کے نیچے گزرتی ہوئی آگے بڑھے تو



(۲)

(۳)

یہ بتاتی ہے کہ ایسا فخر محبت اور ہنر بانی معاملات میں اعتدال کا حامی نہیں۔ درحقیقت ذاتی دھلانی کے واسطے میں وہ انتہا پسند ہوتا ہے (شکل نمبر ۳)۔ اس کی شخصیت میں منہ پر مخالفت کو اپنی طرف راغب کرنے اور کھینچنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ وہ لاشعوری طور پر ایسا اہم محرک ہے کہ جو بھی اس کی محبت میں پھنس جائے اس کے لیے راہِ فرار بند ہو جاتی ہے۔ اس کی انتہا پسند فطرت اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ دل و جان بچھاؤ کرتی ہے۔ وہ ہر ممکن طریقے سے محبوب کی ادنیٰ سے ادنیٰ ضرورتوں اور خوشیوں کو پورا کرنے میں کمال عہدیت اور محبت کا ثبوت دیتا ہے۔ لیکن جس شدت و انماک کے ساتھ وہ خود کو چاہتا ہے اسی طرح منظور نظر سے دلدارانگیز مروت عمل اور چاہت کا تمام کیا ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ ہر شے اور ہر شخص سے بے نیاز ہو کر اپنے ہی محبوب کا ہو جاتا ہے اور اسے کامل طور پر اپنانے کی ہر ممکن سعی کرتا ہے۔ اس لیے میں وہ بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ ایسی انتہا پسندی بلا شریعت ایسے عناصر کو اُچار دیتی ہے جن کا اثر حیات گیر ہو سکتا ہے۔ اس کی طبیعت میں بالخصوص بلا کا رشک ہوتا ہے۔ اور اگر اس کا ٹوٹ اس کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی جانب مائل ہو جائے تو لگاؤ، لطف و دل دے اور وہ اسے دیکھنے کو اس کا دل ایک مذہبِ ایم کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ وہ بلکہ مکمل طلب ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے محبوب سے بے مثال کنیرت

اور آسمانی بلند کردار کا متقاضی ہوتا ہے۔ لامحدود ان قوتوں کو یکسر انسانی میں تلاش کرتا ہے جن کا وجود شاید فطرتوں میں بھی مل سکے۔ وہ ایسی روش پر گامزن ہوتا ہے جس سے اسے ناکامی اور مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ اس کی طبیعت میں ہلاکی کا جذبیت اور آسمانی پسندی ہوتی ہے، اس لیے جس میں اس کا دل ٹکے اور وہ مایوس ہو جائے تو وہ سخت بے قرچی کا سلوک کرتا ہے اور بلا تاخیر بڑی بے رحمی کے ساتھ اپنے شکستہ اربابوں کے لیے کوئی دوسرا سارا چن لیتا ہے۔ اسے اس کی تھکا ہوا نہیں ہوتی کہ مجرب کے دل پر کیا کرے گی۔ درحقیقت اس کے نسل کا رد عمل مجرب کے حق میں بے گناہ ہوتا ہے اور وہ بے پارہ و شک و حسد میں قتل کے رو جاتا ہے۔

ایسی حالت میں اگر اس کا مجرب اس کی سردمیری اور عدم قرچی کی تاب دلا سکے تو قطعاً قتل کرنا چاہے تو یہی محال ہے۔ درحقیقت اس کے ظلم کے پچھلے سے نکل جانا کسی ربطے ہی عرض نصیب کا کام ہے۔ وہ جہاں پیار کا لالچ ہوتا ہے اور اس میں خود بھی مبتلا ہے، وہاں وہ مستحق کے سینے میں بھی ایسی ہی آگ لگ دیتا ہے۔ اگرچہ وہ خود کو دوسرے شخص کے پیار کے اپنی جھڑپیں نبھاتا ہے کہ اس کا شک و شبہ کی مانند پیدا ہی رہتا ہے۔

ہماری شامی میں اس نوع کے شخص کو قتل کیا جاتا ہے۔ اس کی نظر کے تیر کاوی بھی جاتے ہیں اور اس کے لیے جتنا جتن کرے، بے وقوفہ اور غلط درحقیقت اس کے مزاج کو درک کر کے آئینہ داریاں

دلی کی لکیر ہاتھ کی بیرونی دھلوان سے شروع ہونے کی بجائے گہرے گوشے اس مقام سے آغاز کرے جو تھیلی کے کنارے کے قریب ہے مگر اندہ کی جانب ہے اور یہاں تک گرد کے اُچھار کا احاطہ ہے، گویا گرد کے اُچھار سے خود راہ پر اور تھیلی کی سطح کو فتح کر مٹی جھلنی اور انگلی کی جڑ کے تحت خم ہو کر تیر بتاتی ہے کہ اس کا معاملہ سب سے قبل مذہبی فطرت ہے جو اس کے سینے میں دلی گرم ہے۔ مسالہ تہمت میں وہ بدہمت ہی محسوس دانت ہوتا



(۳)

ہے اور حق تو یہ ہے اس کا دل بدہمت ہی جلد نرم ہو جاتا ہے اور اس کے احساسات کی حرکات کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ غیبت سی ہے تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا (شکل نمبر ۱)۔

ایسا شخص اپنے جذبات کے اظہار کے لیے نہیں درہکتا۔ اس کے خیر میں بھی رشک و حسد کھٹ کھٹ کر بھرا ہوتا ہے، اور وہ منہ کو نظر کو کھینچ کر اپنے قبضے میں رکھنے کا یوں خواہش ہوتا ہے کہ اسے کوئی اور بات چھلانی ہی نہیں دیتی۔ یہ خواہش اس پر فطرت کی طرح سوار ہو جاتی ہے۔

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ دلی کی لکیر کا ایسا آغاز تھیلی کی بیرونی دھلوان والے آغاز سے کہیں کم شدید ہوتا ہے اور اگرچہ اس کا معاملہ آسمانی پسندی کی طرف طبیعتی میلان لکھا ہے مگر نہ تو اس میں یہی شدت ہوتی ہے اور نہ ہی ویسا جانکاہ و دلرہ انگیزہ تو دلی اس کی قوت برداشت بہتر ہوتی ہے اور اگر وہ مجرب کو سردا دینا چاہے یا اس سے بدلہ لینے نہ سکے تو اس کے نسل و قول میں تباہ کن اثرات کی ہی ہوتی ہے۔ شکاری، جناسخی اس کے مزاج میں بھی ہوتی ہے مگر وہ جلد وادبے درویش ہوتا۔ گرد کا اُچھار سبلی انگلی کے تحتانی پڑ گزرتا ہے جو قریب ہے، انگلی کے نیچے ایک گرمی لکیر وہاں نقش ہوتی ہے جہاں پڑ تھیلی کا بعض قسم ہوتا ہے اور انگلی کی جڑ سے لگا ہوا ہوتا ہے، وہاں سے گرد کا اُچھار شروع ہوتا ہے اور ایک طرف تھیلی کی بیرونی دھلوان کے متوازی اور دوسری طرف درساہی انگلی کے تحتانی پچھلے کے اُچھار سے اس کی مدد میں جاتی ہے۔ نیچے کی طرف وہ وہاں تک پہنچا ہوا ہوتا ہے جہاں سے منگلی کا اُچھار شروع ہوتا ہے۔ ان دونوں اُچھاروں کی مدد میں دلی ملتی ہیں جہاں پر داغ اور زندگی کی لکیروں کا ابتدائی جھٹ پایا جاتا ہے۔

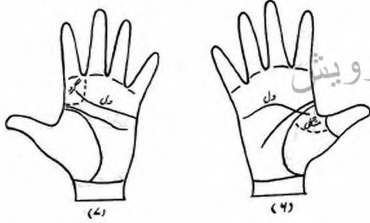
دلی کی لکیر گرد کے اُچھار کے احاطے سے شروع ہونے کی بجائے نیچے جھک کر یوں شروع ہو کر داغ یا زندگی کی لکیروں سے متصل ہو کر اور آغاز کے بعد کچھ اوپر کی طرف لگا کر اندر سمت میں درستی اور تھیلی کی سطح کو چھو کر مٹی جھلنی دکانی دے تو یہ اچھی علامت نہیں۔ گرد کے اُچھار سے ایسی خود اٹھنے والی لکیر ایسے شخص کی نشاندہی کرتی ہے جو طبیعتی ایسے لوگوں سے محبت کرنے کی طرف مائل ہوتا ہے مگر نہ تو اس کے غلوں و دلوں کی قدر کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی محبت کا احترام کرتے ہیں۔ وہ ان کے غلوں و دلوں سے استفادہ تو کرتے ہیں مگر محض اپنی خواہش اور ضرورت کو درک کرنے کے لیے۔ ایسا شخص غلط قسم کے افراد سے ملازمین ہو جاتا ہے، ان پر دلی سے اعتماد کرنا شروع کر دیتا

ہے اور اگر اس کو غلط انتخاب کا احساس دلانے کی کوشش کی جائے تو وہ اور بھی شدت سے ان کی طرف رجعت ہے۔ حق تو یہ ہے کہ مذہباتی تعلقات کے بارے میں اس کا ادراک اسے فریب دیتا ہے اور اس کی کچھ بوجھ پر اس مسئلے میں بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ وہ جن کو بدیم خوش اپنا چاہتا ہے وہ اسے اتورناتے ہیں اور دھوکا دے جاتے ہیں اور بالآخر اس کی مایوسی اور کافری ہمت ایک مسلسل آزار بن جاتی ہے۔ اس بدیہیہ کا یہ عالم ہوتا ہے کہ نہ صرف دوست احباب بلکہ قریبی رشتے دار بھی اس کی اس کردار سے مسلسل نادمہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ حیرت تو یہ ہے کہ نسبت زیادہ دیکھنے والوں کے مگر مایوسوں میں گزرنے کے باوجود اپنی درنہ میں بدلتا، بار بار غلط لوگوں سے مواصلت برپا کرتا چلا جاتا ہے اور ہر باتھ کی کھاتا ہے (شکل نمبر ۵)۔



دل کی گہرے گراؤ اور بھی بیچے ہو کر اس مقام سے نکلے جو عقل کا اٹھارہ ہے تو یہ بھی کچھ اچھا آغاز نہیں۔ ایسا شخص ہمت اور جذباتی رویہ رکھنے کے بارے میں ازمنہ زود روکنے اور نکتہ پھینک دیتا ہوتا ہے۔ یہی نہیں، وہ احباب واقف یا سے مدد سے زیادہ توقعات وابستہ کر لیتا ہے اور اس بات کا شدت سے متعلق ہوتا ہے کہ وہ اس کی خواہشات بہ خوش چوری کریں۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سب سے لوگ بہر قیمت پر اس کا کہا جائیں اور اسی کی نہیں۔ حیرت یہ ہے کہ وہ اس کے سامنے یہی بہت سخت گیر ہوتا ہے۔ اس کی تنگ نظری اور خود غرضی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ جب اس کی اتیدیں بر زمین آئیں تو وہ ایسی کلمہ پیتی اور منت سلامت پراتا ہے کہ جن کی جاہلاد شدت ناقابل برداشت صورت اختیار کر چکی ہے۔ مگر حق تو یہ ہے کہ اس کے دوست احباب اور واقف بھی اس کی کردار سے اچھی طرح آگاہ ہوتے ہیں۔ وہ شروع شروع میں اس کے نادمہ اٹھاتے ہیں مگر اس کے مزاج میں خود پختی کا عنصر اس قدر قوی ہوتا ہے کہ وہ کسی کو بھی نہ اپنے برابر سمجھتا ہے اور نہ ہی لائق توجہ۔ بالآخر

اس سے متعلقہ سارے لوگ اس کی دل آزار روش سے تنگ آکر اسے ناقابل اعتنا سمجھتے ہیں اور اس کی کچھ پردائیں کھتے جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ اس کی موسم خودی میں اتحد بخروج ہو جاتی ہے کہ وہ سخت بددل ہو جاتا ہے اور اپنے میل دسار مسلسل حزن و طول میں گزرتا ہے پر غور ہو جاتا ہے۔ مگر بائیں ہمدہ اپنی ذات کو کبھی مورد الزام نہیں سمجھتا بلکہ وہ دل سے یقین رکھتا ہے کہ اس کے حقوق کا احساس نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی دہر کی بے وفائی اور ایذا رسانی کا شکوہ بہنم بن جاتا ہے۔ خود بینی اور مسموم خودی کے باعث وہ ذہنی طور پر شدید تیار ہوتا ہے اور نفسانی مسالچے کا علاج اگر اسے اس امر کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ بھی کتا ہے کہ اسے بیمار تصور کرنے والے کے دماغ میں غلط ہے اور وہ محض ذاتی عداوت اور حسد کی بنا پر ہمت تراش رہا ہے (شکل نمبر ۶)۔



دل کی گہرے چوب اپنے صمیم مقام یعنی گروہ کے اٹھارہ کے مرکز سے جملے تو یہ بیچے نکلے ہوئے آقا نے سے مخالفت اثرات کی حامل ہوتی ہے۔ یہ درحقیقت طبیعت میں دلی غلوں و زہلہ و فساد جذبات میں قابل احترام حکم عا صبر کا پتا دیتی ہے۔ ایسے اشخاص کے باطن میں اہل اور اہل ہمت کے لیے نہایت ہی بلند آرزوئیں ہوتی ہیں۔ وہ غلوں کے ساتھ نہ صرف چاہتے ہیں بلکہ ہر ممکن ہی کشتہ ہیں کہ ان کے احباب واقف یا طبیعتی کا کامیابی اور خوشیوں سے سرفراز ہوں اور کہہ رہے کہ ان کی اپنی دفاؤں میں بھی نہیں جکتے۔ ان کا غرض بلکہ دل کشادہ اور دسرخون کھ رہتا ہے، اگر غرض

لیکن ان کے مزاج میں ایک خاص خامی ہوتی ہے وہ اپنے سے کمتر خاندان میں شادی بیاہ سے گریز کرتے ہیں اور اگر دیکھا گیا ہے کہ وہ کمپشوں کے ارباب خانوادہ سے بھی اس معاملے میں پرہیز کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت بلند تر خاندان اور اپنے سے کہیں اونچی حیثیت والے لوگوں کے ہاں ہی ازدواجی تعلقات کے خواہاں ہوتے ہیں اور اگر کوئی پیشہ راجہ ترقی کا راز لا شعوری طور پر کسی بلند تر خاندان میں شادی کرنے میں سمجھتے ہیں اور اس مقصد میں باہم کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ وہ نہ تو راجہوں میں اور نہ ہی شریک حیات میں کوئی نقص دیکھ سکتے ہیں، اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ یہ یاد رکھیے رہتے ہیں کہ ان کے ارباب خاندان بے عیب اور بلند مرتبہ ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ نہ صرف ان پر کامل اعتماد کا مظاہرہ کرتے ہیں بلکہ اس سلسلے میں غرض بات سے کام لیتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ بعض اوقات مزبور شخص اور غلطی کی بنا پر وہ اس پیکر کو زیادہ ہی اُماگر کرنے کی طرہ میں ہوں۔ اس میں شبہ نہیں کہ ان کے باطن میں عذوبہ محبت موجزن ہوتا ہے اور ان کے قریبی مراسم میں ایک خاص نوع کی گرمی غلوں کے عناصر ہوتے ہیں۔

جب بھی دل کی نگہ اور بھی بلند ہو کر گرو کے اُچار کے باہمی حصے سے نمودار ہو اور نگہ کی انگلی کے نیچے نقش شدہ خط سے قریب نکلے تو یہ زیادہ اونچی علامت نہیں ہے۔ اس کا حامل بھی کسی سے بھی محبت کرتا ہے اس پر عجز و خدوش سے دل و جان نذر کرنے سے قطعی دریغ نہیں کرتا۔ اس کے پیارا اور اس کی محبت میں امتثال کی کمی ہوتی ہے اور وہ جذبات کی رو میں بجا رہتا ہے شکل بہرہ۔

اس کے دلوں و عشق کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اس کی رو میں میں اندھا دھند پرستش کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ محبوب بالذات پر اس قدر فخر و ناز کرتا ہے کہ اگر اس کی نگاہ سے دیکھا جائے تو فرشتے بھی اس کی ہوا کو نہیں سنبھل سکتے۔ منجانب غلو کی مدح و ستائش میں وہ غلو و دباغہ سے یوں کام لیتا ہے جیسے کوئی حقیقت بیان



(۸)

کردار ہو۔ اور حیرت قویہ ہے کہ ایک معمولی انسان کہ جس کی اُسے کوئی ادراک نہ آتا ہے، وہ اس پر دل نہ کر دیتا ہے اور اس کے بیکر میں بھی فوق اعظمت غریبان تلاش کر لیتا ہے اور اسے اس بات کا یقین دلاتی ہوتا ہے کہ جو کچھ اس نے دیکھا اور سمجھا ہے وہ ایک بین اور ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔

ایسا شخص قریب محبت کا شکار ہو جاتا ہے۔ جب تک اس کے دل و دماغ پر غرض محبت سوار رہتا ہے اسے بجز ذاتِ محبوب میں محاسن بے مثال کے کچھ اور دکھائی ہی نہیں دیتا مگر یہ غلیم بہت دنوں تک جاری نہیں رہتا۔ جب آغاز محبت کا دلوں گرو گرم محبوب کی بشری کمزوریوں کی پے در پے ندوئیں آتا جاتا ہے تو اس کی تسکین کھلے گتے میں آتی اور شدہ شدہ وہ حقیقت حالی سے بدل کر افلاک کا وہ برنا شروع ہوتا ہے۔ اس کا دلوں بڑا ہی شدید ہوتا ہے اور اس کے مزبور نفس اور اس کی غفا کر کو ایسی کاری چٹ گتی ہے کہ تپ کے رہ جاتا ہے۔ بے بسی اور پامالی اس کے باطن کی گزرتوں میں گھر کر رہتی ہے اور وہ ایک مسلسل باطنی کرب کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ فی الحقیقت محبت کے کاروبار میں نہ صرف بڑے مدمات اٹھاتے ہیں بلکہ بہت ہی خسارے میں رہتے ہیں۔



(۹)

دل کی نگہ جب پہلی اور دوسری انگلیوں کے بائیں بند ہو کر اس حصے سے شروع ہو جہاں جمیل ختم ہوتی ہے اور دونوں انگلیوں کے درمیان رنزد دکھائی دیتا ہے اور اس کے بعد نصف ہی نیچے کی طرف فیدہ ہو کر اپنی اصلی راہ پر آجائے اور وہاں سے تیشی کی سطح کو عبور کرتی ہوئی تمام اقسام تک باپچہ تو یہ غلو و غلو علامت ہے۔ درحقیقت دل کی نگہ کا ایسا آغاز محبت کے بارے میں حکم اور

محبت جذبات کے وجود کا پتہ دیتا ہے۔ اس شخص نے تو انہماک ہوتا ہے اور نہ ہی شک و دلہی اس کی محبت میں مناسب جوش اور غلوں سرگرمی ہوتی ہے۔ وہ دنیا شناسی ہوتا ہے

اور ان پانچ پر بھی۔ زندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا مجرب ملوثی ضامی سے معذور ہوا اور نہ ہی وہ اس کی پرورش کا مامی کرتا ہے۔ وہ درحقیقت اپنے بیٹوں کی بڑی کمزوریوں سے آگاہ ہوتے ہوئے ان سے نعم و ملکیت ملی کے ساتھ گریہ و دانستہ درگزر کرتا چاہتا ہے اور اگر ممکن ہو سکے تو اصلاح حال کے لیے غلوں اور تدبیر کے ساتھ سعادت کی کوشش سے گریز نہیں کرتا۔

اس کے قول و قرار میں پتائی ہوتی ہے اور جتنا ہے وہی کرتا ہے۔ زندہ وعدہ فراموش ہوتا ہے نہ زبان شکن۔ اس کی سب سے اہم غریبی یہ ہوتی ہے کہ وہ ہر ایک سے نجات چاہے اور اچھے بُرے سبھی ملنے والوں کا وقت ناوقت ساتھ دیتا ہے۔ درحقیقت اس کی محنت و دردا بطور نہانی میں جائز سلوک مناسب حزم و وفادار پانچ پر بھی ایسے محکم ماضی کا دریا ہوتے ہیں اور اس کے کردار میں وہ بات ہوتی ہے کہ وہ بڑی تسامحوں اور درگزر کا یہ اس کا سہل کرنے ہوئے ہیں مگر ان اور جائز طریقے سے اپنی محنت سے ناکارہ ہے اور دیکھا گیا ہے کہ اس شخص بیشتر زندگی میں کھسب ثابت ہوتا ہے۔

وہ نہ صرف سیراب اندوہی زندگی گزارتا ہے بلکہ اچھا ہمسایہ، قابل اعتماد دوست اور بابرکت کاروبار کا انسان بھی جاتا ہے۔



(۱۰)

دل کی کیریں ہمتوں میں منہج کے افعال کے علاقے سے بھی شروع ہوتی ہے۔ کیر کا ایسا آغاز مختلف مزاج اور طبیعت کا آئینہ دار ہے۔ ایسا شخص ذاتی مشقت اور تربیت کے معاملات میں محض اپنی ضرورتوں ہی کا خیال رکھنے کا مامی ہوتا ہے وہ بڑی حد تک تنگ نظر ہوتا ہے اور حق تو یہ ہے کہ اس کی خود بینی کا عالم ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کی نزاکت احساس، محنت اور ضرورتوں کا خیال بھی نہیں کرتا۔ وہ خود پرستی بھی ہوتا ہے اور کمال اندیش بھی (شکل نمبر ۱۰)۔

اس کی محنت کی زندگی منہجی ہوس اور سماجی لذت ہی سے عبارت ہوتی ہے۔ نہ تو وہ دنیا شناسی کے نرم و نازک پہلوؤں کا مفہوم سمجھتا ہے اور نہ ہی بامدگر دیہ شامی اور غریبی نگاہوں

سے آگاہ ہوتا ہے۔ درحقیقت رسم و رواج محبت سے اسے کوئی سروکار ہی نہیں ہوتا۔ بلاشبہ اس کے خمیر میں انفاست اور نزاکت کے ماضی کا اندام ہوتے ہیں۔ ذاتی ہوس کی ماری اور بنی لذت کے چنگل میں وہ یوں پھنسا رہتا ہے کہ کسی اس کی محبت ماضی کا تانا بانا بن جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر ماضیوں کی سی منہجی اشتہا اور اس کی تسکین ہی کو محنت کا مفہوم گردانتا ہے۔ وہ مطلوب و مجرب کو محض ذاتی ملکیت ہی کی حیثیت سے دیکھتا ہے اور اس کے امتداد، اوقات، سخن و دانش فرض اس کے پیکر کو دراپرستی سے قابض رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے شخص کا شریک حیات "معموس" محض ہو سکے کہ وہ جاتا ہے۔ اس کے کردار میں بلندی یا اخلاقی رفت کم ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر وہ کم پڑھا لکھا ہو، ماضی کی ماضی کی زندگی گزارتا ہو اور کسی ہم تربت سے رشتہ ازدواج طے ہو نہ ہو تو وہ باہم اپنے دل و دماغ پر بھی گزار دیتا ہے۔ وہ اپنے افسانوں میں اپنی جمالی اور منہجی ضرورتوں کے متعین طریقوں کے تحت بیٹھا ہے اور اس پر نہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کے احساس کا دباؤ ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی اعتیاج۔ لاعلمیہ حال مست اپنی روش پر ماضی و ماضی و ماضی رہتا ہے۔

یہی دل کی کیر والا شخص اگر مالی اور تعلیمی اعتبار سے اچھے حیثیت کا مالک ہو تو اس کا کردار بڑی الجھن اور پریشانیوں کا سبب بن جاتا ہے۔ اس کا شریک حیات تشوہ اور ایک نوع کی تہنا نگاہ گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ زمین میں چھٹی مصابحت اور باہم مدگر ماضیت کا فقدان ہوتا ہے۔ یہی بڑی اپنے شوہر سے ماضی سی رہتی ہے اور کم پڑھا لکھا زندگی گزارنے کے علاوہ کوئی طریقہ کار انکسیر لکھا۔ وہ اس کے افسانوں میں کھٹ پتی بن جاتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ اس کی حاد مزاج اور دماغی افسانوں کے سامنے تسلیم تو رقم کر دیتی ہے مگر اس کے باطن میں راہ فراہمائی کرنے کی فرائضی بیدار ہو جاتی ہے۔ اور اگر حالات سازگاریوں یا ایسے مواقع دکھائی دیں جو اس کے تنہا بڑے جنت کو بھاسے سکیں اور اس کے نرم و نازک پہلوؤں کو انجماد سکیں تو وہ ماضی سے پوری پچھے نہایت پاکیزگی اور نہانی مگر سے کام لینے سے دریغ نہیں کرتی، اور طرہ دوسے درپردہ بیانیہ جان کے لیے اصلاحی ماضی کرنے سے ملحق نہیں ہونگتی۔ یہی عورت خاندانی دولت اور ماضی ماضی بھی کم ہی ترک کرتی ہے اور اپنی فطرت کے حقیقی تقاضوں کا بھی کما کان عین ہے۔ اس

کر لیتا ہے جو اس کی دل سے عزت کرتے ہیں اور اس کے جان نثار و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی زندگی شاد کام گزرتی ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

اگر دو شائے کی دونوں شہنیاں گہرائی اور لمبائی میں بالکل برابر ہوں تو ایسا شخص بالخصوص ایک ہی انسان سے محبت کرتا ہے اور اس کا قلب و فاع کے ایسے عین اثرات سے متاثر ہے کہ اس میں کسی دوسرے فرد بشر کے لیے جگہ محال ہوتی ہے۔ یہ بچی محبت کا جیتر ہر تہہ پر گراس کا تعلق صنفِ محافت سے ہی ہوتا ہے۔ دوسرے احباب و اقارب کے بارے میں بھی اس کے دل میں تمام تر اچھے جذبات ہوتے ہیں اور ہر انسان سے مستقل مزاجی اور حسن سلوک کے ساتھ نباہتا ہے۔



(۱۳)



(۱۲)

اگر گوہر کے انجھار سے نکلنے والی دل کی لکیر یوں سرشار ہو کہ ہر شئی صاف سالم اور گہری ہو تو یہ ہمت ہی نمایاں خوش بختی کی علامت ہے۔ اس کا حامل کا دوبار محبت میں زحمت اندوٹا شاد کام ہوتا ہے بلکہ دلوں کو نرمہ لینے کا ڈھنگ اسے فخرت ہی سے دولت ہوتا ہے۔ اس میں حقیقت، مجبوریات اور قبولیِ عام کے زمین جوہر ہوتے ہیں۔ اس کی تمام تر خواہشیں اور آرزوئیں کم و بیش حسبِ منشا ہی پوری ہوتی ہیں۔ بلاشبہ وہ بھی اپنی طوط کے کی نہیں کرنا اور اپنے محبوب کو شاد و مایوس کے کما حقہ سامان ہم پہنچاتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔

دل کی لکیر اگر ایسے دو شائے سے شروع ہو جس کی ایک سالم اور واضح شئی تو گوہر کے

کے باوجود اس کا دل خوف و وحشت کا گموارہ بنارہتا ہے۔ یہی بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جوں ہی ایسی صورت اپنے آئینہ سے قرب حاصل کر لیتی ہے جو اس کی تمام تر انسانی ضرورتوں کے لیے کفیل ہو سکے تو وہ شوہر کو چھوڑنے میں ملکی دیر نہیں کرتی۔ باوجود وہ طلاق لے لیتی ہے اور دوسرے مرد سے نکاح کر لیتی ہے۔ یہی حالت اس مرد کی ہوتی ہے جس کی بیوی کی دل کی لکیر نیچے کے انجھار سے نمودار ہوتی ہو۔ ایسا مرد بہت جلد تنگی جسم و جان کے لیے کسی دوسری صورت کو ڈھونڈ لیتا ہے اور جوں ہی اچھی صورت مل جاتی ہے پہلی بیوی سے طلاق لے کر دوبارہ نکاح کر لیتا ہے۔

یہی دل کی لکیر اگر نیچے کے انجھار کے اس بالائی حصے سے شروع ہو جو درمیانی انگلی کی جڑ سے بہت ہی قریب ہے تو یہ اور بھی بدتر آواز ہے۔ اس کا حامل پرسے درجے کا خود غرض اور بوس پرست ہوتا ہے۔ اس کی ہیئت کا یہ حال ہوتا ہے کہ اپنی نفسانی خواہشات کی تسکین کے سلسلے میں جتنی محافت کے اسامات و خواہشات کسی بھی عنصر کو قابلِ احترام نہیں گردانتا۔ وہ اپنی بوسہ جی کو ہر حال و ہر وقت چڑا کرنے کے لیے حلقہٴ الفت



(۱۱)

طریق کا راستہ بنا کر رہتا ہے۔ وہ ایک وحشی جانور کی طرح ہوتا ہے۔ جہاں اور جس وقت اس کی بستی تقاضوں کی اچھٹ بکرائی اس پر وحشت سوار ہوجاتی ہے اور وہ اندھا دھند تسکین بوس کے لیے جڑتا ہے۔ اسے بھولی کر بھی خیال نہیں ہوتا کہ کتنی محافت کس حال میں ہے۔ جس بے نصیب کی شادی ایسے مرد یا ایسی عورت سے ہو جائے اس کا مذہبی ماحظ ہے۔

اس کا دل تمام ناکام اسامات سے بھرا ہوتا ہے

اور اس کی بستی بھوک و تشنہ و بھرتہ لیے ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

دل کی لکیر گوہر کے انجھار پر شروع ہو اور یوں دو شائے آواز ہو کہ دو دلوں شہنیاں سالم اور واضح ہو تو یہ خوش بخت انسان کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایسا شخص احباب و اقارب محبت سے غلوں و فائدہ اٹھا رہے ہیں آتے ہیں اور ایسے قابلِ اعتماد دوست احباب اپنے ملتوہ قریبی میں رہتے

انہما سے نمودار ہو اور دوسری مداح کی گیسرے مقام آغاز کے قریب نیچے جھک کر کھینچ جائے تو یہ اچھی نشانی نہیں۔ درحقیقت اس کا حال خود غری کا شکار ہو جاتا ہے (رنگ نمبر ۱۴)۔



(۱۴)

دل کی گیسرے دو شاخیں سے شروع ہو کر اس طرح کہ اس کی ایک شاخ گردے کے انہما سے نمودار ہو اور دوسری دیرپائی انگلی کے تحت پر گزرتی جیسے کہ بے سیر کا انہما کہے ہیں تو یہ ایسے شخص کا پتا دیتی ہے جس کے مذہبی میلان کے بارے میں جتنی رائے قائم نہیں کی جاسکتی کبھی تو وہ گرجش ایشان اور دلوں کا منہ مہر کر تا ہے اور کبھی بوسے معنی خود پرستی اور خود غرضی کا (رنگ نمبر ۱۵)۔



(۱۵)

اس دھڑکے مذہبی رجحان کا کئی تجربہ ہوتا ہے کہ محبت کے معاملات میں غرضی اور کاسانی کی تلاش کی راہ میں اس سے ایسی غلیظ سرزد ہوتی چلی مانی ہیں کہ اسے بہت ہی تکلیفوں اور مشیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور آخر کار وہ اپنی کسی بے وقت اور بے جا حرکت کے باعث تھکام ہو جاتا ہے۔ اس کی شکست آرزو میں اس کی طبیعت کا غیر متبادل تہذیب خاصا اذیت رساں ہوتا ہے۔

دل کی گیسرے پریش دوسری گیسرے میں اگر زیادہ واضح گہری چلی اور نمایاں ترین دکھائی دے تو قابل توجہ بات ہے۔ اس کا حال ایسے کردار کا حال ہوتا ہے جو محبت و مروت سے وابستہ امور کا ہم ترین گھانا ہے۔ درحقیقت اس کی نگاہ میں محبت کے مساوی ہر

میں کوئی شے اہم ہی نہیں ہوتی۔ اس کی تمام تر کائنات دل و محبت ہی پر مشتمل ہوتی ہے لہذا اس کے ہر فعل و فعل کا محور و پل ہی ہوتا ہے (رنگ نمبر ۱۶)۔ جب بے گیر طویل فاصلے اور بے عیب بھی ہوتی ہو مگر اور پائیدار جذبہ محبت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ ایسا شخص مروت و محبت کے تمام صفات میں مستقل مزاج ہوتا ہے اور اس کی ذات پر پورا پورا اعتماد کیا جاسکتا ہے (رنگ نمبر ۱۶)۔



(۱۶)

دل کی گیسرے گیسرے نکل کر محبت و مروت کو یوں عبور کرتی چلی جائے کہ سالم بھی ہو اور گہری بھی، اور چھوٹی انگلی کے نیچے بیرونی سمت خیم ہو اور گہری تمام تر پستی پرایک طرح سے حاوی دکھائی دے تو یہ اچھی محبت کا پتا دیتی ہے۔ ایسا شخص خدائی ہمتی ہوتا ہے اور مجرب کی پرستش میں اپنے یل و نہار گزار دیتا ہے۔ اسے دنیا و مافیہا سے کچھ سروکار ہی نہیں ہوتا۔ وہ بے حد مہمان نواز و نفاذ اور محبت کے سچے اور پائیدار مہذب سے مہر ہوتا ہے۔ اور لازماً اس کے باطن میں رشک کا مغربی بلے مد نمایاں ہوتا ہے۔ اس میں غضب کی عزت اور مجرب پرستی کے عنوان ہوتے ہیں (رنگ نمبر ۱۶)۔



(۱۷)

دل کی گیسرے ماحول میں اپنے مہذبہ مقام سے شروع تو ہوتی ہے مگر اپنی روش کے عدوان و پستی کی سطح میں نیچے ہو کر یوں گہری ہے کہ ایسے بھکاؤ سے اس کا اور مداح کی گیسرے کا ہدایتی فاصلہ تنگ ہو جاتا ہے جب دل و مداح کے مابین تفاوت کم ہو تو یہ کینہ نفرت اور کینہ

انسان کی علامت ہے۔ ایسا شخص طبع خفیس اور روئی ثابت ہوتا ہے۔ وہ جلد ہی منفعت کے لیے قیاری سے کام لیتا ہے اور پانچکدرستی سے ایسے جیلے اور ہمارے تراش کر لیتا ہے کہ لوگ اس کے فریب میں آجاتے ہیں۔ درحقیقت وہ مکارہ جیار، ماسدا اور تنگ نظر ہوتا ہے، اور اگر وہ سیدھے راستے پر چلنے کی خواہش بھی کرے تو اسے ایک قسم کی گھٹن یوں محسوس ہونے لگتی ہے کہ وہ اعمال فاسد پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص باہموم و درالیس امرالن کی طرف طبی میلان رکھتا ہے (رنگی نمبر ۱۸)۔



(۱۸)



(۱۹)

وہاں کی لکیر تھیلی میں پتی یا موٹی فٹن ہو تو ان دونوں پہلوؤں کا لحاظ لازمی ہے۔ میزاج کے دو اہم اور منفعت ختام کا پتا دیتا ہے۔ جب آتشی مٹی اور بدی و کمائی دے گویا کسی کٹما دار سے کھودی گئی ہو تو یہ پست ہی گھٹیا قسم کے شخص کی آئینہ دار ہے۔ اس کا معاملہ نفاست احساں و فکر سے قطعی بے بہرہ ہوتا ہے۔ درحقیقت جذبات کے معاملے میں وہ حیوانات سے شاید کم ہی متاثر ہو سکتا ہے۔ اسے اگر دو تنگ جانور کہا جائے تو غلاب حقیقت نہ ہوگا۔ اس کے احساں نواکت سے بہتر ہوتے ہیں اور کچھ تو یہ ہے کہ اس کے کردار میں شے لطیف کا حتمی فقدان ہوتا ہے (رنگی نمبر ۱۹)۔

اور دم و کرم، وفا و یشار کے شریعت احساں سے کم آگاہ ہوتا ہے۔ اگر یہ لکیر پست ہی ہو تو ایسے شخص کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کے احساں و خیالات کے وجود سے بھی آگاہ نہیں ہو سکتا۔ وہ پہلے درجے کا خود غرض مند لوگ



(۲۰)

اور دشمنی ہر دو عذاب اور منت ہوتی ہے (رنگی نمبر ۲۰)۔
شاؤد و تادول کی لکیر تھیلی میں یوں بھی نقش ہوتی ہے کہ شروع سے اس کے کسی بھی حصے سے نہ تو کوئی شاخ بچھرتی ہے اور نہ ہی اس کے آغاز و انتہام پر کوئی مٹی ہوتی ہے بلکہ وہ ایک سالم خط کی صورت میں ہوتی ہے۔ یہ قطعاً اپنی علامت نہیں۔ ایسے شخص کا دل، بخر زمین کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں کہیں بھی لہریز احساں اور جذبات کا ٹھکانا نہیں ہوتا۔ درحقیقت اس میں نازک عسوسات پنپ ہی نہیں سکتے (رنگی نمبر ۲۱)۔ حدود و تنگ غلب ہوتا ہے ایسا غلبہاں ہیں۔ وہ بہت تنگ غلب ہوتا ہے ایسا مرد باہموم بے اولاد ہوتا ہے۔ ایسی عسوسات باہموم ہوتی ہے۔



(۲۱)

اگر وہاں کی لکیر نہ لکیر کر شاخیں بیچنے کی طرف جھکیں مگر داغ کی لکیر کی مدد تک پہنچنے



(۲۲)

سے پہلے ہی ایک بائیں تیرہ تائی ہیں کہ ایسے
شخص کی زندگی مسلسل منف مناعت کے تحت
افراد کے زیر اثر رہتی ہے۔ ایسا شخص گریہ ذاتی
قابلیت کو صبر صبور میں بربود کرے گا نہیں لاسکتا
اور جذباتی دباؤ کے تحت بیشتر کام ہی ناپاک
ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۱)۔ دل کی لکیر کی ایسی ہر شاخ
اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اس شاخ کے
نہاؤ قورق کے دوران ایسا شخص کسی بیش بھافت
کے فوکے جذباتی چنگل میں پڑیں پس مائے گاکر
کراس کی کچھ بوجھ ماری جائے گی اور اس کا دماغ فکر سلیم سے عاری ہو جائے گا۔ باوجودیکہ وہ
ہیجان قلب اور عظم جاؤزیت کا شکار ہو جائے گا مگر بے نیل مرام ہی رہتا ہے۔ وہ نرموت ویت
میں ناکام ثابت ہوتا ہے اور شکست آؤر دوسرے دہیار ہوتا ہے بلکہ اس جہزن کے دوران
قورقنی امور میں بھی دل جاتی سے کچھ نہیں کر پاتا۔

دل کی لکیر کی ایک واضح شاخ نیچے جھک کر دماغ کی گیر سے باطلے گراسے گاتے نہیں
قورق فیروملی اثرات کی حامل تصور کی جاتی ہے۔
ایسا شخص کسی بیش مناعت کے فوکے عشق یا رطلے
میں پڑیں پس مائے گاکر اس کے لیے فزار کے
سب راستے بند ہو جاتے ہیں اور مگر اس عظم
بوش نہا میں زندگی کسی بکے کردہ جاتا ہے۔ اس
کی کائنات وحیات کا عوز اس کا محبوب ہی ہوتا
ہے مگر حیات بکے مزاجیت باؤ فرکات آؤر نہایت
ہوتی ہے اور کتر سے کہ ایسا پیا رجان میڑا ہوتا
ہے (شکل نمبر ۲۳)۔



(۲۳)

دل کی لکیر کی ایک واضح شاخ نیچے کی طرف جھکتی ہوئی یوں پتیلی کی سلا کو عبور کرے
کزندگی کی لکیر سے جائے قورق بے حد نفس علامت ہے۔ یہ نشان کی ہیست ہی قورق اور محبوب
عزیز کے انتقال کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایسا صبر صبور مجبور لائیں مائے (شکل نمبر ۲۴)۔



(۲۴)

اگر ایسی شاخ زندگی کی لکیر سے اتصال
کی بجائے اسے کاٹے اور شکر کے اچھار میں داخل
ہو جائے قورق ایسے شخص کی موت کا پتا دیتی ہے
جس کے انتقال کے باعث زندگی کا نظام درہم
برہم ہو جاتا ہے، یاس و نا آسیدی کے گیسے باول
چھاماتے ہیں اور حیات کے آفتی پر کہیں بھی
آسیدی کی جھلک نظر نہیں آتی۔

ایسی علامت ان حالات میں بھی دیکھی
جاتی ہے کہ اس میں بیوی پیا رحمت اور باہر مگر باول

اعتقاد کے ساتھ اپنے میل و منہا کر دہے ہوں اور ہر لحاظ سے بظاہر خوش و شاد کام ہوں۔ ایسی
خوش گوار غی فضا کے باوجود بیکام میاں بیوی میں سے ایک شخص کچھ دگر منش منات کے
کسی فوکے ساتھ چلا جاتا ہے۔ وہ گھر بار، بال بچوں، عزیز و اقارب بھی کی طرف سے ٹخہ مڑا کر
غائب ہو جاتا ہے اور مگر صبر اس کی صحت دیکھنے میں نہیں آتی۔ ایسا صبر اکثر ماٹس ہوتا ہے اور
اس کے مہیب اثرات کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔

دل کی لکیر سے اگر ایک واضح شاخ نیچے جھکتی ہوئی نظر آئے قورق بھی عمدہ علامت
نہیں۔ جہن زمئے میں یہ شاخ نظر آئے، مگر کہ اس جھنے میں کسی محبوب دوست یا عزیز سے
دل اذیت ہوتی ہے۔ مراسم باہمی میں ایک ایسا مقام آتا ہے کہ ایک دوسرے پر کامل بھروسہ
ہو جاتا ہے، پھر کوئی سر ملے ایسا پتہا ہے کہ شملے کی اہمیت اور نزاکت کے پیش نظر اس
سے کسی کوٹھ ہوتی ہے کہ وہ ساتھ دے گا اور مقدر ماری میں مساوت کرے گا۔ لا شعوری طور
پر حال نشان ایسی آسیدی اس پر پورے اعتماد سے نتائج کا انتظار کرتا ہے لیکن میں اس وقت

ہرکیت اس کا ہر رابط اور ہر تعلق دیر پا نہیں ہوتا۔ بلکہ تعلق قطع تعلق اس کی زندگی کا معمول بن جاتا ہے (شکل نمبر ۳۶)۔

ایسا شخص ہیئت کے معاملے میں نہ صرف عاقبت تا اندیش ہوتا ہے بلکہ بہت ہی بے مبرا۔ پیش پسند اور ذمہ دار قابل اعتبار بھی۔ اپنے کیے کی سزا بار بار پانے کے باوجود اپنی عقیدہ روش پر چلتا چلا جاتا ہے۔

درحقیقت ایسا شخص احساس شرارت سے قطعی قاصر ہوتا ہے۔ اسے اپنے قریبی علاوہ احباب و ارباب خاندان سے معارف کرنا گریہ و ملی اذیت اور مصیبت کو دعوت دینا ہے۔ ایسا شخص صبح منوں میں جذبات بے فکر کو اُبھارنے کی خاص صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں ایک خاص نوع کی جاہلیت ہوتی ہے اور اس کی نگاہ میں اثر انگیز جائز ہوتا ہے۔ وہ بازاری اور نظر باز قسم کا شخص ہوتا ہے۔ گراہی ان برائیوں کو بوقت ضرورت چھپائے رکھتا ہے۔ لیکن بہت ہی جلد اس کا پردہ فاش ہو جاتا ہے۔

دل کی لکیر سے اگر ایک واضح شاخ نکلے اور نیچے کی جانب جاتے ہوئے قوت کی لکیر کو کاٹ دے تو یہی ازمد غرض علامت ہے۔



(۲۷)

یہ نشانی ان افراد کے ہاتھوں میں ہوتی ہے جن کا شریک حیات میں اس وقت راجی ملک عدم ہو رہا ہے جو اس کی سمت ضرورت ہوتی ہے۔ یہ نشانی دل شکن ثابت ہوتی ہے اور نشانی نہایت بے نیام صورت اختیار کر لیتی ہے (شکل نمبر ۲۷)۔

دل کی لکیر کی ایسی ہی ایک واضح شاخ اگر نیچے ملے تو یہی سودج کی لکیر کاٹنے کو حامل نشان ہستی محانت کے ایسے فرد کے عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس کے دل و دماغ پر چھا جاتا ہے اور اس کے بغیر زندگی گزارنا محال نظر آتا ہے۔ بلکہ وہ مجبوراً کو اپنا ایسا ہے جس اس اقدام کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ درحقیقت



(۲۵)

دل کی لکیر سے واضح کے دھاروں کی طرح اگر چھوٹی چھوٹی گروا منحنی شاخیں نیچے کی طرف نکلتی ہوئی دکھائی دیں تو یہی نشانی نہیں ہیں۔ یہ بتاتی ہیں کہ حامل کا اخلاق میں کچھ بلند نہیں ہے۔ ایسے شخص کے کردار میں دنا اور استقلال کا فقدان ہوتا ہے۔ وہ مختلف افراد سے



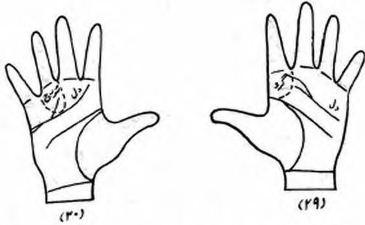
(۲۶)

وہ استقامت میں پورا نہیں آتا اور چوتھائی اس سے وابستہ ہوتی ہیں ان میں ناگہی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے واقعے سے دل پر کاری چڑھ گئی ہے اور اس کا اثر بہت ہی گہرا ہوتا ہے۔ یہی نہیں اس ناخوشگوار تجربے کا نتیجہ ہوتا ہے کہ صاحب نشان برسوں کسی پراستاد کم ہی کرتا ہے اور اس واقعے کی یاد دہنوں اس کے ذہن میں ایک نوع کی دلدلی کو بھرا دیتی ہے (شکل نمبر ۲۵)۔



دل کی لکیر سے واضح کے دھاروں کی طرح اگر چھوٹی چھوٹی گروا منحنی شاخیں نیچے کی طرف نکلتی ہوئی دکھائی دیں تو یہی نشانی نہیں ہیں۔ یہ بتاتی ہیں کہ حامل کا اخلاق میں کچھ بلند نہیں ہے۔ ایسے شخص کے کردار میں دنا اور استقلال کا فقدان ہوتا ہے۔ وہ مختلف افراد سے

تعلقات و روابط برعکاس ہے اور عقلی حسی ملک ان کو صبر ضرورت نما آتا ہے مگر جو کچھ فکری ہو جاتا ہوتا ہے اس کے احباب اور چاہنے والے بہت جلد اس کی اپنی احمق اور دانا نشانہ سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور رنگ تعلق پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ اس کے کردار میں تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ ایک رابط قائم ہو جاتا ہے تو وہ دوسرے تعلق کی مسامحہ کی ضرورت کر دیتا ہے اور میرت سے کہ وہ نرم و رواہ کے قیام میں کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔



دل کی لکیر کی اگر ایک واضح اور سالم شاخ اوپر کی طرف نکلی کر تیری انگلی کے نیچے واضح اس پر گزرتی تھی تو میں جانتا ہوں کہ جسے شوریج کا اہم کارکتے ہیں تو یہ کسی عمدہ اور خوش بختی کی نشانی ہے۔ اس کا معاملہ شہرت و عظمت اور دنیوی کامیابی سے ملا مال ہوتا ہے۔ اس کے کردار میں وہ خاص ملامت ہوتا ہے جس سے وہ دوسروں کے دلوں میں گھر کر لیتا ہے۔ وہ نمایاں اور کامران زندگی بسر کرتا ہے اور دنیا میں بلند وقار و صاحب ثروت اور نامور تو ہوتا ہی ہے، اس کی خوش بختی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچی اور جذباتی لحول



(۳۱)

میں کی شاد کام و سیر پر زندگی گزارتا ہے کہ شاد و مری نیاض اور دوسروں کے کام آتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر فائدہ اٹھا تا ہے (شکل نمبر ۳۱)۔

اگر دل کی لکیر کی کسی ہی واضح اور صریح شاخ بھری انگلی کے تحت اس پر گزرتی تھی تو میں جانتا ہوں کہ جسے شوریج کا اہم کارکتے ہیں تو یہ کسی عمدہ اور خوش بختی کی نشانی ہے۔ اس کا معاملہ شہرت و عظمت اور دنیوی کامیابی سے ملا مال ہوتا ہے۔ اس کے کردار میں وہ خاص ملامت ہوتا ہے جس سے وہ دوسروں کے دلوں میں گھر کر لیتا ہے۔ وہ نمایاں اور کامران زندگی بسر کرتا ہے اور دنیا میں بلند وقار و صاحب ثروت اور نامور تو ہوتا ہی ہے، اس کی خوش بختی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچی اور جذباتی لحول

وہ اپنے دنیوی مرتبہ اور مقام سے بہت نیچے آجاتا ہے اور باقی ماندہ ایام حیات معمولی طریقے سے گزارتا ہے۔ یہ ایسی شادی کی علامت ہے جو بڑے عظیم کے کومالے کا پتا دیتی ہے (شکل نمبر ۳۲)۔



۳۲

اگر دل کی لکیر سے اوپر کی جانب واضح اور سالم شاخ نکلتی ہوئی دکھائی دیں مگر وہ نہ تو اتنی موٹی ہوں جیسے دل کی لکیر اور نہ ہی اتنی لمبی بلکہ انیس سالم اور موٹی ہوں تو یہ شاخ کس نشان میں۔ ایسی ہر ایک شاخ بتاتی ہے کہ معاملہ نشان اپنی باطنی کشش سے کسی بلند مرتبہ شخص کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے، اس تعلق سے بہت واضح استفادہ کرتا ہے اور اس دوست کی کرم فرمائیں سے بہت آگے بڑھ جاتا ہے (شکل نمبر ۳۲)۔

ایسی خوب جاننے والی دل کی لکیر کی متعدد شاخیں اس امر پر دل ہیں کہ ان کے حامل کے کردار و باطن میں ایک خاص نوع کی تسنیں جاذبیت مندرجہ جہاں میں اور جب کہیں وہ کسی ایسے شخص پر شاخ انداز ہوئی ہیں تو اسے اپنی طرف بے پناہ کشش سے کھینچ لیتی ہیں مگر ایسا شخص مرتبہ و مقام کے اعتبار سے بہت بلند ہوتا ہے۔ نیز یہ اعتدالی انداز کے پورے احترام کی بھی نشان دہی کرتی ہیں۔ ان کا معاملہ ہر رابطہ و مواصلت کا مادی ہوتا ہے اور جو دن جو دن وقت گزرتا جاتا ہے وہ مابین میں قریب اور عزیز و داری کے انداز پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے روابط و عمر بھر تالی انداز طریقے سے استوار ہوتے ہیں۔

اگر دل کی لکیر کی ایک واضح اور سالم شاخ آگے نکل کر دلوں پر طے کرے تو میں جانتا ہوں کہ جسے شوریج کا اہم کارکتے ہیں تو یہ کسی عمدہ اور خوش بختی کی نشانی ہے۔ اس کا معاملہ شہرت و عظمت اور دنیوی کامیابی سے ملا مال ہوتا ہے۔ اس کے کردار میں وہ خاص ملامت ہوتا ہے جس سے وہ دوسروں کے دلوں میں گھر کر لیتا ہے۔ وہ نمایاں اور کامران زندگی بسر کرتا ہے اور دنیا میں بلند وقار و صاحب ثروت اور نامور تو ہوتا ہی ہے، اس کی خوش بختی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچی اور جذباتی لحول

دل کی لکیر کی ایسی شاخ ایسے افراد کے ہاتھوں میں بھی دیکھنے میں آجاتی ہے جو تہمت، مسند اور بعض مصلحتوں میں ستر اور لائری و فرسوسے بھی دولت حاصل کر لیتے ہیں۔
 ہمیں میں میرے ایک مارواڑی شے والے سے جواپنے حالات پر پچھنے کے لیے آئے رہتے تھے۔ ان کے ہاتھ میں بھی علامت تھی۔ ان کا قصہ نہایت دلپس ہے۔ اُن دنوں انھوں نے اپنی ساری فوجی بمبئی کے بازار میں تیری مندی کے بھاؤ کے ٹھنڈک میں بیٹھا دی اور انھیں ایسا نقصان برداشت کرنا پڑا کہ وہ بے حال ہر کے رہ گئے۔ جب وہ بھرت ہی زیادہ گھبرا گئے تو ایک دوپہر بھاگے ہوئے میرے دفتر میں آدھکے میری خوش طبع سیکرٹری نے انھیں دینگ دوم میں تشریف رکھنے کے لیے کہا اور بتایا کہ میرا صبح کا سارا وقت دوسرے مہم جوئے کے لیے وقف ہے اور جب تک دوپہر کے کھانے کا وقت نہیں آتا، مجھے فرصت نہ مل سکے گی۔ اُس وقت ممکن ہے بات ہو سکے۔

یہ شے ہی وہ بدحواسی کے عالم میں اس پر برسی پڑے اور کہہ کر ان کے پاس آتے پیسے بھی نہیں کہیں کا کہ وہ دے سکیں۔ اگر وہ مجھے اس وقت مل سکیں تو مشکل تمام سہ پر تک گھر پہنچیں گے اور اگر کچھ کے بعد ملاقات ہوگی تو شام تک ہی گھر پہنچ سکیں گے اور دوپہر اور شام کا کھانا اٹھنا ہی کھا سکیں گے۔ میری سیکرٹری کو ترس آگیا۔ وہ میرے کمرے میں آئی اور سارا جہ بیان کیا۔ جو صاحب مشورہ طلب تھے انھیں بھی رحم آگیا اور انھوں نے اپنا وقت مارواڑی صاحب کو دے دیا۔

دوسری جنگ عالم کو چھوڑے ہوئے چند ماہ ہو چکے تھے اور وہ اس آس میں تھے کہ بازار کا بھاؤ بڑھے گا اور انھیں ناقدہ ہوگا۔ مگر اس کے برعکس انھیں نقصان نے نہ حال کر دیا تھا۔ انھیں انھیں تھی کہ وہ کچھ عرصہ سیر کریں اور بتایا کہ اس پر کیا کے ہوتے ہوئے انسان بڑا دولت مند ہو جاتا ہے اور بڑی خوش بخت زندگی گزارتا ہے۔ انھیں بہت رکھا سے شمس تھا ان کی مزید عموماً ان کے لیے میں نے ان کے ہاتھوں کے دوسرے اچھے نشانات پر بھی بحث کی اور ان کے وقت کے ساتھ انھیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ ان کے ناقدے کے دن آگئے ہیں۔ اس لیے انھیں اس قدر دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ غالباً ان کا دل ملین ہو گیا اور وہ چلے گئے۔

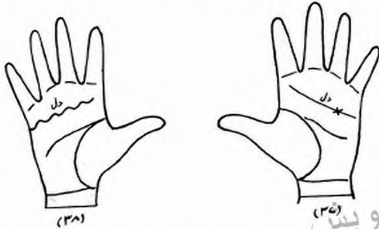
جاتے جاتے فرماتے گئے کہ اس کام کی فیس بعد میں دوں گا۔ آپ کی رقم ادھار رہی۔
 غالباً تین سال کے بعد وہی سیٹھ صاحب پھر تشریف لائے۔ نہایت نفیس ٹوٹ پٹے ہوئے۔ انگلیوں میں بیروں کی انگوٹھیاں، منہری گھڑی، ماسکے کی طرح ایک صاحب ساٹھ اور اس کے پیچھے ایک خوب مشردت تو جواں سیکرٹری۔ میری سیکرٹری نے بہت کم کر لیں آپ ہی میرے کمرے میں جا سکتے ہیں مگر انھوں نے ایک نہ سنی اور مجھے سمیت اندھڑے آئے۔ مجھے مگر پھر اس قسم کے امیروں اور نو دولتوں سے کام پڑا رہا ہے۔ ان کے انداز کردار میں دولت کی بڑبڑ تھی۔ انھیں بھایا اور ہاتھوں کے نقشے اُتارنے کے لیے اشارہ کیا۔

انھوں نے حیرت سے میری طرف دیکھا اور پھر دوسری سے کہنے لگے "پڑنے چھاپے نکال لو۔ پھر سے ہاتھ کون کالے کرے" میں نے طاقت سے نام پوچھا اور ساتھ تشریف آوری کا زمانہ انھوں نے وقت ملاقات، تاریخ، مہینہ، سال نہایت محنت کے ساتھ بتائے اور وہ قصہ بھی بیان کیا جب وہ بہت نیچے گر گئے تھے اور فیس بھی ادا کر گئے تھے میں نے مصلحت سے یہی کہتے پڑا تھا کیا کہ کچھ بات نہیں۔ پڑائی فیس اب ادا ہو سکتی ہے۔ وہ مضطرب ہو گئے اور کہنے لگے کوہ پی، اُس کی فیس کون دے گا۔ ہم نے آپ پر بھروسہ کیا۔ ساری فوجی شے میں لگا دی اور آنا دکھ آٹھایا کہ پرماتما ہی جانتا ہے میں صاحب وہ مصلحت بھی بھگتا ہو گیا تھا۔ منہ منکم لگاؤ اور دکھنا سے لور۔"

وہ درحقیقت اُس وقت کچھ نہیں لاکھ کی اسالی تھے۔ ایک بڑا کارخانہ لگانے کا منصوبہ باذرعہ رہے تھے اس کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے۔ وہ کہنے لگے "پڑنے کا گاہک ہیں۔ آدمی فیس دیں گے" میں نے ہنسنا نہیں پڑا۔ جب ان کے ہاتھ دیکھ کر چکا اعلان کی سیکرٹری نے سب اہم مامات صاف لکھ کر مجھے سنا کر تصدیق کرائی کہ بہت خوش ہوئے۔ ان کا جواب ملا کہ ایک طرف اُسیدے کہیں زیادہ "میزاؤ" دیا۔ جب فیکٹری چل نکلی تو کپڑوں کے نئی تھان خود موڑ میں لکھ کر اسے اور خدمت دے گئے۔

دل کی لکیر بعض اوقات صاف اور بے عیب ہونے کی بجائے چھوٹے چھوٹے بڑے والوں کی بیکری کی جی ہوئی نظر آتی ہے۔ ایسی لکیر شیخ کی طرح ہوتی ہے۔ یہ نہایت ہی عظیم علامت

نیک طبیعت میں خوف و بے ایمان پیدا کرتے رہتے ہیں۔ یہ نہ تو اچانک موت کی نشانی ہے اور نہ ہی جان لیوا حادثے یا بیماری کی۔ البتہ وحشت اثری اور اعصابی خرابی کے باعث ایسا شخص کم ہی مکمل طور پر صحت یاب ہو سکتا ہے (شکل نمبر ۳۶)۔



دل کی لکیر عام طور پر نیم قوس کی طرح یا نقطہ مستقیم کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔ بعض حالتوں میں یہ بے نامہوار، میڑھی اور موج دیا کی طرح کہیں سے بلند اور کہیں سے پست ہوتی ہوئی سطح کو عبور کرتی ہے۔ ایسی اوپر نیچے ہونے والی لہری طرح کی لکیر کردار کے نامہوار اور متذبذب عناصر کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایسا شخص جذباتی مدوجز کا بھگت شکار ہوتا رہتا ہے۔ اس کے مزاج میں ٹھکی نہیں ہوتی۔ محبت اور رابطہ دلی کے معاملات میں وہ اکثر بدلتا رہتا ہے۔ وحشت اس کی طبیعت میں حسد، خور غرضی اور بے وفائی کے عناصر قایدہ کثرت سے ہوتے ہیں اور ان کا بلم اس کے تمام جاننے والوں کو بلبہ ہی ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۳۷)۔

دل کی لکیر اگر گہرا جھانٹوٹی ہوئی ہو تو بڑی علامت ہے۔ یہ استحکام طبیعت اور جذبات میں ٹھکی اور استقلال کے فقدان کا پتا دیتی ہے۔ بھر جیب یہ لکیر شکستہ حال ہو تو زائد بے وفاکرد کی آئینہ دار ہے۔ ایسا شخص کبھی بھی غرور و اعد سے رابطہ صفت استوار نہیں کرتا بلکہ کچھ دنوں پیار بڑھانے کے بعد دھوکا دے گیا جاتا ہے۔ درہم قطعی سر جاتی، دعا باز، بوس پرست اور نادانی کا کار

میں بے مدد نصیب اٹھا نا پڑتا ہے (شکل نمبر ۳۵)۔
بعض اہل حق میں دل کی لکیر میں نقطہ نظر آتے ہیں۔ اگر یہ چمکتے ہوئے سفید رنگ کے ہوں تو خاص مہم کے حامل ہوتے ہیں۔ ہر سفید تار یا نقطہ بتاتا ہے کہ حامل نشان میں بلا کی جہتی باقوتیت ہے اور منفعت خات کا جہز خراس کی زندگی آتا ہے اس کی فسون گرمی سے مطیع ہو جاتا ہے۔ جس قدر ایسے سفید اور چمک دار نقطے دل کی لکیر میں ہوں گے، اسی قدر ان کا حامل اپنے مسافروں میں کامران ہوگا اور اس کا چاہنے والا اس کی ہر مرضی اور خواہش پر جان دے گا۔



اگر دل کی لکیر میں سفید کی بجائے سرخ رنگ کا نقطہ نظر آئے تو بڑی علامت ہے۔ ایسا شخص کسی حادثے سے بڑی طرح زخمی ہو جاتا ہے۔ سرخ رنگت کا واضح نقطہ باجمہ جرح و جلت دل کا پتا دیتا ہے۔
دل کی لکیر اگر گروا رخ گر پتلی پتلی اور چھوٹی لکیریں قطع کریں یا اس کے آدھار چلی جائیں تو یہ اچھی نہیں ہوتیں۔ ایسی قطع بڑی داس بات پر دلالت ہے کہ ایسا شخص جنت کے معاملات میں دھوکہ اور بدببینی کا شکار ہوگا، اسے انفاق اور جہانِ مادی سے بچیں گے اور ان کا تعلق دل یا دل کے تعلقات سے ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۶)۔

دل کی لکیر پر اگر چرخی کا نشان دکھائی دے تو اس کا خاثر نگر سے دیکھنا ضروری ہے۔ بعض وقت دل کی لکیر آؤپر چرخی کی جانب شاخدار ہوتی ہے یا ایک آؤری لکیر اسے کاٹتے ہوئے ٹوڑی ہوئی ہوتی ہے۔ ایسی حالتوں میں بھی ایسا ہی اس کا جہز ہے کہ چرخی کا نشان بننا پڑا ہے۔ مالاگو چرخی کی علامت واضح ہوتی ہے اور اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ جب یہ دل کی لکیر پر چینی اور کثرت علامت کی صورت میں واقع ہو تو یہ ایسے حادثے یا سخت مرض کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اگر احباب اور دل پر ہوتا ہے اور اس سے پیدا شدہ خدشات طویل مدت

ہوتا ہے۔ وفاداری یا استواری اس کے قریب بھی نہیں آتی (شکل نمبر ۳۹)۔



(۳۹)

اگر دل کی لکیر بہت ہی زیادہ ٹوٹی پھٹی ہو اور اس میں سائیت کا فقدان ہو تو ایسی شکستہ صورت منت ممانعت سے متفرق اور گریز کے عناصر کا پتہ دیتی ہے۔ درحقیقت ایسا شخص بہت سے وابستہ کسی ایسے تجربے سے گزر رہا ہے جس میں اسے سخت ناکامی ہوئی ہے۔ ایسی تشہ کا مٹی اس قدر شدید درجہ عمل پیدا کر دیتی ہے کہ وہ انتہائی سندی کی طرف تلافی و طور پر مائل ہو جاتا ہے اور منہب ممانعت کی ذات پر اسے قطعا اعتبار نہیں رہتا۔

اس سیلان کے شدید متاثرات اور بھی خراب ہوتے ہیں وہ نہ صرف بدگمان، بد دل اور متکبر ہو جاتا ہے بلکہ اپنی ساری زندگی محنت کی سیرازوں سے تشہ کرنا دیتا ہے۔

دل کی لکیر اگر درمیانی انگلی کے مین نیچے پڑے کر ایسے دو ٹوکوں میں بٹ جائے جو ایک دوسرے سے بے متعلق حرکتوازی یوں واقع ہوں کہ شکستہ مقام سے آگے بڑھ جائیں اور دو علیحدہ

لیکروں کا احساس پر تو یہ قابل توجہ امر ہے۔ یہ ناقص دوران خون کی نشانی ہے۔ درحقیقت اس کا حامل خون کی کسی منت بیماری میں مبتلا ہو سکتا ہے جو یکایک خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے۔ اس علامت کے ہوتے ہوئے کسی ماہر خون حکیم یا ڈاکٹر کی طرف رجوع کرنا چاہیے (شکل نمبر ۴۰)۔



(۴۰)

دل کی لکیر اگر درمیانی انگلی کے نیچے منحنی شکستہ ہو اور خلاصات نظر آنے تو یہ اور بات ہے۔ ایسی ٹوٹی ہوئی لکیر کے حامل کی کسی مناسب

جگہ سنگینی ہوتی ہے۔ بات طے پا جاتی ہے کہ بہت سے اس کے کشادی کی رسم پکڑی ہو سکے اس کے ہونے والے سسرالی منحنی ٹوڑ دیتے ہیں یا کسی ممانعت کی سازش کے باعث سنگینی ٹوٹ جاتی ہے۔ وجہ کچھ بھی ہو اس کی دہان شادی نہیں ہو سکتی۔ اس منحنی کے ٹوٹنے میں نہ تو اس کی خواہش کو مدخل ہوتا ہے اور نہ ہی وہ کسی عنوان فخور وار ہوتا ہے۔ پس یہی باور کرنا پڑتا ہے کہ شوخی تقدیر سے اس کا رشتہ نہ ہو سکا۔ اس واقعے سے اسے دلی مدد پر پختہ ہے (شکل نمبر ۴۱)۔



(۴۱)

دل کی لکیر اگر تیسری انگلی کے مین نیچے ٹوٹ جائے تو بھی سنگینی یا رشتہ پکا ہو جاتا ہے مگر اس سے قبل کشادی سر انجام پائے، حامل نشان کے بہت دمل کے باعث ایسا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگرچہ قطعی تعلق محض اس کے اپنے تنہا اور تون کے باعث ہوتا ہے، پھر بھی اس کے دل کو بہت ہی تکلیف ہوتی ہے (شکل نمبر ۴۲)۔

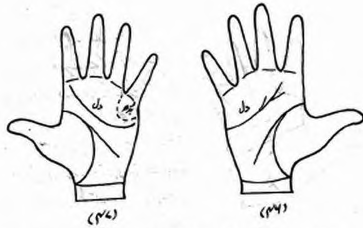


(۴۲)

دل کی لکیر چھری انگلی کے نیچے ٹوٹے

تو یہ رشتہ قرار پا جاتا ہے لیکن بعد میں شادی نہیں ہوتی۔ ایسی سنگینی کے ٹوٹنے کی وجہ محض لاپی اور ذہنی ہوس ہوتی ہے جو مالی اور ذہنی امیدیں اس تعلق سے وابستہ ہوتی ہیں یا میل ملاپ اور سنگینی کے دوران ان کا پورا ہونا نظر نہیں آتا۔ پھر رشتہ منقطع ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۴۳)۔

دل کی لکیر مقام آغاز سے اعتدال تک سرسبز شاخ دکھائی دے تو ایسا شخص بہت ہی خشک مزاج ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں کہیں بھی شریعت خضالی کا مقام نہیں ہوتا۔



(۳۶)

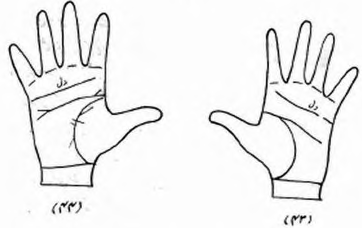
(۳۷)

دل کی لکیر نکلتے پر چھوٹی انگلی کے سمتانی پر گوشت جیسے جس کو بڑھکا اٹھا رکھتے ہیں، کا پورے طور پر احاطہ کرے تو یہ غیر معمولی صلاحیت کی آئینہ دار ہے۔ اس کا حامل امروز علوم کی طرف طبی میلان رکھتا ہے اور آپ سے آپ حق سکا شری تمغیب و تربیت کے لیے کوشاں رہتا اور باعوم مخفی علوم میں وقت حاصل کر سکتا ہے (رنگ نمبر ۳۶)۔



(۳۸)

دل کی لکیر پتلی انگلی کے نیچے واقع بڑگوشت جیسے، جسے گرد کا اٹھا رکھتے ہیں، کے احاطے سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اگر یہ لکیر گرو کے اٹھا رہیں یا اس کے تلے بالکل بے شاخ ہو تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ ایسا شخص باوصت سولہ سالہ دنیا میں بخت آرد اور دولت مند نہیں ہو سکتا۔ اس کی پانچویں اس کا بچا نہیں چھوڑتی بلکہ وہ اپنے تیل و نہار بدعالی اور ناداری کی آئینہ دار رہتا ہے۔ درحقیقت وہ جسے کامیابی کی لکیر دیکھو پاتا ہے (رنگ نمبر ۳۸)۔



(۳۳)

(۳۴)

ایسے انسان سے جلد روی، مرقت یا محبت کے سلوک کی توقع رکھنا ایسا ہی ہے جیسے پتھر سے دودھ نکالنے کی کوشش۔ ایسا شخص اپنے منوں میں شگول ہوتا ہے (رنگ نمبر ۳۳)۔
دل کی لکیر چھوٹی انگلی کے نیچے پانچ کر جوں ہی پتلی کی بیرونی دھلیان کی طرف بڑے



(۳۵)

اور شاخ دار ہو کر بخت سی پتلی پتلی منیاں اس کے دونوں جانب انتہام کے قریب اسی صورت اختیار کر لیں کہ نائے پروہ گاؤں کے شاخ ہو تو یہ بڑی پتے کی بات بتاتی ہے۔ دل کی لکیر کا ایسا انتہام اس امر پر دلالت ہے کہ حامل نشان میں مساب اولاد بڑے کی فطری صلاحیت سے اور اگر ایسا شخص شادی کرے گا تو کثیر اولاد ہو سکتا ہے (رنگ نمبر ۳۵)۔

اس کے برعکس دل کی لکیر چھوٹی انگلی کے نیچے آخر تک شاخ سے قطعی برہنہ ہو تو یہ بے اولاد اور بانچہ پتے کی نشانی ہے۔ ایسا شخص کتنی بھی شادی کرے اس کا صاحب اولاد ہونا ممکن نہیں (رنگ نمبر ۳۵)۔



(۵۱)

قیمت کی لکیر اس میں یوں داخل ہو جائے کہ اس میں قطعی مدغم ہو جائے اور دونوں خطوط نصف ایک واضح لکیر بن کر دوام ہوں اور یہ امتیاز نامکمل ہو کر دل کی لکیر اور قسمت کی لکیر کوئی نہ ہو۔ (دونوں ایک ہی خط بن جائیں) تو یہ بے مدغوش قسمی کی آئینہ دار ہے۔ درحقیقت ایسا شخص بخت رسالے کر پیدا ہوتا ہے۔ اس کی دل آرزو میں عزت و آبرو کے ساتھ پوری ہوتی ہیں۔ وہ دنیا میں سر بلند، باوقار اور کامیاب زندگی گزارتا ہے۔ اس کی بچی زندگی بھی بہت ہی کامیاب ہوتی ہے (شکل نمبر ۵۱)۔

دل کی لکیر شروع میں اس قدر نیچے جھک کر اٹھے کہ داغ اور زندگی کی لکیروں سے متصل ہو جائے تو یہ بے مدغوش علامت ہے۔ ایسی صورت اگر دونوں دھنوں میں پائی جائے تو یہ مرگ ناگمانی کا خطرہ بتاتی ہے۔ اگر محض ایک ہی داغ میں ایسا اتھالی تلاش ہو تو خطرہ مل سکتا ہے۔ اگر دونوں میں ایسی نشانی ملاک آئینہ ثابت ہو سکتی ہے۔ ایسا شخص حادثہ یا کسی ملک میں سے لپک کر راجی ملک مدغم ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۵۲)۔



(۵۲)

دل کی لکیر دوسری انگلی کے عین نیچے داغ کی لکیر سے متصل ہو جائے تو یہ بھی برسی نشانی ہے۔ یہ ایسے واقعات و حادثات کا پتہ دیتی ہے جن کا تسلسل عمر بھر جاری رہتا ہے۔ جب تک ایسا شخص جیتا رہتا ہے۔ اس کی زندگی میں سے نہیں گزرتی اور وہ بچے کے دور تک کو نصف حالات سے دوچار رہتا



(۴۹)

دل کی لکیر اگر سر پر شاخوں سے بہت زیادہ داغ کی لکیر میں بے شاخ دکھائی دے اور دونوں لکیریں ایک دوسرے سے کافی قدامت سے متصل کی سطح کو واضح اور سالم ہو کر گرہن قریہ برسی قضیہ کی علامت بنیں۔ ایسے شخص کو عمر بھر پیرا نصیب نہیں ہوتا۔ درحقیقت اس میں اس کی طبیعت اور مزاج کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ وہ خود بھی جذبات محبت و اشتیاق سے کم ہی آگاہ ہوتا ہے اور اس کی ساری زندگی محبت اور کامیابی کے بغیر ہی گزر جاتی ہے (شکل نمبر ۴۹)۔

دل کی لکیر اگر اپنی روش پر عذگی کے ساتھ رواں ہو اور قسمت کی لکیر سے ایک شاخ جو چھوٹی تو ہو مگر واضح اور سالم ہو، اوپر بڑھ کر دل کی لکیر سے ملے تو اس کا ترجمہ ہے جائزہ لینا چاہیے۔ یہ ایسی محبت کا پتہ دیتی ہے جس میں جوش، غلوں اور باہمہرگرمی کے شاداب کن عناصر ہوتے ہیں۔ مابین ایک دوسرے کی محبت بے پناہ کشش کے ساتھ چمکنے اور شادی کے بعد مستحق ہوتے ہیں۔ بظاہر ایسے افراد کی شادی فی الحقیقت بخت کی محبت کا ثمر ہونا چاہیے مگر ان تمام جذبات اور خواہشات کے باوجود ایسے افراد رشتہ ازدواج میں مشکل نہیں ہو سکتے۔ ایسا پتہ



(۵۰)

کہ بھی نہیں ہوتا اور قریب حقیق جو شادی ہی کی صورت میں جملہ عام مسائل کے، انھیں داخل نہیں ہو سکتا (شکل نمبر ۵۰)۔

دل کی لکیر اگر وہاں سے نکلی کر نیم قوس کی صورت میں نیچے کی طرف بڑھے اور

اس کا قلب نازک احساسات اور شریف جذبات سے مملیٰ نابلد ہوتا ہے (شکل نمبر ۵۵)۔
جب دل کی لکیر مکمل ہو اور پیشانی کی سطح کو سالم جوڑ کر دے اور اس کے متوازی ایک
اور واضح اور نمایاں لکیر کم و بیش اصل دل کی لکیر کی تمام راستے سمجھ رہی ہو تو یہ دل کی ثانوی یا دُہری
لکیر کے نام سے پکارا جاتی ہے ایسی دُہری لکیر



(۵۴)

از حد اضافہ اور اس کا صحیح جائزہ لینا ضروری ہے
بعض اوقات دُہری لکیر پر بھی دل کی لکیر کے
مسادی نقش ہوتی ہیں مگر نہ تو وہ دُہری لکیر کی
طرح لگی ہوتی ہیں اور نہ اس کے متوازی سمجھ رہی
اسی لئے ضروری ہے درز نقطہ احکام کا اندیشہ ہوگا
(شکل نمبر ۵۵)۔

دل کی کامل دُہری لکیر محبت کی فراوان
ملا جیت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ اس کا حامل شے

عزت کا مالک ہوتا ہے اور اس کے تاثرات محبت نہایت عمیق اور دیر پا ہوتے ہیں۔ اس کا قلب
مناس نازک سے نازک ایسا ہے محبت سے تاثر پذیر ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر فم داند کا شکار
ہو جاتا ہے۔ ارباب دہر، احباب واقربا سے دکھ پر دکھ اٹھانے کے باعث اس کی ستاس اور
جہالت طبیعت والا خرد و دانست کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور وہ مسلک روحانی میں نہایت خضوع و
خشوع سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کے اہمک زندگی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ تلاش حقیقت میں برتن
فنا سے مجرب ہو جاتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ وہ راہ عرفان میں بہت آگے نکل جاتا ہے۔ اشیاء
رقیب قلب، اہمک اشتغال، تجویز و تعمیل، عبادت و عبادت اس کے مغرب شامل ہوتے ہیں۔

ہے۔ درحقیقت اس کی حیات گزراں عجیب و غریب قسم کے ہلاکت آفرین وقوعات کا
دفتر ہے۔ پاپاں بن کے رہ جاتی ہے اور بالآخر وہ حادثات نازک کی تاب نہ لا کر دائمی اہل کو
بیک کر دیتا ہے (شکل نمبر ۵۳)۔



(۵۳)



(۵۳)

دل کی یہ لکیر پیشانی کو جوڑ کر کے چھوٹی انگلی کے نیچے پہنچ جاتی ہے اور میری میری
ہر کھینچے جنگ کر دماغ کی لکیر سے مل جاتی ہے یہی عمل بے حد مغشوش نشانی ہے۔ اس کا حامل قبل از
وقت ہی مر جاتا ہے۔ ایسی علامت کے برتنے ہوئے کم ہی لوگ بڑی عمر پا سکتے ہیں اور باخبر کسی
ہی میں آخری لمحہ میں پہنچ جاتے ہیں (شکل نمبر ۵۴)۔

بعض ہاتھ ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جن
میں دل کی لکیر سرے سے ہی مفقود ہوتی ہے

ایسا ہونا اگرچہ نادر و نادر ہی ہے، لیکن شائد سے

نہایت ہی جاتا ہے اس لکیر کو نقصان پہنچے اور جب
کی خود غرضی، لالچ اور سنگدلی کا پتہ چلتا ہے۔ ایسا
شخص بے حد مرموز و مہجور ہوتا ہے۔ مگر اور تباہ
نام کو بھی اس کے غیر مہجور نہیں ہوتے۔ درحقیقت



(۵۵)

ہوتے ہوئے بھی زندگی کو بے رونق سمجھتا ہے۔ وہ رنگِ حیات سے آڑھ لگ ہی ہو سکتا ہے۔ اس کے اندر نہ تو یقین ہوتا ہے اور نہ ہی خود اعتمادی۔ درحقیقت اس کے خیر میں وہ محسوس کم ہی ہوتا ہے جسے تاثیرِ اندکی پر بھروسہ کیا جائے۔ علاوہ انہیں اس کے سامنے کوئی مخصوص مقصدِ حیات نہیں ہوتا اور اس کے میل و نہار نیز کسی معنی نگر کے محض روزمرہ کی ضروریات پورا کرنے ہی میں گزار دیتے ہیں۔ درحقیقت ان اشخاص کو تو دورِ آمدن ہوتا ہے اور نہ ہی مستقبل کے لیے کسی متعین منزل مقصود کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ جو کچھ کماتے ہے یا اس کے پاس ہوتا ہے اس کو صرف کر دینے سے درپزیر نہیں کرتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ کوئی مسلکِ انماز پس انداز نہیں کر پاتا۔ کامیاب اور کام کاج کے باب میں بھی وہ متکون مزاج ہوتا ہے۔ کہیں جم کر کام کر ہی نہیں سکتا۔ اگر وہ ملازمت پیشہ ہو تو مستقل طور پر ایک ادارے میں یا ایک آقا کے پاس حیثیتِ خاطر سے کام نہیں کرتا۔ اگر اس کا تعلق تجارت یا کاروبار سے ہو تو اس میں بھی وہ تبدیلیاں کرتا رہتا ہے۔

درحقیقت اس کے کردار میں تغیر کا محرک عنصر ہوتا ہے۔ وہ غیر مستقل مزاج، متغیّب اور متوکل پسند ہوتا ہے۔ اس میں زندگی بنانے والی منصوبہ بندی کا قطعی فقدان ہوتا ہے اور وہ بغیر فز و دار اور لاؤپالی قسم کا شخص ہوتا ہے۔ ان عناصرِ کردار کے باعث وہ بالعموم دھڑلے کا اہتمام حاصل نہیں کر سکتا اور بالعموم نا کام زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس کے ذہن پر راسے ماتر کا بہت ہی کم اثر ہو سکتا ہے۔

جب قسمت کی لکیر واضح، سالم، ایسی اور بے عیب ہو تو یہ کردار کے مثبت پہلو پر دل ہے۔ اس کا معاملہ دنیوی سا کھ اور مال و دولت کی قدر کرتا ہے اور ان کے حصول کی راہ میں اپنی ہمتی ملاپ میں اور سماجی ایک معین طریق کار کے تحت بروئے کار لاتا ہے۔ وہ اپنی کمائی کے طلب اور جائز استعمال کا بھی دل سے مانی ہوتا ہے۔ جہاں وہ اپنی زندگی، انتہا پرست، مبالغہ سے ملے ملنے مقام وغیرہ امور کو لے کر لٹا رہتا ہے، وہاں کل کے لیے بھی سوچتا ہے اور اپنی حیثیت کے مطابق اپنی انداز کرنے کا خوف ہوتا ہے۔ وہ روزمرہ دنیوی احکام میں امتداد کرتا ہوا ہوتا ہے۔ وہ بال بچوں کے مستقبل کے باب میں اس خطرات بھی کرتا ہے اور اپنے ایم پی

قسمت کی لکیر

قسمت کی لکیر ہاتھ کی کبیروں میں خاص اہمیت کی حامل ہے۔ یہ اپنے آغازِ روش اور اختتام سے زندگی کے ان معاملات اور پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے جن کا تعلق مادی اور دنیوی امور سے ہے۔ یہ کاروبار، مال و دولت، معاشی امتیاز وغیرہ ایسے اہم عنوانات کے بارے میں بھی قابلِ اعتماد معلومات بہم پہنچا سکتی ہے۔



(۱)

اگر یہ زیادہ تر اس کا جائزہ مادی نقطہ نگاہ ہی سے کیا جاتا ہے مگر اس کے اثرات یہیں تک محدود نہیں ہیں۔ درحقیقت اس کے اندازِ نفس میں شخصیت و کردار کے معنی نیز معاشی طور پر اس کی صورت میں شہر میں رہ کر مزاج، رنگ و دور کی صلاحیت، ارادے کی یکجہی کی باتوں سے آگاہ کرتی ہے۔ البتہ اس لکیر سے قسمت کے باب میں کوئی مفید بات معلوم نہیں ہو سکتی (شکل نمبر ۱)۔

بعض لوگوں میں قسمت کی لکیر نہیں ہوتی اور جو لوگ اس کا تعلق مالی حالت اور کاروباری تنظیب و قرار سے ہے اس لیے یہ قیاس کر لیا جاتا ہے کہ اس کا فقدان افلاس اور بے روزگاری کی اہل علامت ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کے کہیں دوسرے نقوش و خطوط مالی آؤ گئے ہیں یا کبھی پاداشی و معاشی دستِ شناسی میں کوئی ایسے رنگ نظر آتے ہیں جو خارجِ اہمال ہوتے ہوئے بھی قسمت کی لکیر سے ہی درست ہوتے ہیں۔ اس لکیر کا قطعی فقدان درحقیقت ایک باطنی احساس کا مائید ہے۔ ایسا شخص سب کچھ

دکھائی دی تو یہی اس شخص کا مقوم اسے عمر طویل عطا کرتا ہے۔

جب یہ لکیر لمبی ہو تو عمر بڑھتی اور نعمت و نفع دے کر تیرے لیے مقدمات و معاملات کا پتا دیتی ہے جو تو زمین پر ہوتے ہیں اور نہ ہی معاملات ناز کی دوسرے باہر درحقیقت ایسے شخص کی زندگی بڑی

اور نہ خیر و برکت کا تسلسل بن جاتی ہے۔ بدتر وہ

بڑے ذہنی و فنی و عروج و نفع اور نہ ہی عظیم غنیمت و

فراز دیکھتا ہے۔ وہ کوئی ایسا اہم کام نہیں کرتا اور

ذہنی کوئی ایسی بات کرتا ہے جس کی انہی نے عالم

کی نگاہوں میں وقعت ہوتی ہے۔ اس کی زندگی

نا قابل اعتبار ہوتی ہے اور وہ ایک دو گھنٹے مالور

کی مانند اپنے میل و نہار گزار دیتا ہے۔ نہ تو اس

کی حیات اور نہ ہی اس کی موت کا کوئی پہلو ایسا

ہو کہ اسے کھانا یا لباس نہ مار جو چاہے سکے۔ وہ پیدا ہوتا

ہے، میتا ہے اور مر جاتا ہے۔ اس کے ہونے کی کوئی اہمیت ہوتی ہے اور نہ اس کے چلے جانے

سے زندگی میں کوئی غما پیدا ہوتا ہے (رشتہ جبر)۔



(۲)

قسمت کی لکیر کے طبی مقام آغاز کا بیان نگاہ دیکھتے ہوئے اس کے مختلف قسم کے

شروعات کا تفصیل سے دیکھنا ضروری ہے۔ اگر یہ لکیر کھائی سے غیر متصل تھیلی میں کچھ اوپر سے شروع

ہو کر اپنی گروہ گردن پر واپس لکیر جاتی ہے کہ صاحب نشان نے اسے گھرنے میں انہیں کھینچ

جہاں ذہنی اعتبار سے ضروریات حیات کے لیے کافی عمدہ سہولتیں موجود ہیں نیز اپنا پیش شروع

حیات ہی سے اپنے کرواہ میں ایسی صلاحیت کے کرنا ہے جو اسے آغاز نہ طور پر ذہنی اور مادی

ضرورتوں کے پورا کرنے میں اعانت کرتی ہے اور بچپن ہی سے بڑی مددگار اس کے انداز سے

فوائد مادی اور مل لیندی کے آثار دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اس طبی استعداد کے باعث اس کے

ملاویش کے لوگ شروع ہی سے اس پر ایک قسم کا کھیر مارنے لگتے ہیں اور اس سے آئندہ

کے لیے اچھی توقعات وابستہ کر لیتے ہیں۔ اسی قسمت کی لکیر آغاز کے بعد واضح اور بڑی ہوا

میں خواہشات و ضروریات کے پیش نظر ایسے قدم اٹھاتا ہے کہ اس کے تمام کام خوش اسلوبی

سے ہوتے ہوئیں اور زندگی کی خواہشیں باطن کے ساتھ گزرسکے۔ (شکل نمبر ۱)۔

اس لکیر کا آغاز بڑا امنی خیز ہے اور اس کا نہایت توجہ سے دیکھنا ضروری ہے۔ اس

کا طبی مقام آغاز قدر حقیقت وہ ہے جہاں تھیلی شروع ہوتی ہے اور کھائی ختم ہوتی ہے

اگر غائر نظر سے دیکھا جائے تو کھائی کے خاتمے پر ایک کھری واضح آٹھی لکیر دکھائی دے گی۔

لیکن ہر مال میں ایسا نہیں ہوتا جس طرح انگلیوں کی بالائی پردوں پر (FINGER PRINT)

(PATTERNS) چھ لکیر مختلف نوع کے ریشمی بائیک خطوط شکلیں اور نقوش بناتے ہیں جنہیں

دیکھ کر غم کی پولیس والے شناخت کرتے ہیں، اسی طرح کے چھدی خطوط کا جال ساری تھیلی پر

بچھا ہوا ہے جہاں پر کھائی کی موٹی چھدی ختم ہوتی ہے وہیں پر یہ ریشمی خطوط اپنا تانا بانا شروع

کر دیتے ہیں اور کھائی کی موٹی لکیر کے مترادف باہم ایک متداخل بناتے ہیں۔ جب قسمت

کی لکیر اس مقام پر اس سے بڑے دلف کے برابر اوپر سے شروع ہوتی ہے بتائی ہے کہ کھائی

ایسے ناخالص میں پیدا ہوا ہے جو ذہنی اعتبار سے اچھی ساکھ دکھاتا ہے اور مادی اعتبار سے

محکم بنیادوں پر قائم ہے۔ ان امور کے باعث ابتدائے حیات ہی سے اسے لاشعوری طور پر

آرام و آسائش کے ساتھ ایک قسم کے طبی استحکام کا احساس ہوتا ہے۔

جب یہ لکیر شروع ہی سے بے عیب، صاف اور سیدھی یوں نقش ہو کر تھیلی کو چھو

کرتے ہوئے اس میں کوئی رد و بدل نہ دکھائی دے تو ایسے شخص کی زندگی گویا ایک لمبا طے

روز و رات ہی سے ایک مناسبت اور نظام کے باعث مرتب ہو چکی ہوتی ہے اور حقیقت بھی ای

سے کہ وہ اپنے میل و نہار نہ کٹائے بلکہ بے تردد بدل گزار سکتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ

اس کی زندگی بے رنگ یا بے عمل ہوتی ہے۔

اگرچہ یہ لکیر مادی اور ذہنی امور سے متعلق ہے لیکن اگر یہ بہت ہی لمبی ہو اور کھائی

کے آغاز سے شروع کی طرح واضح، سالم اور بے نقص و دیباہی لکھی کی جو دیکھ چلی جائے تو یہ

نامی اہم بات کا پتا دیتی ہے۔ یہ درحقیقت عمر طویل کی پختہ علامت ہے۔ اس کا مادی ذہنی

عمر پاتا ہے۔ اسی لکیر کے ہوتے ہوئے اگر زندگی کی لکیر شکست بھی ہو یا اس میں اور قسم کے نقائص

عالم پریت کا خاصہ ہوں گے گلن میرا یک خصوصی بات کا اضافہ نمایاں طور پر محسوس کیا جائے گا۔ ایسا شخص اپنے ارباب خاندان کے زیر اثر رہتا ہے اور اس کی تمام زندگی ان تاثرات یا تعلقات سے بہت حد تک متاثر ہوتی ہے۔



(۳)

اگر یہ وہ طبیب خود اعتماد و عمل پسند ہوتا ہے مگر ہر اہم کام یا معاملے میں وہ یہ باغ و پرور سوچتا ہے کہ اس کے اعمال و اقوال کا اس کے خاندان یا اقربا پر کیا اثر ہوگا اور یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ کوئی نہ کوئی فرد خاندان جس کی وہ عزت کرتا ہے یا جس سے اسے دلی پیار ہوتا ہے، اس کے اعمال پر اپنا یا پورا اثر ڈال سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بلاوجہ اور بے حسی غور و فکر اپنے نزدیک یا اولیٰ میں تبدیلی کے لیے آمادہ کم ہی ہوسکتا ہے (شکل نمبر ۳)۔



(۵)

قسمت کی لکیر اگر زندگی کی لکیر سے یوں آٹا کر کے کہ اس کی ایک اہم شاخ محسوس ہو تو یہ نہایت ہی خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ ایسے شخص کو اپنی قسمت خود ہی بنانا ہوگی۔ آغاز حیات ہی سے اسے اس حقیقت کا احساس ہوتا ہے کہ وہ اس کے ذمہ فطری کا حامل، خاندانی حالات و ماحول ہی اس کے ذہن پر کسی لاشعوری یا غیر مافی فطرت سے یہ بات نقش کر دیتے ہیں کہ اپنے لیے اپنی دنیا خود ہی تخلیق کرنا ہوگی (شکل نمبر ۵)۔

آغاز سے آگے بڑھ کر اگر یہ لکیر عکس ہو، یعنی اوپر گہری ہو تو ایسا شخص ذاتی محنت اور محنت کا لکھنا ہوگا۔ اگر یہ لکیر عکس ہو تو ایسا شخص ذاتی محنت اور محنت کا لکھنا ہوگا۔ اگر یہ لکیر عکس ہو تو ایسا شخص ذاتی محنت اور محنت کا لکھنا ہوگا۔



(۲)

دریانی انگلی کے نیچے پینچ کر انگوٹھا پہن کر جو قریب شخص زندگی کو کامیاب بنانے کی راہیں کا رگر اور موزوں سامی و تدبیر سے کام لیتا ہے اور بلاشبہ ذاتی صلاحیتوں اور کارکردگی سے قابل اعتماد اور اپنی بنیادی زندگی بسر کرتا ہے (شکل نمبر ۲)۔ ایسی لکیر اگر بے عیب، گہری اور چمکدار ہو اور پتیلی کی ساری سطح کو سالم ہو کر کے فوری انگلی کے مین نیچے ختم ہو تو ایسے کردار کا پتا دیتی ہے کہ جو ذاتی سعی و محنت، صحت، تدبیر اور مسلسل

جنگلاری کے طفیل مالی اور دنیوی اعتبار سے بڑی خوش اسلوبی سے ذاتی وقار، دین دولت اور احکام میں تدریج معتد بہ اضافہ کرتا چلا جاتا ہے اور کامیاب داری یا عملی زندگی کے دوران اس قدر تاثرات میں گہرا پیچیدگی سے گزرتے ہیں (شکل نمبر ۲)۔

ایسی لکیر کا ایک خاص اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان جس کو گر پھلتا ہے اس میں تبدیلیاں نہیں کرتا۔ اگر وہ طاقت اختیار کر لے تو وہ اپنے فرائض اور کام سے متعلق تمام امور پر غور کرتا ہے۔ ان کے دائرہ عمل کو اپنی طرح جاننے کی کوشش کرتا ہے اور کام کو بہتر اور مؤثر ترین طریقے سے سر انجام دینے کی سعی کرتا رہتا ہے وہ ایک دستور العمل اور متین اصول پر کام رہتا ہے اور اس کی تمام زندگی گویا ایک مرتب نظام کے تحت گزرتی ہے۔ ایسا شخص قدر کا ماننے والا ہوتا ہے اور اسے کسی حکیم طاقت پر ہمت ہی حکم ایمان ہوتا ہے اگرچہ وہ ہر کام تبدیلی، سلامت دہی اور دانش مندی سے اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے سر انجام دینے کی طرہ راضی ہوتا ہے اور خدا کے قدر اور تقدیر پر بھروسہ کرتا ہے گویا کام کو اپنی ذمہ داری کے اندر لے کر اپنے ہاتھ سے کرنا ہوتا ہے۔

جب قسمت کی لکیر گھائی کے قریب ہی سے نمودار ہو کر زندگی کی لکیر کے بہت ہی نزدیک مقام سے اٹھے (شرط یہ کہ وہ زندگی کی لکیر سے غیر متصل ہو تو اگرچہ تمام زندگی

ساتھ مل کر تلاش روزگار میں منہمک ہو جاتا ہے اگر اس کا خاندان سرکاری ملازمت سے وابستہ ہو تو وہ بھی انہی کے توسط سے ویسا ہی کام عمدہ وغیرہ حاصل کر لیتا ہے۔ ایک بات جو قسمت کی ایسی لکیر کا خاتمہ ہے وہ یہ ہے کہ اس کا حامل ہمیشہ اپنے خاندان اور عزیزوں کے قریب ہی رہنا چاہتا ہے۔ بالعموم وہ خاندانی گھریں میں رہتا ہے اور اپنیوں کی ہر خوشی اور ہر رنج میں شرکت ہی کو حقیقی زندگی محسوس کرتا ہے۔ ان کا سچا اپنا سنگھ جانا ہے اور ان کا فکھ اپنا دکھ سمجھتا ہے۔



(c)

قسمت کی لکیر اگر اس مقام سے نیچے بڑھانہ کا اُبھار کھلاتا ہے تو یہ بہت ہی اہم آغاز ہے۔ چنانکہ اُبھار کلائی کی بالائی لکیر کے متوازی جیسے سے تبدیلی کی بیرونی ڈھلان اور کف دست کے خاصے حصے پر محیط ہوتا ہے اور زہرہ کے اُبھار کے باطنی مقابل اچھا خاصا اُبھار ہوا ہوتا ہے جب یہ یہاں سے نمودار ہو تو یہ شخصیت میں ایک خاص جاذبیت کی علامت ہے ایسے

شخص کے کردار میں ڈرامائی تاثر پیدا کرنے کی طبی صلاحیت ہوتی ہے اور وہ جس میدانِ حیات میں بھی داخل ہو جاتا ہے اس میں اپنے لیے تبدیلی عام حاصل کر لیتا ہے (شکل نمبر ۷)۔ اس کے کردار میں ایک خاص قسم کی خود اتمی جبر ہوتا ہے۔ وہ عام دیگر سے ہٹ کر طرزِ فکر کی بنیاد ڈالتا ہے اور اپنی حریت پسندی، آزاد منشی اور عزم خاص سے یہ عالم برپا کرتا ہے کہ لوگ اس کی غیر معمولی جاذبیت شخصیت کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وہ بلند تہذیب عام حاصل کر لیتا ہے۔ جہاں وہ لوگوں کی نگاہوں میں عزت و آبرو سے دیکھا جاتا ہے وہاں مسرت نازک کو بھی اپنی سے بناؤ کشش کے باعث اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اس کے چاہنے والوں کا ایک اچھا خاصا حلقہ آپ سے آپ قریب ہو جاتا ہے۔ وہ نہ صرف بہت ہی محنت کر کے اپنے حرفِ نامی کر لیتا ہے بلکہ خود بھی اس کی طرف بہت توجہ دیتا ہے۔ اس کے کردار کی

کے سامان ہو پہنچ جاتے ہیں اور وہ کسی مددگار سے محسوس راہ پر لگا بھی دیتے ہیں۔ اگر اس کے فوری اجلاس کیلئے نہیں سے مزید ترقی یا اعانت کے امکانات مفقود ہو جاتے ہیں۔ ایسا انسان اس کے بعد خود ہی اپنی راہ نکال لیتا ہے، اپنی قسمت اور کامیابی کا خود ہی سہار ہوتا ہے اور اربابِ خاندان کے بہت قریب رہتے ہوئے بھی ان پر بھروسہ نہیں کرتا لیکن حتیٰ الوسع اور وقتِ ضرورت ان کی خدمت سے گریز نہیں کرتا اور سدا اُسے وقت میں ان کا ساتھ دیتا ہے۔ اس کے کردار میں بڑی خود اتمی اور صلاحیت کا ر کے جبر ہوتا ہے۔ وہ دھن کی پہنچ، عمل کی حکمتی اور عزم کی برکت سے جس کام کا بڑا اُٹھالیتا ہے اسے یہاں چڑھا کے ہی دکھاتا ہے۔ وہ اچھے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور عزت اور خوش اسلوبی سے زندگی بسر کرتا ہے۔



(d)

قسمت کی لکیر بعض حالتوں میں زندگی کی کیر کے اندر اس پر گرفت جیسے سے نمودار ہوتی ہے جب زہرہ کا اُبھار کھلتے ہیں۔ جب وہ اس مقام سے شروع ہو کر زندگی کی لکیر کو چھو کر کرتی ہوتی ہیں تو گویا وہ معینہ پر چلے جانے کی قیہ باطنی مختلف قسم کے کردار و حالات کا پتہ دیتی ہے (شکل نمبر ۸)۔

زہرہ کا اُبھار خاندان، محبت اور قریبی عزیزوں کیلئے اُردو سے متعلق ہے۔ قسمت کی لکیر جب اس کے احوال سے نکل کر زندگی کی لکیر کے اوپر سے گزرتی ہوئی تبدیلی میں نقش ہو تو گویا یہ بتاتی ہے کہ حاملِ نشان کی دنیوی اور کاروباری زندگی کے آغاز اور اس کے شیبہ فراز کا انحصار بڑی مددگار خاندانی اعانت اور مالی استحکام پر ہوگا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایسا شخص جو کچھ بھی کرتا ہے یا جس کام میں بھی ملوث ہوتا ہے اس کا انتخاب اور حلقہ خاندانی دلائل آمدنی یا دھن دولت سے ہی ہوتا ہے۔ ایسا شخص بالعموم خاندانی کاروبار یا پیشہ اختیار کر لیتا ہے اور اربابِ خاندان کے

یہ خامی اسے مورد الزام بھی بنادیتی ہے۔ لیکن وہ اپنے عاشقوں اور روابط جنسی کو بھی قبولی عام کا ایک مضمر ہی تصور کرتا ہے اور اکثر اپنی والدانہ کامرانہوں کا فزومباہلت سے ذکر کرتا ہے۔ وہ دروہائی یا فزیت قورکتا ہے مگر اس میں وفا کا فقدان ہی ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت کی سب سے نمایاں خامی تقن ہے جس کی وجہ سے اسے قریب سے جاننے والے اس پر بہت سوچ بچھو کر ہی بھروسہ کرنے پر مائل ہو سکتے ہیں۔

جب قسمت کی لکیر کلائی کی بالائی قوس نما لکیر کے نزدیک سے یوں شروع ہو کر اس کا آغاز کر اس میں چرخی یا آڑی ترچی کیہوں سے مل کر نمودار ہو تو رہتی ہے کہ ایسے شخص کا بچپن سخت آلام اور مصائب میں گزرتا ہے۔ وہ جوان ہو کر بچپن کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی مذممانہ دیکھ بھولیں کرتا ہے (رہنما نمبر ۸)۔

اگر قسمت کی لکیر اسی مقام سے نمودار ہو مگر شروع میں ذخیرو دار ہو تو یہ بھی اچھی علامت نہیں۔ یہ بھی دکھ بھرے زمانہ طفلی کا پتا دیتی ہے۔ ایسا شخص مختلف قسم کی مشکوں میں اپنا بچپن بسر کرتا ہے اور بڑی عمر گزر چکے ہوئے عہد طفلی کو بھول جاتا ہے (رہنما نمبر ۹)۔

اگر قسمت کی لکیر اسی مقام سے صرف ایک جردیر سے سے نمودار ہو تو یہ عموماً طبیعت تصور کی جاتی ہے۔ ایسے شخص کی زندگی کا آغاز اور بچپن کا زمانہ کسی شہاد و شک کے زیر اثر رہتا ہے۔ بعض حالات میں اس کی پیدائش کے



(۸)



(۹)

بارے میں بھی شکوک پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ درست نہیں ہے۔



(۱۰)

جب یہ لکیر کلائی کے قریب سے شروع ہو اور آگے بڑھے مگر متوازی مسافت طے کرنے کے بعد زندگی کی لکیر سے یوں مل جاتی ہے کہ دونوں لکیریں کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد پھر قسمت کی لکیر جڑا ہو جائے اور آزادانہ اپنی روش پر روانہ ہو جائے تو یہ ایک خاص بات کا پتا دیتی ہے (رہنما نمبر ۱۰)۔

ایسی قسمت کی لکیر بتاتی ہے کہ حامل نشان نے ذاتی محنت اور انتخاب سے اپنے

کام کی داغ بیل ڈالی اور اس میں فروغ و ارتقاء کے امکانات پیدا کر لیے اور پیشتر اس کے کردہ حسب منشا اپنی زندگی اور کام کو استوار کر سکے، اس کے اور باپ خاندان کے حالات کسی حلقہ یا لکھن کی وجہ سے یوں بگڑ گئے کہ ان کے سنبھلنے کے امکانات دکھائی ہی نہیں دیتے۔ ایسا ہی ہوتا ہے کہ کوئی بہت ہی عزیز اور قریبی رشتے دار بزرگ خاندانی نان و نفقہ کا نیکل ہوتا ہے، بیمار ہو جاتا ہے، مرض طولی کھینچتا ہے اور مریض عمر مزہ دارانہ کام کاج کے قابل نہیں ہو سکتا۔ جوں ہی مالی نشان ان حالات کو دیکھتا ہے تو فی الفور باپ خاندان کی اعانت پر عملی طور پر آمادہ ہو جاتا ہے، اپنی مزدوروں اور خیرینوں کو بالائے طاقت رکھ دیتا ہے اور دن رات ذاتی کاوش اور توجہ کے ساتھ کچھ بھی مالی اعتبار سے اس سے بن پڑتا ہے اور ضرورت مند باپ خاندان کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔

اس دور ابتلا میں مالی نشان کی اپنی زندگی اکثر تنہا ہی رہ جاتی ہے اور مسلسل یاد دہانی کے باعث اس کا دائرہ عمل و نشاط جلد محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ اگرچہ دل میں اسے اپنی لکیر کا احساس ہوتا ہے مگر وہ غریبوں کے مصائب کے پیش نظر خاموش رہتا ہے۔ اور غمناک یا غمناک سے کام لیتا ہے۔ وہ محض اخلاقی فریضے ہی سمجھ کر ایسا نہیں کرتا ہے بلکہ ان تمام امور

ڈالتا ہے جو فی الواقع قابل قدر ہوتے ہیں۔ ایسا شخص بچے پر پہلے مایہ اور دوسری مشکلات سے نبرد آزما ہوتا ہے اور باوجودیکہ اسے بظاہر کامیابی کی امید نظر نہیں آتی، وہ بہت نہیں لڑتا اور مسلسل ہاتھ پاؤں لڑاتا ہے تاہم اور بالآخر فحمت و دوامانی سے کامیاب ہو کر رہتا ہے۔ وہ صحت و فحمت کس، دشمن کا پٹکا اور مستقل مزاج ہوتا ہے اور دیکھ کر کسی کے سہارے یا اعانت کے، بعض فنی ملاہیت سے اپنے لیے زندگی میں اچھا مقام پیدا کر لیتا ہے۔



(۱۲)

قیمت کی نگاہ بعض باتوں میں تبدیلی کے اس حصے تک مشغول ہوتی ہے جہاں سے داغ کی نگاہ گزرتی ہے گریا کم و بیش تبدیلی کا درمیانی حصہ اس نگاہ سے خالی ہوتا ہے۔ مگر حسب داغ کی نگاہ سے واضح سالم اور یک دائروں اور کمرے اسی طرح درمیانی انگلی کے نیچے پہنچ جائے تو یہ غیر معمولی نشانی ہے، بلاشبہ اہم اور مہم خیز ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

اس نگاہ کا حامل زمانہ شباب اور اوج

عمر تک کا عرصہ صحت اور شہرت میں گزار دیتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس کا کوئی کام سبھا ہوتا ہی نہیں ہو گیا وہ ہم قدم غلط ہی اٹھاتا ہے اور عمر عزیز کا واقعہ صحت و شہرت کا حامل اور مسلسل دشواریوں میں بسر کرتا ہے۔ مگر اس کی داد دیے بغیر نہیں رہا جاسکتا کہ وہ قطعاً مایوس نہیں ہوتا اور اپنی مساعی میں کسی طرح بھی کوتاہی سے کام نہیں لیتا۔ اور آخر وہ دن بھی آجی جاتا ہے کہ اس کا کوئی منصوبہ اختراع یا ایجاد یا تجویز و تدبیر یک کامیاب ہوتی ہے اور خوش بختی اس کے قدم چرنا شروع کر دیتی ہے۔ اس کے بعد اس کی عمر کا آخری حصہ بے محاسن، آرام اور جگہ دولت ٹھاکر ہوتا ہے۔ ایسا انسان بے منت غرض خیز ذاتی اعتبار، ان محکم شہرت اور دینی کاوش کے بل بوتے پر بلند ہوتا ہے اور آرام گیری، فراغت، تسکین قلب اور دولت کی فراوانی کے ساتھ گزرتا ہے۔

اپنی زندگی کے اجزائے لاشعک جیتا ہے۔ جس عرصہ عمر میں قسمت کی نگاہ زندگی کی پیٹ سے آزاد ہو کر بجلا کا اپنی روش پر پہنچ جاتی ہے، اسی زمانے سے اسباب خاندان کے حالات اس قدر صحر ہاتھ ہیں کہ وہ اس کے ایشاد و نصرت سے بے نیاز ہو جاتے ہیں اور وہ انسر و نوبی ضرورتوں اور غرضیوں کو ٹھوکر دینے میں شہک ہو جاتا ہے۔ فطرتاً ایسا شخص فزعی شناس، ایشاد و ایشاد و صابر ہوتا ہے اور بلاشبہ ان اوصاف صحت کا اسے ملائیک بھی باغ و مراد حاصل ہوتا ہے۔ اس کی ضرورت یا تکیف کے وقت عزیز و اقارب اس پر جان فدا کر دیتے ہیں اور وہ بھی ذاتی مس و کاوش سے زندگی میں آبرو حاصل کرتا ہے اور خوش گوار اور کامیاب جیتا ہے۔



(۱۱)

قیمت کی نگاہ بعض باتوں میں تبدیلی کے وسط سے بھی شروع ہوتی ہے اور وہاں سے آگے برومی ثمری درمیانی انگلی کے نیچے آگے اپنے طبعی مقام پر سر انجام پاتی ہے۔ کافی سے لے کر تبدیلی کے درمیانی حصے تک ایسی نگاہیں ضرورت ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

ایسی نگاہ یہ بتاتی ہے کہ میں شہرت و شہرت میں ہوتی اس سے پہلے کے ایام حیات کسی مالی ہیئت یا دوسری ترقی کے بغیر برہوتے

ہیں اور ایسا زمانہ بڑی دشواریوں اور مالی مشکلوں میں گزارنا پڑتا ہے۔ درحقیقت یہ بے سولمانی کا عالم ہوتا ہے اور ہر بے تاب و اوار اور اڑے وقتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ بڑی مامقناتی اور سخت تنگ و درد کے بعد حالات تسلی فزعی صورت اختیار کر گئے ہیں اور حامل نشان ایمان کی سائن لینے لگا ہے۔ اگر قسمت کی نگاہ اہل وادار و مشغول جیسا ہے تو میرے ترقی کے باعث مالی استحکام اور دوسری فراغت حاصل ہوتی چلی جاتی ہے۔ قسمت کی نگاہ کو دست کے وسط سے آغاز کردار کے چند ایسے اہم پہلوؤں پر روشنی

کم ہی اشتغالات کرتا ہے۔ جب اس کے کام، عازمت یا ماملات میں مالی الجھن پیدا ہوتی ہے تو وہ ان کا سامنا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اسے یکا یک ایک نوع کا مددگار نہیں ہوتا ہے۔

جب قسمت کی لکیر صاف گہری اور سالم شروع ہو اور تفصیل کے وسطی حصے تک بے عیب دھن ہو گرد و ہاں پہنچ کر یکا یک کمزور اور جلی جلی



(۱۵)

سی دکھائی دینے لگے تو ایسی لکیر کے بارے میں بعض خاص امور کو سمجھ لینے کی ضرورت ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ بچپن اور جوانی کے ایام مالی اعتبار سے خوش گزارا اور عمدہ طریقے سے بسر ہوں گے ضرورتاً اور خواہشات خوش اسلوبی سے پوری ہوتی چلی جائیں گی، مگر آدھیر عمر میں پہنچ کر مملات نامساعد ہو جائیں گے اور مالی تکلیف درپیش ہوں گی، اگلی سی فراغت مفقود ہو جائے گی اور اس کے بعد کا

نفاذیات بد حالی اور مالی دشواریوں میں گزرے گا (دیکھ نمبر ۱۵)۔

ایسی لکیر کے ہوتے ہوئے یہ بات ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ اس کا عمل غریب وادی یا لاٹھری طور پر ایسے اعمال و افعال کا مسلسل ارتکاب کرتا رہتا ہے جو بلاخرے خرچ منہم ہوتے ہیں لیکن استدراج زمانہ کے بعد اس کی طبیعت کا رجحان بالآخر نہایت بُرے نتائج پیدا کرتا ہے۔ درحقیقت ایسا شخص اپنی مالی حالت یا کام کاج کی ہوش مندی سے گنہداشت نہیں کرتا اور معین اوقات غیر ضرور دار و مدیر اختیار کر لیتا ہے۔ اس کی کمزوری رنگ لاتی ہے، حالات چٹ جاتے ہیں اور خوش چینی ساتھ نہیں دیتی۔ ایسے شخص کو ایام جوانی میں اپنے کردار، خرچ اخراجات، دوام و تفکات وغیرہ کا امتیاط سے جائزہ لینا چاہیے اور اگر اسے اپنی کسی ایسی کمزوری کا احساس ہو سکے تو باندھ چل کر قسمت رساں ثابت ہو تو اسے اس کی اصلاح کی طرف متعلقہ مہل سے توجہ دینی چاہیے۔ ممکن ہے وہ اپنے اپنے واسطے تفریح اور بد حالی کے اثرات سے بچنے یا ان کے خوک

بعض اقساموں میں قسمت کی لکیر ہاتھ میں کہیں بھی نظر نہیں آتی مگر دل کی لکیر سے یکا یک نمودار ہوتی ہے اور اس کے بعد گہری اور سالم درمیانی انگلی کے نیچے پہنچ کر ختم ہوتی ہے جب یہ لکیر یوں نقش ہو تو بہت بڑی خوش چینی اور کثرتِ یادری کرتا ہے۔ بچپن، جوانی، آدھیر عمر کے



(۱۳)

ایام مشکوک اور تنگ دستی میں ہی گزر جاتے ہیں اور باوجود سیل یا لکیر ہاتھ میں آتا۔ البتہ بڑی عمر کو پہنچتے ہی کوئی غریب یا اولاد میں سے کوئی شخص یکا یک دمن دولت کا ناشیخ شروع کر دیتا ہے اور اس کا زار نعمتوں اور فراغتوں سے بالکل ہوجاتا ہے۔ عمر بھر کا دکھ درد مفقود ہو جاتا ہے اور ایام بیری مدت و آبرو اور سائنس سے گزرتے ہیں (دیکھ نمبر ۱۳)۔

قسمت کی لکیر اگر کسی ایک مقام پر ٹوٹ جائے تو عمر کے اس حصے میں جہاں یہ ٹوٹی ہے، یہ بتاتی ہے کہ مالی نشان کمالی نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا اور جب تک وقفہ شکستہ ختم نہیں ہوگا، مشکلات اور نیری دشواریوں سے جھٹ دل سکے گی، نفعیاتی نقطہ نظر سے ایسا نشان خود آمدی اور آمدی استحکام میں ایک نوع کا تذبذب پیدا کر دیتا ہے۔ اگر قسمت کی لکیر باطلہ شست ہو تو مصائب کا دھڑ دھول اور بڑا ہی بہت شکن ثابت ہوتا ہے (دیکھ نمبر ۱۴)۔



(۱۴)

اس سلسلے میں بات قابل توجہ ہے کہ مالی نشان اس دور ابتلا سے کچھ پہلے ہی ہاتھ میں ہوتا ہے، مگر اسے دماغی نشان کی طرف سے قطعی سے نیاز۔ گویا وہ فکر و ذکا کے سلسلے میں



(۱۷)

اگر قسمت کی سالم، واضح اور گہری لکیر
ساری پتیلی کو عبور کرتی ہوئی دل کی لکیر پتلی پر
یہ ایک ختم ہو جائے تو یہ بھی اچھی علامت نہیں
ہے۔ ایسا شخص جنس مخالف کے کسی فرد کے
فریب و بہت میں یوں پیش جاتا ہے کہ اس کی
مدد ماری جاتی ہے۔ وہ عشق کے شدید مارنے
میں مبتلا ہو کر سب کچھ گنوا دیتا ہے اور حقیقت
تو یہ ہے کہ اس کے مقدر کی خدمت اس کے
عاقبت نامائش جذبہ بہت میں مضمر ہوئی ہے
(شکل نمبر ۱۷)۔

جب ایسے انسان پر محبت کا محبت سوار ہو جاتا ہے تو وہ بہت بڑی ہمتی ہو کر
رہ جاتا ہے۔ وہ کسی کی رائے نہیں لیتا اور اگر اسے کوئی سمجھائے کہ کوئی شخص کرے تو نہ
ہاں نہیں۔ وہ اپنے کاروبار، علاقائی فرائض، احباب و اقارب بھی سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اس
کے والدہ اطفال کی یہ حال ہوتا ہے کہ اس کا محبوب ہی ہر لحاظ سے اس کا مرکز توجہ ہوتا ہے
اور اس کی ہر جائز و ناجائز خواہش پر وہ جان تک بچھا کر دیتا ہے۔ ایسا شخص
عشق کے لامحدود ذلت و ناداری سے دوچار ہوتا ہے اور آخر کار جب سب کچھ ہوتا ہے تو
ہمت کے دیوتا کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ہے، مگر دھکا مارا جاتا ہے۔ بد قسمتی سے وہ
اس وقت بیدار ہوتا ہے جب اس کی نجات کے تمام راستے منسوخ ہو چکے ہوتے ہیں۔ ایسے
فصل کا انجام اس قدر عبرت انگیز ہوتا ہے کہ خدا وشن کو بھی ایسا مقدر عطا کرے۔

قسمت کی لکیر سے نکلنے والی شاخیں بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ یہ دو قسم کی ہوتی
ہیں۔ ایک اوپر چلنے والی اور دوسری نیچے چلنے والی۔ اوپر چلنے والی ہر شاخ افراط و تفریط و مفرغ
کی نشان دہی کرتی ہے اور نیچے چلنے والی اس کے برعکس نتائج کا پتا دیتی ہے۔ اس سلسلے
کے بارے میں بعد کا بیان خود ہی ہے کہ شاخ کے اوپر یا نیچے جانے کی قیما آسان نہیں ہے۔



(۱۶)

عناصر میں ترمیم کے باعث مصائب کا تدارک کر سکے۔
جب قسمت کی لکیر واضح اور عمدہ حالت
میں پتیلی کے کسی بھی حصے سے شروع ہو کر سالم
اور گہری لکیر ہو کر شکر وہ ایک واضح لکیر
سے ٹکرا کر دہلی ختم ہو جائے تو یہ بے حد منحوس
علامت ہے۔ اس کا حامل ذاتی غلطیوں کے باعث
انجام کار قسمت نامکمل ثابت ہوتا ہے اور اسے
بڑی ذلت اٹھانا پڑتی ہے (شکل نمبر ۱۶)۔
حقیقت یہ ہے کہ ایسا شخص اپنا دشمن
آپ ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت میں نیکیاں پھنسے اور

اچھے بڑھنے کی وہ صلاحیت جو لوگوں سے خوش سماجی، حکمت عملی اور خوش گوار رابطے سے
متعلق ہوتی ہے، قدرے کم ہوتی ہے۔ وہ دوسروں کا احترام کم ہی کرتا ہے بلکہ انہیں پائیدار
خیال کرتا ہے۔ وہ اپنی رائے اور طریق کار کو بے عیب اور سب سے بہتر کرتا ہے۔ نہ کہ وہ کسی دانشور کی
راہے لیتا ہے اور نہ اپنے ناقص پر غور کرتا ہے، جس کی وجہ سے وہ اپنے انداز فکر و حیات
میں کسی اہم تبدیلی کا حامی نہیں ہوتا اور اس میں شہ نہیں کر اس کے کردار میں خود سری کا عنصر بہت
ہی قوی ہوتا ہے۔

ایسا شخص اپنی قسمت مسلسل ذاتی حماقت، تنگ نظری اور خود سری سے اپنے حق میں
کائنات کو ہوتا جاتا ہے۔ وہ ہر اہم معاملے کو غلط طریقے اور ناقص زاویے سے دیکھتا ہے۔ دوسروں
کے خیالات اور اصلاحات کا قطعاً احترام نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی غلطیوں سے سبق لیتا ہے۔
اس میں شہ نہیں کہ وہ کافی محنت اور بڑی خود دانی سے کچھ بڑھنے کی کوشش میں لگا رہتا
ہے، مگر اس کے سرمہ تشوہات اور غلط اقدام اسے ہلاکت کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور
ایک وہ بھی آجاتا ہے کہ وہ سب کچھ اپنی حماقت سے کھو بیٹھتا ہے اور اس کے بعد تائید
حیرت اور تنگ حالی میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

بعض وقت ایک محکم اور سالم کیر جانڈ کے اُتھار سے قسمت کی کیر میں داخل ہوتی ہے، اور اگر اس کا ٹھہر غور سے جائزہ نہ لیا جائے تو غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے کہ وہ نیچے جانے والی شاخ ہے۔

اگر ایک واضح شاخ نیچے کی طرف جانے اور یہ قسمت کی کیر میں داخل ہونے والی کیر نہ ہو تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ عمر کے جس حصے میں ایسی کیر نقش ہو (اس کا تئین اس نقشے سے ہوگا جہاں قسمت کی کیر ہے یہ نیچے جانا شروع کرے) تو اس وقت مالی نشان کو مالی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ درحقیقت ایسی نشانی بڑی ہی محسوس ہوتی ہے جو کچھ بھی مالی اثاثہ جمع ہوتا ہے اور دوسری حیثیت بن چکی ہوتی ہے اس پر مزید کاری لگتی ہے، کافی مال دستاویز ہونے سے نکل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس کے بد اثرات بہت دیر تک ہراساں کرتے رہتے ہیں (شکل نمبر ۱۸)۔



(۱۸)



(۱۹)

کیر سے نیچے گرتی جوئی دکھائی دیں تو اس سے پہلے درپے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مالی نشانات کی حیثیت میں بددلی یا کسی اور کم ہمتی کے منہ بہت زیادہ اُبھر آتے ہیں۔ وہ اس قدر گہرا جاتا ہے کہ تاریک خیالات اور توہمت اس کے دماغ پر سدا ہو جاتے ہیں۔ بہرکیت جس مقام سے یہ نیچے جانے والی شاخیں ختم ہو جاتی ہیں، طبیعت دوبارہ بخشنے لگتی ہے

اور اگر دونوں اور اُمیدوں میں ایک نئی زندگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ قسمت کی کیر کی اوپر جانے والی شاخیں بہت آمد اور سیرگردانی جاتی ہیں، ہر ایک ایسی بالائی شاخ اپنے مقام انشام کے اعتبار سے مجازہ ذمہ سمی اپنے اندر پنہاں رکھتی ہے اور عروج، کامیابی اور دوسری کیر کی طرف جاتا رہتی ہے (شکل نمبر ۱۹)۔ اگر بالائی شاخ قسمت کی کیر سے نمودار ہو کر کھلے کی لنگھکی کے تحتانی پُر گوشت حصے میں (جو گرد کا اُبھار کھلاتا ہے) پہنچ کر ختم ہو تو یہ بدصورتی اقبال مندی اور مالی فروع کا پتا دیتی ہے بلکہ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ عمر کے جس عہد سے ایسی شاخ نکلتی ہے، اُسی زمانے سے مالی نشان ذاتی صلاحیت



(۲۰)

میں دو دو اور مالی دخل مندی سے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اسے اپنے مالی میں نمایاں کر لگی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے امتیازات میں متعدد املاذ ہو جاتا ہے، اس کی دوسری حیثیت اور اندازہ جات میں وہ عنصر پیدا ہو جاتے ہیں کہ اسے دوسروں پر مگرانی کرنے کا احساس ہونے لگتا ہے۔ وہ اگر اس سے قبل ادنیٰ مقام پر ہو تو مالی حیثیت پر پہنچ جاتا ہے اور خواہی وہ کافی کی منزل پر آ جاتا ہے (شکل نمبر ۲۰)۔

ایسا شخص اگر غلامت پیشہ ہو تو اپنے محکمے یا ادارے کا ناظم بن جاتا ہے۔ اگر پہلے ہی ایسے عہدے پر ہو تو بلند تر رتبہ پر فائز ہوتا ہے۔ یہ نشانی فی الحقیقت زیادہ تر حکمران طبقے ہی سے وابستہ ہے۔ صنعت و تجارت کے میدان میں یہ ڈائریکٹروں وغیرہ جیسے افراد کے اختصار میں بھی نقش ہوتی ہے۔

ایسی بالائی شاخ انتظامی قابلیت کی آئینہ دار ہے اور دوسری وجہ ہے کہ باہم اسباب مل کر عقلی کا سہرہ تصور کی جاتی ہے۔ اس کے بہرے ہونے کو کرپا کر، سواری، مالی مزید

دیں دسترخوان اور سرکاری یا نیم سرکاری اختیارات کا حصول یقینی ہے۔ ایسا شخص سیاست، حکومت اور انتظامی امور سے متعلق ہوتا ہے اور وطن بڑا ہی عظمت پرست ہوتا ہے۔ اس کے مزاج میں عروج و اقبال مندی کا بے پناہ جذبہ ہوتا ہے اور وہ اپنی تمام تر صلاحیتیں جاہ و جلال، طاقت اور اختیارات کے حصول کی راہ میں بڑی ہوش مندی اور عزم سے صرف کرتا ہے۔ یہی اس کا مقصد حیات اور غرض ہوتا ہے۔ مگر وہ نیر و ستوں پر جبر کا حامی نہیں ہوتا۔ اگرچہ آگے بڑانے کے معاملے میں بہت سرگرمی اور وقت سے کرناں رہتا ہے اور جو شخص بھی راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے اسے شکست دے کر یا پھیل کر اپنی راہ ہموار کرنے میں قطعی دیر غ نہیں کرتا۔



(۲۱)

قسمت کی لکیر کی بالائی شاخ اگر عروج کے اُچھا تک جا پہنچے یعنی اس پر گزشت جتنے میں جو تیسری انگلی کی بڑی رواج ہے تو یہ شہرت ناموری کے حصول کا پتا دیتی ہے (شکل ۲۱)۔ وہ اربابِ فوق زمین و آسمان مثلاً مصوری، موسیقی، شہر و ادب سے دل شغف ہوتا ہے، ان کے ہاتھوں میں ایسی شاخیں شگ بیل کا حکم دیتی ہیں۔ جن عمر میں یہ شاخیں نقش ہوتی ہیں ان نطفے میں صاحب نشان کی تخلیقات ہوں مثلاً

شہور پرتا ہی کہ مرگ اس کی فنی عظمت کا لوہا ماننے لگتے ہیں۔ یہ اس کی غیر معمولی ناموری قبول عام، مالی منفعت بھی اُمور کی کفیل ثابت ہوتی ہے۔ ایسا فرد اگر منفعت ہو تو اس کی نام آور اور عظمت نشان کتاب اسی دور میں پہنچتی ہے اور وہ دیکھا دیکھ کر زمانے کی نگاہوں میں قابلِ احترام گردانا جاتا ہے۔ شاعر کی نظر یا دریاں اور ادب کا دریا چلنے لگا یا ڈرتا ہے میں نمایاں کارکردگی بھی کی کام کرتے ہیں۔ جب ایسی شاخ تاجر، صنعت کار یا لازم کے ہاتھوں میں نقش ہو تو یہ اس کے میدانِ کار میں گویا بنیادی ترقی اور مضبوطی اور اس کا پتا دیتی ہے۔ اسی کے بل بوتے پر

وہ اپنے گرد و پیش میں نمایاں حیثیت حاصل کر لیتا ہے سادہ عام اس کے نام سے کشنا ہر جاتے ہیں۔ قسمت کی لکیر کی مندرجہ کے اُچھا تک جانے والی شاخ کا ایک انضامی پہلو بہت اہم ہے یہ صاحب نشان کے باطن میں ایک اُستیدار ارتقا، ایک بلند عزم اور آرزو سے زندہ ہوں ڈال دیتی ہے کہ اس کے فعل و کردار میں اس کے باغ و فراز اثرات متحرک صورت میں نظر آتے گئے ہیں۔ ایسا شخص کسی بھی اُمور کی حامل ہی ہوگی تعلیمی طور پر یا دینی میں ہوتا۔ اسے ایک باطنی یقین کا سماں ہوتا ہے اور یہ بے نیاں بھی نہیں ہوتا کہ وہ کتنی ہی شکلات سے گزرتے جوئی شاخ کا نڈا آئے ہو وہ کھاپ ثابت ہو کر رہتا ہے ایسی شاخ کا حامل گنم نہیں رہتا، بالخصوص قبولِ عالم حاصل کر لیتا ہے اور اسے صاحبِ حیثیت اور خوش معاش ہوتا ہے اس کے خط میں ایک سنگِ قرینت و یقین کی خواہش ہوتی ہے۔



(۲۲)

بچے پر گزشت جتنے ہے اور بڑھ کا اُچھا تک جانے تو یہ بھی اعلیٰ قسم کی کامیابی کی دلیل ہے۔ بڑھ کا اُچھا تجارت، صنعت اور سائنس سے وابستہ ہے اس کا تعلق عبادت سے بھی ہے (شکل ۲۲)۔ ایسی بالائی شاخ صنعت و تجارت یا سائنس کے میدان میں غیر معمولی کامرانی کی جتنی علامت ہے۔ اگر یہ سائنس دان کے ہاتھوں میں نقش ہو تو وہ اپنی مضمون دُنیا میں کسی اہم یا غیر معمولی ایماں یا منصوبے کی تکمیل کے بعد

بلا نام پیدا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی دولت کے انبار لگا دیتا ہے۔ ایسی نشانی مقام و مقام کے ساتھ ساتھ دُنوی فروغ اور ساری ترقی کی بھی آئینہ دار ہے۔ اگر کسی نشانی صنعت کار اور تاجر کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہے تو وہ اپنے کاروبار میں ذاتی مشورہ بندی صلاحیت اور کارکردگی سے اس قدر کامرانی حاصل کر لیتا ہے جو حتمی ہوتی ہے۔ اس کے ہم چہم اور چہرہ اس کی ترقی کر دیکھ کر حیرت و شگفتگی میں آجاتے ہیں اور اس کی دُنوی شہرت و کوشش کی نگاہوں سے دیکھ کر حیرت میں آجاتے ہیں۔

بعض باتوں میں قسمت کی لکیر سے چھوٹی شاخیں اُوپر کی جانب بھجوتی ہیں اور کنبھوں کی طرح تھوڑے فاصلے پر پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ کردار و معاملات کے بعض دلچسپ پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں۔ ان کا حامل اپنے کام کے سلسلے میں کوئی منفیر وقت مضرب یا مصلحت

ہے اور تیزی سے استفادہ کرتا ہے۔ جب حسبِ تئیں باغواشی فتنے حاصل کر لیتا ہے تو لے چھوڑ کر دوسری چیزیں ہاتھ ڈال دیتا ہے۔ پھر اس میں بھرتی سے فائدہ اُٹھاتا ہے اور اس کے بعد کسی دیگر تجویز یا کوشش میں ہمت نہ منہک ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص اگر پھسل ان تنگ کوشش کرتا ہے اور آگے بڑھتا چلا جاتا ہے مگر ایک ہی منصوبے یا چیز سے مشتعل طور پر بندہ کے نہیں رہ جاتا۔ اس کا دماغ اور عمل تیزی سے

استفادہ کی طرف مائل ہوتا ہے، مگر وہ اشیاء و تجارتی چیزوں کا فلام نہیں ہوتا۔ وہ محض اپنی دولت اور ترقی کا خواہاں ہوتا ہے اور بلند از بلند ترقی کرنا چاہتا ہے (شکل نمبر ۲۳)۔

اگر قسمت کی لکیر جس کی ایسی بالائی شاخیں ہوں، سالم، گہری اور قوی ہو تو بالائی منقصر شاخیں کیے بند ہو گئے دوسری اور بالائی اٹافوں کا پتا دیتی ہیں، اگرچہ ایسے منافع مسلسل اور پائیدار نہیں ہوتے اور ان کے اثرات حیات گیر نہیں ہو سکتے۔ بہر کیف مجموعی حیثیت سے اس سے انکشاف میں کیا جاسکے کہ ان کا نتیجہ خوشگوار ہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر ایسا شخص ہم کر کام کر کے اور ایک ہی منصوبے پر محنت کرے تو وہ دُور رس اور حکم استفادہ سے اپنی مالی اور دنیوی حیثیت کو مضبوط بنا دے اور پتہ نام کر سکتا ہے۔ مگر اس میں احتیاط اور صبر کی کمی ہوتی ہے اور وہ ممکنہ فتنے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ایک لحاظ سے وہ کوتاہ نظر ہوتا ہے اور بے چین مزاج بھی۔

قسمت کی لکیر کا فخری مقام انتہام درجائی آنکلی کے شمالی چکر گوشت کا وہ حصہ ہے جسے سینچ کر اُٹھا رکھتے ہیں۔ جب لکیر صدم و سالم اس اُٹھا کر کے علاقے میں پہنچ کر انتقام پے



(۲۳)

ہو تو یہ اس امر کی شہادت ہے کہ ایسا شخص محنت اور سعی و کوشش سے عمر بھر کام کرتا ہے اور شدہ پس انداز کر کے بچنے اس قدر اُٹھ اور مالی استحکام حاصل کر لیتا ہے کہ کرایہ گیری اور منفی کا زمانہ آرام و آسائش سے گزر سکتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ اپنے آخری نام پر منت خیر ہے بہ سہولت اور اچھی مالی حالت میں گزرتا ہے (شکل نمبر ۲۴)۔

قسمت کی لکیر کسی بھی مقام سے منور ہو اگر یہ سینچ کے اُٹھا کر میں پہنچ کر دم لے تو ایسا شخص ہر حال اپنی مالی اور کاروباری زندگی کے دوران عہد بچری کی ضرورتوں کا دلستر اور باخود احساس رکھتے بچنے کے آئندہ کے لیے حسبِ استطاعت کچھ نہ کچھ ضرور اُٹھا رکھتا ہے۔ یہی پس انداز پائیدار اشیاء زمین، اٹاک، زیورات، سیر و تفریح کی ضرورت ہیں ہوتی ہے۔ ایسا شخص اگر اپنے کام یا تجارت میں مصروف نہیں ہو تو قریبی فائزت اختیار کرتا ہے جس سے ملیدگی پر پیش، پروڈیٹ فٹ فٹ و تفریح کا حصول یقینی ہوتا ہے۔ اگر قسمت کی لکیر سینچ کے اُٹھا کر ختم ہو

مگر اس کا انجام ایک واضح چھوٹی یا کراس کے نشان کے قریب واقع ہو تو زائد عمر خوش علامت ہے۔ ایسے شخص کی ساری عملی زندگی پر کیا محنت کا سایہ رہتا ہے اور اس کا کام، پیشہ یا کامیاب باخود ضمانت ہی صورتِ حال میں ختم ہو جاتا ہے۔ وہ ایسی بد حالی میں باقی ایام حیات بسر کرتا ہے کہ لوگ اس کی ضرورت نہ دیکھ کر تو یہ تو بچہ کا دانت تھے ہیں (شکل نمبر ۲۵)۔



(۲۴)



(۲۵)

بھی عمومی علامت ہے اور شاید ہی دیکھے
میں آتی ہے (شکل نمبر ۲۹)۔

مردیج کا (تجارتاوری، فنون لطیفہ
قبول عام ایسے امور سے وابستہ ہے۔ جب
یہ سراسر اُدھر چلی جائے تو ایسا شخص
اپنی تمام زندگی ادب، کلمہ اور لطیف
تعلیقات کی دُشمن میں اُنہماگ کامل سے صرف
کرتا ہے اور دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر
اپنی توجہ اپنے مجربہ شغل میں یوں حوصلہ مند
سرگرمی سے لگا دیتا ہے کہ اس میں کمال حاصل کر لیتا ہے۔ جس کا صلہ دولت، ناموری اور
قبول عام کی صورت میں دُنیا سے پیش کرتی ہے۔

جب قسمت کی لکیر اپنی طبی روش پر
رواں ہو کر کچھ اُپر پہنچ کر گریز کرتی ہوئی
پھرتی اُنکھی کے پچھے واقع جُھکے اُنھار پر
پہنچ کر ختم ہو تو یہ بھی بُہت غیر معمولی ہوتی ہے۔
اس لکیر کا حامل سائنس، مابعدیات و تجارت کے
میدان میں بیش تقدیر شاندار کامیابی حاصل کرتا
ہے اور اسے دولت، عظمت اور اپنے غمخو
کام میں قابلِ رشک شہرت حاصل ہوتی ہے
(شکل نمبر ۳۰)۔



(۲۹)



(۳۰)

قسمت کی لکیر میں چھوٹے پھلے نشانے بھی اس کے وجود میں یا اس سے
وابستہ نظر آتے ہیں۔ یہ بھی اہم واقعات و کوائف کی طوطا شدہ کرتے ہیں۔ ان لحاظ سے
ان کا خود سے مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اگر اس کے مین وسط میں ایک واضح جویہ پایا جائے

تو یہ نہ صرف کردار کے ایک اہم پہلو کی پردہ کشائی کرتا ہے بلکہ ایسے واقعے کی نشان دہی
کرتا ہے جو حاملِ علامت کے لیے بُہت ہی
ذکر اور مالی نقصان کا باعث بن جاتا ہے (شکل نمبر ۳۱)۔

ایسا جویہ اس بات پر دلالت کرتا ہے
کہ خُرقے اس دُشمن میں جب یہ واقع ہو تو صاحب
نشان کا نام از قلم منصفِ مخالف کے ایسے
فروغ ہو جاتا ہے جو اسے اپنی طرف مائل کر
لیتا ہے۔ ایسا رابطہ و معاشرت باہم گر رہنا و
دُشمن سے روٹنا ہوتا ہے اور کوئی غرض ارادی
اہم نہیں ہوتا۔ ایسے مراسم کا پوشیدہ رہنا ممکن نہیں۔



(۳۱)

بلکہ اس کی خبر یوں عوام تک پہنچ جاتی ہے کہ عشاقی موردِ الزام گردانے جاتے ہیں اور سخت
بدنام ہو جاتے ہیں۔ اس کا ردِ عمل یوں ہوتا ہے کہ صاحبِ نشان بے مدد شکست میں گھر رہتا
ہے۔ مالی نقصان بھی یقینی ہے۔ عزیز و اقارب کے غم و غصہ کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ ہر طریقہ
سے اس کی مُذلت کرتے ہیں اور اسے راہِ راست پہنچانے کی کوشش میں زمین و آسمان
کے تلوے سے لادیتے ہیں۔ اس کے باوجود ایسا شخص جتنی دُشمن سے نہایت مامول نہیں کر سکتا اور
بے مافیائی کے ساتھ سب کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر غم کی کھاتا ہے۔

اگر قسمت کی لکیر کو گواہی تر یہ لکیر قطع کرتی ہوئی دکھائی دیں تو یہ بھی خراب علامتیں
ہیں ایسی ہر کچھ کا ردِ پایا مالی آمدنی میں رکاوٹ اور مشکل کا پتہ دیتی ہے اور جس قدر زیادہ
ایسی لکیریں نظر آئیں اتنی ہی بار مالی دشواریوں اور نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر لکھٹ
کی ایسی لکیر قسمت کی لکیر کو کاٹتی ہوئی اس سے مبکم اور کمزور ہو تو زیادہ گزند نہیں پہنچا۔ مگر
اگر کی لکیر گہری اور قسمت کی لکیر سے زیادہ مضبوط اور قوی ہو اور بیماری قتل لگنے تو بعد
دُشمن اور مالی نقصان کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور مالی نشان ایسی دشواری سے متحمل ہوتا
ہے جو اس کی بنیادی مالی حیثیت کی بنیادیں ہلاکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے بُرے ختم

فحشہ مقام پر واضح غلا ہو مگر سستیل یا مریخ کا نشان اس غلا کا احاطہ کرے تو یہ بے حد قابلِ محاذ ہے۔ ایسی حالت میں نقصان کا اندیشہ بعد شدید اور تشویش ناک تو ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان تباہی کے غار میں گر جائے گا مگر حالات اور قسمت یوں یاد رہی کرتے ہیں کہ بجائے نقصان کے سارا اثر منج جاتا ہے، آفت آتے آتے مل جاتی ہے اور اگر ابھی جائے تو بھی غیب سے مدافعت اور



(۳۲)

حفاظت کے سامان یوں پیدا ہو جاتے ہیں کہ سب کچھ منج جاتا ہے (شکل نمبر ۳۲)۔ تیشلی کا وہ حصہ جو انگوٹھے کے نیچے پر گزرتا اُٹھار کی مُنہوت میں ہے، ذہن کا اُٹھار کا کھانا ہے، اور زندگی کی کھیر اس کے گرد گردش بناتی ہے۔ جب یہاں سے ایک واضح اور قوی کھیر شرمسار ہو اور زندگی کی کھیر کو قطع کرتی ہو تو یوں آگے بڑھے کہ تیشلی میں نقش قسمت کی کھیر کو باکٹوں سے تویرا اچھی علامت نہیں ہے۔ قسمت کی کھیر کا ایسا اختراع



(۳۵)

نقصان رساں علامت کا پتا دیتا ہے۔ ایسی نشان کی ہر سہ بڑے اپنے حلقہ احباب یا اڑکے ان تمام افراد کا جن سے ربط و معاملہ ہو گویا نظر سے محاذ مضر ہی ہے۔ مساندت کی بنیاد مساب نشان کے قول و فعل کا رد عمل ہو جکتی ہے۔ اشتعال کی بنا کرداد ذاتی میں بھی تاش کرنی چاہیے۔ ہر کیفیت چونکہ ایسی مساندت باغضوض جنس مخالفت کی طرف سے دھما دھما ہوتی ہے اس لیے مرد کے لاشوں میں تو ہر سہ اس بات

مساب کا سامنا کرنا پڑتا ہے (شکل نمبر ۳۲)۔ قسمت کی کھیر اپنی روش کے دوران کہیں بھی ٹوٹ جائے تو اسے غور سے دیکھنا چاہیے۔ یہ از حد مضر علامت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عمر کے جس زمانے میں ایسا واقعہ جو قسطنطین سے پیدا ہو جاتا ہے، واضح اور صاف دکھائی دے تو یہ دشواری اعتبار سے خطرے کا نشان ہے۔ جب کہ عمر کم تین کر یا جائے اور ایسی علامت خطرہ آئندہ کی نشان دہی کرتی ہو تو صاحبِ دست کو اپنے کاروبار اور مالی حالات کا نہایت احتیاط اور غور سے جائزہ لینا چاہیے، اور اگر کہیں ایسا کم نظر آئے جو آئندہ چل کر تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکے تو اسے رفع کرنے کی ہر ممکن کوشش ضروری ہے۔ اگر اس کا اندازہ نہ کیا جائے تو تمام شکستہ پہنچنے کر نہت مالی تھکوت کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس میں شہ نہیں ایسی حالت میں ذلّت آمدنی کا خاتمہ ہو جاتا ہے یا مالی تباہی اندیشہ ناک مُنہوت اعتبار کرتی ہے (شکل نمبر ۳۳)۔



(۳۲)



(۳۳)

یعنی حالتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ قسمت کی کھیر ٹوٹ جاتی ہے مگر ٹوٹنے ہی پھر جاتی ہے۔ اگرچہ فحشہ مقام پر غلا کا احساس تو ہوتا ہے مگر کسی رسمی طریقے سے اس کی سالمیت بحال رہتی ہے اور وہ ٹوٹ کر ٹوٹ جاتی ہے یا کوئی مساندت کھیر حشہ مقام کو متعلق کر دیتی ہے۔ ایسی صورت میں خطرہ محض وقتی ہوتا ہے اور بے مضر گزر جاتا ہے۔ اور اگر

داستان کہتے ہیں۔ ایسا انسان بڑھاپے میں تنگ دلی اور عسرت سے بھرا ہوا ہوتا ہے کہ وہ فرار حال ہوتی ہے۔ وہ ان کے ہاتھ میں پھنک کر لکیریں بناتی کھودتا ہے۔ بیٹھ و شام گھومے پھرتی ہیں گزرتا ہے کہ اس کی زندگی کی آخری منٹیں دکھ کر کاکھس باب بن کر رہ جاتی ہیں (شکل نمبر ۳۰)۔



(۳۸)

بعض ہاتھوں میں قسمت کی لکیر کے متوازی دونوں جانب کچھ لکیریں اوپر کی طرف بکھرتی ہیں بلاتی قسمت جاننے والی ایسی لکیریں خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ اگر ایسی ہی ایک لکیر اوپر جاتے ہوئے قسمت کی لکیر میں داخل ہو جائے تو یہ قابلِ توجہ امر ہے۔ جس مقام پر ایسا ہوگا، عمر کے تقنین کے حساب سے اس زمانے میں حالِ نشان کو کسی ایسے شخص سے ملے گی اور مالی معاونت حاصل ہوگی جس سے اسی لمحے سے اس کا رابطہ اور تعلق پیدا ہوتا ہے جب یہ معاملہ بیکھر شروع ہوتی ہے (شکل نمبر ۳۹)۔

کلائی کے قریب اور اتھیلی کے بیرونی دھلان تک تھیلی کے کم و بیش وسط میں، ایک اچھا ناما پیر گزشت فراز ہے۔ یہ چاند کا اُبھار کھلاتا ہے۔ اگر اس اُبھار کے اگلے سے اوپر جانے والی لکیر نمودار ہو اور آگے بڑھ کر قسمت کی لکیر میں داخل ہو جائے تو یہ بھی غمات کے کسی فرد سے ولی تعلق کے ساتھ ہی قیمتی فروغ اور قابلِ لحاظ مالی معاونت کے حصول پر بھی دال ہے۔

ایسی لکیر زمانِ اُمید اور بخت اور شادی کی نشانی ہے اور قسمت کی لکیر پر جس طرے میں اس لکیر کا اتصال ہوتا ہے اسی زمانے میں ریشہ و ازدواج طے ہو جاتا ہے۔ ایسے رابطے میں زمان اور مالی استفادہ کے علاوہ حیات گیر حین سلوک اور باہر گزشت کے عام کا فرما ہوتے ہیں (شکل نمبر ۳۹)۔

اگر قسمت کی لکیر کی روش کے ساتھ ایک متوازی بلاتی جانب جانے والی لکیر بھی

کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ وہ ہم جنسوں کو مورد الزام دگروانے۔ یہی بات عورت کو بھی پیش نظر رکھنی چاہیے۔ لہذا یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مردانہ ہاتھوں میں یہ علامت عورت کی طرف سے ممانعت کا مال بتانے کی اور عورت کے سلسلے میں مرد سے نقصان پہنچانے کی نیت کا پروردہ فاش کرے گی (شکل نمبر ۴۰)۔

زہرہ کے اُبھار سے کچھ اوپر زندگی کی لکیر سے متعلق پہلی انگلی کی سیدھ کے بچنے، ایک اور چھوٹا ٹکڑا یاں پر گزشت جستہ ہوتا ہے۔ یہ منگل کا اُبھار کھلاتا ہے۔ اگر ایک لکیر میان سے نمودار ہو اور زندگی کی لکیر کو عبور کرتی ہوئی قسمت کی لکیر کو کاٹتی ہوئی چلی جائے تو یہ بھی دشمنی، عاصمت اور نقصان رسال کو برپا کرتی ہے۔ لیکن اس علامت کے ہوتے ہوئے مرد کو مرد سے اور عورت کو عورت سے ممانعت ہوتی ہے اور ہم جنسوں میں نفقت و مضیگ فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بالعموم دشمن اذیت اور نقصان پہنچانے میں کافی مددگار کامیاب ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۴۱)۔



(۳۴)



(۳۶)

اگر قسمت کی لکیر ساری تھیلی کو عبور کر کے منچر کے اُبھار پر ختم ہو اور اس کے خاتمے کے قریب خاص لکیریں اس میں سے قطع کریں کہ وہ دائع اور گہری ہوں تو یہ بہت ہی خراب علامتیں ہیں۔ ان کا وجود ناقص عمر کے آخری ایام سے متعلق ہے اور لامحالہ ان کے بد اثرات بھی ایامِ آخری میں محسوس ہوتے ہیں۔ یہ قاطع خطوط بد نشیبی، مالی اُلجھن اور خستہ حالی کی

آجاتا ہے کہ اسے کہیں خوشی کی کرن دکھائی ہی نہیں دیتی۔ ایسا انسان بہت ہی بد بخت ہوتا ہے۔ سدا انہوں کے لہجہ کے پیچھے دوبارہ بتا ہے (شکل نمبر ۴۱)۔



(۴۱)



(۴۲)

جہاں پر کلائی ختم ہوتی ہے اور ہتھیلی کی سطح آغاز کرتی ہے بالعموم وہاں پر ایک واضح کیر لائی جاتی ہے۔ اس کیر کے متوازی دو اور کیریں بھی کھائی کی جانب نقش ہوتی ہیں۔ یہ تینوں کلائی کی کیریں کلائی ہیں۔ جب قسمت کی کیر کلائی کی بالاترین کیر سے نمودار ہو اور بے جوب واضح ہتھیلی کی تمام سطح کو عبور کرتی ہوئی اس مقام پر پہنچ جائے جہاں درمیانی انگلی کی جڑ کے نیچے ایک گہری کیر اسے ہتھیلی سے متصل کرتی ہے اور اس کی کیر سے مل کر ختم ہو جائے تو یہ خاص معنی رکھتی ہے۔ درحقیقت یہ غیر معمولی زندگی کا پتا دیتی ہے۔ ایسے شخص کی مایات گزارا میں اس کے ارادوں پر مبنی اور منصوبوں کا قطعی کوئی اثر نہیں ہوتا۔ درحقیقت

وہ تضاد کے ارتقوں بموجب معنی ہوتا ہے۔ اس کی زندگی غیر معمولی حالات و دو قعات کا تسلسل بن جاتی ہے جس میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ وہ وقت کے دھارے پر بے اختیار دوچار رہتا ہے اور اس میں شہ نہیں کہ جن کوائف سے وہ گزرتا ہے وہ اپنے جی بوجھتے ہیں اور بڑے سچی۔ اسے اللہ کے وقوع و تسلسل میں قطعی اختیار نہیں ہوتا۔ اس کی حیات منکدات کا کرشمہ ہی ہوتی ہے (شکل نمبر ۴۲)۔



(۴۰)

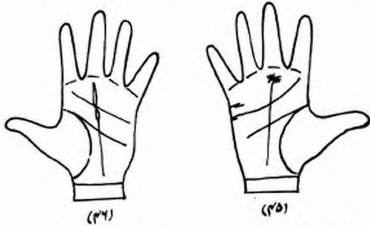


(۳۹)

پائی جانے جو اس سے کہیں متصل نہ ہو، اگرچہ ہنس مندور ہو، تو یہ بتاتی ہے کہ عمر کے جس زمانے سے یہ خط مساوی شروع ہوگا اسی وقت سے کسی شخص کی عملی ہمدردی اور استعانت کے مفید اشارات محسوس ہونے لگیں گے اور یا ہمدردی اور تعلق جڑے گا۔ عمر کے جس حصے تک یہ مساوی خط ساتھ دے گا، خوش گوار تاثر متعلق قائم رہے گا۔ جہاں یہ ختم ہو جائے گا وہاں سے ایسے اثرات کا بھی خاتمہ ہو جائے گا (شکل نمبر ۴۰)۔ ایسے ثانوی خط مساوی کا ایک دور دراز اور قوی و شوکار اثر ہے ہوتا ہے کہ عاملی نشان کے کردار پر مساوی شخصیت کا بہت ہی گہرا اثر ہوتا ہے۔ وہ اس کی قدامت و صلاحیتوں کو بیدار کرتا ہے اور ہاشو طریقے سے انہیں برسر عمل لانے میں کیر کا حکم رکھتا ہے۔

قسمت کی کیر کا بھی مقام آغاز ہتھیلی کے اندر کلائی کی بالاترین کیر سے کچھ اوپر ہے۔ جب یہ ریاں سے نمودار ہو تو گویا اپنے فطری عملی آفس افسر سے ہی شکایت ہے مگر سدا ایسا نہیں ہوتا۔ قسمت کی کیر مختلف مقامات سے نکلتی ہے۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ یہ ہتھیلی کے آغاز سے قبل ہی کلائی کے حصے سے شروع ہو جاتی ہے اور کلائی کی کیریوں کو عبور کرتی ہوئی ہتھیلی میں داخل ہوتی ہے۔ اگرچہ بے حد مذاذ ہے مگر اس کا ایسا آغاز بے مدغوس ہے۔ اس کا حامل زندگی میں بہت ہی دکھ اٹھاتا ہے اور ایسے قسم کے نیرسایہ

رہ سکتا ہے اور اسے بہت زیادہ ذہنی اور اعصابی اذیت برداشت کرنا پڑتی ہے (شکل نمبر ۳۵)



قمت کی گہرائی روش کے دوران جب دل کی لکیر کے اوپر سے گزرے اور ایسی صورت میں تو بخیر دار ہو یا اس میں ایک طویل جزیرہ دکھائی دے تو یہ بھی بدیہی کی نشانی ہے۔ ایسے شخص کی ازدواجی زندگی میں سخت دشواریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس پر جذباتی معاشقہ کا طوفان اٹھاتا ہے۔ وہ اس قدر غمزدہ اور دل برداشتہ ہو جاتا ہے کہ کسی نوع کی تسکین دل کی اُمید باری ہی نہیں رہتی (شکل نمبر ۳۶)۔

قمت کی لکیر سیدھی اور قسط مستقیم کی طرح ہونے کی بجائے اگر جھپٹا، ناہموار اور سناپ کے نشانی رفا کے مانند پائی جائے تو ایسے شخص کا پتا دیتی ہے جسے اپنے احساسات اور احباب پر قسطی قابو نہیں ہوتا۔ اس کا ذہن بھولنے سے بھولتی بات پر مشتمل ہو جاتا ہے۔ حساس طبی اور جھٹلا ہٹ اس کے نمایاں نقص ہیں۔ وہ سلاخی و غضب کا شکار ہو جاتا ہے۔ دوسرے درجہ کا ناقابل اعتماد شخص ہوتا ہے۔ اس کی متغیبات الحوائج کا یہ عالم ہوتا ہے کہ انہیں ہم کر کام کر سکتا ہے نہ ہی سمجھتا ہے کہ اس کی طبیعت خاطر کے ساتھ کسی کا ساتھ دے سکتا ہے۔ اس کی سبب بھی مطلب جان ہی جاتی ہے (شکل نمبر ۳۷)۔

قمت کی لکیر کے ساتھ ساتھ بعض باختموں میں چھوٹے چھوٹے ہنسہ خطوط بھی نظر



(۳۲)

قمت کی لکیر کے پسوں اگر ایک کلاس یعنی چرخ کا واضح اور نمایاں نشان پایا جائے تو عمر کے جس حصے سے یہ متعلق ہوتا ہے اس دور میں حامل علامت کی زندگی میں اہم تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا اثر ماحول، حالات، مراسم بھی امور پر پڑتا ہے اور ایک نوع سے حیثیت نوکے آغاز کے مترادف ہوتا ہے۔ ہاں اگر ایسا گہرا چرخ کا نشان قمت کی لکیر سے متصل ہونے کی بجائے ذرا پرے ہٹ کر نقش ہو تو

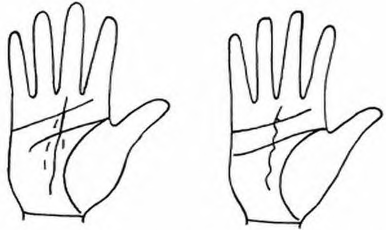
ایسی اہم تبدیلی کسی تیزی عریز کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ کیفیت صاحب نشان کی زندگی میں کسی دیکھی طرح اس قلب حال سے متاثر ہونے میں نہیں رہ سکتی (شکل نمبر ۳۳)۔



(۳۳)

چرخ کی بجائے اگر قمت کی لکیر پر ستارے کا نشان واضح اور مکمل نظر آئے تو میں عمر میں ایسا نشان ہوگا اسی زمانے میں کسی خطرے کا احساس ہوگا۔ ایک سے زائد ستاروں کا وجود بڑے مسلسل خطرے کا ماحول پیدا کر سکتا ہے اور حالات میں ایسے ماحول رونما ہو سکتا ہے جس کی کوئی اندیشہ ناک صورت پیش آ جاتی ہے (شکل نمبر ۳۴)۔

اگر قمت کی لکیر ایک مکمل اور واضح ستارے کے نشان میں جا کر ختم ہو جائے تو یہ حد خود مختار کی نشانی ہے۔ وہ حقیقت حامل نشان کو موزوں قسم کی اعصابی بیماری کا خطرہ دہتا ہے اور فاجی گرنے کا بھی شدید اندیشہ ہوتا ہے۔ ایسا انسان کم ہی صحت مند



(۳۸)

(۳۹)

آجاتے ہیں۔ یہ بہت ہی اہم ہوتے ہیں اور کردار و تقدیر کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ درحقیقت ان میں سے ہر ایک خطا و سفساس امر کی شہادت ہے کہ زندگی کے اس زمانے میں جب یہ نشانی نقش ہو رہی ہو مشکلات درپیش ہوئیں اور رکاوٹیں سامنے آئیں لیکن جہاں تک محنت کا احساس نہ ہو جہاں تک حلیہ و خصلت مزاجی اور بہت کے جوہر کا درخشاں ہو گئے اس نے جو صلاحیتیں سے متاثر ہو کر توجہ سے سمجھنے سے مستحق کو کسی دشواری سے طے کر لیا اور بلاشبہ مزاحمت و کوشاں کام بنایا۔ جتنے زیادہ ہم خط و قسمت کی لکیر کے ساتھ نظر آئیں اتنی ہی بار حلیہ و خصلت ذاتی استطاعت، معاملہ فہمی اور عزم و صبر کے ساتھ کام رانی حاصل کرتا ہے (شکل نمبر ۳۸)۔

بہت سے ہاتھوں میں قسمت کی لکیر چھوٹے چھوٹے خط و کھار کے ربط سے مرتب ہوتی ہے۔ اسی لکیر چھوٹی چھوٹی لکیروں سے ٹولیاں بنی ہوئی ہوتی ہے جیسے ایک دوسرے کے ساتھ پتکے دعا گئے سے بندھی ہوئی ہو۔ یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ یہ درحقیقت ایسے کردار کا پتا دیتی ہے جو بے سکون اور متذبذب ہیں جو ہر کام میں ایسے شخص کا باطن ہیجان کا احساس دلاتا ہے۔ اس کے انکار و خیالات، عجائبات و احساسات بڑی تیزی سے بدلتے رہتے ہیں۔

ہیں۔ اطمینان خاطر اس کے نصیب میں نہیں ہوتا (شکل نمبر ۳۹)۔

ایسی قسمت کی لکیر ان افراد کے ہاتھوں میں بھی دیکھنے میں آتی رہتی ہے جو بار بار مارا پیٹا میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں اور بعض حالتوں میں ایسی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں جس کے مسلسل توار سے بدولی، بے چینی، غم و اندویش و شدید قسم کے فطرت سے باطن میں بہمانی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن بلاشبہ خود ایسی قسمت کی لکیر



(۳۹)

زہماری کی علامت ہے اور نہ ہی بہمانی قلب کی۔ یہ محض رد عمل کا منظم رکھتی ہے۔ اگر قسمت کی ایسی لکیر ٹوٹ ٹوٹ جلتی اور ہر گز مقام پر چڑھ کر نشان ہو اور یہ پھر اچھے برے، اسی طرح کی مصائب پر توڑ جڑ کے انداز میں چلتی ہوئی اکثر شک و شبہ جلتی ہو، ایسی اور نقصان کے باوجود درمیان انگلی کی جڑ کے نیچے تک پہنچنے تو یہ ایسے شخص کا پتا دیتی ہے جس کی تقدیر گروہ و گروہ رہتی ہے اور جب اسے احساس ہوئے گناہ کے کسب ثمر ہے تو جی بنائی تقدیر پھر بگڑ جاتی ہے اور وہ پھر اسے استوار کرنے میں منہمک ہو جاتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ایسا شخص ہمہ اوقات ہمہ دیر میں سوچنے بخت کرنے اور زندگی کو سوار کرنے میں کوشاں رہتا ہے، اور اسے حق پہنچتا ہے کہ وہ آرام اور تسکین کی زندگی گزار سکے۔ لوگوں کی باتیں اس کے کردار اور حالات میں ایسے خام ہوتے ہیں کہ جی کا شوقی طریقے سے وہ بازو نہیں لیتا اور ان کے سختی نتائج کے متذہب کا انتظام نہیں کرتا۔ وہ پریشان کنی حالت میں گھر جاتا ہے اور دہر خواہ کچھ بھی ہو، وہ تادم آخر اپنی زندگی کو سوار کرنے اور گناہ بنانے کے لیے از حد سماجی عمل میں لگتا رہتا ہے۔

میں کچھ شبہ نہیں کہ ایسے بخت آؤد افراد دیکھنا تو روزگار ہی ہو سکتے ہیں۔ اس کا حامل بلا کی ذہانت کے بل بوتے پر اپنے مخصوص میدانِ عمل میں نامور دولت مند اور قابلِ رشک شخصیت حاصل کر لیتا ہے۔ لوگ اس کی جاذبِ شخصیت سے مرعوب بھی ہوتے ہیں اور اس کا بلا احترام بھی کرتے ہیں۔ وہ جہاں بھی جاتا ہے، بڑی عزت سے دیکھا جاتا ہے اور صاف شرے، حکومت اور زندگی کے مختلف شعبوں میں نمایاں اور محترم سمجھا جاتا ہے۔

کامیابی کی لکیر ہر ہاتھ میں نہیں ہوتی۔ لیکن جو شخص بھی کسی نہ کسی اسلوب سے زندگی میں حسبِ توفیق ترقی اور کامیابی حاصل کر لیتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں میں کہیں دو کھیں چوٹی یا بڑی، ایسی لکیر بالقدور پائی جاتی ہے۔ بہر کیف اس لکیر کا قطعی فقدان اس امر کی واضح دلیل ہے کہ کامرانی محالات سے ہے۔ اور حقِ قویہ ہے کہ جو شخص اس سے تشریف بردہ ہو رہی ہو کوشش کے باوجود کامیابی نہ ہو وہ کبھی بھی عروجِ کامرانی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا اور اس میں کسی ہی وقتِ ارادہ کیوں نہ ہو وہ کبھی بھی عروجِ کامرانی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا اور اس کو جہاں قافی سے بالا خرے تلخِ مرام ہی رختِ سفر باندھنا پڑتا ہے۔

جب یہ کامیابی کی لکیر بے عیب، نگہی اور طویل ہو تو یہ دولت اور ثروت کی بیلزدار ہے اور اس کا حامل استعدادِ داخلی اور محنتِ عملی سے نمایاں ترقی کر لیتا ہے۔ وہ نہ صرف بارش، عروج، حکام دس اور ہم چشموں میں صاحبِ وقار و احترام ہوتا ہے بلکہ شہرت اور ناموری اس کے قدم چومتی ہے اور خاص و عام اس کا دل سے احترام کرتے ہیں۔ اس شخص اگر کسی فن، سائنس یا علمی مشاغل سے متعلق ہو تو بلاِ انہم جاتا ہے اور اپنی زندگی کے دوران ہی قابلِ عام حاصل کر لیتا ہے اور آئندہ نسلوں کے لیے ایسا علمی اور عملی اثاثہ چھوڑ جاتا ہے جس کی بنا پر اس کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ اس کی خداداد صلاحیت میں ایسی تائید کی ہوتی ہے کہ وہ معیاری طور پر مقصدِ حیات کا تعین کر لیتا ہے اور اس کے حصول کی راہ میں بلا کی ذہانت و کاوش سے لیں سرگرم کار ہو جاتا ہے کہ اس کے اہنک پر رشک آتا ہے۔ اس کی ہنسی گنداری، قوتِ تخیل، انفرادی جاذبیت ایسے عناصرِ کردار ہیں جو اس کی راہ میں غیر معمولی اعانت کرتے ہیں۔ وہ طباع بھی ہوتا ہے اور خود اندیش بھی۔ وہ ہر مرام طے

کامیابی کی لکیر

کامیابی کی لکیر کا فوری تمام کلائی کے آٹار کے قریب ہے۔ جہاں پر کلائی کی بالائی کیر نقش ہوئی ہے اور پتیلی کی بیرونی سمت سے آٹھا ہوا گوشہ کا انبار جو چاند کا انبار

کہلاتا ہے اس سے ملے، وہیں سے یہ لکیر شروع ہوتی ہے۔ یہ لکیر یہاں سے نکل کر پتیلی کی ساری سطح کو قطع کرتی ہوئی تیسری انگلی کے تحتانی پڑ گوشہ سے کبے عرب عام میں منقطع کا انبار کہتے ہیں کے علاقے میں پہنچ کر ختم ہوتی ہے۔ اس کا دوسرا نام شوق کی لکیر ہے (مختل نمبر ۱)۔

یہ اہم بہشتی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس کا بے عیب وجود زندگی میں نمایاں فروغ اور ترقی کی نشانی مانی جاتی ہے۔ یہ ذہانت،

حسنِ ذوق، اہل، شہر و ادب ایسے امور سے شغف کا پتا دیتی ہے۔ نیز یہ دولت و محنت کی بھی آئینہ آئندہ رک جاتی ہے۔ انھو نہ مہدی، حسنِ ذوق اور دولت ایسے پہلوؤں سے متعلق اس کا وجود قابلِ اعتماد و مصلحت سمجھا جاتا ہے۔

اگر کلائی کی بالائی لکیر سے کامیابی کی لکیر ہر دو اور سورج کے انبار میں پہنچ کر ختم ہو تو بلا شبہ یہ نوادرات میں سے ہے۔ جب ایسی واضح اور بے عیب لکیر دونوں ہاتھوں میں نقش ہو تو یہ بے مثال زندگی اور بلا جواب کامرانی کی یقین دلیل ہے اور اس



(۱)

کا زہر صحت کامل احساس ہوتا ہے بلکہ ان پر داخلی یقین بھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی آرزوؤں کے حصول کی راہ میں قطعی انہماک کے ساتھ نکل رہتا ہے جس کے باعث اس کے باطن میں ایک خاص نوع کی تسکین ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کا فطری مقام آغاز کمالی کی بالائی کھیر کے پاس ہے گویا ہیئت ہی شاذ و نادر دیکھنے میں آئے ہے کہ اس کے علاوہ یہ ہتھیلی کے مختلف حصوں اور کھیروں سے بھی نمودار ہوتی ہو۔ مقام آغاز کے اعتبار سے یہ صفت سمائی اپنے اندر پنہاں رکھتی ہے۔

انگوٹھے کا سمتانی پر گرفت فراز مختصر یعنی زیر کا اجمار کھلاتا ہے۔ زندگی کی کلیہ اس کے گرد گرد قوس بناتی ہے۔ اگر کامیابی کی کھیر شکر کے اجمار سے سالم اور واضح نمودار ہو اور زندگی کی کھیر کو منظور کرتی ہوئی اپنی طبی روش پر بروصحتی



(۳)

ہوئی، صوبہ کے اجمار پچھ کر افتتاح پذیر ہو تو بونی، صوبہ کے اجمار کے شمول میں پچھنے کی طبی صلاحیت کی قابل اعتماد دلیل ہے۔ اس کا حامل ذہن رسا، بخت تاباں اور غیر معمولی استعداد داخلی لے کر پیدا ہوتا ہے اور ان کے فیضان عمومی سے ثروت و شہرت سے بہرہ ور ہوتا ہے (مشکل برہم)۔

اس کے اباب خاندان زہر صفت اس کی خود ملاحظہ کرنی ہیں بلکہ اس کے جوہر خاص سے جلد کا گاہ اور دھڑک رہتا ہے اور اپنی حیثیت اور قدر کے مطابق ہر ممکن طریقے سے اس کی کامیابی کی راہ میں بخت اور غلوس کے ساتھ امانت کرتے ہیں۔ اس کا وجدان بخت کے سرچشمے سے جلد پکڑتا ہے اور وہ دلدان اپنی اُمیدوں کی آبیاری کرتا ہے اور اپنے فطری جہیز کو حسن ذوق سے غیر فانی کرنے میں جا بگد سے کام لیتا ہے۔ اگر اس کا فطری شہر وہب سے ہو تو اس کے کلام میں اس کی کیفیت پائی جاتی ہے اور لاریب وہ بخت کے بیضاں کا زوال سے اپنے قصورات کو ایسی جلا بخت ہے کہ ان کی تابندگی میں بھٹکے پڑ کر تھکتے

پر عین نگاہ ڈالتا ہے اور فی الصفت دود کی سوچتا ہے۔ اقبال نے کسی ایسے ہی انسان کے حقیقی کردار کا نقشہ لکھا ہے۔
دہی زمانے کی گردش پر غالب آتا ہے
جو ہر نفس سے کرے عمر جاوداں پیدا

ایہ شخص وقت، استعداد کام، معاشرہ سمی کی بنیادی حقیقتوں کو خوب سمجھتا ہے اور زہر صفت ان کی بیخ قدر و قیمت پہچان سکتا ہے بلکہ ان کے جائز، موزوں اور کا حق استعمال سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور جس دیگر پردہ چل دیتا ہے، دنیا اسی راہ پر چلنے لگتی ہے غرض اپنے دہریہ میر کا رواں کا مکمل رکھتا ہے۔



(۲)

کامیابی کی کھیر اگر موزوں رج کے اجمار کے علاقے میں داخل ہوتی ہے زیادہ واضح، گہری اور نمایاں دکھائی دے تو یہ ایک ایسی صلاحیت کی آئینہ دار ہے جسے مالی نشان غنیمت، طیف اور آرٹ کے میدان میں بردے کا ملتا ہے اور اپنی تخلیقی معاشی سے بدلے مثال ناموری حاصل کرتا ہے۔ اس کی ذہانت، عقلی اور انوکھے طرز اظہار میں ایسی خصوصیت ہوتی ہے کہ اپنے میدان کا میں وہ ایک خاص مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ وہ ایسا دتہر حاصل کر لیتا ہے کہ اباب نظر اس کی نہایت نیک اور انوکھے انداز فکر کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتے (مشکل برہم)۔

اکابر و ذکاوار اس کی تامل و تحقیقات کی سرپرستی میں اپنی عزت سمجھتے ہیں اور بڑھ چڑھ کر اس کی امانت کرنے کی طرف آمادہ ہوتے ہیں۔ خاصہ انہماک اس کا احترام کرتے ہیں اور اس کے قدم چڑھتے ہیں اور شہرت اس کے گھر کی باندی بن کر رہ جاتی ہے۔ اس میں شہیں کردہ بڑی باشتانی اور عرق ریزی سے اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔ اسے اپنی طبی صلاحیتوں

چلے جاتے ہیں۔

اگر آٹھ کی بجائے اس کا طبعی شفت سانس یا صنت سے ہو تو وہ اپنے مخصوص میدان میں بیچ رہا، استدلال باطنی اور تابش فکر سے نمایاں فروش حاصل کر لیتا ہے۔ معاشرے میں قابل رشک قبول عام، دولت و شہرت، نمایاں کامیابی بھی بخور اسے حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ ایسے منصوبے یا کام سر انجام دیتا ہے کہ ان کا اثر نہ مٹو بلکہ بگڑتا ہے۔ اس کے اعمال میں آئندہ کے لیے ناموری کے اشارے ہوتے ہیں۔ اس کے عروج و افغان میں اس کے اثر باکی جنت، اعانت اور غلوں کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں قطعاً شبہ نہیں کہ وہ دیکھوں کی حوصلہ افزائی اور اعانت کے بغیر بھی اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کی طبعی صلاحیت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

جب کامیابی کی لکیر زندگی کی لکیر سے خود راہ بردار ہے عیب اور دواغ پیشی کی تمام تر سطح کو بخور کرتی ہوئی شروع کے انبار کے علاقے میں پہنچ کر دم لے تو یہ بھی خاص اہمیت کی حامل ہے۔ یہ اعلیٰ ذہانت، غیر معمولی صلاحیت اور صحت ذوق کی قابل اعتبار علامت ہے اس کا مال علم و ادب، آٹھ، ایسے میدان میں مہر وہاں کی طرح چمکتا ہے اور اپنے انفرادی جوہر کے زور پر دنیا سے خراج تحسین وصول کرتا ہے۔

دولت ثروت اور خاص مقام کی جانب سے احترام کیا اس کے حصے ہیں انسانی سے قدرتی خصوصیات شکل پر ہیں۔ ایسا شخص ابتداء سے حیات میں ارباب خاندان سے بیادری اعانت تو حاصل کرتا ہے اور اس دور میں وہ اس کی باطنی صلاحیتوں کا بھرپور بھی کر لیتے ہیں اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ حقیقت یہی ہے کہ عہد آغاز کے بعد اس کے اقربا اس کی کرنی اعانت نہیں کر سکتے۔ وہ ابتدائی اعانت کو آئندہ کے لیے بنیاد کی طرح استعمال کرتا ہے اور ان کو یوں کام میں لاتا ہے کہ وہ دیکھنے



والے حیرت زدہ رہ جاتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بلند مقام پہنچ جاتا ہے۔ اگر اس کا میدان عمل علم و ادب سے غیر متعلق ہو تو وہ اس میں بھی دیکھنے کی منازل اور فائزے کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ ایک بے مثال کیل، ذکاوت، صنعت کار، سائنس دان بن کے رہتا ہے اور اپنے عہد کا انسانی فوٹا بہت جاتا ہے۔

کامیابی کی لکیر جب چاند کے انبار کے آس جھٹے سے خود راہ ہو جو کھائی کے قریب ہے اور وہاں سے قدرے فائدہ بردہ ہوئی اپنی طبی روش پر نیچے بجا ہے عیب، گہری اور سالم قیصری انگلی کے تحت واقع سورج کے انبار کے علاقے میں اہتمام پذیر ہو کر خاص اہمیت و عناصر کو راہ کی حامل ہے۔ حتیٰ کہ امرانی اور ناموری اس کے خاص تاثرات ہیں (شکل نمبر ۵)۔



(۵)

کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ دنیا بے ساختہ دلاو دینے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ ان کے طرز افاد میں نندت کا عنصر خصوصی ہوتا ہے اور ان کے قصورتوں میں والہانہ جوش و دار فطرتی، ایسی لکیر کامیاب ادا کاروں، معمولی انام شاعر اور آتشوں کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہے۔ درحقیقت ایسی لکیر کو خود مطلقاً، نندت، انبار اور صحت ادا کی بین نشانی ہے۔ اس کے حامل کے کردار میں ایسی انومی صلاحیت ہوتی ہے جو اس کی شخصیت کو ایک نمایاں اور غیر معمولی جاذبیت بخشتی رہتی ہے۔

ایسا انسان اپنی شخصیت و طبعیت کام سے وہ انہوں نے جو کتاب کے کہنیں اعانت کے افرا کے دلوں میں ایک قریح کا شعور ہی جہان بر پا ہو جاتا ہے اور وہ آپ سے آپ اس پر فخر ہوتے ہوئے لکھتے ہیں، حتیٰ کہ تو یہ ہے کہ اس کا ایک دین ملت پرستان یوں مرتب

ہو جاتا ہے کہ ان کی اعانت اور ضراندیشی سے وہ کتبہ بلند پہنچ جاتا ہے۔ اُنکے ایسے طاقتور یا بہت بارسوخ شخص کی سرپرستی بھی حاصل ہوجاتی ہے جو اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور داسے درسے اعانت سے دریغ نہیں کرتا۔ یہی کیڑے سیاست دانوں کے ہاتھوں میں بھی ہوتی ہے جو لوں پر حکومت کرتے ہیں اور اپنی انھوں گوی اور مکتبہ عملی سے لوگوں کی انگلیوں کے تار سے بن جاتے ہیں۔ عظمت، دولت اور شہرت ان کے قدم چومتی ہے اور وہ بے مد کامیاب زندگی بسر کرتے ہیں۔

جن افراد کے ہاتھوں میں ایسی کامیابی کی لکیر نقش ہوتی ہے، وہ شعوری اور لاشعوری طور پر اپنے اقوال و افعال سے عاتشہ انتاس کو متاثر کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے نریک اور اشس اور مصالوہم ہوتے ہیں اور آگے بڑھنے کے لیے مسلسل اور ان تھک مساعی میں ملاتے ہیں۔ یوں ان کا فانی اندر لوگ کہی کچھ سکتے ہیں۔ اگرچہ وہ ایک خاص فکر و تجسس سے متبرہ لاشعور میں پری عمل پیرا ہوتے ہیں، ان کی فاعری رداعوی آزادہ روی عمن ایک پردہ ہوتی ہے۔

بشمول کا وسیلہ متھل کا میدان کھلتا ہے۔ یہ مجدد جسدے والہ ہے اور اسے کارزار حیات کتنا زیادہ نمونوں ہوگا۔ منوچ کی لکیر جب اس مقام سے نروار ہوا اور سالم، گہری اور بے عیب پستی کی غور کرتی ہوئی تیری انگلی کے تحت کی منوچ کے انھار کے علاقے میں اعتصام پذیر ہو تو یہ خاص مفہوم رکھتی ہے۔ حقیقت ایسی لکیر بڑی دشواریوں کے بعد کامیابی کے حصول کی طوط اشارہ کرتی ہے۔ بہرکیت ایسا شخص بالآخر اپنے دن بالمشورہ دیکھتا ہے (کل نری)۔

ایسی لکیر کا حامل ایسی قیمت اور کامیابی کا خود ہی مہمار ہوتا ہے۔ وہ عملی زندگی بڑی مشکل حالات میں شروع کرتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے یا مددگار سینہ تان کر میدان کار میں گمراہ ہوتا ہے اور دن رات کی خدمت شاعر اور



بجور مصائب کے باوجود اپنی راہ نکال ہی لیتا ہے۔ اس کے کردار میں عزم کی کھنکھن کی عملی اور بانٹشانی کے ایسے عناصر ہوتے ہیں کہ وہ آخر کار منزلی کامرانی پر پہنچ ہی جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ جب تک مقام مقصود تک نہیں پہنچ جاتا، سخت بے چین اور غیر مطمئن قسم کی زندگی گزارتا ہے۔ بہرکیت وہ بہت میں لڑنا چکر ہر مرحلے اور مشکل سے حوصلہ مندانه متاثر کرتا ہے، آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور اپنے میدان عمل میں دولت، عزت اور نمایاں کامیابی حاصل کر کے ہی دم لیتا ہے۔ وہ صط کا پیکا، عفتی اور مصالوہم ہوتا ہے اور گونا گونے زمانہ میں بے حد مشکلات سے گزرتا ہے، اس کے آخری ایام خوش گوار اور کامران گزرتے ہیں۔ بعض ہاتھوں میں کامیابی کی لکیر اس مختصر

انھار سے جھلکتی ہے جو پستی کی بیرونی نعمت، مانع اور دل کی لکیروں کے درمیان ہے۔ متھل کا منفی انھار کھلتا ہے۔ اس لکیر کا ایسا آقا ذکر وار کے خاص پہلو پر روشنی ڈالتا ہے (شکل خبری)۔

درحقیقت ایسی لکیر اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ صاحب خط شہرت اور دولت کے حصول کی راہ میں باعنادہ قدم نہن ہوتا ہے اور اپنی سرگرمی بے سبب کے باعث کامران ثابت ہوگا۔ گہری کاردار، جوش اور غیر معمولی مستقل مزاجی اس کے خاص اوصاف ہیں۔ اس کے باطن میں پھنکے اور صوبل تمہیں کی بڑی تڑپ ہوتی ہے۔ منزلی مقصود کی طوط وہ اس قدر حوصلہ مندانه ہوتا ہے کہ دیکھنے والے عیش عیش کرنا چکے ہیں۔ وہ مدد دولت، ناموری اور کامرانی کا تہائی کی پہنچا اور خود ہی قابلیت کے فیضان سے بالمشورہ بافراہ ہوتا ہے۔ طبیعت کی حکمی، ارادے کی پہنچا اور نگاہ کی بلندی اس کی اہم خوبیاں ہیں۔ یہ لکیر بالعموم ان افراد کے ہاتھوں میں دکھائی دیتی ہے جن کو ملک سے مسلسل رابطہ رہتا ہے۔ یہ اداکار اور اداکار، سیاست دان، میرسر ایسے لوگ کا حصہ ہے۔



(۷)

ہے اور وہ اسے عدم مصمم سے یوں کام میں لاتا ہے کہ کیٹا نے زمانہ ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ عام دگر سے ہٹ کر نئی راہ تلاش کر لیتا ہے اور افراد زمانہ اس کی بے مثال ذہنی صلاحیتوں کا دل سے اعزاز کرتے ہیں۔

جب کامیابی کی کیر وادع اور گری، دل کی کیر سے نکلے اور صاف دیکھنے کی طرح عالم پیری میں کامیابی اور کامرائی والی فراغت کی آئینہ دار ہے (شکل نمبر ۱۰)۔



(۱۰)

ایسی کیر زمین کا قوس میں عمر کے اواخر میں قلب و دماغ کی بیداری کے فیضان خاص سے ایسی صلاحیتوں کے خود و فروغ کا سرچشمہ بناتی ہے جن کی عملی سر آفرینی کے باعث غریب و بستان کامرائی اور ناموری قدم پختہ ہے۔ یہ زندگی کی شام کو تازہ بندہ و درخشاں عدم کی سرحدوں سے بلا دیتی ہے۔

بیمیں ہاتھوں میں کامیابی کی کیر قوس الحام سے خود راہ ہوتی ہے اور صاف و نمایاں تبدیلی کی سطح کو عبور کرتی ہوئی نمود کے انبار پہنچ جاتی ہے۔ یہ بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہے لیکن جب ایسی کیر پائی جائے تو یہ اعلیٰ فنی صلاحیتوں کے وجود کی نشان دہی کرتی ہے۔ اس کا مال ایسے دماغی احساس کا مالک ہوتا ہے جو باعمر لا شعوری طور پر اس کی تخلیقات میں کین و سحر اور الہامی عناصر مرکب کر دیتا ہے۔ جب طبیعت روانی پر آتی ہے تو ایسا شخص ضرور شہر پار کا غافل بن سکتا ہے۔

ایسی کیر کے ہوتے ہوئے تخیل کے تیز و دو حد سے کو بڑی مدد و اعانت میں مشغول کرنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اگر فرد اپنی تخیل بے لگام ہو جائے تو تخلیق قوتیں نمود و گری پر پائی ہیں اور سن مجروح اور تخلیق مسموم ہیں اس کا نتیجہ ہو سکتے ہیں (شکل نمبر ۱۱)۔



(۱۱)

کامیابی کی کیر بعض اوقات قسمت کی واضح کیر سے بھی آغاز کرتی ہے اور وہ اسے برصی ہوئی آہستہ کی ہوئی گرتی ہوئی نمود کے انبار کے علاقے میں پہنچ جاتی ہے۔ ایسی کیر اس امر کی آئینہ دار ہے کہ صاحب خود کی کام کا بھی پیرا اٹھا لیتا ہے اور اس کام کو دیکھ کر ذوق بناتا ہے اس میں نمایاں کامیابی حاصل کر لیتا ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

ایسا شخص زندگی میں بہت اور ثابت ثابت ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت کامیوان اور فنی شغف فنی طبع سے متعلق ہوتا ہے جو شہرت و ناموری کی طوطا ہمان کرتا ہے۔ اور تو یہ ہے کہ وہ غرض ذاتی استعمال و کاوش سے ناچار ہو کر رہتا ہے۔ اگر وہ تبادلی زندگی سے وابستہ ہو تو بھی اسے شہرت و ناموری کی تمنا نہیں سے بیٹھ نہیں دیتی اور وہ اس سلسلے میں بالشرور کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔

جب کامیابی کی کیر دماغ کی عمدہ اور گری کیر سے نکلے اور واضح اور سالم نمود کے انبار میں مار کر سرانجام ہو تو یہ بتاتی ہے کہ زمین ترقی، مالی کامیابی اور شہرت تمام تر ذہنی کاوشوں اور طبعی کاوشوں سے ہے۔ ایسا شخص اپنے عروج و ارتقا کے لیے کسی دوسرے شخص کا ممنون و احسان نہیں ہوتا بلکہ اپنی کامیابی کے لیے اپنے قواسم ذہنی کا محتاج ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔



(۱۳)

ایسی کیر کے مال کے دل میں ڈونڈے فن وادع میں نامداری و کامرائی کی نگہ انداز ہوتی ہے۔ اس کی تخلیقی استعمال و سرکاری ہوتی



(۱۱)

جس طرح کامیابی کی لکیر کا آغاز گونا گوں مقامی کا آئینہ دار ہے، عین اسی طرح اس کا اختتام بھی بہت ہی مٹی خیز ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ جہاں اس کے آغاز کا مال، روش، ساخت وغیرہ بھی انہری کھانچ پھال مندری ہے وہاں اس کی اصلی قدر و قیمت پر کھنے کے لیے خاستے پر اس کی شکل و صورت و فصاحت و گہرائی وغیرہ ہر امر کا شدت نگاہی سے دیکھنا لازمی ہے۔

جب کامیابی کی لکیر شروع کے اُبھار پر واضح ہے، مگر یہ نقش ہو تو کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ ایسی لکیر میں ایک خاص قسم کی چمک ہوتی ہے جو اس امر کی بین نشانی ہے کہ ماحولی نشان کے حق میں حیات درخشندہ مشوم ہے۔ ایسا شخص دیر یا سیر اس قابل رشک مقام پر پہنچ کر رہتا ہے جہاں اہل زمانہ اسے نمایاں دیکھ سکتے ہیں اور اس کی تدریج منزلت کا اعتراف کرتے ہیں۔

جب ریکر خستے پر پہنچ کر چھوٹے چھوٹے نمود میں تقسیم ہو کر سرانجام ہو تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ ایسا انجام ناک صورت



(۱۲)

مل کا پتا دیتا ہے اور اس کا حال بالآخر اپنی تمام تر سعی میں بے نیل ثابت ہوتا ہے۔ اس غلبہ آئندہ کا بدلہ اس کے دل و دماغ پر بہت ہی بڑا ہوتا ہے اور وہ اپنی نامرکوبیوں کو کھالے اسے کچھ کر ماتا ہے اس بنیاد کی ناکامی بڑی جہت ناک ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

ایسی لکیر کا حال اگر خوب لطیف و ظریف

سے وابستہ ہو تو یہ اس کی بنیادی کمزوریوں کا پردہ فاش کرتی ہے۔ اگرچہ اس میں صلاحیت کا فقدان نہیں ہوتا مگر اس کے کردار میں ایک خاص نوع کی پچھلیا ہٹ ہوتی ہے اور وہ استقلال کے ساتھ جدوجہد کا عادی نہیں ہوتا۔ طبیعت کی نامعنی اور عمل کی ناستواری، غرور، لاتی ہے اور وہ کوئی قابلِ قدر کام سرانجام نہیں کر پاتا۔ اپنے جہر جہات کو ادھر ادھر پکیر دیتا ہے اور ہر اس فکر یا طرزِ اُتھار کی طرف جو اس کے لیے تابندگی کا احساس پیدا کر سکے۔ جو لیتا ہے۔ جو پھیلے کر دہا ہوتا ہے اسے ترک کر دیتا ہے۔ درحقیقت اس میں قوتِ استیلا اور اختتام کا رد و فوں کی نمایاں کمی ہوتی ہے۔

کامیابی کی لکیر اپنے فطری مقامِ اختتام سے گریز کرتی ہوئی درمیانی انگلی کے نیچے واقع منہج کے اُبھار کے علاقے میں پہنچ کر انجام پانے تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ یہ طبیعت میں بدگمانی کے ایسے عنصر کے وجود کا پتا دیتی ہے جو اعتدال اور ضرورت سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے حامل کی جی صلاحیتیں مشوم ہو جاتی ہیں اور وہ باطنی سرچشمہ بدولت کو کھانے کے نقصان سے وہ فروع و تابندگی حاصل کرتا ہے۔ سوکھ کے رد جاتا ہے۔ باوصفہ کہ اپنے فروع میں کسی خاص کام کے لیے فطری صلاحیت ہوتی ہے اور وہ اس میں نمایاں کامرانی کے لائق ہوتا ہے مگر وہ اس قدر شک و دگرگی کے زیرِ نیراب ہوتا ہے کہ اسے اپنے جہر ذاتی پر اعتماد نہیں ہو پاتا۔ خود اعتمادی کا یہ فقدان سخت رساں ثابت ہوتا ہے اور وہ کچھ دیر اپنے اس کام میں کر بس میں ارتقاء کے بل بوتے پر ہوشیاری صرف کرنے کے بعد بدل ہو جاتا ہے اسے یقینی نہیں آتا کہ مناسب جدوجہد اور استقلال عمل سے منزلی مقصود تک پہنچنا مشکل نہیں اور خود فروع کے پیروہ اصل راہ سے ہٹ کر کسی فروع کے کام میں پڑ جاتا ہے۔ مگر جو اس کام کے لیے اس میں جی صلاحیت نہیں ہوتی، وہ



(۱۳)

حیات میں نمایاں اور قابل رشک مہارت و کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔
کامیابی کی کثیر گنتی پر یمن ہاتھ میں ایک واضح اور بڑے سرشارنے میں جسے



(۱۶)

ہست ریکھیا میں ترشوں کے نام سے پکارتے ہیں
یوں اہم ہوتی ہے کہ درمیانی شاخ سالم اور بے
عیب جسمی شکل کی بڑی طہرت ہوتی ہے ایک علم
شاخ چھوٹی انگلی کے نیچے واقع ہونے کے ہمارے
اساطے میں جا بجا ہے اور دوسری شاخ بے عیب
درمیانی انگلی کے تحتانی اُتھار ہے سینچو کا اُتھار
کہتے ہیں، کے علاقے میں جا کر دم لیتی ہے۔ یہ
بے حد غیر معمولی اور خاص علامت ہے اس کا
شمار درحقیقت نادر نشانوں میں ہوتا ہے (۱۷)۔

ایسا بڑا واضح سرشار فقر و غنا، ناموری، اعزاز و عظمت کا محکم نشان ہوتا ہے اس کا
مامل درحقیقت دولت مند، صاحب ثروت، بلند مقام اور غیر معمولی ہمت اور ہوتا
ہے۔ اس کی کامرانی حیات نہ تو کسی شخص کی سر ہونے ہوتی ہے اور نہ ہی حالات کی پہلدار
وہی صلاحیت، ذلتی فتن اور استعداد و ذہنی کے وسیع استعمال کا ثمر ہوتی ہے۔ وہ جہاں
ذہن درسا لے کر پیدا ہوتا ہے وہاں اپنی ساری قوتوں کو یوں برسر کار لاتا ہے کہ اس کی آئینہ
انداز روشنی مکمل طور پر پوری ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ایسے شخص کے ہاتھ میں ارتقاء و ناموری کی
حیرت انگیز صلاحیت ہوتی ہے۔ اس کی صلاحیت کا کردار کبھی بھی قابل رشک ہوتی ہے اور
یہ وجہ ہے کہ جس میدان حیات میں قدم زن ہوتا ہے اس میں جہد و جد اور استقلال و عزم
کے ساتھ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس کے کردار اور شخصیت میں بلا کا جادو ہوتا ہے اور لوگ
اسے سرگرم مل دیکھ کر شش کر اٹھتے ہیں، اندر و بیروں سے جلا جاتا ہوتا ہے اور موقع عمل کی نزاکت
کو بجا کر یوں قدم اٹھاتا ہے کہ ہر کام پر کامرانی اس کا غیر مقدم کرتی ہے۔ وہ ارباب و سرور
سے خوشگوار تعلقات محکم اس پر استوار کرتا چلا جاتا ہے اور باہر باہر مقدرت و ثروت میں

اہل کے ساتھ بیچ جاتا ہے۔ یہی نہیں وہ دوسروں کا سچا احترام کرنا مانتا ہے اور ان کی
صلاحیتوں اور کامرانیوں کی کا حق وادھی دیتا ہے، اُن سے حرفے کے گڑبگڑ سیکھتا ہے اور
حسب استطاعت ان کا ہاتھ بھی جاتا ہے۔ اور اس میں کچھ جتن نہیں کردہ ارتقاء حیات کے
ایسے ایسے نکات سے آپ سے آپ آشنا ہوتا چلا جاتا ہے کہ جن کو استعمال میں لاکر وہ اپنی
زندگی کو دوسروں کے لیے ایک روشن مثال بنا دیتا ہے۔ وہ غیر معمولی اور بے مثال شخصیت
و ذہانت کا جوہر لے کر پیدا ہوتا ہے اور اس کے درست، موزوں اور بروقت استعمال
سے زندگی کی دوز میں ہمت آگے نکل جاتا ہے۔

کامیابی کی کثیر ہست سورتج کے اُتھار پر یوں نقش ہو کر ایک واضح اور سالم قوس کی صورت
انتہا درلے اور ایک صاف جلی قوس پر تیسری انگلی کی بڑی طرف بڑے اور قوس کی دوسری
مکمل شاخ خم کھاتی ہوئی چھوٹی انگلی کے نیچے

واقعہ پر گوشت جسے میں بے ہمت کا اُتھار کہتے
ہیں میں چاہیے تو یہ نہایت ہی اہم اور
غیر معمولی نشان ہوتی ہے، سبب حد و ثواب و نادر
نکاح دیکھنے میں آتی ہے اور بلاشبہ غیر معمولی عنصر
حیات کا پتا دیتی ہے (مشکل خبر)۔



(۱۷)

درحقیقت ایسی بے عیب قوس فنا
کامیابی کی کثیر آرٹ اور سائنس کے استاد کی
آئینہ دار ہے اور اس کا مامل خونِ طہرت کا ماہر
مستقیم عجیب اور اسی نوعیت کا بے مثال انسان ہو سکتا ہے۔ وہ فنِ تعمیر کا بھی ماہر ہو سکتا
ہے۔ ایسا شخص جہاں حکمت فنی کا کائنات دان اور ماہر کارکن ہوتا ہے وہاں اپنے آرٹ، فن،
انداز کی شوقی قدر و قیمت سے بھی کامل طور پر آگاہ ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ ہر مہر کمال
فن کا حلی طلبہ گار ہوتا ہے بلکہ اس سے قومی و اعتبار سے کا حق وادھی اور بے مثال آرٹسٹ مانا جاتا ہے
کا بھی حامی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہر مہر نامور اور بے مثال آرٹسٹ مانا جاتا ہے

بلکہ دولت مند اور صاحبِ محنت بھی ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا علم اتنا داز ہوتا ہے اور اس کے عملی استعمال میں تاجرانہ مہارت بھی شامل ہوتی ہے۔
 کامیابی کی لکیر اگر کسی اور واضح جھلی کو چھو کر جاتی ہو تو تیسری انگلی کے تحتانی انجھار کے علاقے میں جا کر اختتام پزیر ہو کر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بال ٹنڈا کے لیکن واضح خطوط اسے قطع کر دیتا ہے۔ یہ وہی لکیر کامیابی کی لکیر ہرادی دکھائی دیتی ہے یا اس سے کہیں موٹے اور گہرے ہوں تو یہ خاص نشانیں ہیں اور ان کا فائر نظر سے دیکھنا ضروری ہے۔ ایسے بال متقاطع خطوط درمیتت یہ بتاتے ہیں کہ مصروفی اور زکو کی راہ میں کافی بڑی رکاوٹیں آئیں گی مگر بالآخر صاحبِ نشانات اپنی منزل مقصود پہنچ کر ہی دم لے گا۔ ایسے شخص کے کردار میں ماضیاتی محنت اور عزم کی نشانییں ہوتی ہیں (شکل نمبر ۱۸)۔



(۱۸)

لیں بال ٹنڈا پڑی گئی اس امر کی شاہد ہے کہ دشمنی، محنت اور حسد اس کی کامیابی کی راہ میں اس زمانے میں کہ جب یہ واقع ہو کر کاوٹ پیدا کرنے کا باعث ہوگی۔ گروہ اپنی محنت و محنت عملی اور اشتغال سے آگے نکل جائے گا۔ اسے دشواری کا احساس تو ہو گا مگر وہ اس سے دوڑ گھبرائے گا اور درجہ بڑھے گا بلکہ اس کے اسناد کے لیے عملی تدابیر برآمد کئے گا۔

ایسی بال متقاطع خطوط کے حامل کو اپنے کام کے حامل اور اس سے وابستہ افراد کو غور سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ وہ لوگ جن کے کام کے پہلے میں اسے دن بھر سابقہ پڑتا ہے اور جو کسی دوسری وجہ سے اس کی محنت پر مائل ہو جاتے ہیں، اسے ان کے مزاج، خواہشات اور حالات کے بارے میں اپنی طرح فکر و مطالعہ کرنا چاہیے۔ یہی نہیں اسے اس بات کا بھی فائر نظر سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ اس کی اپنی ذات میں وہ کن

سے عناصر ہیں جو محنت یا حسد یا جھلیوں کو دوسروں میں اٹھانے کا باعث ہوتے ہیں۔ اگر وہ ایسا کرنے کا تو باقیین اسے اپنے کردار اور اس کے رد عمل کے اثرات کا اندازہ ہو سکے گا اور کوئی وجہ نہیں کردہ اپنی ذات میں ان عناصر کی اصلاح نہ کر سکے جو اس کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ کا سبب بن سکتے ہیں۔

اگر ایسا شخص ملازمت پر مشر ہو تو بالعموم یہ دیکھا گیا ہے کہ اس کا کام اعلیٰ اس سے ناخوش رہتا ہے۔ یا کوئی شریک کار اس کا منافعت ہوتا ہے۔ اگر وہ تجارت سے متعلق ہو تو کسی دوسری معاملے میں جھگڑا یا رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ الغرض وہ کسی بھی شہرہ حیات میں محنت کا ہوا سے کامیابی کی راہ میں بڑی بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ باقی ہر ایسا شخص ذاتی صلاحیت، مستقل مزاجی اور محنت عملی کے بل بوتے پر عرصہ کار میں سے ہم کار ہو کر رہی رہتا ہے۔

اس کے برعکس اگر متقاطع خطوط گہرے واضح ہوں اور ہر خط کامیابی کی لکیر پر مادی دکھائی دے تو اسے نشانے میں کہ جب وہ پایا جاتا ہے، زندگی میں اور کامیابی کی راہ میں سخت مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ سخت وارثوں سے سابقہ پڑتا ہے اور رنج و اہم مالی نقصان اور رسوا کی خرابی کے باعث کڑے حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اگر ایسے خطوط ایک ہی ہاتھ میں ہوں تو ان کوں کے مصیبت عمل جاتی ہے، اوبار کے کھوم کے باوجود مالی نشانات منزل مقصود تک پہنچ ہی جاتا ہے اور کار میں محنت اور جالیں دل دشواریوں کے بعد حاصل ہو جاتی ہے۔



(۱۸)

ایک واضح اور سالم کامیابی کی لکیر کی بجائے بعض لائنوں میں ٹورس کے انجھار کے علاقے میں کوئی جھلی بڑی ٹیڑھی یا قلم دار لکیر نقش ہوتی ہیں اس کا ہونا اچھی علامت نہیں (شکل نمبر ۱۹)۔ ایسی ٹیڑھی لکیروں کا دھڑاس اور ہر

جبراً اور اس کے مستقبل کے بارے میں غیر معمولی اُمیدیں قائم ہونے لگیں، یکایک اس کی ذہانت کا چلنا بچھ گیا۔ عمر کے جس حصے میں اس کی کامیابی کی لکیر یکایک ختم ہو جاتی ہے اس کے آگے بجز اتھاہ اندھیرے کے کچھ نظر ہی نہیں آتا۔

درحقیقت ایسا شخص استعدادِ داخلی اور کامرانی کے حقیقی جہروں سے بہرہ خاص لے کر پیدا ہوتا ہے مگر زندگی میں کسی خاص مرحلے پر پہنچ کر کسی ایسی خرابی، بیماری یا حادثات کا شکار ہو جاتا ہے کہ یکایک ہر نصیرت کو دبا دبا ہے۔ اگر ایسی لکیریں چھٹی عمر کے شخص کے چہرے پر دیکھی جائے تو اس کی صحت، حالات، جذباتی رجحان ایسے امور کا بالاستیاب و ملاحظہ ہے مدد ضروری ہے۔ ممکن ہے کہ بروقت اس میں وہ صلاحیت پیدا کی جائے کہ بخوبی ممکن حالات کے شکنجے میں پھنسنے لگے، ممکنہ عملی سے اس مرحلے سے آگے نکل جائے۔

کامیابی کی لکیر مستقبل میں ختم ہونے کی بجائے اگر آگے بڑھ کر دماغ کی لکیر سے ٹکرائے اور وہیں ٹک جائے تو اس صورت پر غور کرنے والے سے غور و فکر کی مستقامی ہے (رنگ نمبر ۱۲)۔

ایسا شخص بلا کی ذہانت اور تخلیقی صلاحیت کا مالک ہوتا ہے۔ اس کی تابشِ فکر ایسے انوکھے راستے نکال سکتی ہے کہ جن پر عمل کر دہ دشمن روزگار بن سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا شخص ناموسری اور حصولِ مزاوی راہ میں اپنے



طبی جہروں کو غلط طریقے سے استعمال کرتا ہے اور عملت پسندی اور عاقبتِ ناپائیداری کے باعث باہک کے گروہ میں گر جاتا ہے۔ اس میں قوتِ امتیاز کم رہتی ہے اور وہ موقعِ عمل کی فراہم کا صحیح اندازہ بھی نہیں کر پاتا۔ وہ اپنی دھن میں گردشِ پیش سے بے پروا آگے بڑھنے کی فکر کم کرتا ہے اور چونکہ دیدہ و نگاہ رکھتے ہوئے بھی تنگ نظری اور غور سے کام لیتا دیتا ہے، اپنے باطن پر غور بھی کھما کر ہی مالا لیتا ہے۔

وال ہے کہ کامیابی نشان کو آرٹ اور فنِ لطیفہ سے طبی شغف ہے مگر عزم و استقلال کی نمایاں کمی بھی ہے۔ درحقیقت ان کا معاملہ آرٹ کے مختلف شعبوں یا شاخوں میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے اور چونکہ وہ طبی صلاحیتوں اور ذہنی قوتوں کو باہم ربا ہے کسی ایک صنف یا شاخ پر انہماک کا مل سے اپنی توجہ مرکوز نہیں کر پاتا۔ نتیجہ یہ کہ اپنی کامیابی سے ہم کنار نہیں ہو سکتا۔ حقِ قریب ہے کہ ایسا شخص کا دوبار حیات کے کسی بھی شعبے سے متعلق ہوا کوشش ایسے وقت کا مل میں ایک وقت پر بار بار دہرنا ہے جو اس کے ذاتی مفاد کے سراسر منافی ہوتے ہیں۔ ایسا شخص اپنے کم اندیش رویہ، غلط طریقہ کار اور ایک ہی وقت میں مختلف امور میں بول بچھی اور ملکی کارکردگی کے باعث سلا دکھ اٹھا جاتا ہے اور بالآخر کسی بھی معاملے میں کامیابی کا مل ترقی نہیں کر سکتا۔ ایسے شخص میں صلاحیت کا فقدان نہیں ہوتا مگر وہ معنی کا حقدار کامل ترقی نہیں کر سکتا۔

غرضی اور کم اندیشی کے باعث بہت منزل مقصود پر پہنچ جانا چاہتا ہے۔ جب ایک کام ہے اسے من کامیاب اور ملکی ہو پانی کو کسی دوسری بات میں دیکھی لینا شروع کر دیتا ہے، یہ نکل اور غیر مستقل مزاجی اس کے حق میں بہت بُری ثابت ہوتی ہے۔ اسے اپنے کردار کی اس گورڈ پر تاق پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو ہی وہ انہماک اور دل میں سے کسی ایک کام میں مصروف ہوگا، بہت ترقی کر سکتا ہے اور اپنے مقصد حیات میں کامرانی کے سامنے کو زیادہ اہلکار کر سکتا ہے۔



بعض شعبوں میں کامیابی کی لکیر بالکل واضح دکھائی کی بالائی لکیر کے قریب ہی سے شروع ہو جاتی ہے مگر مستقبل کے وسط میں پہنچ کر یکایک ختم ہو جاتی ہے (رنگ نمبر ۱۳)۔

ایسی لکیر بتاتی ہے کہ اوائلِ حیات اور کام کا کج کے ابتدائی دور میں صاحبِ نشان نے تابشِ فکر و ذہانت اور ارتقا کی نمایاں خصوصیتوں سے نااہل رنگِ غفلت حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی، اگرچہ وہ شاہراہِ کامرانی پر گامزن

ایسے نشان کے ہوتے ہوئے لازم ہے کہ صاحب علامت اپنے کردار و طریقہ کار اور معمولات حیات کا نہایت ذہن نگاہی سے جائز لے، اپنی خواہشوں کی پڑتال کرے، ان کے رد و عمل پر غور و فکر سے کام لے اور اسباب نظر اور بزرگوں کی طاعت اپنی کوتاہیوں کے باوجود میں مفساد و رجحان کرے۔ یہ یقینی ہے کہ اس کا نقطہ نظر اور طریقہ کار بہرہ و موسم ہوں گے ورنہ وہ بلا کی مصالحت رکھتے ہوئے کیونکر نفع ادا ہو سکتا ہے؟ وہ اپنی مصلحت میں بہت ہی گمراہی کا شوق دیتا ہے۔ اس کی رفتار ترقی بھی قابلِ راد ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ یکا یک سنت و عبادت کی اور ہلاکت سے دوچار ہو جاتا ہے۔

یہ قسمی امکان ہے کہ اگر اسے اپنی بنیادی کمزوری اور اس کے اثرات بد کا شرح مل جائے تو اس کی ناسوری کی آندھ اور کامرانی کی تباہی سے اسے راستے پر گامزن ہونے میں مدد ملے گی۔ وہ ناکام زندگی بسر کرنے کے قابل نہیں ہوتا مگر وہ راست پر چل کر ہی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔

کامیابی کی گہرے معنی ہستی میں ساری تیشیلی کی سطح کو سالم اور بے عیب عبور کرتی چلی

جاتی ہے گردن کی گہرے مشعل ہوتے ہی یکایک ختم ہو جاتی ہے (شکل نمبر ۴۲)۔ اس کا حال بے حد ناہیاں و غمناقی جو ہرے کے پیدا ہوتا ہے۔ وہ منزل مقصود کی طرف بے حد جھپٹے اور ذوق و شوق کے ساتھ بڑھتا ہے اور بڑی حد تک ابتداء حیات ہی سے ایسے آثار اس کے کردار سے ہریدہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں جو اس کے آئنے والے زمانہ شروع و زماہوری کے خلاف ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے جذبہ دانا و دل میں ایک



۴۲

خاص نوع کی جذبات پذیری ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ مصلحت کی طرف لیے تیار ہوتا ہے اور مصلحت کی بڑھاد وادیں میں داخل ہوتے ہی اچھ کر رہ جاتا ہے۔ وہ اپنی طبیعت اور غیر فانی صلاحیتوں کو

لگا دوں میں الجھا دیتا ہے۔ اس کا جذباتی رویہ ناقص، بے ربط اور محض لذت کام و دہن تک ہی محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ عیش و نشاط کی سرسری رفتیں اور لے اس کے جوہر فانی پر عادی ہو جاتے ہیں اور اسے اپنے وقار و صلاحیت، شرم و حیا، عزت نفس کی کسی بھی بات کا پاس نہیں رہتا۔ اس دلدل سے وہ نکل بھی نہیں سکتا اور بالآخر وہ نجات کی گمشدگی بھی بے سودی خیال کرتا ہے کیونکہ وہ عیش و طمع کا ماحول غلام بن کر رہ جاتا ہے۔

ایسے شخص کی نفسیات کا مطالعہ بڑا ہی حیرت انگیز ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر اسے منہی مصلحت کا کوئی ایسا فرد اپنا لے جو اس کے جوہر ہی کی غلوا د اور لافانی امکانات کو بھوکے اور ان کے اُبھارنے میں پیدا اور خلوص سے کام لے سکے تو دنیا کے لیے اس کی سماجی بڑی روشن مثال ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس کا قلب مضطرب و رعبیت جذبات و تعلیمات کے ساتھ تاج کائناتی ہوتا ہے اور اگر اسے یہ معاملہ ہو سکے تو وہ بے مثال شاعر و موزا و ادیب و تاجا و دیب و دان علمت ہو سکتا ہے۔ بعضی باتوں میں کامیابی کی لکیر صریح و سالم شروع ہوتی ہے اور تھوڑی دیر میں کفرائے ہر جاتی اور پھر کچھ وقفے کے بعد مٹا دیا ہو جاتی ہے، اور اسی طرح خاہر و غائب ہوتی ہوتی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے (شکل نمبر ۴۳)۔

ایسی لکیر اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ زمانہ عہد میں اس کا حال غیر معمولی اور نمایاں کامیابی کے دور سے گزرتا ہے اور اپنے حلقہ میں خوب چمکتا ہے۔ چوٹی پر لکیر غائب ہو جاتی ہے، وہ توجہ کشائی میں ڈوب جاتا ہے۔ لوگ اسے بخوبی جانتے ہیں اور وہ بڑی و شمار میں کے دور سے گزرتا ہے۔ پھر وہ اپنی صلاحیتوں کو جانفشانی سے بروئے کار لاتا ہے اور اچھے کارناموں سے اپنا نام روشن کرتا ہے۔ اسی طرح وہ اچھے سے



۴۳

دور سے گزرتا چلا جاتا ہے۔ اگر ایسی لکیر اختتام پر گہری اور تباہی ختم ہو کر بالآخر اس کا حال

اور عدم توجہی کے باعث جہر ذاتی صبح نتائج پیدا کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ ایسا عشق کبھی کافی توجہ سے سسل کام نہیں کرتا اور حیرت یہ ہے کہ بار جو دیکر اسے اونچے نیچے سے تکرار سہاوت پڑتا ہے مگر وہ کابندہ کسی بھی لمحے جیتیت خاطر کے ساتھ بیچ کر غور نہیں کرتا کہ آخر اس کی زندگی افراط و تفریط سے مترا کیوں نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسے اپنے مزاج کے تنوں اور متعذیب کا پورا پورا احساں نہیں ہو جاتا۔



(۲۹)

کامیابی کی لکیر میں جہر سے کاشان دکھائی دے تو بچہ اعتیاد کی ضرورت ہے۔ ایسی علامت محسوس ہے۔ درحقیقت یہ بدنامی اور مالی نقصان کی حکم نشانی ہے۔ غم کے جس بچے میں ایسا جہر نظر آئے اس دور میں مالی نشان جنس خفایت کے کسی ایسے فرد سے رابطہ قائم کر لیتا ہے جبکہ مدد دہانی اور منتفعان کا باعث ثابت ہوتا ہے۔ وہ اباب خاندان اور غم خیزوں کے علاوہ گروہ پیش میں بھی بہت حسرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ قربان، ذلت، و حزن دولت کی برادری بھی اس کے شریک حال ہوتے ہیں اور باوجودیکہ ہر طرف سے اسے نصرت و حمایت کی جاتی ہے، اس کے ہوش شکستہ نہیں آتے۔ درحقیقت وہ ایسی مہمی آئین میں پھنس جاتا ہے کہ اس کی حسرت ماری جاتی ہے کہ وہ



(۲۹)

میں بھی عدم توجہی اور بدنامی کے باعث اسے خسارے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (شکل نمبر ۲۹)۔

کامیابی کی لکیر کو اگر کوئی واضح خط کاٹے تو اس زمانے میں خاص اعتیاد کی ضرورت ہے۔ زندگی کے اس دور میں ایسا عشق اپنی غیر معمولی صلاحیت سے بہت چمک رہا ہوتا ہے مگر شور و یالا شوری طور پر وہ کسی ہم پیشہ نفس کے دل میں حسد یا رشک کی آگ روشن کر دیتا ہے جس کا تیرا پتھا نہیں ہوتا۔ حاسد مل کر اس کی حیثیت، شخصیت یا کام پر جارمانہ حملہ کر دیتا ہے۔ اگر یہ خط ہلکا اور پتلا ہو تو وہ وار کو



(۲۸)

پاکدستی سے بے اثر کر دیتا ہے۔ اس کے برعکس اگر خط گہرا اور حاوی ہو تو نقصان کا بڑا اندیشہ ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۸)۔

ایسے خطوط کے ہوتے ہوئے ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں جن سے دوسروں کی خودی کو آہنیت ہو سکے۔ دیوں ایسے کامران افراد یا عموم عین خود نمائش کے علوی ہوتے ہیں اور ان کے کردار و شخصیت میں اثر انگیز عناصر سدا سرگرم کار رہتے ہیں۔ وہ دوسروں کو کم ہی خاطر میں لاتے ہیں۔



(۲۹)

بعض اہل حق میں کامیابی کی لکیر اپنی نظری روش پر جا رہی ہوتی ہے اور دماغ کی گیسر سے ایک واضح شاخ نمودار ہو کر تم کھاتی ہوئی لکیر کو کامیابی کی لکیر میں مدغم ہو جاتی ہے (شکل نمبر ۲۹)۔ یہ بے حد خوشگوار اور مسعد علامت ہے۔ حامل نشان ذہنی صلاحیت سے

کے ہوتے یہ جان لینا ضروری ہے کہ حامل نشان بڑی شکلوں اور مسلسل مالی مراحل سے دوچار ہوتا رہتا ہے اور اگرچہ اسے معمولی زر کی آمدید ہوتی ہے مگر اس کے آنے میں بڑی دیر لگتی ہے۔ بہر حال اس کے بعد وہ بڑے آرام اور وقار سے زندگی گزارتا ہے۔ اس کی مالی حیثیت تنگم بنیادوں پر قائم ہو جاتی ہے اور معاشرے میں اس کا وقار بھی یکایک کم ہو جاتا ہے۔

کامیابی کی کیکر بتلی میں واضح نقش ہو اور شکر کے اُجھار سے ایک کیکر نمودار ہو اور آگے بڑھتی ہوئی کامیابی کی کیکر کو کاٹ ڈالے تو واقعی علامت نہیں۔ جس مقام پر یہ واضح ہو اس نقطے میں صاحب نشان کو مالی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے اور اس کا باعث کوئی قریبی عزیز یا اہل خانہ ہوتا ہے۔ چرچاں کر چھ کر ایسا کرتا ہے۔ اس نقصان میں مساندت کا پہلو بھی ہوتا ہے۔ مالی نقصان کا صدر تو ایک طرف، دلی دکھ اس قدر ہوتا ہے کہ برسوں اس کا احساس پریشان کرنا رہتا ہے (شکل نمبر ۳۲)۔



(۳۲)



(۳۲)



(۳۲)

حیثیت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ بالعموم اسے شدید ذمیوری نقصان ہوتا ہے جس سے وہ بدقول نہیں بن سکتا۔ مگر خود کردہ لاعلاجی سے نیست والا معاملہ ہوتا ہے۔

کامیابی کی کیکر اگر گھٹ دست میں لگری اور واضح نقش ہو اور شکر کے اُجھار یعنی وہ بزرگوں سے جو انگوٹھے کے نیچے واقع ہے اور زندگی کی لکیریں کا کام لگاتی ہے، سے ایک سالم کیکر نمودار ہو اور اوپر کی طرف خم کھاتی ہوئی بڑھ کر کامیابی کی لکیر میں داخل ہو جائے تو یہ دلچسپ نوم کی علامت ہے (شکل نمبر ۳۱)۔



(۳۱)

شکر کا اُجھار خاندان اور اقارب و پیروں سے وابستہ ہے جب ایسا کامیابی کی لکیر میں جھک کر نشان ہو ملنے تو یہ بتاتی ہے کہ جس زمانے میں یہ کامیابی کی لکیر سے شکر ہوتی ہے، اس وقت مالی نشان کو ارباب خاندان سے دولت ملتی ہے۔ یہ دیر بھی ہو سکتی ہے اور طبعی بھی۔ ایسا کیکر

بعض ماحول میں شکر کے اُجھار سے ایک کیکر نکلتی ہے اور زندگی کی لکیر سے اوپر جاتے والی ایک شاخ کو قطع کرتی ہوئی، بتلی میں بڑھتی چلی جاتی ہے اور کامیابی کی لکیر میں داخل ہو جاتی ہے (شکل نمبر ۳۳)۔ نشانات کا ایسا وقوع بتاتا ہے کہ ارباب خاندان سے

مقدور بازی ہوگی اور بگڑا اور نادبست بھلی کہنے کا۔ طرفین میں مساندت کے جذبات مشتعل ہو جاتے ہیں۔ بگ بھلائی بھی ہوتی ہے اور دلی زحمت بھی۔ بلاخر بڑی جانفشانی اور دھڑ دھوپ کے بعد حامل نشان مقدوریت لیتا ہے اور اس بریت کے نتیجے میں اسے کافی مالی فائدہ بھی ہوتا ہے۔
اگر ایسی شکر کے انبار سے نکلے تو لیکر کامیابی کی کیلیں دھم دھم کرنے کی بجائے اسے کاٹ ڈالے تو اس کا حال مقدور بھی بدلتا ہے اور مالی نقصان بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔
نیز بڑی بدنامی ہوتی ہے۔ (شکل نمبر ۳۲)۔



(۳۵)



(۳۳)

کامیابی کی لکیر اگر واضح اپنی روش پر قائم ہو، قیمت کی لکیر بھی اچھی گہری نقش ہو اور ایک سالہ شاخ کامیابی کی لکیر سے نکل کر اسے متصل کر دے تو یہ خاص معنی اپنے اندر رکھتی ہے۔ ایسی شکل لکیر کے ہوتے ہوئے حامل نشان کسی دوسرے شخص کے ساتھ کاروباری شرکت کر لیتا ہے اور شرکت مددگار بنتا ہوتی ہے، باہر مددگار مبالغہ جوتا ہے اور جن تعلقات کی بنیاد پر لگائی ہے وہ نہایت خوشگوار طریقے سے رہتے ہیں شکر کو کامیابی میں خلاص، باہر مددگار مساندت اور محنت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جاتے اور اعتماد کے ساتھ کام میں ذریعہ دار اتفاق کے پہلو کھلے چلے آتے ہیں۔ ایسے افراد میں ایک خاص نوع کا قوی رابطہ پیدا ہو جاتا ہے جو دونوں خاندانوں

میں اچھے مراسم اور تعلقات کا باعث بن جاتا ہے (شکل نمبر ۳۴)۔
اگر کامیابی کی لکیر کی شاخ بڑھ کر قیمت کی لکیر کو کاٹ ڈالے تو یہ بتاتی ہے کہ اگرچہ کاروباری شرکت بڑی آمدنیوں کے ساتھ شروع ہوگی مگر مالی نشان کے حق میں سخت نقصان کا سبب ثابت ہوگی۔ وہ ضرورت مالی نقصان سے دوچار ہوگا بلکہ بڑی مددگار اس کی خود اعتمادی کو بھی کاری صدمہ پہنچے گا۔ ایسی نشانی کے ہوتے ہوئے بھی شرکت کار کا نام نہیں لینا چاہیے ورنہ مصیبت مولے لی جائے گی اور بجز ندامت اور نقصان کے کچھ حاصل نہیں ہوگا (شکل نمبر ۳۶)۔

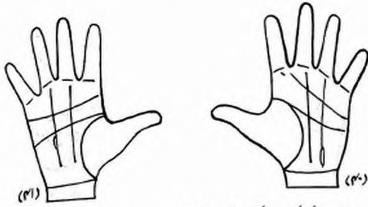


(۳۴)



(۳۶)

کامیابی کی لکیر بعض باتوں میں جوں ہی دلی کی لکیر سے آگے بڑھتی ہے، اس میں شادی کی ایک واضح لکیر گھوم کر مدغم ہو جاتی ہے۔ وہاں سے وہ ایک واضح لکیر کی صورت میں خروج کے احوال میں باہر پہنچتی ہے (شکل نمبر ۳۷)۔ یہ برکت ہی محنت آدر اور اچھی طاقت ہے حامل نشان ایسی شادی کرتا ہے کہ یکایک وہ سر بلند ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کی ازدواجی زندگی خوشگوار سے بھرپور ہوتی ہے۔ اسے مال و دولت بھی حاصل ہوتا ہے اور ذریعہ و تدار اور مشاشرے میں بڑی منزلت بھی۔
اگر کامیابی کی لکیر نمایاں اور گہری نقش ہو مگر شادی کی لکیر نیچے جھک کر اسے قطع



کامیابی کی نگہ میں اگر اس کی روش کے دوران بتیلی میں ایک واضح جزیرے کا نشان پایا جائے تو یہ سن نشان نہیں ہے۔ جس عمر میں ایسی علامت پائی جائے، حامل نشان کسی قابلِ علامت معاشرے میں اُلجھا جاتا ہے (شکل نمبر ۳۱)۔ ایسا جزیرہ مالی نقصان اور مالی بدنامی کا بھی پتا دیتا ہے جو مدتوں تک زندگی میں گھٹاؤنے اثرات چھوڑ جاتا ہے۔ لوگ ایسے شخص کو بدعقیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس سے میل ملاپ، کاروبار وغیرہ سے گریز کرتے ہیں۔ وہ اسے نہ تو اپنے گھر میں آنے دیتے ہیں اور نہ ہی عزیزوں کو اس سے ملنے ملانے دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف بدنام ہو جاتا ہے بلکہ معاشرے میں اس کی ساکھ بھی نہیں رہتی۔



اگر جزیرے کا سالم نشان کامیابی کی نگہ کے خاتمے پر واقع ہو تو انجامِ عبت نامک ہوتا ہے۔ ایسا سن آخری ایامِ زیست سخت بدنامی اور تلکیت میں گزارا کرتا ہے۔ نہ تو اسے لوگ پوچھتے ہیں اور نہ ہی اس کا کسی نوع کا احترام کرتے ہیں۔ علامتِ عبت ہی پختگی کرتے ہیں (شکل نمبر ۳۲)۔



کرے اور کامیابی کی نگہ میں ختم ہو جائے تو یہ بے حد محنت کی علامت ہے (شکل نمبر ۳۹)۔ یہ طبیعی کی شدید حالت کا پتا دیتی ہے۔ حامل نشان ایک ایسے شخص سے شادی کرتا ہے جو نہایت غلط ثابت ہوتا ہے۔ زمین میں قلعی کوئی مماش بات نہیں ہوتی اور شریکِ حیات اس قابل نہیں بن سکتا کہ ساتھ ایک دن بھی پین یا پیار سے سیر ہو سکے۔ بدنامی، باطنی غمناکی، محنت اس کی زندگی کو تار یک بنادیتے ہیں اور اسے ذہن و جسمت نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ساکھ جاتی رہتی ہے اور دُشوری ذلت ایسی ہوتی ہے کہ کبھی وہ کبھی سر اٹھا سکتا ہے اور لیل و نہار تلکیت اور مایوسی میں گزار دیتا ہے۔ اگر یہ تعلیق شادی کا نہ ہو تو معاشرے کی صورت میں گھومنا پڑتا ہے، اور اس کا کہیں زیادہ بلا نہ ہوتا ہے۔ بدنامی، مالی نقصان اور دُشوری ساکھ کی خرابی بھی انھوں سے غمزدگی میں دیکھیں دیتے ہیں۔ کامیابی کی نگہ واضح اور سالم ہو اور شادی کی نگہ پتھے کی جانب جاتے ہوئے اسے قطع کرے تو یہ بھی محض نشان ہے اور محنت کا مسلسل تعلق ازدواجی کا پتا دیتی ہے۔ ایسی شادی سے حامل نشان کا رنج و گھٹ جاتا ہے اور مالی نقصان نظر سے اسے مشکلات میں زندگی گزارنا پڑتی ہے (شکل نمبر ۳۸)۔

کامیابی کی نگہ اگر ایک صاف اور واضح جزیرے کی شکل سے نمودار ہو کر بتیلی کی سطح کو عبور کرے تو یہ ایک خاص امر کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایسا شخص شاربِ اہلِ کارانی بڑا ایک معاشرے کے توسط سے قدم زن ہوتا ہے۔ گویا اس کی کامیابی کا آغاز گناہ و محنت کا مرکبوں بنت ہوتا ہے (شکل نمبر ۴۰)۔

بعض ہاتھوں میں دل کی لکیر سے کچھ
اوپر کاسیائی کی لکیر میں ایک سالم جبرے کا
نشان پایا جاتا ہے۔ جبرے کے اختتام
کاسیائی کی لکیر گری اور واضح اوپر برہمنی ہے
اور یہ غیر معمولی مفہوم رکھتی ہے۔ اس کا حامل
بہنس کی حالت کے کسی شخص سے مشتاق میں مبتلا
ہو جاتا ہے۔ اس ریلو سنائی سے اسے دلی تسلی
غیب ہوتی ہے، مجرب اس کی شہرت کی
آرزو کی تشکیل کی راہ میں بڑی معاونت کرتا
ہے اور فی الحقیقت وہ شہرت اور کامرانی سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ ایسا مشتاق باہم نہادی



(۳۲)

کی صورت میں اہم پاتا ہے (شکل نمبر ۳۲)۔
کاسیائی کی لکیر گزرنے والے جبرے جیسے تیرج کے دانے، تو یہ قطعی اچھی صورت نہیں ہے

اس کا مالی شہرت اور دولت کے لیے کوشش
تو کرتا ہے مگر اسے ناموری حاصل ہو سکتی ہے
اور وہ دولت مند بن سکتا ہے۔ وہ عمر بھر
حصول کامرانی کی راہ میں گھومتا ہے اور آخر کار
بے یل ملام ہی رہتا ہے۔ ایسے شخص کے
گردار میں جیت خاطر سے کام کرنے کی صلاحیت
منفرد ہوتی ہے اور وہ گویا دم لے لے کر
آگے بڑھنے کی کسی کڑتا ہے۔ اس کی کارکردگی



(۳۳)

ایک طرح کا احتمال ہوتا ہے اور اس کی جستجو
میں وہ انہاد اور شدت نہیں ہوتی جتنی کاسیائی کے لیے ضروری عناصر ہیں (شکل نمبر ۳۳)
کاسیائی کی لکیر میں اگر واضح ستارے کا نشان پایا جائے مگر لکیر کے آخری

تو یہ بتاتا ہے حامل نشان کسی مادے یا آفت میں مبتلا ہوگا اور مکمل تباہی کا ایک ایک خطرہ
پیدا ہو جائے مگر ابتداء و نصیبیت کے فزائد حالات اپنا نیک بدل جائیں گے اور کوئی
نہایت ہی سخت اور واقعہ نہیں شور پذیر ہوگا کہ وہ باہر اور کاسیاب اور شرف ہوگا (شکل نمبر ۳۵)۔



(۳۴)



(۳۵)

اگر کاسیائی کی لکیر ستارے کے نشان میں پہنچ کر ایک ایک ختم ہو جائے تو یہ بے مددغوش
نشان ہے۔ ایسا شخص کسی آفت میں اپنا نیک گھر جانے گا اور قطعاً تباہ ہو جائے گا۔ یہ مادہ تباہی
ہو سکتا ہے اور کوئی ایسی آفت آسانی بھی جس کا
ملاوا حالات سے ہے (شکل نمبر ۳۶)۔



(۳۶)

کاسیائی کی لکیر پر اگر کیں واضح مستطیل یا
چکر کا نشان دکھائی دے تو اس زمانہ میں جس میں
برہمنی پائی جائے، بڑی بیدار فوری اور بخشنی
کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے شخص کی عزت و آبرو پر
کوئی کوئی ٹھک حملہ کرتا ہے اور شہرت و ازادی سے
وہ بالکل ہٹ جاتا ہے۔ مگر اس میں اس کی تدبیر و
محنت کی کوئی کمی نہ ہوتی ہے (شکل نمبر ۳۷)۔

ایسی علامت کے ہوتے جوئے نقصان عظیم کا خطرو بھی ہوتا ہے مگر قسمت یادری کرتی ہے اور اس کا حامل ایسی پاکدستی سے معاملے کو سنبھال لیتا ہے کہ رسیدہ بود بلا سے وئے بیکزشت۔ اس کا دل یا خدو رمل جاتا ہے اور مدتوں اس کی یاد اسے ہراساں کر سکتی ہے۔



(۳۸)



(۳۹)

کامیابی کی نگاہ سے متعلق چرخی کا نشان بھی پایا جاتا ہے اگر یہ نگاہ کی میں روش پر دکھائی دے تو اچھی علامت نہیں ہے۔ اس کے حامل کا یکایک کسی حادثے یا ایسے واقعے سے سابقہ پڑتا ہے جس سے مالی نقصان اور بدنامی سے بھارتی معاملی ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۸)۔ اگر چرخی کا نشان عمدہ اور گہری کامیابی کی نگاہ سے اس طرح متعلق ہو کہ وہ دوسری انگلی کے نیچے واقع نیچر کے اٹھار کی طرف ہو تو یہ غیر معمولی منوم رکھتا ہے۔ ایسا شخص غلٹیاں پاک طینت ہوتا ہے اور اس کی زندگی اور کردار میں پاک دائمی اور پاک بازی کے نمایاں عنصر ہوتے ہیں۔ اسے دیکھو مگر نیک کاموں اور خداتری ایسے امور سے ملی رغبت ہوتی ہے۔ اس کی پاکیزگی و عظمت بڑی اثر انگیز ہوتی ہے اور لوگ اس کی طوٹ متقلد و حیرت کئے ہیں، اس میں ایک نوع کی تسخیر قلب کی خاصیت ہوتی ہے (شکل نمبر ۳۹)۔

اگر چرخی کا نشان چھوٹی انگلی کی جانب پیر کے اٹھار کے قریب کامیابی کی نگاہ سے متعلق ہو تو یہ اچھی علامت نہیں۔ حامل نشان کامیابی کی توجہ میں کوئی شے کے باعث

ہی ثابت ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ آرٹ اور تخلیق فن کا دلدادہ ہوتا ہے اور اپنے مشاغل میں کافی انہماک سے کام لیتا ہے۔ بایں ہر اسے دنیوی کامیابی و دمن دولت اور ناموری کی آرزو بھی ہوتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس میں کاروباری صلاحیت کا فقدان ہوتا ہے اور اس کی برتباطی تدریس یا کاروباری منصوبہ نگاہیں ناقص ہوتا ہے کہ اس کا انجام محض تفسیع اوقات ہی ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو لازم ہے کہ وہ اپنے فطری



(۵۰)

جوہر کو اُجاگر کرے اور اپنی تعلیمات میں مددت اور محکم عناصر کو پائے تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے، اور کاروباری معاملات کو کسی ایسے ہوش مند شخص کے سپرد کر دے جو اس کی صحیح قدر قیمت حاصل کر سکے (شکل نمبر ۵۰)۔

کامیابی کی نگاہ کے بارے میں ایک اہم بات ذہن نشین کر لینے کی ضرورت ہے، اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ جملہ احکامات جو اس سے مخصوص ہیں قابل اعتماد و نیک لگاتے



(۵۱)

جاسکتے ہیں مگر اس کے وجود و عدم اور مستحق نشانات کے اثرات کے سلسلے میں قسمت کی متوازی نگاہ کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر اگر کامیابی کی نگاہ کسی مقام پر عارض ہو مگر قسمت کی نگاہ واضح اور سالم اس وقت سے منقش ہو تو وہ خراب خبر جو کامیابی کی نگاہ کے مندم سنے سے زندگی کو آرام میں مبتلا کر سکتا ہے، بڑی

دلگداز نالی ہو سکتا ہے (شکل نمبر ۵۱)۔ بلاشبہ بلی کی آج کتاب، ناموری اور شریف کے محسن

اندر قائم نہیں رہتے مگر حامل نشانات کسی حد تک خاموش اور ہنگاموں سے بہت کر زندگی کے کن کن گزرتا ہے۔ نہ اسے کوئی بڑا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے اور نہ ہی اس کی سادہ اور نامردی کو بٹا لگتا ہے۔ گریبا ایک نوع سے وہ گشتِ عافیت میں حکمتِ عملی سے بیٹھ جاتا ہے۔ جوں ہی یہ دور ختم ہوتا ہے، وہ پھر سے ہنگامہ حیات میں حسب سابق پیش قدمی کرتا ہے، عزت و اکبر وے آگے بڑھتا ہے اور کامیاب زندگی بسر کرتا ہے۔



(۵۲)

اسی طرح اگر کامیابی کی کئی واضح، جلی اور سالم ہوا اور قسمت کی کثیر خوب حال یا مندرجہ ہو تو کامیابی کی کثیر کا وجود اس کے اثرات بدر کر ذائل کر دیتا ہے اور وہ بغیر تامل اسی سچ سچ سے کارِ جہاں میں مشغول رہتا ہے۔ بلاشبہ کسی حد تک اس کی مالی حالت کمزور ہوتی ہے مگر وہ اپنے رکھ رکھاؤ اور مالی چین سے دنیا والوں کو اپنی ستمِ حالت کا شہرہ بھی نہیں بھرنے دیتا۔ جوں ہی قسمت کی کثیر نقصان سے گزر جاتی ہے وہ اپنے سابقہ سادہ و سادہ حیات کو قائم رکھتے ہوئے کامیابی کی طرف جوش و خروش سے بڑھتا ہے اور اپنی جلی بہت، ذہنی ہندی اور حکمتِ عملی سے فروغِ اعلیٰ حاصل کرتا چلا جاتا ہے (شکل نمبر ۵۲)۔

صحت کی کثیر

صحت کی کثیر کا فطری مقام آغاز وہ ہے جہاں زندگی کی کثیر گرم کر انگوٹھے کے نیچے جلی جاتی ہے اور کلائی کی بالائی کثیر کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ درحقیقت زندگی کی کثیر اور کلائی کی بالائی کثیر کے مابین نہیں ہے بلکہ یہ کثیر شروع ہوتی ہے اور کثیر کے مقام آغاز سے شروع کیا جاتا ہے۔ یہاں سے نکلی کر بتیلی کی سڑ کو عبور کرتی ہوئی یہ جھٹی انگلی کے تناسلی بڑ گشتِ صحت میں اسے بندھ کا اٹھا رکھتے ہیں پہنچ کر ختم ہوتی ہے (شکل نمبر ۵۱)۔



کلائی کی بالائی کثیر

(۵۱)

جب صحت کی کثیر آغاز سے اختتام تک لیں دوسرے خطوط سے غیر متعلق اپنی روش بدلتی ہو تو اس کا حامل تندرستی کے ساطع میں نامساعد ہوتا ہے اور باعوم صحت کے بارے میں کبھی امور کا خیال رکھتا ہے۔ درحقیقت وہ صحت سے زیادہ ہی اپنی تندرستی سے متعلق امور کے ساطع میں احتیاط و دیگر کا مظاہرہ کرتا ہے اور غرضی مزاج و صحت کا خفیہ سا احساس بھی اسے دوا و سالیج کی طرف فی الفور لائے کر دیتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ اس کے باطن میں ایک لاشعور ہی ہوتا ہے جس کا قلعہ صحتِ تندرستی سے ہے۔ ایسا شخص باعوم اپنی تندرستی رکھتا ہے اور صحت مند زندگی گزارتا ہے۔ اس کے باوجود وہ سادہ صحت کی جڑ سمجھتی ہے اور کبھی نہیں اٹھا رہتا ہے۔ صحت کی کثیر ہر شخص کے ہاتھوں میں ایسی طویل و سالم نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض ہاتھوں



(۳)

اس لکیر کا ایسا آغاز کم ہی خوشگوار ثابت
کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ دراصل حامل نشان کو وسیع
اور بادی سے متعلقہ امراض کا مسلسل خدشہ رہتا
ہے۔ اس کی قوت بالخصوص کم ہی اچھی ہوتی ہے
اور وہ آٹے دن پیٹ اور معدے کی خرابیوں
سے پریشان رہتا ہے۔ تیز ازیت، اعصاب کا
تناؤ اور وسیع کے باعث اسے دل کی دھڑکن
میں بار بار شدت کا احساس ہوتا ہے۔ ایسا
شخص اگر خوشگوار اور معدے کی درستی کی طرف



(۴)

جب موت کی لکیر کھانی کے قریب
زندگی کی لکیر سے نمودار ہو تو یہ بھی اچھی نشانی
نیں ہے شکل نمبر ۴۔

لکیر کا ایسا آغاز درحقیقت اس امر پر
دال ہے کہ صاحب نشان کو غشی کے دورے
پڑنے کا اندیشہ ہے۔ بالخصوص دورانِ خون یا
قوت کی کمی پیش کا بھی امکان ہوتا ہے۔ بعض
ایسے افراد معدے کی خرابی کا بھی شکار ہو جاتے

میں تو اس کا وجود ہی نہیں ہوتا۔ جب یہ مفقود ہو تو اسے اچھی علامت سے تعبیر کیا جاتا ہے
دراصل اس کا مطلب اس امر پر دال ہے کہ موت و تندرستی کے معاملے میں کمزور اور اعتدال
سے کام لیا جاتا ہے۔ نہ گولا پرواہی رہتی جاتی ہے اور نہ ہی ہر چھٹی سمیٹ کی تعلیم کے ہوتے
ہی دواؤں اور دوا فروشوں کے بے تحاشا تلاش شروع ہو جاتی ہے اگر طبیعت واقعی خراب ہو
تو علاج و معالجہ کی طرف بلا تاخیر رجوع کیا جاتا ہے۔ ایسا شخص خوب صحت مند اور تندرست
ہوتا ہے اور اس سلسلے میں کافی بے غری سے اپنی قوت کا رجحان میں صحت کر سکتا ہے۔ نہ تو
وہ کاپی مزاج ہوتا ہے اور نہ ہی کام چور۔ وہ عملی رنگ و دوں والی چیز لیتا ہے اور حسب ضرورت
کام مکمل کر دیتا ہے اور اسے استفادہ کرتا ہے

جب موت کی لکیر کھانی کی بلانی لکیر کے نیابت ہی قریب سے گر کر متعلق شروع ہو
اور زندگی کی لکیر سے اس کا کسی طرح بھی اتصال
نہ ہو اور یوں ہی اپنی نظری مائے انتہام تک
بے عیب پہنچ جائے تو یہ علامت ہے اس
کا حامل صحت مند ہوتا ہے۔ تندرستی کی اچھائی
اسے زندگی خوشگوار دیکھوں میں گزارنے
کی صلاحیت بخشتی ہے اور وہ اپنے لیل و نہار
مست و نشاطانی سے بسر کرتا ہے۔ ایسا شخص
بڑی عمر کو پہنچنے کی طبی صلاحیت رکھتا ہے اور
بالخصوص عالم پیری سے پہلے جہان فانی سے روزگار



(۵)

نہیں ہوتا۔ اپنی طویل زندگی کے دوران وہ قابل قدر ترقی بھی کر سکتا ہے اور اپنی مادی
کے شہرے اچھی طرح بہرہ مند ہوتا ہے (شکل نمبر ۵)۔
موت کی لکیر بعض باتوں میں شکر کے انبار سے نمودار ہوتی ہے اور درستی ہوئی
زندگی کی لکیر کو کافی جوتی ہوئی ہو سکتی ہو جو کہ اسے اپنے مقام انتہام کی طرف چلی جاتی ہے
(شکل نمبر ۶)۔

ہیں اور اس کی وجہ سے اختلاج قلب سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ ایسا شخص بدخود اگر کسی ہوتا ہے، اور اگر اس بات کا صحیح احساس نہیں کرتا کہ اس کے جسم میں خون صاف کی کمی یا کمزوری ایسے اسباب ہو سکتے ہیں کہ جو اس کو غشی کی طرف مائل کر سکتے ہیں وہ چوں ہی کسی دل چھپی ہوئی مشق میں منہمک ہوتا ہے تو پوری تندرستی میں اس میں کم ہو جاتا ہے۔ اس کا انتہا کم لے خوراک، آرام، تفریح کے سلسلے میں پروا نہ کی جاتی، بلکہ وہ اپنی تندہی خراب کر لیتا ہے۔ اعتدال اور اعتدال کے بغیر وہ مدام صحت مند کم ہی رہ سکتا ہے، اور اگر چہ وہ طویل عمر کو پہنچتا ہے مگر اس کا انداز حیات کم ہی بدلتا ہے۔

صحت کی کثیر بعض اوقات مروج دیا یا سانپ کے نقش رفتار کی طرح نقش ہوتی ہے اور ساری تفصیل کو لہر کی طرح بل کھاتی ہوئی عموماً کرتی ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۵)

ایسی قوم دار اور طبعی کثیر مغز و خلاصت ہے۔ یہ صحت کی مسلسل خرابی کی طرف طبیعت کے رجحان کی آئینہ دار ہے۔ بدقسمتی عدسے کی تکلیف جو بزرگ کے ضل کی خرابی کا نتیجہ ہوتی ہے، اس کا پچھلا نہیں چھوڑتی۔ ایسا شخص باہم بدمزاج ہوتا ہے اور اس کے قدم خستے کے آثار چھوٹاؤ میں اس کے مزاج کی ناگہانی گہری

دوسروں پر نوز کرانے کے مترادف ہوتی ہے۔ وہ مدام فکر مند اور خوف زدہ ماسلولم ہوتا ہے۔ چھٹی چھٹی بات پر اکتاہٹا ہے۔ بچھلتے اس کے کہ اپنے بزرگ کے ضل کی درستی کی طرف توجہ دے اور اپنی صحت کو اعتدال پر لائے، وہ ایک نوع کا سڑیل مزاج بن جاتا ہے۔ وہ حقیقت وہ کسی ایسے مریض کا شکاں نہیں ہوتا جس میں اچھانے دیکھنے کی بنیادی خرابی یا بیماری متعلق ہو۔ اس کے بزرگ کے ضل ناقص اسے بدقسمتی میں مبتلا کر دیتا ہے

جو اس کے ذہنی اور جسمانی توازن پر بڑا اثر ڈالتا ہے اور وہ بدمزاج، نود رنج اور ایسا فیصلہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنے پرانے اس سے کنارہ کشی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ صحت کی کثیر کمزور واقع جو ارضی دھماگے کی طرح پتی بہر تو صحت کی خیر گیری کی



(۶)

قلبی ضرورت ہے (شکل نمبر ۶)۔ ایسا شخص بیدار اور عظیم رہتا ہے اور تندرستی کی مسلسل خرابی کے باعث اس میں غم پسندی اور بالوسی پیدا ہو جاتی ہے۔ دیکھو اس کے باطن میں امتداد کی روشنی پیدا ہو سکتی ہے اور نہ ہی توند اور صحت مند زندگی بسر کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسے کسی موذی مریض سے نہ تو خدشہ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ بنیادی طور پر بیمار ہوتا ہے بلکہ خون کی کمی، معدے کی خرابی، بہت کم خفقان ایسے امور

سے مسلسل سابقہ کے باعث اس میں ایک عیب سی بدامنی اور زندگی سے بے زاری کا اثر پیدا ہو جاتا ہے۔

اس کے برعکس صحت کی کثیر ایک واضح گہرے اور بے عیب خط کی طرح اپنے فطری منہم افکار سے نکل کر بڑھ کے اچھا بڑھتے ختم ہو تو یہ لمبی عمر، بیدار مغزی اور اچھی صحت کی علامت ہے۔ بلاشبہ اس کا مالی صحت کو برقرار رکھنے کے سلسلے میں کچھ زیادہ ہی حساس ہوتا ہے مگر وہ عملی طور پر اعتدال سے کام لیتا ہے اور اگر خدا ناخستہ اس کا مزاج کسی وجہ سے خراب ہو جائے یا بیماری کا شک بڑھ جائے تو وہ ہر چیز کو چھوڑ کر اپنی تسلی کرنا چاہتا ہے۔ اگر کسی بدلتی اذیت یا بیماری میں مبتلا ہو جائے تو یوں ڈٹ کر علاج معالجے میں مصروف ہو جاتا ہے کہ جب تک تکلیف سے سختی نہات حاصل نہ کر لے، دم نہیں لیتا۔ وہ خفقان صحت کے اصولوں کا پوری طرح سے قائل ہوتا ہے اور پیشتر اس کے کہ دریں مریض بن جاتا ہے، مگر ان اقدام کے قاعدے پر سختی سے کار بند رہتا ہے۔ ایسا شخص زندگی میں اچھے

جو اس کے ذہنی اور جسمانی توازن پر بڑا اثر ڈالتا ہے اور وہ بد مزاج، نرود ریخ اور ایسا غصیلانہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنے پرانے اس سے کنارہ کشی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ صحت کی کیکر کمزور واقع ہو یا ریشمی دھاگے کی طرح پتی ہو تو صحت کی خبر گیری کی قلبی ضرورت ہے (شکل نمبر ۶)۔



(۶)

اور تھیم رہتا ہے اور تندرستی کی مسلسل خرابی کے باعث اس میں غم پندی اور مایوسی پیدا ہو جاتی ہے۔ دلو اس کے باطن میں آنکھ کی روشنی پیدا ہو سکتی ہے اور نہ ہی خود مند اور صحت مند زندگی بسر کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسے کسی موذی مرض سے نہ تو خدشہ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ بنیادی طور پر بیمار ہوتا ہے بلکہ خون کی کمی، معدے کی خرابی، اہمت کا فقدان ایسے امور

سے مسلسل سلب کے باعث اس میں ایک عیب سی بدامنی اور زندگی سے بے زاری کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔

اس کے برعکس صحت کی کیکر ایک واضح گہرے اور بے عیب خط کی طرح اپنے فغری مقام آغاز سے نکل کر بڑھ کے اُتھار پھینچ کر ختم ہو تو یہ لمبی عمر، بیدار مزنی اور اچھی صحت کی علامت ہے۔ بلاشبہ اس کا حامل صحت کو برقرار رکھنے کے سلسلے میں کچھ زیادہ ہی حساس ہوتا ہے مگر وہ عملی طور پر اعتدال سے کام لیتا ہے اور اگر خدا نا خواستہ اس کا مزاج کسی دہر سے ظراب ہو جائے یا بیماری کا شاک بڑھ جائے تو وہ ہر چیز کو چھوڑ کر اپنی تسلی کرنا چاہتا ہے۔ اگر کسی بدنی افریت یا بیماری میں مبتلا ہو جائے تو یوں ڈٹ کر علاج معالجے میں مصروف ہو جاتا ہے کہ جب تک تکلیف سے سختی نہ خات حاصل نہ کرے، دم نہیں لیتا۔ وہ مفکارانہ صحت کے امور کو کا پوری طرح سے قائل ہوتا ہے اور بیشتر اس کے کہ دیرینہ مزین بن جائے، محفوظ مقدم کے قاعدے پر سختی سے کار بند رہتا ہے۔ ایسا شخص زندگی میں اچھے

ہیں اور اس کی وجہ سے اختلاج قلب سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ ایسا شخص بد خوراک بھی ہوتا ہے، اور اکثر اس بات کا صحیح احساس نہیں کرتا کہ اس کے جسم میں خون صالح کی کمی یا کمزوری ایسے اسباب ہو سکتے ہیں کہ جو اس کو غشی کی طرف مائل کر سکتے ہیں وہ جنوں کسی بھی دل چاہی مشغلے میں منہمک ہوتا ہے تو پوری تندرستی سے اس میں گم ہو جاتا ہے۔ اس کا انہماک اسے خوراک، آرام، تفریح کے سلسلے میں لاپرواہی کی طرف مائل کر دیتا ہے اور نتیجتاً وہ اپنی تندرستی خراب کر لیتا ہے۔ اعتدال اور امتیاز کے بغیر وہ مدام صحت منہمک ہی رہ سکتا ہے، اور اگر چہ وہ طویل عمر کو پہنچتا ہے مگر اس کا انداز حیات کم ہی بدلتا ہے۔

صحت کی کیکر بعض اوقات موج دریا یا سانپ کے نقش رفتار کی طرح نقش ہوتی

ہے اور رادیاتی تیشی کو لہر کی طرح بل کھاتی ہوئی عموماً کرتی ہے (شکل نمبر ۵)۔

ایسی غم دار اور فزیمی کیکر مخصوص علامت ہے۔ یہ صحت کی مسلسل خرابی کی طرف طبیعت کے رجحان کی آئینہ دار ہے۔ بدبختی معدے

کی تکلیف جو مگر کے نعل کی خرابی کا نتیجہ ہوتی ہے، اس کا بچھا نہیں پھرتی۔ ایسا شخص باہم بد مزاج ہوتا ہے اور اس کے غم دھنسنے کے

آثار چھوٹے ہیں اس کے مزاج کی نا ہمواری گہرا

دوسروں پر بڑھ کر گرانے کے مستعد ہوتی ہے۔ وہ مدام فکر مند اور خوف زدہ ماسلوم ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات پر اُٹھتا ہے۔ بھلے اس کے کو اپنے مگر کے نعل کی درستی کی طرف توجہ دے اور اپنی صحت کو اعتدال پر لائے، وہ ایک نوع کا سڑیل مزاج بن جاتا ہے۔ درحقیقت وہ کسی ایسے مرض کا شکار نہیں ہوتا جس میں اعضائے دیکھنے کی بنیادی خرابی یا بیماری متعلق ہو۔ اس کے مگر کا نعل ناقص اسے بدبختی میں مبتلا کر دیتا ہے



(۵)

دن گزارتا ہے اور نکتہ حیات عمومی کرتا ہے و غم و ہراس کم ہی اس پر ظہور پا سکتے ہیں۔ وہ طبعاً
رشتہ آمیز کہ مہذب و باطن میں پکڑے رکھتا ہے اور اسی کے سہارے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔



(۴)

صحت کی نگاہ پر پڑھنے والے تمام سے
ہمٹ کر تپیلی کی بیرونی سمت سے نمودار ہوا اور
میدانی تپیلی کو عبور کرتی ہوئی چھوٹی انگلی کے
پچھے پچھ کے اُچھاڑ میں ماکروم لے تو یہ نامی
انہیت کی حامل ہوتی ہے (شکل نمبر ۹) ایسی نگاہ
مزاج کے متوازن اور تذبذب کا پتہ دیتی ہے۔
ایسا شخص حالات سے جلد متاثر ہو جاتا ہے اور
بہت جلد گھبرا جاتا ہے۔ اس کی سیلاب طبعی اور
لے چینی اسے اکثر سفر پر اکاڑ رکھتی ہے اور بلاشبہ
وہ سمندر پار کے سفر بھی کرتا ہے۔ یوں مذکورہ میں ہم کہہ سکتے ہیں اس کی طبیعت
میں استحکام و استقلال کے عناصر درگھائی دیتے ہیں۔

یہ نگاہ ایک لحاظ سے ایسی صلاحیت کی بھی تعابیر کثافتی کرتی ہے جو صاحب نشان
کی فراخ واد سے بے نیاز و بعض اوقات اسے ایسے تاثرات و مشاہدات کے ذہن پر
گردی ہے جو آئندہ کے حالات و کوائف سے وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ امکانی ہے کہ ایسے شخص
میں کثافت کی طرح کا جوہر ہو سکتا ہے اور وہ کسی باطنی اور آگ سے آنے والے واقعات کا
نتیجہ ہے اس کا کہہ سکتا ہے۔ اگرچہ ایسے تاثرات میں مبالغہ کا پہلو بھی شامل ہوتا ہے مگر
عمومی حیثیت سے اس کے بغیر ارادی نقوش آئندہ کو درست ہی ثابت ہوتے ہیں۔

جب صحت کی داغ و سلالم نگاہ کی نگاہ پر پڑھنے کے ایک ختم ہو جائے تو یہ
نہایت غور سے علامت ہے (شکل نمبر ۱۰) اس کے حامل کو باطنی بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے
مگر خواب اور سیم ہونے کے باعث اس کے داغ و سلالم کو باطنی بیماری کی علامت سے
پیدا کر دیتے ہیں۔ وہ بے حد غمگین رہتا ہے اور اس کی فیکٹری اور نا اہلی ہستی انسان کی تکیہ میں

ہوتی ہے۔



(۸)



(۹)

صحت کی نگاہ پر پڑھنے والے تمام سے
ہمٹ کر تپیلی کی بیرونی سمت سے نمودار ہوا اور
میدانی تپیلی کو عبور کرتی ہوئی چھوٹی انگلی کے
پچھے پچھ کے اُچھاڑ میں ماکروم لے تو یہ نامی
انہیت کی حامل ہوتی ہے (شکل نمبر ۹) ایسی نگاہ
مزاج کے متوازن اور تذبذب کا پتہ دیتی ہے۔
ایسا شخص حالات سے جلد متاثر ہو جاتا ہے اور
بہت جلد گھبرا جاتا ہے۔ اس کی سیلاب طبعی اور
لے چینی اسے اکثر سفر پر اکاڑ رکھتی ہے اور بلاشبہ
وہ سمندر پار کے سفر بھی کرتا ہے۔ یوں مذکورہ میں ہم کہہ سکتے ہیں اس کی طبیعت
میں استحکام و استقلال کے عناصر درگھائی دیتے ہیں۔



(۱۰)

اس سلسلے میں یہ بات غور طلب ہے
کہ داغ کی نگاہ کیسے پڑھ کر پڑھتی ہے۔ اگر داغ
کی نگاہ پڑھنے کے پانچوں کے اُچھاڑ میں پڑھنے کے
اور صحت کی نگاہ اس سے مل کر ایک داغ اور
اور بڑی صلیب بنام ہے تو یہ صحت مندوں کی
انہیت دار ہے (شکل نمبر ۱۰)۔ ایسا شخص عصبانیت
بلند نشتر ہو سکتا ہے اور باطنی اشارے سے پر



(۱۲)

ہے کہ ارباب نماز اس کی قابل رشک ترقی
اور وقار کا لوہا ماننے لگے ہیں۔

خوابی عروج و وقار کی تابندہ تفتاؤں
کے ساتھ ہی اس میں خفیہ فزون میں دسترس کی غمیں
ملاحظہ ہوتی ہے۔ وہ اس جوہر فانی کو غیر شوری
طور پر موقع عمل کی نزاکت کو سمجھنے، دروز فطرت
کو جاننے اور مردم شاس حکمت عملی کو بردہ کرنے کا
لہنے میں استعمال کرتا ہے۔ نیز اس کے تاثرات
اور تخلیق اور تعمیری مضمراتوں میں کسی غیر فنی طاقت
کا لاحقہ محسوس کیا جاتا ہے اور ممکن ہے یہی وجہ ہو کہ وہ ارباب نماز کی نگاہوں میں احترام
عظیم حاصل کر لیتا ہے۔

کسی حد تک وہ اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کو اعتدال سے زیادہ استعمال کرتا ہے۔ لیکن
ایسا شعوری طور پر نہیں ہوتا ہے۔ وہ درحقیقت ایک فطری اور لاشعوری طاقت کے زیر اثر ہوتا
ہے۔ اور اگرچہ اس کا احساس تو اسے ہوتا ہے مگر اس پر اختیار نہیں رکھتا۔ اس کے اہصاب
پر ایسے مسلسل ذہنی دباؤ کا اثر خوش گوار نہیں ہوتا۔ اور بالعموم دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی محنت
غریب کر لیتا ہے۔ ایسی محنت کی لیکر کے ہوتے ہوئے بے مدد خود ہی ہے کہ عظیم صلاحیتوں کو
میں طور پر بار آور کرنے کے لیے محنت، تندرستی اور ان تمام امور کا خیال رکھا جائے جن
کے بغیر زندگی کی خوشیاں برقرار نہیں رکھی جا سکتیں۔

محنت کی گیر اگر سارا راستہ میس سامنے کرے گرنے والے پر بندھ کے اٹھا پھینچ کر
ایک واضح مگر چھوٹے دو شاخے کی صورت میں اختتام پذیر ہو تو یہ بالکل مختلف مفہوم کی
آئینہ دار ہے (رنگ نمبر ۱۳)۔

محنت کی لیکر اگر اسی مختصر ہو تو اپنی طبی طاقت اور محنت اور عزم کو قائم رکھتی ہے
مگر جو وہ بٹ جاتی ہے تو عمر کے تقاضے کے ساتھ طاعنے کی قوت پہل سی نہیں رہتی اور

بھوک اٹھتا ہے۔ اس کی روحانی خیالی آفرینتی بڑے بڑے گل کھلا سکتی ہے۔ اسے اپنے
تخیلات و تاثرات پر فطری قابو نہیں ہوتا۔ ایسی نشانیوں کے ہوتے ہوئے جذبات کو منظم نہایت
میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو ایسا شخص عجیب و غریب تصورات و خیالات
سے بھرپور فریب کھاتا ہے کہ اسے حقیقت سے دور کا واسطہ بھی نہیں رہتا۔ نیز اس کی طبیعت
توجہات اور ذہنی خیالات میں ہنسنا ہو جاتی ہے۔



(۱۱)

محنت کی لیکر واضح اور سالم ہو اور عمدہ
وصلات و داغ کی لیکر اور محنت کی لیکر
کو ایسے عجز کرے کہ ایک واضح منقش
ہتھیلی کے درمیان دکھائی دے جیسے کہ شکل
نمبر ۱۱ سے واضح ہے تو یہ بڑی دلچسپ اور خاص
مفہوم کا پتہ دیتی ہے۔

یہ بڑے عظیم خفیہ کے لیے استعداد فطری
کی نشانی ہے۔ ایسے شخص میں کثرت وقت الہام
کے عناصر ہوتے ہیں۔ ایسا شخص تذکرہ و تہلیل کا

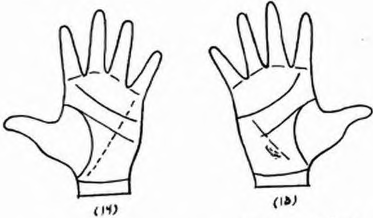
بہی حامی ہوتا ہے اور بالعموم ایسے اعمال و مسائل کی طرف مائل جو معنائی اور بلانے باطن کی
طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

وہ فطرتاً نیک خیالات اور اچھے اعمال کی طرف راغب ہوتا ہے اور مجاہدہ و عبادت
سے اپنی باطنی صلاحیت شاہدہ و مرکاش کو ابھر کرنے میں کامیاب ثابت ہو سکتا ہے۔

محنت کی لیکر بعض اوقات اپنے تمام آقا نرے نیکر کو جوینی، تبصیل کے درمیان تھے
پر پہنچتی ہے، ایک ایسے واضح دو شاخے میں تقسیم ہو جاتی ہے جو علم اور گہرا داغ کی گیر

پر پہنچ کر گون بنا دیتا ہے (رنگ نمبر ۱۲) ایسا شاہدہ و تہلیل کا ہی ہوتا ہے اور بڑی طاقت
کا حامل ہوتا ہے۔ اس کے عمل کے باطن میں اعزاز و وقار کی بے پناہ آرزو ہوتی ہے۔ وہ
اپنی بیدار مغزی اور اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کو بڑے بڑے کاروائے میں کامیاب ثابت کرتا

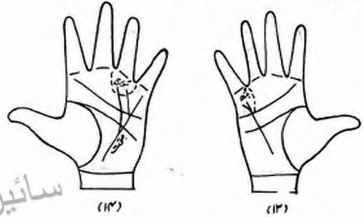
اس جتنے ہیں، بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نیز مالی نقصان سے بھی دوچار ہونا چاہتا ہے۔



اگر صحت کی لکیر بار بار ٹوٹے اور اسی طرح ساری پتھلی میں نقش ہو تو یہ بھرتی، ہی خراب اور منحوس علامت ہے (شکل نمبر ۱۶)۔ ایسی لکیر کے ہر شکستہ مقام پر بیماری لگتی ہوتی ہے۔ یہ گویا پلے پلے بیماریوں کے آنے کا پتا دیتی ہے اور اس کا مابین مسلسل بیمار رہتا ہے۔ نہ اس کا مزاج ہموار ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی مالی حالت مدھمکتی ہے۔ نہ صرف وہ ملا روگی ہوتا ہے بلکہ روپے پیسے کے معاملے میں بھی تنگ حال رہتا ہے۔

ایسے شخص کا معده اور قوت کا عنصر ہمیشہ خراب رہتی ہے۔ نہ تو اسے کھانے پینے کا لطف حاصل ہو سکتا ہے اور نہ ہی اطمینان خاطر نصیب ہو پاتا ہے۔ اس کے مزاج کا تو حال ہی نہ چڑھے۔ گھڑی میں تو لڑ تو لڑ گھڑی میں مائثر۔ اور اگر وہ دم مزاج، حساس ہیں اور بدگمان نہ ہو جائے تو فخر شہری ہو گا۔ ویسے اس کے احباب و اقارب اس کی تہیم بیماریاں ملنی تنگ دستی، کاروباری نقصانات سے بھرتی تنگ آجاتے ہیں اور اس کے غصے اور بدبالی سے بچنے کے لیے اس سے پہلو ہٹ کر رہتے ہیں۔ اگرچہ انھیں اس کی حالت پر رحم بھی آتا ہے اور اس کی جائز و ناجائز باتوں کے باوجود کافی دوا داری سے کام لیتے ہیں مگر

صاحب علامت ہی جی اور تندرستی گھٹ جاتی ہے۔ بڑھاپے میں، اعضائیں، معمول کی یہ پیشانی ہے مگر کوئی مرض یا خدشے کا سنگل نہیں ہے۔ دراصل جسمانی طاقت کی تندرستی کی کے باعث طبیعت آرام کی زیادہ طلب کار ہوئی ہے۔



اگر صحت کی سالم اور بے عیب لکیر تمام تر پتھلی کو جوڑ کر دے اور اس میں سے ایک یا دو صاف اور عمدہ شاخیں نکلی کر تیسری انگلی کے سمتی انحصار جو سرورج کا اُجھا کھلاتا ہے، میں پہنچ کر ختم ہو جائیں تو ان کا غور سے دیکھنا ضروری ہے۔ غم کے جس جتنے ہیں یہ شاخیں نمودار ہوتی ہیں، اسی وقت سے کلہو بارا رو پڑنے میں اہم تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسی ہر شاخ بہتر مالی حالت، اہلکار تہ و دیگر کی جتنی علامت قصود کی جاتی ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

ایسی شاخوں کے ہوتے ہوئے ایک خاص بات کا خیال ضروری ہے۔ صاحب نشان کا طبی رہنماں آسٹرافزا اور ترقی پرکھا وہ ہو سکتے۔ ایسا شخص اپنے خیالات و کردار سے آگے بڑھنے کی کچھ صلاحیت کے آثارات و دھڑول پر محسوس کرتا چلا جاتا ہے اور لوگ اس کی قابضیت اور ملکی کارکردگی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس لکیر کی ساخت کو غور سے دیکھنا ضروری ہے۔ اگر صحت کی لکیر سالم شروع ہو کر بعد میں ٹوٹ جائے تو یہ اچھی علامت نہیں (شکل نمبر ۱۵)۔ جس مقام پر شکستہ ہوگی غم کے

ایسے کاٹنے والے خطوط کے ہوتے ہوئے مالی نقصانات بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں اور ان کا حامل نہ صرف صحت کی خرابی سے دوچار ہوتا ہے بلکہ دُنیوی اعتبار سے بھی گھمٹاؤ میں رہتا ہے۔

صحت کی لکیر بعض اوقاتوں میں مالایا قیس کی شکل میں نقش ہوتی ہے۔ ایسی لکیر میں



(۱۹)

جو کے دائروں کی طرح کے جزیرے ایک پتلے رشتے میں منسلک دکھائی دیتے ہیں۔ تمام ترکیب پر لاکا گمان ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۹) جزیرے کا نشان بڑے اثر کا حامل ہے اور بیماری کا پتا دیتا ہے۔ جب لکیر سرسبز جزیروں سے بنی ہو تو یہ ایسی بیماری کا پتا دیتی ہے جو موذی بھی ہوتی ہے اور دیر پا بھی۔ صاحب خط اندر ہی اندر

گھٹتا رہتا ہے۔ اس کی قوت مدافعت بڑھتے ہوئے مرتفع کا مقام پائیں کر سکتی اور اگر صبح اور مسلسل علاج نہ کیا جائے تو زندگی خطروں میں گھر جاتی ہے۔ اگرچہ یہ زیادہ تر بگ اور مرصہ کی خرابی اور بھلائی کی آئینہ دار ہے مگر دیکھا گیا ہے کہ اس کے باعث تپ دق کا بھی اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے لیکن یہ گمان کر لینا کہ اس مرض سے موت کی آگ ملے، غلط ہوگا۔ علاج مناسب سے ایسا شخص باقیین صحت یاب ہو سکتا ہے اور اگرچہ وہ بظاہر توفیق نہیں بن سکتا مگر اچھی اور تندرست زندگی گزارنے کے لائق ہو سکتا ہے۔



(۲۰)

صحت کی لکیر سے متعلق چھوٹے چھوٹے نشانات بڑے ہی معنی آفریں ہوتے ہیں۔ جب یہ

مصلحت ایسی ہی سمجھتے ہیں کہ اس سے جس قدر ممکن ہو سکے کم ہی سائبہ پڑے۔ بالآخر وہ تنہائی کا بھی شکار ہو جاتا ہے اور اپنے لیل و نہار بہت ڈکھ میں گزارتا ہے۔

صحت کی لکیر بعض مائوں میں شروع سے آخر تک سالم اور بے عیب ہونے کی بجائے



(۱۶)

چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کے یکے بعد دیگرے تفریق سے یوں عبارت ہوتی ہے کہ اسے دیکھتے ہی سبھی کا گمان ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۶) لکیر کی ایسی تعبیر کی کوئی تکلیف کا پتا دیتی ہے اس کے حامل کو سبب و مگر کی طرت بلاتا ہے جو کچھ کرنا چاہیے۔ یہ روگ زندگی کو عذاب بنا دیتا ہے اور مسلسل بیماری یوں گھیر لیتی ہے کہ انسان کی عقل کام نہیں کرتی۔ نیز اس کے ہوتے ہوئے

کا ادبار، ملازمت و دیگر میں بار بار مشکلات اور نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ درحقیقت لکیر کی ایسی ساخت صحت اور مالی اعتبار سے منحوس ہی نہیں بلکہ عذاب مسلسل کا ملمک بنتی ہے۔



(۱۷)

صحت کی لکیر بذاتِ خود سالم اور واضح ہو کر خود سے قوت سے وقفے سے اس پر گہرے خط کا نشان نقش ہو اور ساری لکیر ان کا طالع خط سے لکھی ہوئی دکھائی دے تو یہ بھی اچھی نشانیاں نہیں ہیں (شکل نمبر ۱۷)۔ ہر طالع خط صحت کی خراب مالی اور تکلیف کا پیشِ خبر ہے۔ جتنے خطوط لکیر کا لیں اتنی ہی بار زندگی کے متعلق

جتنے ہیں بیماری، مہمے کی کمزوری اور خرابی سے صحت بگڑ جاتی ہے جو پریشانی کن ثابت ہوتی ہے۔

لیکھ ایک واضح جوڑے سے نمودار ہو تو یہ غیر معمولی علامت ہے۔ لکیر کی روش میں جوڑے سے کی نشانی اندرونی بیماری اور مالی نقصان کا پتہ دیتی ہے مگر صحت کی لکیر کا جوڑے سے آواز اور معنی رکھتا ہے (شکل نمبر ۲۱)۔ یہ درحقیقت سائبرنی النام کی نشان دہی کرتی ہے۔ یعنی ایسا شخص زندگی میں بے دخل والا ہوتا ہے۔ اسے اس بات کا قطعاً احساس نہیں ہوتا کہ وہ جاگ رہا ہے کہ عالم خواب میں ہے۔ نیند کی حالت میں بستر سے اٹھ کر ادھر ادھر چلنے لگتا ہے اور لاپرواہی میں ہی مائوٹے کا شکار بھی ہو سکتا ہے۔



صحت کی لکیر کے دوران اگر ایک واضح اور چھوٹی چھوٹی نشانی پائی جائے تو یہ بھی اچھی نشانی نہیں ہے۔ درحقیقت یہ بھی صحت کے بے کسی کی ایک خرابی یا اندیشہ کا نکتہ ہے (شکل نمبر ۲۲)۔ اگر یہ چھوٹی کی علامت صحت کی لکیر کی روش میں واقع نہ ہو بلکہ قطعی واضح اور سالم لکیر سے محض یوں ملے ہو کر اس کا پتہ اور حوالہ نہ ملے تو یہ بالکل غلط فہم کی حامل ہے۔ چھوٹی نشانی اہم تبدیلی اور پاکیزہ قریب ماندگی کی خبر ہے جب کسی



(۲۳)

نشانی صحت کی لکیر میں شامل دکھائی دے تو یہ اس امر پر دال ہے کہ صاحب نشانی کی زندگی میں اس وقت اہم اور اچانک تبدیلی واقع ہوگی۔ ایسی تبدیلیاں انقلابی اہمیت رکھتی ہیں اور بنیادی حیثیت میں رد و بدل کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں (شکل نمبر ۲۳)۔

اگر صحت کی لکیر میں سارے کا نشان پایا جائے تو یہ بھی منحوس علامت ہے (شکل نمبر ۲۴)۔ بالعموم ایسی علامت مستورات کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ بانجھ ہونے کی نشانی ہے۔ ایسی عورت کے ملاں اولاد نہیں ہوتی۔ نیز بچہ دانی اور ایسے اعضا میں جن کا تعلق عمل وغیرہ سے ہے، خرابیاں ہوتی ہیں۔ اگر ایسا ناامنت اور واضح کی لکیروں کے سنگم پر واقع ہو تو ایسا فرد بے اولاد ہی رہ سکتا ہے۔ اگر یہ نشانی مردانہ ہاتھوں میں ہو تو اس کا بھی یہی معنی ہے (شکل نمبر ۲۴)۔



(۲۴)



بچنے نہیں دیتا اور جہاں ایک رابطہ ختم ہوا اس نے محبوب دگر سے آشنائی شروع کر دی۔
توڑن بالآخر اس کی بدنامی کا باعث بن جاتا ہے اور وہ ہرجائی کھلانے لگتا ہے۔ نہ اسے
مُشاہدے میں اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور نہ ہی اشرف کے گھروں میں اس کی آمد و رفت
بازر قیصر کی جاتی ہے۔

اس کی زودوسی اور جہانیا تی ہیمنز میزوری ضرورت جہانی جاذبیت کا شکار ہوتی ہے
بلکہ وہ ذہنی اور فنی غفلتوں کے لیے بھی اسی عاشق زورِ عمل کا عادی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ
طبقت عام سے لے کر معلقہ خاص تک اس کا نام اور کردار اچھے الفاظ میں کم ہی سنا اور لڑا جاسکتا
ہے۔ بالآخر وہ اس بدنامی کے باعث مجروح قلب اور بالواسی محنت ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور
حیرت یہ ہے کہ تمام محبتیں اور بدنامیاں جیسے ہوتے بھی وہ نظر بازی اور سنی تلواری سے باز
نہیں آتا اور قیصر نفس کے ساتھ بے حیا اور ذہنی بن کر رہ جاتا ہے۔

اگرچہ ایسی مکمل شکر کی کمان کم ہی دیکھنے میں آتی ہے مگر اس سے انکار محال ہے۔ یہ
کبھی کبھی بالخصوص با محقر میں نقش ہوتی ہے۔ اس کے حامل کی بچپن ہی سے تمدنی نفس اور روحانی
انکسار کی تربیت ضروری ہے ورنہ بوجھ نبوغاں سے ہی وہ جذبات کی پوری شدت کے ساتھ اپنے
فبی رحمان عاشق نہ کا شکار ہو جاتا ہے۔

معلقہ یا قوی زہرہ یعنی شکر کی کمان عام طور پر شکستہ حالت میں دیکھی جاتی ہے یا بولوں میں
ہوتی ہے کہ مختلف ٹوٹے ہوئے خطوط ایک دوسرے سے غیر متشکل ہوئے ہوئے ایسی کمان دار
صنعت اختیار کر لیتے ہیں کہ ان پر ایک قوس کا لگان ہوتا ہے۔ بسن حالتوں میں یہ نیم کمان اور
محض ایک سیدی لکیر کی صورت میں بھی نظر آتی ہے۔

جب قوی زہرہ سالم و گہری، واضح اور مکمل یوں پائی جائے کہ اپنی روش کے دوران
قسمت کی لکیر اور کھیلانی کی لکیر پر دو کو کا شمی ہوئی بڑے اور ان پر رمادی ہو اور اپنے متیقن
مقام انعام کو پہنچ جائے تو یہ بے حد نخوت آور ہے۔ ایسی نشانی کے ہوتے ہوئے دولت
اور ابرو کے نقصان کا شدید اندیشہ ہوتا ہے اور طبیعت سے ان افراد کے با محقر جن کو

معلقہ زہرہ

دست شناسی میں جہاں بڑی لکیر کروار و امتداد کی آگاہی کے لیے مساوت کرتی
ہیں، وہاں کچھ چھوٹی لکیریں بھی بے حد قابلِ اعتنا ہیں۔ اس زمرے میں شکر کی کمان جیسے معلقہ
زہرہ کے نام سے پکارا جاتا ہے، غائر نگاہ سے دیکھنے کے قابل ہے۔
معلقہ زہرہ پہلی اور درمیانی انگلیوں کے مابین تھیلی کے بالائی حصے سے شروع ہوتا

ہے اور نیچے کی طرف کمان کی صورت میں، بل
کھاتا ہوا، درمیانی انگلی کے تھالی سے پھر کے کنار
اور تیسری انگلی کے تھالی سے شروع کے ایک اور
دونوں کا احاطہ کرتے ہوئے اوپر کی طرف قوی
کی تکمیل کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے
جو تیسری اور چوتھی انگلی کے درمیان ہے۔
(فصل نمبر ۱)۔



(۱)

جب یہ لکیر پوری کمان کی طرح نقش
ہو اور اس کی روش میں کہیں عیب اور تہ نہ ہو

تو یہ طبیعت میں ذہنی جہاں، حساس طبی اور جذباتی زودوسی کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل مذہبی
یہاں اور مذہب سے نفرت ترسنا تر ہو سکتا ہے۔ اس کے مزاج میں ایسی جذباتیت
ہوتی ہے کہ اگر اس سے مناسبت میں نہ رکھا جائے تو وہ کسی حد تک سن پرستی میں اُلجھ کر رہ
جاتا ہے مگر چونکہ مزاج میں استحکام کا فقدان ہوتا ہے اس لیے وہ ناقابلِ اعتبار ثابت ہوتا
ہے اور روشنی یا مسافر مقلد ہی ختم ہو جاتا ہے۔ مگر اس کا عاشق مزاج اسے چین سے

شخص فقیہ مصوری، موسیقی، ادب ایسے فنون لطیفہ کا دلدادہ اور کسی نہ کسی فن لطیف میں انماک کامل کی طوت آمادہ ہوتا ہے۔

درحقیقت وہ اعلیٰ ذہانت و تعلیق جوہر اور سحرنازک سے بہرہ ور ہوتا ہے اور اپنے مخصوص میدان دلہنگی میں ہر طرح سے حاصل کرنے کی طبی صلاحیت رکھتا ہے۔ لاریب وہ روحانی ہمال فوٹنگی حیات کا پرستار ہوتا ہے مگر ایک جوہر شناس کی طرح۔ اس میں اس بلا کی قسبہ امتیاز ہوتی ہے کہ وہ جہانی پیش کشی میں نہیں اکتھتا۔ نفسیاتی اور روحانی کیفیت بالآخر درحاصل کرتا ہے اور ایسے تمیزات جمائیاتی ہے اپنے شراپاروں کی تخلیق میں استمانت کرتا ہے۔

حلقہ زہرہ بعض ہاتھوں میں دوہرا بھی پایا جاتا ہے خواہ شکستہ خطوط سے مرتب ہو یا سالم ہے۔ ایسی دوسری لکیر نہایت فنیسی کی علامت ہے۔ اس کا عامل طینا غیر فنیسی بنی بدکاریوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اس کے غیر میں ایک نوع کی بے استفا غیر فنیسی جھجک ہوتی ہے اور وہ انھماؤ چند بدکاری کے غامریں جاگرتا ہے (شکل نمبر ۴)۔



(۴)

اس میں شبہ نہیں کہ اسے اپنی اشتمائے بے پناہ پر قطعاً قابو نہیں ہوتا۔ زہری طری فنیسی زندگی کی طوت راقب ہوتا ہے اور زندگی بگاڑتی ہے فزون سے گریز کرتا ہے۔ اسے ایک قسم کی فنیسی برسامی ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں وہ منشیات اور مخموری باہ ادویر کی طرف بھی رجحان کرتا ہے اور اس برس کاری کے باعث وہ اپنی محنت، نام، پیڑ پیڑ بھی کچھ برباد کر دیتا ہے۔

اگر حلقہ زہرہ تین چار لکیروں سے مرتب ہو تو ایسے شخص پر خدا ہی رحم کرے۔ وہ ہر وقت بدکاری ہی کے شغل میں لگا رہتا ہے اور بہت جلد بے ہوش ہوتا ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۵)

ایسا انسان پھر کبھی سے کہہ اندھا سا ہو جاتا ہے اور وہ اس کے پیہبانی فنیسی سے استفاہ کرتے ہوئے اسے ٹوٹ لیتی ہے اور جب وہ اس قابل نہیں رہتا کہ اس سے مزید حاصل سے نفعیت کے اسکانات باقی رہیں تو اسے درکار دیتی ہے اور وہ ذلت اور تنگدستی کی حالت میں گویا اپنے کیکر کو روک پھینچتا ہے۔ اگر عورت کے ہاتھ میں ایسی نشانی ہو تو اس کا یار اور عاشق ذمہ من اس کی عزت ٹوٹ لیتا ہے بلکہ اس کا زیور اور زہریہ لے کر چل دیتا ہے اور اسے ایک عذاب میں چھوڑ جاتا ہے۔



(۶)

صاحب نشان بیا کر کتابے اور اراضیں دل سے اپنا کھتا ہے (شکل نمبر ۶)۔ انسان اکتھا آتا ہے۔ قریبی احباب واقربا میں سے کوئی نہ کوئی اس کی دولت اور ساک کو لپیٹتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتا ہے اور موقع مل دیکھ کر اس کا مال و ستاع لودہ پیڑ پیڑ لیتے ہیں فنیسی و دینے نہیں کرتا۔ ایسی نشانی کے حامل ہر کو سب سے بڑا خطرہ اپنی محبوبہ یا دانش و غیرہ سے ہوتا ہے اور بلاشبہ اس کی رابطہ نہانی سے اس کی مشورہ قریب

اگر حلقہ زہرہ پتلا گر سالم ہو اور قسمت اور کامیابی کی لکیروں کو جوڑ کر کتابا لکیروں دکھائی دے کہ یہ دونوں لکیریں اس پر عادی ہوں اور اپنے حق اور وضاحت سے اس کو قطع کرتی ہوئی دکھائی دے تو اور دوسری نمونہ کا آئینہ وار ہے (شکل نمبر ۷)۔ ایسی لکیر نہایت زمرہ راج کی بجائے جمائیاتی جس کی ترمیمانی کوئی اور صاحب نشان کے ہاتھ میں شمر وادب سے دی رشتہ کا پتا دیتی ہے۔ ایسا

چیر کا بیوا اٹھالیتا ہے یا بس دیگر پر چلتا ہے۔
نسایت ذوق و دل بستی سے اس میں منہک
ہو جاتا ہے۔ اس کے ہر بن ٹھوسے جو شے بن اور
لگاؤ کی لہریں ابل پڑتی ہیں۔ طبیعت قابل ہو
اور مزاج صالح ہو تو نمایاں کام کرنے کے لائق
ہوتا ہے اس کے خروش کار میں مگن ہستی اور
خوش کے من مہر حکم ہوتے ہیں۔ لیکن اگر طبیعت
صالح نہ ہو اور مزاج کا رجحان عیب و گناہ
کی طرف مائل ہو تو وہ پرے درجے کا عیاش
شراب و نشہ کا رسیا اور بد کردار کی جگہ ہوتا ہے۔



(۷)

کذب و افترا اس کی طبیعت ثانیہ ہوتی ہے۔ وہ چوری سے باز نہیں آتا۔ دھوکا دینے
میں لکھنے لکھ کر کہتا ہے۔ محدود بے کام کار بھی ہوتا ہے اور ہر بڑائی بمع اس غرض سے اپنا لیتا
ہے کہ اس کا بے پناہ ذوق نگاہ کارمان ہو سکے۔ درحقیقت اپنی خواہشات کی تکمیل ہی اس کا
ایمان ہوتا ہے۔ اسے نہ اخلاق قدروں کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی دوسروں کے احساسات
کا احترام۔ وہ خود غرض، منہا، جھلسا، ہرکار غرض تمام برائیوں کا مجسم ہوتا ہے۔

جب علامت زہرہ میں وسط میں شکستہ ہو یا چھٹ جائے تو یہ از حد بدکاری کی علامت
ہے۔ یہ ہوس پرست شخص کی نقاب کشائی کرتی ہے۔ ایسا فرد اپنی جہنی ہوس کے لیے پناہ
تلاشے اسے اس قدر مغلوب ہوتا ہے کہ غیر اخلاقی اعمال سے لے کر جرائم کے ارتکاب تک
سے روک نہیں کرتا۔ درحقیقت اس کی طبیعت نہ صرف زنا کاری، بد معاشری اور بڑائی کی طر
فائل ہوتی ہے بلکہ وہ اپنی جھانی اور میتھائی خواہشات کی تسکین کے لیے اخلاق و ادب پر شرٹ
سے نقلی طور پر اس جملہ اقدام سے باز نہیں آتا جو اپنے ہوس ناک میلانات کے لیے ضروری
تھوڑا کرنا ہے۔ وہ دراصل نیکی اور ہمدردی کے احساس و تیر سے نااہل ہوتا ہے۔ دوسروں کی
بزدلیوں کا احترام تو ایک طرف انھیں محض خواہش و فانی کی تسکین کے لیے ہر چیلے اور بے



(۶)



(۵)

جب علامت زہرہ اپنی روش کے دوران دھار اور ٹھنڈا چھوٹا ہو کر گمان کی صورت میں
دکھائی دے تو جہنی پیش کش کی بے پناہ چاہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ غیر مستعمل علامت
محبت، غلط محبت، غیر فطری رابطے غرض ان آسوں اور مہم جہنی کی علامت ہے جو
ثروت انسانی کے خلاف ہوتے ہیں۔ لیکن بگاری کے متنوع پہلوؤں کیسے جانتے ہیں۔ معمول
سے ہر بڑی کوئی ترکیب استعمال کی جاتی ہے۔ غیر فطری مقامات سے لذت اندوزی کو سراہا جاتا ہے۔
ہر ناپاک عمل سے حق نہیں اس کے معامل کا منظور نظر ہوتا ہے اور وہ گنگی، ناپاکی، بے لہ روی
میں اُلجھ جاتا ہے (شکل نمبر ۶)۔

ایسے فرد کا فنانس سیم، اخلاق مجروح اور فطرت کینہ ہوتی ہے۔ وہ صراطِ مستقیم سے
قصی ناملہ ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ روحانی طور پر بیمار ہوتا ہے۔ مردم پرست ملوک
اور گندے ماحول میں رہتا ہے اور محبت مجسم ہو جاتا ہے۔

جب علامت زہرہ شروع تو اپنے مقام آغاز سے ہوا اور تھیلی کے بالائی حصے کو چھوڑ
کرتا ہوا آگے بڑھے گر جھانے اس کے کہ اپنے نادر مقام پر ختم ہو، بندھنے کے آجھار
چھوٹی انگلی کی جڑ کے نیچے انعام بڑے ہو تو یہ غیر معمولی علامت تھوڑی جاتی ہے۔
(شکل نمبر ۷)۔ ایسی نشانی طبیعت میں جوش و خروش کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل جس چیز

ہوتے رہتے ہیں کہ جیسے کسی پاگل سے لوگ بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ممکن ہے اس بے جا بے جا کا اس میں کوئی قصور نہ ہو لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ سخت مشتعل مزاج پرلے درجے کا بے وقوف اور منہی ہیجان کاریوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ ادنیٰ سے اشارے پر اسے اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا اور وہ ماحول میں وحشت و ہراس پھیل کر دیتا ہے کہ خدا کی پناہ! یہ ایسی ہمارے اس ہیجان خیزی اور وحشت اثری کا احساس تک نہیں ہوتا۔ وہ ایک قسم کا ہنسی بولہ ہوتا ہے۔



(۱۰)

جب علاقہ ذہن کے عین وسط میں ایک واضح جزیے کا نشان نقش ہو تو یہ بھی اچھی علامت میں ہے (شکل نمبر ۱۰)۔ ایسی صورت میں اس امر کا انتہائی خطرہ ہوتا ہے کہ حامل نشان یکایک لاشے کی طرح پھٹ جائے گا۔ وہ بے پناہ مذہباتی ہیجان کے ساتھ میں عنایت کی طرف بڑھتا ہے۔ گویا طوفان کے ریلے میں بہا جا رہا ہو۔ ہر نوع کی ہنسی دل چسپیوں کا متلاشی ہوتا ہے۔ فطری اور

ادریغ فطری تمام تر مہنسی بے اعتدال اس کا شکار ہوتی ہیں۔ وہ ہمیشہ و شام اسی پکڑ میں پڑا رہتا ہے اور عام طور پر سرد سڑک، آتشک و ذریعہ فوج کی موذی بیماریوں میں گھرا رہتا ہے۔ ہر طرح پریشانی میں مبتلا ہونے کے باوجود اپنی نازیبا حرکتوں سے باز آنے کے قابل نہیں ہوتا اور عمر عزیز فحاشی اور بدکاری کی نذر کر دیتا ہے۔ ایسے شخص کا انجام بڑی بے گت ہو جاتا ہے۔

اس کے دل و دماغ پر مہنیت کا بھگوت سوار رہتا ہے۔ نہ اسے دن میں چن رہتا ہے اور نہ ہی اس کی رات تسکین آدہ ہوتی ہے۔ وہ اس قدر بدعت اور بے مقوم ہوتا ہے کہ رشتہ دار ملنے لانے والے اور کاروباری متعلقین بھی اس سے پہلو تکی کر سکتے ہیں۔ نہ اسے کوئی گھر لانا ہے اور نہ ہی اسے شادی بیاہ کے موقع پر مدعو کیا جاتا ہے۔ اور اگر حالات سے مجبور نہ ہو کر اس کی معافی کسی ہرم و مجلس میں ضروری ہو تو متعلقین کی جان عذاب میں

سے خراب کرنے کی سوچتا رہتا ہے۔ بالعموم وہ قہر نالوں، بدعاشیوں اور ایسے اداوں اور آڈوں کے پکڑ کا تار تار ہے۔ ہاں اس کی جسمانی اور مہنسی خواہشات کے لیے سامان تسکین مینا ہو سکے (شکل نمبر ۸)۔



(۹)



(۸)

چھوٹی انگلی کے نیچے بندھے کے اٹھارہ گراں ایک واضح اور طویل شادی کی گہر نقش ہوا اور علاقہ ذہن پر کھڑے کاٹے جیسے کہ نقشہ نمبر ۹ سے واضح ہے تو یہ از حد مخوف علامت ہے۔ ایسا شخص اعتدالی مذہبات سے بالکل عاری ہوتا ہے۔ وہ ایک ذریعہ کی ہنسی دیوانگی کا شکار رہتا ہے اور اس کے قول و فعل سے اپنا محسوس ہوتا ہے کہ وہ مایوس کا مرتب ہے۔ وہ ہنسی عنایت کی مٹوئی مسومہ تو ہے جسے بھی مشتعل کر جاتا ہے اور مذہباتی ہیجان کے باعث سخت نادر و حرکات کا مرتکب ہوتا ہے۔

اس کا کسی بھی حال میں اعتدال نہیں کیا جاسکتا۔ بالعموم وہ بدعت و بھگوت بھوک اٹھتا ہے اور اس کا ذہن عمل تغافل اور اداری ہوتا ہے۔ وہ اپنی عنایت سے مجبور ہوتا ہے اور بزم احباب جو کہ بھی اجتماع، وہ اس میں خواہ مخواہ اپنی توجہ بھی پیدا کر دیتا ہے کہ لوگ تشدد کر رہے جاتے ہیں اور جہت ناک احساس کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس کے باب مالکان اسے مٹوئی سے ملنے لگتے ہیں کیونکہ انہیں جتنے اور رعیت تو یہ ہے کہ اس کے ہاتھ سے اسے اس سے یوں گھبراتے

مُبْتَلا ہو جاتی ہے اور اس کے جاننے والے اس کے شرانگیز افعال و اعمال سے مدد و نصرت کو بہانے کے لیے طرح طرح کے منصوبے طے میں لاتے ہیں اور اگر تقریب خوش آہلی سے سراہنا ہم ہو سکے تو وہ شرانے کے کٹل پڑتے ہیں۔



(II)

اگر معلقہ ذہنہ کے وسط میں تادے کا واضح نشان دکھائی دے تو یہ بھی ازمدت خوش نشانی ہے۔ اگر معلقہ ذہنہ قہری یا قہری لکڑوں سے مرشہ ہو تو یہ لکڑی بڑی نشانی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔ ایسی نشانی ان مردانہ اور زنانہ اعضاء کی تھیں دلیل ہے جو مرد و عورت کے مبتدلی تعلقات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ایسا شخص ہمیشہ ہوس کا غلام ہوتا ہے۔ اسے جہانی لذتوں کی کاش شرافت، نیز احترام انسانی بھی اُس قدر قلعے لیے ہر و کر دیتی ہے۔

وہ بالعموم ایسے افراد ہوتے جن کی طاعت کی طرف بے پناہ کشش کے ساتھ کھینچتا ہے جو اس کی تسکین ہوس کے لیے پیشہ وارانہ طریقہ کار اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسی عورت عیاش مرد اور ایسا مرد قبر کا مستحق ہوتا ہے۔ اس کی ہوس اور قوت مجاہمت میں ہر ماہر حاضر ہوتے ہیں۔ وہ پرلے دلچسپ کا بے عیاد و بے شرم ہوتا ہے۔ اس کی ڈھالی سے بڑے بڑے عیش پسند بھی تم کھاتے ہیں۔ غفلت و شباب ہی سے وہ شریک حیات کا شہرت سے تعاف کرتا ہے اور بالعموم اذنی شباب میں شادی کر لیتا ہے۔ مگر اس کی بد نصیب بیوی جو عمر بھر کا ایسا روگ خریدتی ہے کہ اس کی زندگی ایک مسلسل عذابِ الیم بن کر رہ جاتی ہے۔ ایسی نشانیوں کے حامل شخص سے شادی نہیں کرنا چاہیے۔

جب معلقہ ذہنہ سالم ہو اور واضح بھی مگر قہری انگلی کی جڑ کے نیچے اسے ایک چھوٹا سا واضح خطہ دکھائے اور وہ اس پر مدای نظر کرتے تو کبھی اچھی نشانی نہیں دکھائی دے گی۔ اس کا حامل ہنسِ مخالفت کے کسی فرد کے ہنگام میں اس طرح چپس جاتا ہے کہ اس کی مت ماری جاتی

ہے۔ وہ اس قدر دیوانہ وار اس کی طرف بڑھتا ہے کہ اسے پھیلے جڑے کی تیز نہیں رہتی۔ اس مہاشے میں الجھ کر وہ بڑا مالی نقصان اٹھاتا ہے اور اسے ٹکڑی اور مسرت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے باطن میں ہنسی تکین کی زبردست خواہش ہوتی ہے اور وہ یہیمان خیر باطن کا طہلہ ہوتا ہے۔ ہنس کے وہ پیکر جو اس کے لیے یہیمان انگیز ہوں اس کی طبی ہوس کو بھولت بھر دکانے میں کلابا ہو سکتے ہیں اور وہ بے اختیار ادھر



(I)

بڑھتا ہے۔ اس کی طبیعت کا یہ میلان اسے ہر چیز سے قائل کر دیتا ہے اور بالعموم وہ دنیا میں کلابائی اور رقتی کی تلاش کی بجائے اپنا وقت اور صلاحیتیں بدکاری کے اذنی اور تکین ہنسی میں ضائع کر دیتا ہے۔ اسے شریک حیات سے کامل تسلی نہیں ہو جاتی اور وہ گناہ گاری ہی میں تکین کا مستحق ہوتا ہے۔



(۲)

یہ عیب نقش ہوں تو یہ دونوں ایک دوسرے سے موزوں فاصلے پر ہوتی ہیں۔ مزید بڑھ کر اور بڑی کشادہ۔ ان کے مابین ایک اعتدال اور موزونیت کا احساس ہوتا ہے۔ یہ تناسب انصاف پسند اور سچے انسان کا نمائندہ ہے ایسا شخص کشادہ دل، صاف دماغ اور اعلیٰ قوت فیصلہ کی عمدہ خوبیوں سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اس کے قریب میں دماغ کا عنصر ودیعت بہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ مستقل مزاج، قابل اعتماد اور

اوپر کی طرح کا فرد گردانا جاتا ہے۔ جیسی حق پرستی اور انصاف دوستی کے باعث وہ نہایت احرم کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے، اس کے قول و فعل پر اعتماد کیا جاتا ہے اور اس کے اعجاب و اقربا اس کے حسن سلوک، وفاداری اور استقلال جیسی کے باعث اس پر وہان دیتے ہیں۔ ایسا شخص بہت ہی لائق اعتماد و ثبات بن سکتا ہے۔ کاروبار حیات میں وہ سفارہ دہی کے باعث مزید حقائق بن جاتا ہے اور لوگ اس کے کردار کی مثالیں دیتے ہیں (دیکھیں شکل نمبر ۱)۔ بعض باتوں میں دل و دماغ کی یکسوئی یا ہمدرمل کرکرمیں ایک طویل خط کی صورت پیشانی میں نقش ہوتی ہیں۔ اس حالت میں مستقبل معلوم ہوتی ہے۔ دل کی نگرشاد و نادر پیشانی سے غائب ہوتی ہے یا مستقبل کی بین تفصیل کے منافی ہوتی ہے۔ بہر گز مستقبل کا کف دست میں فقدان بہت ہی خراب اثرات کی نشاندہی کرتا ہے۔ ایسے شخص میں بڑی عقلانیت توڑنا کا وجود نہیں ہوتا۔ وہ درحقیقت ذہنی اعتبار سے کسی قسم یا عیب کی وجہ سے نابالغ اور ناقابل اعتماد افعال و کردار کا مرتکب ہوتا رہتا ہے اور اس کی زندگی مآسبات اور خوشیوں کے اثرات بد سے بے چین اور غمگین ہی بسر ہو سکتی ہے۔ وہ اس قدر خود نگاہ اور تنگ نگاہ ہوتا ہے کہ اپنے عیب و نقائص کا جائزہ لینے کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔ وہ بڑی خوش بدھیمی یا دوسروں کی سازشوں یا اعمال کے باعث تکلیف اٹھاتا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے اس

ہتھیلی کا مستقبل

انگوٹوں کے نیچے چرگوشٹ اُٹھاریں۔ پہلی انگلی کا تہائی فراز گردو کا اُٹھار کھلاتا ہے۔ دوسری انگلی کے نیچے پنجو کا اُٹھار ہے۔ تیسری کے تحت مودج کا اُٹھار۔ چھٹی انگلی کے نیچے بڑھ کا اُٹھار۔ اس کے مابین نیچے ہتھیلی کی بیرونی سمت دھلان پر ایک اور مختصر سا بڑگوشٹ جھرتے۔ یہ شکل کا اُٹھار کھلاتا ہے (دیکھیں شکل نمبر ۱)۔



(۱)

انگوٹوں کے تہائی اُٹھاؤں کے ساتھ ساتھ گردو کے اُٹھاؤں کے علاقے سے شروع ہو کر ایک گہری اور واضح لکیر بڑھ کے اُٹھاؤں کے نیچے تک پہنچ جاتی ہے اور ہتھیلی کی بیرونی دھلان پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ یہ دل کی لکیر ہے۔ گردو کے تہائی سے زندگی کی لکیر سے قریب یا اس کے قریب سے ایک اور لکیر شروع ہوتی ہے اور ہتھیلی کی سطح کو مڑھ کر پھٹتی ہوتی ہتھیلی کی بیرونی سمت جھرتی ہے۔ یہ دماغ کی لکیر ہے۔ گردو کے اُٹھاؤں کے علاقے سے اس جتنے تک جہاں پر شکل کے اُٹھاؤں کی سرحد ہے، کف دست کے مابین وسط میں ایک مستقبل فضا علاقہ ہے۔ یہ ہتھیلی کا مستقبل کھلاتا ہے اور فنی نقطہ نظر سے اہم اور بعض عناصر کردار کا نمائندہ ہے۔ اس کے علاوہ سے زندگی اور شخصیت کے چند خصوصی پہلوؤں پر اچھی روشنی پڑتی ہے۔ (دیکھیں شکل نمبر ۱)۔ جب دل اور دماغ کی لکیر یا اپنی میٹز درخوش پروصاوت اور گہرائی کے ساتھ

اسے غلط فکر اور عمل پر توجہ دلائی جائے اور یہی نیت سے اس کی بہتری کے لیے کوئی دوست یا عزیز مشورہ دے تو وہ اس کا منکر اڑانے سے گریز نہیں کرتا۔ بعض متکلف بے وقت اور بے حد قدرت پرست گردانتا ہے۔ اور حقیقت کو یہ ہے کہ اگرچہ اس کے مزاج میں حریت و آزادی کا جوہر ہوتا ہے اور اگر وہ اعتدال کے ساتھ اسے بروئے کار لاسکے تو اس کا سیاسی حاصل کر سکتا ہے، مگر اس کے دماغ میں ایک قسم کا کڑوا ہوتا ہے۔ وہ اپنے تعذرات و خیالات کی ندرت پر یقین رکھتا ہے اور یہی سمجھتا ہے کہ اس کی حریت پسندی منحصر کے لیے اصلاح و رحمت کا سبب ہو سکتی ہے لیکن درحقیقت وہ اپنے لیے کانٹے بوتا ہے اور متلاؤناذ کے ساتھ لوگ اس سے پہلوئی کرتے اور اسے احمق، بے راہ اور بڑے ممنون میں آزاد روٹھ کھینے لگتے ہیں۔

اس میں قطعی شبہ نہیں کہ وہ اپنے خیالات و معتقدات کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں بڑی جرات اور حوصلہ مندی کا ثبوت دیتا ہے۔ اس میں ایک نوع کی تاثر انگیز صلاحیت ہوتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کو بڑی جلدت و ندرت بھرے متاثر بھی کرتا ہے مگر چونکہ اس کے اعمال و افعال میں اعتدال، سلامت روی اور امتیاد کے عناصر مفقود ہوتے ہیں، بالآخر وہ غلط خیالات کا پرچہ سلگنا ڈالتا ہے۔ اس کے افکار میں اصلاح کی بجائے بناوٹ کا زیادہ عنصر ہوتا ہے۔ وہ اس قدر خود پرست اور آزاد فکر ہوتا ہے کہ اس کی قوتِ غیرت سموم ہوتی ہے۔ وہ صداقت اور فریب نظر میں امتیاز ہی نہیں کر سکتا۔ بالآخر وہ بے نیام و ڈنگ زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور لوگوں کے پہلوئی کرنے یا سامنے سرے کے عدم تعاون فائدہ سے علیحدگی برسات کو محض دوسروں کی کم رنگی کی اور غلط فہمی ہی تصور کرتا ہے۔

مستقبل اگر یوں مرتب ہو کہ وہ متوازن بھی ہو اور دماغ اور دل کی تکیہ پر مناسب نقطہ برواق ہوں اور یہی صورت تمام تر تہیسی میں دکھائی دے مگر مستقبل تہیسی کی بیرونی سمت کے قریب پہنچنے کوئے کشادہ نظر آئے تو یہ خاص علامت ہے۔ اس کا دل نہایت پُر و قوت ہو جاتا ہے۔ اپنے معتقدات و ہدایات کے اہمار میں سات گئی سے کام لیتا ہے۔ نہ تو وہ محنتِ عملی کا دامن چھوٹا ہے اور نہ ہی کسی سے ڈرتا ہے وہ کی پیشی کے



کا ذہنی توازن درست نہیں ہوتا۔ وہ اپنے افعال و افکار کو کسی مناسبت یا ترتیب کے تحت نہیں لاتا اور بالعموم علم و بدیہیتی کا مسلسل شکار ہوتا رہتا ہے۔ لاپرواہی ذہنی سامبر سے مستعد استفادہ کر سکتا ہے لیکن اگر اس قسم کا مشورہ دیا جائے تو اس کا رد عمل یہ ہوتا ہے کہ اسے نہیں بلکہ اس کے مشیر کو ذہنی علاج کی ضرورت ہے۔ وہ عجیب و غریب حرکات کا مرتکب ہوتا ہے اور اپنے اعمال کے رد عمل کو دوسروں کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے منسوب کرتا ہے۔ (شکل نمبر ۲)۔

جب مستقبل یوں ترتیب پائے کہ دل اور دماغ کی تکیہ میں متوازن تعادلات سے کہیں زیادہ فاصلہ برواق ہوں اور تمام تر فغان سے مستقبل حد سے زیادہ کشادہ ہو اور کہیں بھی اس میں کمی بیشی دکھائی نہ دے تو اس صورت کا مزاج کے خاص پہلوئے تعلق ہے۔ اس کا حال ملنا غیرت پسند اور آزاد خیال ہوتا ہے۔ اس کی آنکھیں پسندیدہ طبیعت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ امتیاد اور محنتِ عملی سے بے نیاز ایسے اعمال و افعال کا مرتکب ہو جاتا ہے جو درحقیقت اعتدال سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس کی روش عام سے اخذ نہ ہوتا ہے کہ وہ دھڑوں کے مہذبات و اصلاحات کا احترام ہی کرتا ہے، اپنی رائے اور عملی کو صحیح اور حق بجانب خیال کرتا ہے اور مزبور پر معمولی اور طوطا کارہ سامنے ہوتا ہے۔



میں وہ واقعہ و فرسوسے مختلف پہلوئیں سے متعلق کرنے کی غیبت میں نہیں ہوتا اور بطور غریب افراد و غفلت مشورہ کو غور سے دیکھ کر ہنسنے لگتا ہے۔



(۵)

احساس سے بے نیاز مچی گئی اور نیت کی سہرائے سے کام لیتا ہے۔ بلاشبہ نہایت دشمنی اور معاملہ فی کام میں لگاتا ہے، بلا تامل اور بغیر خوف و خطر سہرائے کو پیش کر دیتا ہے اور اپنے احساسات و خیالات پر مستقل سے قائم رہتا ہے (شکل نمبر ۵)۔

ایسی مستقل کے معامل کے مزاج میں ابتدا و فکر، جذب خیال اور اصلاح حال کے بیش قیمت عناصر شامل ہوتے ہیں۔ غریبیت پر

کہیں غیر مستقل اثرات کا غلبہ نہیں ہوتا۔ درحقیقت جتنا نیت، نیک نیتی اور انصاف پسندی کے خلقی جوہر ایسے انسان کو فکر و صمیم اور کردار و صالح سے فیض یاب کرتے ہیں۔

ایسا شخص دوسروں کے احساسات کا بھی احترام کرتا ہے اور اگر وہ غلط راہ پر گامزن ہوں تو انہیں جلد ہی حق کی طرف لانے میں ان کی اعانت پہنچے دل سے کرتا ہے۔ زوہ باطل سے دہتا ہے۔ زہی اسے حکمران کا ڈر ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں لاشعری طور پر خوف خدا کا احساس ہوتا ہے۔ وہ اپنے معاشرے میں ایک بلند کردار، انصاف پسند اور سچا فرد سمجھا جاتا ہے۔ لوگ اس کی تحسین و تکریم میں اپنی اصلاح کے پہلو دیکھتے ہیں۔ وہ محبت انسان بھی ہوتا ہے اور دشمن بھی۔ گمراہ کے قول و فعل سے بجز خدمت گزاری کے جذبے کے کہیں یہ احساس نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنے ہاں سے کسی غیر معمولی قوت رکھتا ہے۔ وہ سب سے یکساں برتاؤ کرتا ہے۔

اور اگرچہ ہر شخص کے فہم و فہم اور ذہن کا احساس کس قدر ہوئے ان سے بات چیت کرتا ہے لیکن دلوں میں غور و خوض کا پہلو ہوتا ہے اور کسی کو گھڑے کا احساس۔ اس کی فطرت میں سلامتی اور توازن کے خوشگوار عناصر ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ مزاج خلق ہوتا ہے اور لوگ اس کی تمام بڑی کے خواہاں ہوتے ہیں مگر وہ کسی کو بھی بلاوجہ اپنی تشہیم کی اجازت نہیں دیتا۔

وہ کاروبار، معاملہ اور معاش بھی انہوں میں حصہ لیتا ہے اور ایک معمولی انسان کی طرح روزمرہ کے کاموں میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مستعدی اور انصاف پسندی کے ساتھ مصروف رہتا ہے۔ کچھ قبیلے کا خیال رکھتا ہے، پڑوسیوں، مہمانوں، ملنے والوں بھی سے خوشگوار سلوک روا رکھتا ہے اور ہر لحاظ سے اچھا عزیز، قابل احترام دوست اور بے مثال فرد معاشرہ ثابت ہوتا ہے۔

مستقل کی تنگی یا کشادگی کے سلسلے میں ایک خاص بات قابل غور ہے۔ اس کا اچھا ناما حصہ سیچر اور شورج کے انحصاروں کے تحت واقع ہے۔ جب مستقل کی بناوٹ اس طرح ہو کہ یہ شورج کے انحصار کے نیچے کے مقابلے میں سیچر کے انحصار کے تحتانی حصے میں زیادہ چڑھا اور کشادہ واقع ہو تو اس کا حال اس معاملے میں کہ دوسرے لوگ اس کے کردار اور شخصیت وغیرہ کے بارے میں کیا رائے رکھتے

ہیں، بے پروائی سے کام لیتا ہے۔ اس کا مزہ نوم نہیں کدوہ اس سلسلے میں بے نیاز ہوتا ہے۔ حقیقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اسے اچھا کہیں یا بُرا سمجھیں وہ کسی خاص نکتہ یا دلیل سے ہی کا انداز میں کرتا۔ اس کی کمال اس لحاظ سے کچھ مٹتی ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ نیک نامی اور بدنامی کے پہلوؤں سے واقف ہی ہوتا نہیں جانتا۔ یہ ایک نوع کی کم فہمی بھی ہے



(۶)

اور احساس کی کمی بھی۔ بہرکیت ایسا شخص اپنے ہاں سے دوسروں کے احساسات، خیالات اور رائے سے آگاہی کا ہنشد نہیں ہوتا اور اپنی روش پر ملبہ پلا جاتا ہے۔ درحقیقت اپنی اچھائی کوئی کا اسے صمیم احساس ہی نہیں ہو جاتا (شکل نمبر ۶)۔

اگر مستقل کا تصور حق تعالیٰ حصہ سیچر کے نیچے کے حصے کے مقابلے میں زیادہ کشادہ اور چڑھا ہو تو اس کے برخلاف اثرات کا حال ہے ایسا مستقل جانتا ہے کہ صاحب نشان

یہ عالم ہوتا ہے کہ اسے دوسروں کے احساسات و خیالات تو ایک طرف ان کے وجود کا
 بھی کوئی احساس ہو سکتا ہے۔ نہ صرف ہمدردی و کشادہ دلی کے عناصر سے ہی وہاں ہوتا ہے
 بلکہ بدول، کم حوصلہ ہونے کے ساتھ ہی ساتھ متعذب، تاثر پذیر اور افسانے کی کمی کا بھی مظاہرہ کرتا
 ہے۔ وہ انسانی اور فطری صلاحیت جو دوسروں



(۸)

کے دکھ درد سے متاثر ہو سکتی ہے اور
 اس میں ان کی پرورش، احاطہ اور دیکھ بھال
 کی طرف میلان پیدا کر سکتی ہے، اس کے کردار
 میں نظر نہیں آتی۔ درحقیقت وہ گینہ فطرت بنوئی
 کہ ظرف اور پرلے درجے کا خود غرض ہوتا ہے
 اس کی ایسی خرابیوں کے باعث لوگ اس سے
 بہت ہی جلد متعز ہو جاتے ہیں اور اس سے ہر قسم
 کے تعلق و رابطہ سے گریز کرتے ہیں۔ اس کا

تجربہ ہوتا ہے کہ وہ خاندان اور معاشرے میں کہیں بھی اچھی نگاہ سے دیکھائیں جاتا، بالعموم
 لوگ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے اچھے برے وقت میں شریک ہونے
 کے لیے آمادہ نہیں ہوتے (شکل نمبر ۸)۔
 تنگ مستقبل کی تشکیل کے سلسلے میں اس بات کا اعتقاد سے دیکھنا ضروری ہے کہ
 دل اور دماغ کی کمیوں میں سے کون سی جھک کر یا بدحوہ کر اس کی تنگی کا باعث بنی ہے۔ اگر
 دل کی کمی اس قدر جھکتی ہوئی، تبصیل کی سطح میں کا انداز ضرورت اختیار کرے اور دل اور دماغ کا
 درمیانی فاصلہ تنگ ہو جائے تو اس کا حال محض اس وجہ سے چھوٹے دل کا اور گینہ ہے
 کہ اس کے مزاج میں ذاتی مفاد کا غیر فطری تقاضا ہے۔ وہ ہر معاملے میں سود و زیان کا مدد
 زیادہ خیال رکھتا ہے اور فنی ذاتی کے پیش نظر ہر بات کو قربان کر سکتا ہے اس کے کردار میں
 گھڑی، سببیت اور انسان دوستی کے عناصر قطعی مفقود ہو جاتے ہیں۔ وہ دل اور مہذبات کو
 ناقابل کی کو قرار داتا ہے اور ہر اوقات ایسی ٹھٹھکیاں دیتا ہے کہ کسی طرح نئی فائدہ حاصل کر سکے۔



(۹)

راستے عامر کے بارے میں بے حد حساس
 ہے۔ وہ بڑا خوش رہتا ہے کہ لوگ اس کے
 بارے میں اچھی رائے رکھیں، اور اس کے نام
 پر کسی مزاج بھی دھما نہ لگے۔ وہ بے حد مہاکاوار
 ہوش مند انداز پر غور و پیش پر نگاہ رکھتا ہے
 اور اپنے بارے میں لوگوں کے احساسات،
 خیالات اور رد و عمل کو خور سے دیکھتا ہے۔ وہ
 ہر اس فعل و عمل سے گریز کرتا ہے جس کی وجہ سے
 لوگ اسے بُرا سمجھ لگیں۔ وہ درحقیقت لوگوں
 کی نگاہوں میں عزت و آبرو سے زندگی بسر کرنے کا متمنی ہوتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے
 لیے مدد دل سے کوشاں رہتا ہے (شکل نمبر ۹)۔

لاہر اس کا احساس نازک قدر سے زیادہ ہی تیز ہوتا ہے اور بالعموم اسے کسی حد
 تک معاشرے اور راستے عامر سے نفرت رکھتا ہے۔ یہ اس میں اخلاقی جزالت کیلئے کوئی اچھی
 بات نہیں۔ اس کے برعکس اگر اس کے سامنے ایسا کام آجائے جس کو سراہنا تمام دینے سے
 اس کی عزت و آبرو میں اضافہ ہو سکتا ہے اور لوگ اس کی شخصیت و کردار میں عظمت کے
 عنصر کا تصور محسوس کر سکیں تو وہ بڑی جانشانی اور خوشامندی سے اس میں داخلہ ڈالتا ہے اور
 اگر ذاتی قربانیاں بھی کرنا پڑیں تو درپیش نہیں کرتا۔ اور اس میں شک نہیں کہ وہ کمال انہماک
 اور ہوشیاری سے اسے اپنی پروا میں چمکا دیتا ہے۔ لیکن اس ساری تنگ و درد کے پرستار
 میں راستے عامر و تنگ نامی کا جذبہ بھی کارفرما ہوتا ہے۔ یوں ایسا شخص جیسا بھی اچھا
 ہوتا ہے۔

جب دل و دماغ کی کمیوں کی پیش ہوں کہ درودنی یا فاعلہ بہت ہی کم ہو
 تو یہ مستقبل تنگ ہوتا ہے اور ہر امور اس وقت کی وجہ سے اپنی اچھی صلاحیتیں کھو دیتا ہے
 اس کا حال تنگ نگاہ، تنگ دلی اور بے حد خود غرض ہوتا ہے۔ درحقیقت اس کی خود غرضی

وہ اخلاقی جرأت مند اور نہیں ہو سکتی کہ وہ بے دھڑک اپنے باطنی احساسات کو عملی جامہ پہنا سکے۔ اس کے دوست احباب اس کی کم ہوشی اور بیداریت سے بہت جلد واقف ہو جاتے ہیں اور اس سے کسی قسم کی توقعات وابستہ کرنے کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ اگرچہ وہ جانتے ہیں کہ اس کا باطن اچھے احساسات سے خالی نہیں لیکن اس کی بزدلانہ روش اور کوتاہی عمل سے وہ یائوس ہو جاتے ہیں اور اس کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔ اور ایسا ہونا بعید از قیاس نہیں کیونکہ وہ عین وقت پر بہت ہار دیتا ہے، اس کے پچھلے پھوٹ جاتے ہیں اور وہ دم دبا کر جاگ جاتا ہے۔ لامحالہ کوئی اس کی عزت نہیں کرتا اور وہ اگرچہ عرق شرم میں اندہ ہی اندر ڈوب جاتا ہے لیکن کسی بھی حالت میں دلیری اور کشادہ دلی سے آگے نہیں بڑھتا۔ ایسا بد نصیب انسان خوف و ہراس میں اس قدر اُبھار رہتا ہے کہ اسے ایک قسم کا ذہنی بیماری تصور کیا جاسکتا ہے مستقبل بتیلی کے اُس اہم علاقے کا احاطہ کرتا ہے جو جسم انسانی اور کردار و شخصیت کے اہم ترین پہلوؤں سے متعلق ہے۔ یہ حصہ میدان کار نامہ کا حکم رکھتا ہے اور زندگی کے لیے لازمی اور دو قہرات سے وابستہ ہے جو حیات انسانی کا تابا نا ہیں (دیکھیں نمبر ۱۱)۔



(۱۲)



(۱۱)

جب تک کہ تمام تر علاقہ مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے نشانات، خطوط یا بال نہ لکھیں
فرد کو کم کی علامتوں سے متاثر ہو اور اس کی تشکیل میں اعتدال کا احساس ہو تو یہ بہت ہی

وہ بہت دل، عزت گیر اور بے درد ہوتا ہے (دیکھیں نمبر ۹)۔



(۱۰)



(۹)

اس کے برعکس اگر دماغ کی نیکر اوپر کی طرف قوس بناتی ہوئی بتیلی کی سطح کو ٹھوس
چوڑ کرے کہ درمیانی فاصلہ بہت تنگ ہو جائے تو اس کا حامل بھی تنگ نگاہ اور خود غرض ہوتا
ہے۔ اس کا ظرف بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے اور اس پر ذاتی مفاد کا اس قدر غلبہ ہوتا ہے کہ اس
میں کسی معاملے میں بھی صحیح طور پر چنے کی استعداد نہیں ہوتی۔ اگرچہ اس کے باطن میں مذہبیت بھلائی
پنہاں چھپے ہیں لیکن وہ اس قدر بزدل اور پریشان خاطر ہوتا کہ ایسے پاکیزہ عناصر کو انہماک کا مرتعہ ہی نہیں
دیتا۔ اس کی کم ہوشی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اپنے نہیں بلکہ کے رہ جاتا ہے۔ اس کی قوت ارادہ ناکارہ ہوتی
ہے اور قوت مزہ و لوگوں کا سوتی بُرائی ہوتی ہے۔ وہ درحقیقت حقائق حیات کے معاملے میں
اندھا ہوتا ہے۔ اس کی کینہ دہی اور تنگ دلی اس کے دوسرے جذبات اور نیک و بد میں امتیاز
کی صلاحیت کے فقدان کے باعث ہی ہوتی ہے۔ نیز وہ سدا سہا سہا سا رہتا ہے اور کسی بھی
مسئلے میں جرأت و حوصلہ مندی کا ثبوت نہیں دیتا (دیکھیں نمبر ۱۰)۔

ایک دہی کمزوریوں کے باعث وہ اکثر ایسے اراکل سے گزرتا ہے کہ اس کے قلب و
دماغ پر بہت طاری ہو جاتی ہے اور دماغ داغ ہو جاتا ہے۔ جہاں کہیں عملی اقدام کی
ضرورت ہوتی ہے اور اس کے باطن سے شریف جذبات اُبڑ بھی آتے ہیں تو وہی اس میں



ہوتا ہے یا غیر موزوں اور غیر متناسب شکل کا ہوتا ہے اس کی بدقسمت و قی زبان حال سے غیر متوازن شخصیت اور غیر مستدل کردار کا پیمانہ پھر رچی ہے۔ نہ تو اس کے حامل میں جاودہ مہم پر چلنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے قول و فعل میں ہموار توازن ہوتا ہے وہ اپنے لیے ناقابل اعتماد اور غیر مستقل روش کے باعث بڑی بڑی مشکلیں پیدا کر لیتا ہے نہ کسی کی راہنمائی سے کم احتیاط استفادہ کر سکتا ہے اور

اور نہ ہی ایسا راستہ، منزل اور مقصد کو پہنچان سکتا ہے۔ وہ عجیب غلیظ و داخلی الجھن میں مبتلا رہتا ہے اور سدا معصائب میں گھرا رہتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۴)۔

مستطیل کے اسلٹے میں بعض واضح اور کمٹل چھوٹے چھوٹے نشانات بھی دیکھنے میں آجاتے ہیں۔ ان کا غائر نظر سے دیکھنا ضروری ہے کیوں کہ ان کے اندر بہت اہم معنی پنہاں ہوتے ہیں۔ ان چھوٹی نشانیوں میں چرخی، تارا، مربع، ٹکون اور وارثہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

چرخی کے نشان کے سلسلے میں ایک اہم بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ایک بڑا سالم چرخی کا نشان بعض اوقات اس مستطیل میں واقع ہوتا ہے۔ اسے نقش مکاشفہ کہا جاتا ہے۔ اس کا تذکرہ عیلمدہ کیا جائے گا۔ چھوٹا چرخی کا نشان اس نقش مکاشفہ سے چھوٹا بھی ہوتا ہے اور کم بلی اور قد سے مدھم سا۔ جب ایسا ایک چرخی کا نشان مستطیل کے عین وسط میں نقش ہو تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ اس کا وجود شعل مزاج کا پتا دیتا ہے۔ اس کا حامل اکثر بلا وجہ انا بھول کھتا ہے اور ہر جملہ باز ہوتا ہے۔ اس کی حساس طبی ایک بیماری کے مانند ہوتی ہے کی وجہ سے کردہ از مدد لگتا اور مددائش واقع ہوتا ہے۔ اس کے تاثرات اور رد عمل کو دیکھ کر کیا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ ناقابل اعتماد ہے۔ اسے اپنے اوپر کسی قسم کا قابو

عمدہ ضرورت ہے۔ ایسا بے نشان مستطیل اطمینان قلب اور استقلال مزاج کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اس کا حامل خوش مذاق، متبیل عام اور قابل اعتماد فرد معاشرہ ہوتا ہے۔ اس کے قول و فعل میں شریعت انسانی کے ترغیبات و ناصحہ کے کارآمد اور مفید انجام اثرات ہوتے ہیں۔ وہ زندگی کا دل دھماکے اور نہ ہی غیر مضبوط طریقے سے کسی کی حمایت و عدالت کا حامی ہوتا ہے۔ وہ غلطیوں سے اپنے اسلوب کو دور رکھتا ہے اور بالعموم شریفانہ زندگی گزارتا ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

جب مستطیل میں بال نا پستی پکی لکیر یا جالی کی طرح کے باریک خطوط، آؤٹی ٹریڈی لکیریں، مغرب تقسیم کے چھوٹے چھوٹے نشانات یا اسی قسم کے تقسیم وار نشانات واقع ہوں اور اس کا درمیانی حصہ صاف ہونے کی بجائے خراب نقوش سے ناقص اور خراب نظر آئے تو یہ بہت ہی نفس علامت ہے۔ ایسا غیض، باطنی اطمینان سے قطعی متنی دست ہوتا ہے۔ اس کے سینے میں ایک نوع کا حشر آنا رہا ہوتا ہے۔ بے یقینی، بے مصلحتی اور جلد بازی

وغیرہ اس کے کردار کے نمایاں عریب ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کے قول و فعل سے جلد ہی متاثر ہو جاتا ہے اور اس قدر غلط طور پر اس ہوتا ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ بات پر غم و غصہ کے منہاں ہوتے ہیں۔ وہ شخصیت وہ متغلب الغضب اور ٹکون بھی ہے بے بہرہ ہوتا ہے اس کی حالت قابل رحم ہوتی ہے اور اس پر قویہ کر اسے اپنے اعمال و افعال، رد عمل وغیرہ کسی بھی امر پر قابو نہیں ہوتا۔ اس کی زندگی ایک عذاب داخلی کے منہجہ دار حکم رکھتی ہے (شکل نمبر ۱۳)۔



مستطیل اگر کسی دل اور دماغ کی لکیروں سے رتبہ ہو جو بد شکل، عجیب وار، غریب یا غیر موزوں ہوں تو یہی بڑی بڑی علامت ہے۔ ایسا مستطیل یا تو اپنے مقام معین سے بہت کم

کرسے، اور بھی گھونٹے پھرنے اور سیاحت و آوارہ گردی میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کا جذبہ سرگرمی مقصد کے لیے نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی خاص منزل مقصود کی طرف قدم زن ہو سکتا ہے۔ وہ صغیر ہیماں باطنی، اضطرابِ دماغی اور بے چین مہی کے باعث عدامِ آمادہ سفر نظر آئے۔
(رنگی نمبر ۱۲)۔

تارے کا نشان مبارک گروانا جاتا ہے اور غیر معمولی کامیابی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جب ایک مکمل، واضح اور پانچ شاخوں والا تار مستقیم میں اس مقام پر نقش ہو جو نیچر کے آجھار کے عین نیچے ہے تو یہ بہت ہی بخت آور علامت ہے۔ نیچر کا آجھار قسمت کی لیکر کا فطری مقام انتقام ہے۔ تارے کا



(۱۴)

اس بگڑ چڑاں بات کا پتا تارے کے حامل نشان اپنے مادہ قسمت پر یوں گامزن ہو گا کہ کامیابی اور حصولِ مراد اس کی پیشروانی کو قدم قدم پر چڑھیں گے۔ اس کی شغفیت اور کردار قابلِ رنگ گرواٹے جاتیں گے اور اباب جہاں اس کی خوش بختی اور کامیابی کی تابش سے رعب کھائیں گے۔ ایسا شخص عدامِ معاشرے میں خوب چمکتا ہے اور اپنی عبادی اور کامرانی کا سکھ چاہتا ہے (رنگی نمبر ۱۱)۔

اگر بالادماغ اور بے عیب تارے کا نشان تیسری انگلی کے تھمائی سورتج کے آجھار کے عین نیچے مستقیم میں صاف اور بے تعلق نقش ہو تو یہ بھی بہت ہی مبارک نشانی ہے۔ ایسا شخص فخر و تعریف کے کسی شہرہ خاص سے تعلق ہوتا ہے۔ اس کے اہتمام و شرف کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ ہر ترقی حصولی کام میں گم ہو جاتا ہے۔ اس کی لا جواب تخلیق صلاحیت کے شاہکار کارِ اباب زمانہ سے کا حشر واد و منکرتے ہیں۔ وہ شعر و ادب، موسیقی، مصوری کسی بھی صنفِ فنی سے وابستہ ہو، عدامِ بے شالی ثابت ہوتا ہے اور شریعتِ عظیم اور اہل دولت



(۱۵)

نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کو اگر کوئی راز بتایا جائے یا کوئی کام کا پسریا جائے تو نہ وہ حفظِ راز کی صلاحیت رکھتا ہے اور نہ ہی ذلتِ داری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اگر یہ نشان درمیانی انگلی کے نیچے واقع نیچر کے آجھار کے تحت نقش ہو تو اثراتِ بد میں بہت ہی زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص بالعموم اپنی زندگی کو ایک ایسے آجھاد میں پسند دیتا ہے جس سے نجاتِ محلات سے ہوتی ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ وہ اپنا ایسا دشمن ثابت ہوتا ہے کہ اسے کسی دوسرے کو کسی قسم کی نعمت و تکلیف دینے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ وہ سدا لکھی ہوتا ہے اور ہمیشہ ایمان زندگی گزارتا ہے (رنگی نمبر ۱۰)۔

چرخ کا نشان اگر تحصیل کی بیرونی سمت واقع مشکل کے آجھار کے قریب یوں نشان ہو کہ وہ چاند کے آجھار کی طرف متقبل کے زیریں علاقے میں صاف اور واضح بنا ہوا ہو تو یہ بہت ہی شانِ عظالت ہے۔ اس کا اس مقام پر وجود بتا ہے کہ حامل نشان کو سیاحت اور گھومتے پھرنے کی بے چین خواہش کہیں بیٹھنے



(۱۶)

نہ دے گی۔ وہ سدا بے چین رہتا ہے اور گھاٹ گھاٹ کا پانی پیتا ہے۔ غم بھری آوارہ گردی کے بعد بھی اسے حمایتِ قلب اور متقبل رہائش کی فطری خواہش نہیں ہوتی۔ البتہ ایسی سیاحت و گردشِ بکران کے دوران جن اوقات وہ اپنا ملک دولت حاصل کر لیتا ہے اور بہت مالدار ہو جاتا ہے۔ اور بھالے اس کے کہ وہ اس فراوانیِ زرد و لہ سے اپنے لیے ایک متعل مستقر کا انتظام



(۱۸)

سے بالا مال جوتا ہے۔ اگر ایسا نشان اس شخص کے ہاتھوں دیکھا جائے جسے فون لطیفہ سے وابہ زخم نہیں ہوتا تو وہ بے شمار دولت کا تاج ہے اور اپنی زمینوں کی سیلابی اور ترقی کے باعث بڑا نامور ہوتا ہے یہ علامات سے ہے کہ وہ اپنی دولت کثیر دوسے اربابِ فاقہ کو روز نوازے۔ اس کے باطن میں اربابِ کمالِ دل کی تخلیقات سے خاص رغبت ہوتی ہے اور وہ ان کی ستائش و احترام میں اپنی مالی نعمات بھی شامل کیے بغیر دم نہیں لیتا (رنگ نمبر ۱۸)۔

اگر ایسا ہی کامل اور واضح نمائے کا نشان متھیل کے اس حصے میں واقع ہو جڑ پھولی (انگل کے تحتانی حصے کے انبار کے مین نیچے واقع ہے تو یہ بھی بہت ہی بخت آور علامت ہے اس کا حامل شخص یا صنعت کے میدان میں اس قدر آگے بڑھ جاتا ہے کہ اس کے عروج و ارتقا میں اربابِ زمانہ کے لیے بہت سے فائدے مضر ہوتے ہیں۔ اس کی ایک بارگاہی یا صنعتی پیلوڈ اسے بے مثال دولت اور ناموری کے بلند مقام پر پہنچا دیتے ہیں۔ وہ جہاں پہلے شہرت و ناموری سے بہرہ ور ہوتا ہے وہاں دولت مند بھی بن جاتا ہے (رنگ نمبر ۱۹)۔



(۱۹)

متھیل میں مرتبہ کا نشان بالخصوص اس کے عین وسط میں ہونے کا واقع ہو کر وہ کسی اہم کام میں دل و دماغ قسمت اور سورتج سے قطعی غیر متعلق ہو کر تو دلچسپ عنصر شخصیت کا آئینہ دار

ہے۔ ایسا مرتبہ یا چوکور واضح اور سالم ہونا ضروری ہے۔ غیر واضح اور مبہم خطوط سے بنا ہوا چوکور اس قسم کا علمبردار نہیں ہوتا۔ مرتبہ کی ایسی مکمل تشکیل اور وسط متھیل کا وقوع اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس کا حامل قدرے جملت پسند ہوتا ہے ضبط نفس کا مادہ اس میں کم ہی ہوتا ہے۔ لیکن اس کی جلد باز طبیعت محض جذباتی اقبال کے مانند ہوتی ہے۔ اس کے باطن میں بداندیشی کا شائبہ تک نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی دوسرے کو نقصان پہنچانے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ دل کا اچھا ہوتا ہے اور بوقت ضرورت دوسروں کے کام آتا ہے۔ اگر اس کی جملت پسندی اور قدرے حساس طبیعت کو قابل غلو و درگزر سمجھا جائے تو وہ اچھا دوست، مفید رکن مشاورہ اور خدمت گزار فردِ زمانہ ثابت ہو سکتا ہے۔ جسے اگر سرزنش بھی کی جائے اور نکتہ چینی کا ہدف بھی بنایا جائے تو بات دل میں نہیں رکھتا۔ منہ پھٹ کر تو ہوتا ہے مگر اس کا غم و غصہ محض وقتی ہوتا ہے (رنگ نمبر ۲۰)۔



(۲۰)

متھیل کے اعلیٰ حصے میں آگاہی کا ہے گاہے ایک پھولی اس مگر کامل مثلاً یعنی ٹکون کی شکل بھی نقش ہوتی ہے۔ جب یہ ٹکونی نشان واضح اور بے غیب ہو تو بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ ایسی فطری صلاحیت کی نشاندہی کرتا ہے جو تحقیق اور تدریس کے لیے غیر معمولی طور پر موزوں ہوتی ہے۔ اس کا فاقہ علم و فضل بہت کم ہوتا ہے۔ وہ اپنی ان محکمہ مساعی سے اچھے نمونے مسائل کی حقیقت کو جاننے کا



(۲۱)

شادی کی لکیر

چھوٹی انگلی جہاں بھیلی سے ملتی ہے، وہاں اس کے نیچے ایک گہری لکیر پائی جاتی ہے۔ اس تختانی موٹی لکیر سے لے کر دل کی لکیر کے مابین ایک پرگورشت قرار ہے۔ یہ بڑھ کا اُجھار ہے۔



(۱)

بھیلی کی بیرونی جانب سے اس اُجھار پر مختلف گہرائی اور لمبائی کی لکیریں نقش ہوتی ہیں۔ یہ شادی کی لکیریں کہلاتی ہیں (شکل نمبر ۱)۔

شادی کی ہر لکیر ایک ایسے جذباتی لحاظ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اگر پروان چڑھ سکے تو شادی بیاہ کا رُوب دھارکتی ہے۔ کسی بھی لکیر میں شادی کی تشنہ لکیر نایاب ہے۔ حقیقت بھیلی میں ایک سے زائد لکیریں یا گہری ایسی لکیریں نقش ہوتی ہیں۔ ایسی متعدد لکیریں اس امر پر

دلائل کرتی ہیں کہ ان کا حامل ایک سے زیادہ منفہ منافع کے افراد سے جذباتی تعلق اور رابطہ پیدا کرنے اور اسے فروغ دینے کی فطری صلاحیت لے کر پیدا ہوتا ہے۔

ایسی ہر لکیر کا مقام وقوع، اس کی ساخت، عمق، وضاحت و طرح مختلف پہلو بتاتے ہیں کہ زندگی کے کس دور میں ایسا تعلق امکانی ہے اور کہاں تک اس کی شدت اور ماضیت اثر انداز ہو سکتی ہے اور کس زمانے میں ایسا رابطہ انتہام پذیر ہو سکتا ہے۔ یہ سبھی لکیریں انسانی جذبات اور ادوار اجتماعی رجحانات کی شعوری کہانیاں کہتی ہیں۔ نیز حامل نشانات کے کردار و احوال کے بارے میں عمیق اشاروں میں معلومات بہر پہنچاتی ہیں۔

نور ہوتا ہے اور اس قدر رمز و حقائق کا دلدلادہ ہوتا ہے کہ اسے عارضی یا وقتی معاملات سے دل چسپی نہیں ہوتی۔ اس کے صانع کا تمام تر رجحان فلسفیانہ اور معتقدانہ ہوتا ہے۔ سانس کے میدان میں اسے بڑھنے حاصل کرنے کی فطری صلاحیت و دلچسپی ہوتی ہے اور بالخصوص وہ ان سرگشتہ رازوں کی پردہ کشائی میں کامیاب ہو جاتا ہے جو عالم انسان کے لیے نئی راہ و فکر عمل و لکھنے ہیں۔ وہ علم و سائنس میں ایک جتد و محرک کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔ ایسا شخص دانا و غیر مغروری تاہم باطنی غلو، استقلال عمل اور گہری فطرت سے دیکھنے کی تمام تر صلاحیتیں رکھتا ہے (شکل نمبر ۲)۔

اگر مستطیل میں دائرے کا چھوٹا نشان واضح طور پر نقش ہو تو یہ اچھی علامت نہیں۔ دائرے کا نشان بالعموم آنکھ اور بینائی سے وابستہ ہوتا ہے۔ جب کبھی ایک کامل اور بے عیب



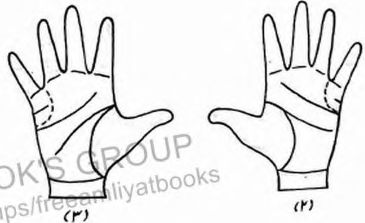
(۲)

چھوٹا دائرہ نشان اس مستطیل کے اساطے میں نظر آئے تو اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حامل نشان کو بینائی کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر آنکھوں کی کسی بھی قسم کی تکلیف کا احساس ہو تو فوری طور پر اس امر کی پیش کی طرف توجہ کرنے سے قابل اطمینان فائدہ ہو سکتا ہے ایسے فرد کو عرصہ گھمے گا کہ اسے امرائے چشم سے پریشانی کا سامنا ہو سکتا ہے اور اگرچہ بینائی کے زائل ہونے کا قطعی نشان نہیں ہے لیکن اس کا

وجود اس امر پر دلائل ہے کہ امرائے چشم اور بینائی کے مسائل میں کسی بھی وقت بے احتیاطی اور غفلت، بڑی زحمت اور تکلیف کا باعث ہو سکتی ہے (شکل نمبر ۲)۔

بالموم سب سے واضح اور نمایاں شادی کی لکیر ہی ازدواجی زندگی کی اساس گردانی جاتی ہے۔ ایسا فرد درحقیقت جیون ساتھی بننے کا اہل ہوتا ہے، دل و جان سے شرکت حیات کی کامل سی کرتا ہے اور جب رشتہ ہو جاتا ہے تو کمال دل چسپی، انہماک اور فداکاری سے شریک زندگی کو اپنا لیتا ہے۔ اس لکیر کی یہ بھی تاثیر ہوتی ہے کہ جہاں حامل نشان خدمت و محبت سے فریقہ ثانی کو خوش کرتا ہے وہاں اس کا دل بھی مودہ لیتا ہے اور مرکزِ توجہ بن جاتا ہے۔ درحقیقت باہمگر غموض، محبت، وفا اس کے اثرات ہیں۔

شادی کی لکیر اگر چھوٹی ہو اور محض ایک خط کی طرح بڑھ کے اُبھار پر نقش ہو تو یہ کوئی اچھی نشانی نہیں ہے۔ یہ ایسے رابطے یا شادی کا پتا دیتی ہے جو مختصر ہوتی ہے اگرچہ دل و جان پر ایسے رشتے یا تعلق کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے مگر وہ بہت ہی جلد ختم ہو جاتا ہے۔ ایسا رابطہ آغاز میں ہنگامہ خیز، دھماکی اور باہمگر بڑا اضطراب دہی ہو سکتا ہے مگر بہت دُور تک قائم نہیں رہ سکتا۔ یہ امکان ہے کہ اس کی یاد بہت دُور تک آتی ہے مگر حقیقت نہیں رہتا۔ جب ایسا رابطہ ختم ہوتا ہے تو دلی اذیت کا احساس ضروری ہے اور حقیقت یہ ہے کہ شادی کا اتمام عاقبت ناماندیشی کا منہموم رکھتا ہے (شکل نمبر ۲)۔



(۳)

(۲)

شادی کی لکیر بڑھ کے اُبھار پر اگر گہری، لمبی اور واضح پائی جائے اور اس سے بڑھ کے اُبھار کے علاقے پر جلی دکھائی دے تو یہ مبارک علامت ہے (شکل نمبر ۳)۔

ایسی لکیر دیرپا، قابلِ اعتماد، وفادار اور پُر غلوس محبت کی نشانی ہے۔ ایسا رابطہ یا رشتہ بالموم ازدواجی ضرورت اختیار کر لیتا ہے۔ جو سنی بات چیت ہوتا مشورہ ہوتی ہے، جانین میں جذباتی ارتباط کا احساس شروع ہو جاتا ہے اور زندگی کا زمانہ آئندہ کے زمانے خواہوں کے انتظار اور تیرلیوں میں بڑی دلی مہمی سے گزرتا ہے اور بچوں ہی وہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو جاتے ہیں باہمگر قُرب اور جانِ نیت میں استحکام پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے زوجین اچھے ساتھی، اچھے ماں باپ اور اچھے ارکانِ خاندان ثابت ہوتے ہیں۔ بلاشبہ یہی لکیر بے عیب، سالم اور جلی ہوتی ہے۔

جسٹیلی کی بیرونی سمت سے نمودار ہوتے ہی اگر شادی کی لکیر دوشاخہ دکھائی دے تو اس کا نہایت غور سے دیکھنا ضروری ہے۔

ایسا ابتدائی دوشاخہ اگر بڑھ کے اُبھار پر پختہ ہی ایک واضح لکیر کی صورت اختیار کر لے تو بڑے دلچسپ حالات و مردار کا پتا دیتا ہے (شکل نمبر ۴)۔



(۴)

ایسا ابتدائی دوشاخہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جانین میں جذباتی ارتباط کا احساس پیدا ہو چکا ہے اگر کشمکش یا بات چیت کچی ہو جاتی ہے تو مناسب ہے اور فکر زندگی کی ضرورت نہیں۔ البتہ دیگر تر کام، تعلیم یا کسی دوسرے اسباب یا حالات کے باعث کسی دوسری جگہ تسمیم نکلا اور ایک دوسرے سے ملنے کا موقع نہیں ملے گا۔ ایسی بددلی متوخراب حالات کے باعث ہوتی ہے اور یہی کی ارادی فعل کے مطابق جہرِ کین جو سنی دوشاخے کا دُور یا ملازم ہوتا ہے، باہمگر ملاپ، قُرب اور جانِ نیت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ شادی

ہوتے ہی ایسے جڑے مرد زندگی گزارتے ہیں اور نہایت غلوں کے ساتھ حیات میں لگیں ہیں بھروسے ہیں۔ ایسی شادی محکم و میرا اود کا سیب ثابت ہوتی ہے اور اربابِ زمانہ کی نگاہ میں یہ قابلِ رشک تصور کی جاتی ہے۔

شادی کی لکیر مستقیم ہونے کی بجائے یمن یا قوس میں یوں نقش ہوتی ہے کہ آخر میں قوس بناتی ہوئی ہوئی چھوٹی لکیر کی جڑ کی جانب چڑھ جاتی ہے۔ یہ قدرے کیاب نشانی ہے مگر دلچسپ کردار و حالت کا پتا دیتی ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۵)

یہ ایسے شخص کی علامت ہے جو شادی کرنے سے کوسوں دور بھاگتا ہے مگر مثنوی ہاؤسیت اور رنجت سے مجبور رہتا ہے۔ فخر و خفا سے قریب و تعلق کا بے مدد قافی ہوتا ہے اور بلاشبہ ایسا تاج و تاجدار کا کرنے سے قلعی نہیں چرکتا۔

جب مہاشیر اور تفتیق استوار ہو جاتا ہے اور شریکِ تعلق شادی کا تذکرہ چھوڑتا ہے تو وہ یوں دمِ دبا کر جگا جاتا ہے کہ اس کی بے وفائی، خود غرضی اور شادی کے بندن اور فرائض سے خوف زدگی کا پتا بظاہر چھوٹ جاتا ہے۔

در حقیقت ایسا شخص فرائضِ حیات سے گھبرا رہا ہے۔ وہ اہل و عیال کی فتنے و داریوں کے سلسلے میں بہت ہی بزدل ہوتا ہے۔ شادی اس کے خیال میں ایک قسم کے زندانِ خانہ کا محکم کہتی ہے۔ وہ آزاد و روئے قلعے اور غیر فخر و لافِ زندگی کو اندوختی خوشیوں پر ترجیح دیتا ہے۔ اور حقیقت یہی ہوتی ہے کہ وہ طے نامِ بہت، حقیقت سے گریز پاؤں خود غرضی ہوتا ہے۔ اس کا انجام یہی اچھا نہیں ہوتا اور بالآخر تلافی، غلبہ اور بے مزہ زندگی گوارا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اس کے برعکس شادی کی لکیر اگر دل کی لکیر کی طرف قوس بناتی ہوئی چھلکے تو یہ علامت

مذہم کی آئینہ دار ہے (شکل نمبر ۶)۔ اس لکیر کا تسمانی چھکاؤ بتاتا ہے کہ صاحبِ نشان ایسے شخص سے شادی کرے گا جو اپنی لمبی عمر کو بیسٹیک تو اس کا ساتھ دے گا مگر وہ اس کی زندگی کے دوران ہی اللہ کو پیارا ہو جائے گا۔ یہ لکیر مطلب نہیں کہ شریکِ زندگی جلد ہی انتقال کر جائے گا بلکہ اس کا مضمون یہ ہے کہ حاملِ نشان دنیا پر سے دوچار ہوگا خواہ اوج و غرور میں ہو خواہ عالمِ پیری میں۔ بہرِ گیت اس کا سامنی اسے اکیلا چھوڑ کر سفرِ آخرت اختیار کرے گا۔



(۶)

اگر شادی کی لکیر نیچے کی طرف یوں چھلکے کہ دل کی لکیر سے متسلل ہو جائے تو یہ ایسی علامت نہیں ہے۔ ایسی نشانی اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ شریکِ زندگی طویل مدت تک بیمار رہے گا اور بہت دُکھ اٹھائے گا۔ حاملِ نشان برسی و علوا سے اس کی خبر گیری کرنے سے قلعی در پین نہیں کرے گا۔ اس کے دُکھ و درویشی عملی شرکت اور کی کرنے سے ہر ممکن اسباب دیکھ کرے گا۔ ان تمام مسامحی اور دردمندی کے باوجود وہ ناہم ثابت رہتا ہے اور ایک طویل بیماری کے بعد اس کا شریکِ حیات گزر جاتا ہے۔ اس صدمے کا اس کے دل و دماغ پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے اور وہ تمام زندگی اس کمی کے احساس تلے دبا رہتا ہے۔ (شکل نمبر ۷)۔

شادی کی لکیر اگر اس قدر نیچے کی جانب چھلکے کہ بڑھ کر دل کی لکیر کو کاٹتی ہوئی نکلیں کی لکیر کو کاٹتی ہوئی دسے تو یہ بہت ہی غمناک علامت ہے (شکل نمبر ۸)۔ اس کے حامل کی شادی کیلئے غمناک ہوتی ہے جو ناخود، صاحبِ ثروت اور باوقار انسان کو رشتہ اندوز میں منسلک ہونے کی تباہ و برباد کردیتا ہے۔ ایسا رابطہ معاشرے کی محضرت میں خود اہر ہوتا ہے اور حاملِ نشان پر محنت کا چن سوار ہو جاتا ہے۔ اسے محبوب کے قریب کے بغیر زندگی عمال نظر آتی ہے۔

نفس، جگر، خاندان، دینیہ عناصر کیوں انہیں چلے جاتے ہیں کہ دونوں میں قُرب مفقود ہو جاتا ہے۔ درحقیقت صاحب نشان کا شریکِ حیات ایسے اعمال و افعال کا شریک ہونے لگتا ہے کہ ازدواجی زندگی کا امکان باقی ہی نہیں رہتا۔ اس لیے وفائی یا قُرب کا شریک یا گھر گھاڑ دلی ہو گیا ہے، غلاق ہو جاتی ہے اور زندگی ایک دکھتا ٹھوکرا بنا سونے کے رہ جاتی ہے۔ ایسی گھر کا ایک بڑا زبردست نقص یہ ہے کہ دل و دماغ میں دو پیرا پیرا بلگانے کے عناصر پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسا شخص اس کے بعد کسی فردِ خفاقت پر اعتماد نہیں کرتا۔ اس کی نگاہوں میں ہنسی و خفاقت کے ہی افراد ایک ہی تسلی کے پھٹے جوتے ہوتے ہیں۔ وہ انہیں بے وفا، قُرب کا لادنا، ناقابلِ اعتماد گردانتا ہے۔ نیز اسے نوعِ انسانی سے ایک قسم کی نفرت سی ہو جاتی ہے۔

جب شادی کی کیر و رانج اور عالمِ شریعت ہو کر آفریں دوشاخ ہو تو یہ بھی مخصوص نشانی ہے (شکل نمبر ۷)۔



(۷)

ایسے شخص کی ازدواجی زندگی خوشگوار اور مسرور حالات میں آغاز کرتی ہے اور دوسرے روز بیاہر گریہ و رنج میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک عرصے تک میاں پوری خوشی و فرح رہتے ہیں۔ لیکن برسوں کی خوشی اور گھر سے فتنے کے بعد حالات بگڑنا شروع ہو جاتے ہیں

نہیں میں باہی کشش، پیار اور مصلحتوں کے عناصر کم سے کم تر ہوتے چلے جاتے ہیں اور ایک دن وہ بھی آجاتا ہے کہ قطعِ تعلیق کی فورت آجاتی ہے۔ بالآخر جدائی ہو جاتی ہے اور غلاق کے پیر کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ ایسی لکیر کے حامل کو برسوں تک احساں بھی نہیں ہو سکتا کہ شادی بخیر و نفع ہو جائے گی مگر حقیقت یہ ہے کہ کروڑوں میں حقیقی مازیتِ مرماتی ہے اور ایک شخص کے لیے قُرب کو مان دوسرے ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ فساد اور فتنہ کھائی سے اس خندان کا اس کی خوشی ہوتا ہے مگر جب غلام کی مکمل ہو جاتی ہے تو طوفان کو ایک نوع کی تسکین



(۶)

ایسے شخص پر معاشرے، خاندان، احباب کسی چیز کا اثر نہیں ہوتا۔ وہ دیوانہ وار محبوب کے حصول میں سرگم ہو جاتا ہے اور وطن، خُدا، احباب سبھی چیزیں قربان کر دیتا ہے۔ وہ اس قدر اندھا ہو جاتا ہے کہ لوگ اسے بھولنے شروع کر دیتے ہیں۔ اسے مدد نہ مل سکتی ہے۔ اسے باوجود وہ عقلی و مرادی میں تسکینِ حیات کے پس نظر کشی کرتا ہے اور بالآخر شادی کر کے ہی دم لیتا ہے۔ اس رشتے کی وجہ سے اس

کی سمت بدنامی ہوتی ہے، وقار کو ہٹا دیا جاتا ہے، وطن و دولت کا سبب نقصان ہوتا ہے مگر وہ آخری محبوب میں ہی دونوں چیزوں کی تسکین دیکھتا ہے اور اگرچہ بے عزتی اور بدنامی کی زندگی پر مجبور ہو جاتا ہے مگر اس کی تعلیمی پروا نہیں کرتا۔ استدراذِ ناز کے ساتھ اسے ان خیروں کا احساس ہو جاتا ہے مگر وہ بھی لیتا ہے۔

شادی کی واضح لکیر اگر کیوں پہنچے گی جانبِ بختی ہوئی براہِ راست چلی جائے گی کہ دل اور دماغ کی لکیروں کو قطع کرتی ہوئی زندگی کی لکیر کو کاٹ کر نہروں کے انجھار میں داخل ہو جائے تو یہ شخص ہے اور بے مدد بد تعلیمی کی علامت ہے (شکل نمبر ۸)۔



(۸)

ایسی شادی اچھے حالات میں طے پاتی ہے اور ازدواجی زندگی کا آغاز باہم و مکرر محبت اور گرجوشی کے عناصر سے شاداب ہوتا ہے۔ نزدیکان باطنیان خاطر رہنے بسنے لگتے ہیں مگر یکایک ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ بدگمانی

موسمی ہوتی ہے۔ بلاشبہ اچھے دلوں کی یاد ان کے قلوب میں رہ جاتی ہے اور علیحدگی کے بعد بھی وہ ماضی کے شہنائے غراہوں کی یادوں میں تازہ کرتے رہتے ہیں مگر ذاتی قرب سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔

اگر ایسی دو شاخ ختم ہونے والی شادی کی لکیر کی ایک شاخ جھک کر دل کی لکیر سے جالے تو یہ خاص امر کی طرف اشارہ کرتی ہے (شکل نمبر ۱۰)۔ ایسی علاق صاحب نشان کے حق میں ہوتی ہے۔ قانونی پارہ جوئی کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ ہنسی مخالفت کو مردو الزام قرار دیا جاتا ہے۔



(۱۰)

ایسی نشانی کے ہوتے ہوئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا دو شاخ کا انتہام سالم خط کے آغاز کے قریب لہد سے یا میلمی سالم شادی کی لکیر بلاخر شاخ وار منحوت اختیار کر لیتی ہے۔

پہلی صدمت میں آغاز ہی سے ازدواجی زندگی میں سخت بدمرگی اور باہدگر شک و بدگمانی یا نفرت اور لہدے لکھنے کے غماز گہر آتے ہیں اور ایسا نشانک اور متزلزل بنیادوں پر مشتمل قائم رہ سکتا ہے۔ غلوں و قرب جیتی کا احساس کم ہی ہوتا ہے۔ جنوں وقت گزرتا جاتا ہے گرد و پیش کے سب ہی افرار پر یہ بات واضح ہوتی جاتی جاتی ہے کہ زوجین کی علیحدگی جیتی ہے اور آخر کار وہ طلاق کی صدمت میں انتہام پذیر ہو جاتی ہے۔

جب شادی کی لکیر شروع سے آغاز دو شاخہ تنک واضح گہری اور سالم ہو تو پار غلوں اور گہرے قرب سے ازدواجی زندگی شروع ہوتی ہے اور باہدگر محبت سے محکم رہتی رہتی جاتی ہے۔ زوجین کا مدت تنک ایک دوسرے کی طرف باذوق و شوق بڑھتے ہیں اور درحقیقت ایک دوسرے کا پروردگار و اطاعت کرتے ہیں۔ جوئی دو شاخے کا زمانہ شروع ہوتا ہے ایک دوسرے سے بعد اور دوری کا احساس بڑھتا جاتا ہے۔ اگرچہ بظاہر بڑھ چکے ہوں

لیک اسے تنگا و جہاں سے حکمت عملی اور دنیا داری کے تحت لپڑ شدہ رکھتے ہیں مگر بات پھیل جاتی ہے۔ زوجین ایک دوسرے کو گمراہ کرتے ہیں۔ مابین گھر آنے سے پہلے کرتا ہے۔ بیوی رشتے داروں اور سیلوں کے گھر سخی الا مکان وقت گزارتی ہے۔ بیکے ماکرمینوں واپس آنے کا ہم یہ نہیں لیتی۔ اگر ایسے لوگ صاحب اولاد ہوں تو بال بچے بڑی حد تک انہیں علیحدہ ہونے سے روک لیتے ہیں مگر تمام امور کے باوجود ان کا یکجا رہنا محال ہے۔ یہ ازدواجی قانونی پارہ جوئی اور شرعی طلاق کے بغیر کوئی پارہ باقی نہیں رہتا۔ ایسی علیحدگی بڑی غرضیوں اور شاداب زمانوں کے بعد واقع ہوتی ہے اور باوجودیکہ زوجین قطعاً ایک دوسرے کے قرب سے متنفر ہوتے ہیں لیکن جوئی شرعی یا قانونی بملائی کی بات چیت یا تنازع شروع ہوتا ہے، دلوں میں ایک عجیب قسم کا تائنت آمیز درد پیدا ہو جاتا ہے۔ آغاز محبت کے مرنے اور باہدگر قرب کے خشک و زہریں بھی شہنائی یادیں حشر برپا کر دیتی ہیں مگر ہر غرضی اور ہر صفت کے تاثرات اور باریک بیکار ثبوتات ہوتی ہیں اور طلاق کو ہی جاتی ہے۔ یہ بددلی بڑی دروازہ گیزر ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو مردو الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ جوئی سے جھوٹی بڑائی کو نواہی جاتی ہے۔ الزام و تردید الزام کا تسلسل ماحشرے میں موعظ گفتگوں جاتا ہے اور لوگوں کو ایک دلچسپ مشفقہ ماحصل حاصل ہو جاتا ہے۔ زوجین کے کردار و طلاق پر نکتہ چینی ہوتی ہے اور جب طلاق ہو جاتی ہے تو فرائض محال پر بڑی سمن طعن کی جاتی ہے۔

ایسی طلاق یا علیحدگی کا فتنی فساد و مشکلات اور درد انگیز طوالت کے بعد واقع ہوتی ہے اور اس کے نفسیاتی اثرات بہت ہی تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔

شادی کی لکیر صمیم و سالم شروع ہو، واضح نقش ہو اور اس میں سے ایک نمایاں شاخ نمودار ہو کر انگلیوں کی طرف رخ کرے اور وہ سورج کے اجماع میں اس بڑگوشہ سے انتہام پذیر ہو جو تیسری انگلی کے تحت واقع ہے، تو یہ غیر معمولی علامت نمودار جاتی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

یہ درحقیقت ایسی شادی کا پتا دیتی ہے جو ایک ایسے شخص سے طے پاتی ہے جو

ذہری اعتبار سے بلند مرتبہ صاحب وقار اور
بخت تابان سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ نیز ایسے
انڈوں کی ازدواجی اور نجی زندگی پر سراسر خوش
کاغذ پر ثابت ہوتی ہے۔ لہذا نکاح ہی سے
صاحب نشان کی قسمت کا تدارک ملے گا
اُٹا ہے کہ معمولی حالت سے وہ یکایک بلند
منام، عزت و وقار غرض کہ سبھی قابل رشک
خوبیوں سے مالا مال ہو جاتا ہے اور ماحشرے
میں عزت کی نگاہوں سے دکھایا جاتا ہے۔



(۱۱)

شادی کی گہرے واضح نقش جو اوپر کے اُچار کو سلامتی کے ساتھ جوڑ کر دیتی
قوس بناتی ہوئی اوپر کی جانب مسودہ کرے، اس طرح کہ کامیابی کی گہری میلوں داخل ہو
ہائے کردوں مل کر ایک ہی خط حکم کی طرح
تیسری انگلی کے تحتانی حصے میں جسے سونچ کا
اُچار کہتے ہیں پہنچے ہائے تو یہ جو بی لے مثال
نشان ہے (رنگی نمبر ۱۲)۔



(۱۲)

ایسی شادی کی گہری بتاتی ہے کہ صاحب
نشان کی شادی ایسے فرد سے ہوگی جو مال دار
بار سونچ اور باوقار ہوگا۔ بہر حال اس شادی
سے عورت و مرد پر بلند مقام ہے۔ نوہمین میں
ایک خاص نوع کی باہر کا مافیت ہوتی ہے

اور وہ ایک دوسرے کو آگے بڑھانے میں دل فرمایاں سے کوشاں رہتے ہیں۔ ان کا بیوہ
دونا، غلوں اور دلی احرام کے حکم اثرات سے مرہب ہوتا ہے۔ ایسے جو لوگ مل جلی کر بند
شاداب زندگی گزارتے ہیں اور لوگ ان کی ایثار پر بھی کی راہ دے بغیر نہیں رو سکتے۔ وہ

دیکھ سکتے ہیں ایک دوسرے کو ایسا سہارا دیتے ہیں کہ اس کا غیر مئی تاثر زندگی بخشن ثابت ہوتا
ہے۔ وہ شادی اور لاشوری ہر دو طریقوں سے ایک دوسرے کی خوشی، اقبال مندی اور
بہتری کے لیے ہر اوقات مستعد ہوتے ہیں۔ وہ بھی شریک حیات کی بڑائی نہیں کرتے بلکہ
ایک غیر معمولی غور کے ساتھ اپنی خوشی بخشنے کا پسند دوسروں پر کیوں مانع کرتے ہیں کہ اس میں
بہسہر حیات کی پریشانی کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔

ان افراد میں ایک فطری کمزوری بھی ہوتی ہے۔ انھیں اپنی ازدواجی زندگی پر اس
قد ناز ہوتا ہے کہ اس کے بیان میں وہ مبالغے سے کام لینے سے دریغ نہیں کرتے۔ اس
کی وجہ سے گرد و پیش کے لوگ ان سے جھگڑتے ہیں۔ انھیں غور و سکنت کے بین اہلکے
احراز لازم ہے۔ مگر انھیں بخت آوری سے نوازنا ہوتا ہے اور انھیں دوسروں کو اپنی
عظمت و شانمانی کے غرور سے دیکھ پھانسنے کا قطعی حق نہیں۔ بہر کیف یہ ان کی بشریت کا
تقاضا ہے اور جو لوگ اس رمز کو پالیتے ہیں وہ ان کی تعلی سے زیادہ متاثر نہیں ہوتے۔



(۱۳)

شادی کی گہری اگر سالم چلے مگر تھوڑے
خامسے پہنچ کر اس میں رنڈ پڑ جائے اور وہ
شکستہ نظر آئے تو اس کا نہایت غائر نظر سے
دیکھنا لازم ہے (رنگی نمبر ۱۳)۔

جہاں شادی کی گہری میں رنڈ پڑ جائے
اور وہ ٹوٹی ہوئی دکھائی دے تو اس سے قبل
زن و مرد کے تعلقات میں قابل اعتماد تعلق
قائم رہتا ہے لیکن شکستہ مقام پہنچنے ہی میں وہ رسم
اچانک اور یکایک خراب ہو جاتے ہیں اور طبعی

کے سماچارہ کار نہیں ہوتا۔ ایسی شکستہ گہری بعض اوقات جنس مخالف کی منہی لیے راہ روی،
کوئی اور لیے دکھائی دیتی ہے ایسے عمل اور حالت سے تعلقات کے انقطاع کا پتا دیتی ہے کہ جس
کا مادہ آسان نہیں ہوتا۔ لاکھ کوششیں کی جائیں باوجود رجوع کے امکانات کا کلمہ بوجا تے

کیسیت اور غم و پریشانی کا احساس کرنے میں حق بجانب ہوتے ہیں۔ ان کا دکھ دیکھا نہیں جاسکتا اور کوئی نگرانی مصالحت کی کوشش شروع نہ کر دیتا ہے۔ زمین بظاہر غم سے بڑھتے کے باوجود دل سے قرب کے خواہاں ہو جاتے ہیں، بڑی کشش، ہمدردی اور دعا کے بعد ملامت ہو جاتا ہے، دلوں کے غم مند مل ہو جاتے ہیں اور زمین پھر سے قرب حاصل کر لیتے ہیں۔ انسانی زندگی دوبارہ غلوں و احساسِ وفا کے ساتھ آغاز کرتی ہے اور پھر تائیں حیات برقرار رہتی ہے۔

ایسی شخصیت لکیر کے ہوتے ہوئے لازم ہے کہ صاحب نشان شادی کے خوشگوار ایم کے دوران اپنی کوتاہیوں اور غریبوں کا شرف نگاہی سے جائزہ لے اور شریک حیات کی ضرورتوں اور اپنی غامضوں کے رد عمل کا باشعور احساس کرنے کی سعی کرے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جب مرزا نازک کہہ سچے گا تو ان سقیم عناصر کے اندفاع میں اعانت حاصل ہوگی، مصالحت کرانے والوں کے کام میں آسانیاں پیدا ہو سکیں گی اور وہ کہہ کر اپنے اور شریک حیات کے اعمال و کردار کو اصلاح دیکھا جائے گا تو اڑے وقت میں بہر بڑائی بہت بڑی نظر آنے لگے گی اور قوت امتیاز اور اعتدال میں خلل پیدا ہو جائے گا، غم و غصہ غیر مستند صورت اختیار کرے گا اور مذمت کا احساس مندوں سے ملے گا۔

شادی کی لیکر سالم اور گریغز نے اسے مگر
 بھئی اننگی کی جانب سے ایک ویز اور قوی
 فاصل کو کاٹ دے تو یہ اچھی علامت نہیں
 (نقل نمبر)۔ ایسی شادی کی بات چیت شروع
 ہوتے ہی جانبین کے اقربا یا دوسرے غرض مند
 افراد ارشے کے راستے میں لوٹے۔ انکا
 شروع کر دیتے ہیں اور کوئی نہ کوئی ایسی ناقابل
 انتفاع شکایت، خرابی یا رکاوٹ و پیش
 کوئی



(54)

سہولت دینا، رکتا، علمدگی یا طلاق پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

مورت ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

ہرچند کہ شکستہ مقام پر پہنچ کر ابھار کھڑی ہوئی
 اتفاق اور سامانہ دھار کھڑی ہوئی اور زمین میں
 ایک نور کی ذہنی اور جسمانی طلاق یا کامل علیحدگی
 کی صورت میں غور و نظر نہ ہو، خدا کی قدرت سے
 ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ نازک مرحلہ
 مل جاتا ہے۔ عین عالم اُزیت میں کہیں سے خنہ
 اور ابھار غلوں اور پیار کے ساتھ رجوع کے
 لیے ہرگز نہ ہو، کہ وہ ہرگز نہ ہو، کہ وہ ہرگز نہ ہو



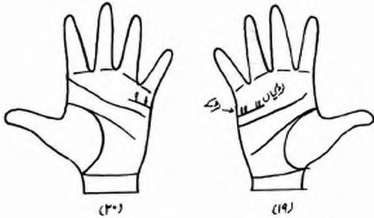
415

اگر شادی کی لکیر بیچ میں یوں ٹوٹے کہ شکستہ سرے مقام خلا کے بیچے اوپر اتنے لمبے اور صاف ہوں کہ گویا دو متوازی خطرناک اس کا احاطہ کیے ہوں تو یہ بھی نہایت ہی غیر معمولی حالات کی طرف اشارہ کرتی ہے (شکل نمبر ۱۵)۔

زویہ میں ہشت گزے مقام پر پہنچتے ہی سخت بدمزگی، مسانہت اور بھائی بہن جاتی ہے باہی ہمدردہ غلطی طور پر طلاق پر آمادہ نہیں ہوتی ان کے باطن میں ایک خاص نوع کا غمناک پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے لیے



(15)



(۱۹)

(۲۰)

اولاد کی لکیر اگر پٹی ہوئی ہو یا اس میں جزیرے کا نشان ہو تو وصل کے استقامت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایسا بچہ بالعموم پیدائش کے مرحلے تک کم ہی پہنچ پاتا ہے (شکل نمبر ۲۰)۔ بعض اہل حق میں ایک قوی اولاد کی لکیر شادی کی لکیر سے متصل ہو کر ذرا اوپر چڑھتے ہی واضح دوشاخہ ہو جاتی ہے (شکل نمبر ۲۱)۔ ایسی اولاد کی لکیر یہ حقیقت بتاتی ہے کہ قرآن مجید پیدا ہوں گے مگر دونوں شاخیں یکساں دبیز ہوں تو دولڑکے ہوں گے اور اگر دونوں

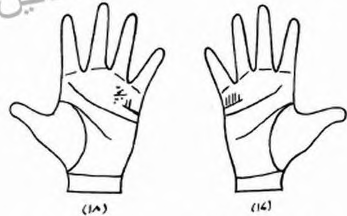


(۲۱)

(۲۲)

عزیزوں ہی سے متعلق ہوتی ہے اور دیکھا گیا ہے کہ اگر چہ منگو بن میں ولی رغبت ہوئی ہوتی ہے اور باہمی رفاقت بھی مگر ان کی آرزوئیں پروان نہیں چڑھ سکتیں۔ ایسے دشتے کے ٹوٹ جانے سے دلوں میں بہت درد محسوس ہوتا ہے اور وہ افراد جو اس رشتے کی کامیابی میں سزاوارہ کام کرتے ہیں ان سے حامل نشان مگر بھر کے لیے بدگمان ہو جاتا ہے اور وہ اسے کم ہی سمات کر سکتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ایسی تہوں و زون حرکت قابل مذمت ہوتی ہے۔ لڑکی لڑکے کا اس میں کوئی قصور نہیں ہوتا اور نہ ہی ان میں ایسی جھگڑائی یا اخلاقی خرابیاں پائی ہیں کہ رشتہ ناقابل قبول سمجھا جائے۔

شادی کی لکیر پر چھوٹی انگلی کی جانب سے پتلی پتلی سالم لکیریں نمودار طرح دائر ہوں اور ہر خط صاف نظر آہو تو یہ دوسرے منہمک کا حامل ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۳)۔ یہ لکیر کی نشان دہی کرتی ہیں۔



(۲۳)

(۲۴)

شادی کی نمایاں لکیر سے متصل ایسی پتلی اور استادہ ہر لکیر اسکا پانی اولاد کی نشانی ہے۔ جتنی ایسی صاف و سالم لکیریں دکھائی دیں گی اتنے ہی بچے ممکن ہیں (شکل نمبر ۲۵)۔ جو عموماً لکیریں دبیز اور جا بجا دکھائی دیں وہ اولاد خیرین کی شاہد ہیں بلکہ لکیریں لڑکیوں کی پیدائش کی طرف اشارہ کرتی ہیں (شکل نمبر ۲۶)۔

کیاں پتے ہوں گے تو وہ لوہاں ہوں گی۔

اگر ایک شاعر دوسری سے کہیں دبیز تر اور واضح تر ہو تو وہ لڑکے کا پتا دوسے گی۔ دوسری پہلی شاعر لڑکی کی پیدائش کی آئینہ دار ہوتی ہے (شکل نمبر ۲۲)۔

شادی کی لکیر اگر سالم شروع ہو کر مین اس کے دسواں ایک واضح جڑیرے کا نشان لکھ کر تیرہ نمونہ علامت ہے (شکل نمبر ۲۳)۔

ایسی نشان دہی ازیت، غریب اور بے وفائی کا پتا دیتی ہے۔ اس کے حامل کا شریک حیات کسی دوسرے فرد میں مناعت سے ناہانز تعلقات پیدا کر لیتا ہے اور لذت نگاہ سے ہمہ گیر کی طرف تھکنا مائل نہیں ہوتا اس کی افکار اس کے گھر والوں کو مل جاتی ہے مگر وہ بے حد بے وفائی سے کام لیتا ہے اور بھلے نامت حسوں کرنے کے اپنی منہی فتح مندی پر مجرا نہ تھا خرسے اور بری دلوں کو دکھاتا ہے۔ وہ ڈھٹائی کے ساتھ ایسے بیگن میں پھنس جاتا ہے کہ اس کو سبھ بڈھ ہی نہیں رہتی۔ اور یہی نہیں، وہ فطرت پر بھی آمادہ نہیں ہوتا لیکن معلوم شریک حیات سب کے برواشت کرنے کے باوجود رونا کا دامن نہیں چھوڑتا۔

شادی کی لکیر میں مسلسل جڑیرے بھی دکھائی دے جاتے ہیں اور دوسری زیادہ نمونہ اور درحقیقت جھڑنگ نشانیاں ہیں (شکل نمبر ۲۴)۔ ایسے شخص کا شریک حیات فحاشی اور بے وفائی کا دلدارہ ہوتا ہے۔ وہ بے وفائی



(۲۳)



(۲۴)

کا اس قدر غلام ہوتا ہے کہ وہ قہر خانوں، بدکردار لوگوں اور ایسے افراد کی مدام تلاش میں لگا رہتا ہے جن سے اپنی منہی مجھوک ریش کر سکے۔ اسے کسی شخص سے بھی رابطہ و نمونہ نہیں ہوتا۔ جب تک کسی فرد سے اس کی تسکین منہی ہو سکتی ہے، مٹا رہتا ہے مگر ادھر ادھر نکارہ بازی سے بھی باز نہیں آتا۔ ایسا مرد بدکردار اور ایسی عورت فاحش ہوتی ہے۔ یہ بے شمار شریف لوگوں اور خاندانوں کو تکلیف پہنچانے کے باوجود اپنی روش پر یوں چلتے جاتے ہیں جیسے کچھ نہواہی نہیں۔

جزیروں کا ایسا تسلسل مردانہ ہاتھوں میں اس امر کی دلالت کرتا ہے کہ اس کی بیوی فحاشی کے باعث ناکارہ اور عمر سے بہت قبل نوذمی ہو جائے گی۔ اس کے سخن و جمال اور منہی باذیت میں لیں کی ہوجاتی ہے کہ لوگ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ ایسی جوہروں والی شادی کی لکیر اگر عورت کے ہاتھوں میں نظر آئے تو اس کامیاں پرلے درجے کا ذاتی فحش کار اور ذلیل فحشر ہوتا ہے۔ وہ کسی کی ہویچی کو پاک نگاہ سے دیکھ ہی نہیں سکتا۔ اس کا تسلسل لذت کو ش رذیہ اسے اس قدر کمزور کرتا ہے کہ جوانی کے ایام میں ہی وہ نامرد ہو جاتا ہے۔ قوت باہ کی دواؤں کے پکڑے کہ میکل سکتا ہے۔ جب قوت مردی جواب دے جاتی ہے تو اس کی بھالی کے لیے سکیموں اور ماہرینہ منیات کے مردانہ دل پر دستک دیتا ہے مگر خود کردہ راجا جے نیت کے مصداق وہ زندگی کے آخری ایام بڑی عسرت ناک حالت میں گزارتا ہے۔ لوگ اس کی بے آبرو زندگی سے متغیر ہی نہیں ہوتے بلکہ اس کا نام مرتب المثل کے طور پر دنیا خرسے میں حرام کاری اور بیکاری کا مترادف گردانا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ مردانہ لذت کو ش کے دوران وہ مناعت قسم کی منہی بیماریوں کا بھی شکار ہو جاتا ہے اور اپنے ماستقوں اور رباطوں کے قوت سٹے سے شرکا و لذت کو بھی ان سے نوازتا ہے۔ اعراض وہ نہ صرف خود تکلیف اٹھاتا ہے بلکہ اپنی بیماریاں دوسروں تک بھی پہنچاتا ہے۔

شادی کی سالم منہی اور بے عیب لکیر درحقیقت بہترین گردانی باقی ہے۔ جب

قوسِ اِمام

یہ کیرام نہیں ہے۔ ہر ایک میں نقش نہیں ہوتا مگر بہت سے لوگوں کے ہاتھ
 دھنچے کے جیسے بیچ پر پہنچتا ہے کہ مہذب ملک کے افراد نقوشِ اِمامیہ سے
 نئی دست ہوتے ہیں اور مشرقی قوموں کے قوت پر مشتمل ہوتی گئی کسی قوت ایسے
 نشانات کے ہیں جو ان پر زندگی میں کبھی نہ کبھی قوت رکھتا ہوں اِمام کے
 دروازہ اور قوت سے نہایت قوت پر مشتمل ہیں۔ قوسِ اِمام میں مشرق کے
 تمام اہل مشرق کے
 تمام اہل مشرق کے
 تمام اہل مشرق کے



سائیں

میں ایک دروازہ ہے جو ایک دروازہ ہے تو
 ہر ایک دروازہ کے کا مہذب ہے۔ یہی کیر
 قوت پر مشتمل ہوتا ہے اور قوت کے علاوہ
 قوت پر مشتمل ہوتا ہے اور قوت کے علاوہ
 یہ قوت پر مشتمل ہوتا ہے اور قوت کے علاوہ
 قوت پر مشتمل ہوتا ہے اور قوت کے علاوہ
 قوت پر مشتمل ہوتا ہے اور قوت کے علاوہ
 قوت پر مشتمل ہوتا ہے اور قوت کے علاوہ
 قوت پر مشتمل ہوتا ہے اور قوت کے علاوہ

شوق ہیں اور اس کا کاروبار کرتے ہیں۔ ان کے ادارے بھی ہیں اور تعلیم گاہیں بھی۔ زیادہ تر ایسے لوگ کثرت مسمیٰ اور کثرت نظری کے حصول کی طرف مائل ہیں۔ کاروباری نقطہ نظر سے قرض، بڑی، انگلستان، کینیڈا اور امریکا میں اس کام سے اچھی خاصی روٹی کمانی جاسکتی ہے۔

قوس الہام کا تعلق رشد و ہدایت سے نہیں اور نہ ہی مرشدانِ کامل یا اولیائے کرام کے اعجازِ حقینی و متقبل شناسی سے اس کا کوئی واسطہ ہے۔ یہ سنی ہے اور عالمِ روح میں اس کی رسائی محالات سے ہے۔ البتہ عالمِ شامی سے اس صلاحیت سے رابطہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔ ایسا شخص مرموز اور مغیبہ علوم کی طرف طبعاً مائل ہوتا ہے اور سی تلاش سے کسی نہ کسی علمِ حق کے رموز کی تہمید و استعمال میں اچھی خاصی علمی صلاحیت پیدا کر سکتا ہے۔ یہ دراصل اس احساسِ کوفہ و غف کے نتیجے میں آتا ہے کہ اسے کئی آئندہ کے بارے میں آنکھوں پر پردہ لگا دیا جاتا ہے۔ علمِ نجوم و دست شناسی، علمِ جہر، علمِ رمل، تعبیرِ خواب، کسی بھی شجرہ مرموز میں قوس الہام کا بے عیب وجود و برکت ہی نہادین ثابت ہو سکتا ہے اور صاحبِ قوس کی نام، عزت اور خوش معاش زندگی کے حصول کی راہ میں نہ صرف مسامت کرنا بلکہ اوجھے نیچے پرلے جاسکتا ہے۔

یہی نہیں قوس الہام کے ہوتے ہوئے علم و ادب سے دلی شغف ہوتا ہے۔ تحریر و تقریر کی صلاحیت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ جب طبیعت روانی پر ہو تو خطابت و دانش کے جوہر چمک اٹھتے ہیں۔ ایسا شخص الفاظ کے درویش سے افسوس پھر نہ کر سکتا ہے۔ اس کی قوت بیان بلاشبہ اثر انگیز ہوتی ہے۔ اسے تحقیق علمی کا بھی گہرا شوق ہوتا ہے۔ بالعموم عہد قوس الہام ایسے دانشوروں کے ہاتھوں میں نقش ہوتی ہے جو رموزِ حیات سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اعلیٰ درجے کے مُدِرس و اساتذہ کے ہاتھوں میں بھی ایسی ہی لکیر ہوتی ہے۔ نیز خطیب، سیاست دان، مقرر، محضرات کی زندگی میں ابھرتے اور نام پیدا کرنے میں بے مثل کامن کرتی ہے۔

جب قوس الہام چاند کے اُبھار کے بالائی حصے سے شروع ہو یا کلائی کی بالائی لکیر اور دایہ کی لکیر کے بائیں وسطی حصے سے یا دایہ کی لکیر کے قریب تر اُبھار کے علاقے سے گزریے شخص کو اپنی الہامی قوت پر کافی حد تک قابو ہو جاتا ہے۔ وہ درحقیقت اپنے

طب، سائنس اور طبیعت ایسے امور سے وابستہ ہے۔ قوس الہام چاند کے اُبھار سے کلائی کے قریبی مقام سے شروع ہوتی ہے اور دایہ لکیر کی صورت میں بگڑ کر تھوٹی بگڑے کے اُبھار کے علاقے میں چھوٹی لنگھی کے نیچے بیٹھ کر اتمام پذیر ہوتی ہے (دیکھئے شکل نمبر ۱)۔

جب یہ قوس ناکہ لکیری واضح اور بے عیب دکھائی دے تو یہ نفاست اس میں اُن کی تصویر اور فکر و نظر کی صفائی اور سلامتی کی دلیل بھی مانتی ہے۔ اس کے حامل کے ہاتھ میں ایک خاص نوع کی فطری صلاحیت ہوتی ہے جو اسے آنے والے واقعات و محلات کے بارے میں الہامی انداز میں آگاہی کے اشاروں سے مالا مال کرتی رہتی ہے۔

اس کے حامل کو عالمِ خواب میں باخصوص آئندہ کے واقعات کا علم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات وہ مستقبل کے وقعات و حادثات کو تصویرِ رواں کی طرح دیکھتا ہے اور علمی زندگی میں اُن کی پیش گوئی اپنے خوابوں کے مطابق صحیح اور درست پاتا ہے۔ نیز اسے تعبیرِ خواب کے مسئلے میں بھی کافی استعداد حاصل ہوتی ہے۔ نامعلوم چیزوں، افراد، محالات وغیرہ کے متعلق اسے فی البدیہہ ہو جاتا ہے جنہیں بعد کے واقعات و درست ثابت کرتے ہیں۔ درحقیقت اس میں پیش گوئی کی اچھی صلاحیت ہوتی ہے۔

اگر اس فطری صلاحیت کی تربیت کی جائے اور کسی اچھے لایہما کے زیر ہدایت اُبھار کیا جائے تو ایسا شخص مستقبل کے بارے میں اچھی اور قابلِ اعتماد پیش گوئی کر سکتا ہے۔ لیکن یہ کوئی نئی رومانی شے نہیں ہے۔ بعض افراد جن کے ہاتھوں میں قوس الہام پائی جاتی ہے عام طور پر بڑھم خورش الہی رومانی مقامات پر رسائی کے دعویدار بھی ہونے سے گریز نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے اندر اسی قسم کی قوت و صلاحیت ہوتی ہے جیسے شہرِ نشان اور اُشاپہ راز کے باطن میں۔ یہ ایک فطری استعداد ہے اور اس کی تربیت اچھے ناکہ پید کر سکتی ہے۔ جب یہ باقاعدہ تربیت یافتہ نہ ہو تو اس کے شاذ و نادر خصوصیتیں سننے والوں کی حیرت و استعجاب کا احساس تو پیدا ہو سکتا ہے مگر اس کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہوتی۔ یورپ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو باقاعدہ اس کی تربیت اور ترویج میں مشغول

احساس و تخیل کا نظام ہوتا ہے اور بالعموم اس کے اعمال و کردار سے اعتدال کی کمی کا واضح احساس ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے تخیلات و جذبات پر قابو رکھ سکے تو کسی حد تک ہنونی انسان بن جاتا ہے۔ اسے مستقبل اور احباب کے بارے میں ایسے آنے والے واقعات و آثار کا شعوری طور پر اپنا کم علم و اشارہ ہوجا تا ہے جو نہایت ہی خوف ناک، ہمایانک اور مصائب سے بھرپور ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس کے خواب اور غلیان اور مکاشفے درست ہی ہوتے ہیں، مگر وہ بالعموم خواب ہی حالات کا وقت کر پاتا ہے۔ ہم تک حادثات، مالی نقصان، شدید تکلیف و بیماری وغیرہ فوج کے احساسات اسے آئندہ کے بارے میں پریشان کرتے رہتے ہیں اور یمنی اوقات اس کا تیز احساس اور جذباتی تخیل ان آنے والے واقعات میں خطرناک رنگ آمیزی کے باعث اس کی اپنی اور تاریکی نیندیں تمام کر دیتا ہے۔

ایسے شخص کو اپنے تخیل اور احساس کو کسی دیکھی طریقے سے متابلے میں رکھنے کی اشد ضرورت ہے ورنہ اس کا دماغ چل جائے گا۔ وہ دوسروں کے بارے میں آنے والے دردناک حادثات کا صحیح تخیل کر کے عجیب و غریب دہشت پھیلا سکتا ہے۔ لوگ اس سے ڈرتے لگتے ہیں اور کہہ گا کہ تو کسی تصور کرتے ہیں کہ اس کے پاس کوئی بد مذہب ہے جو اسے آنے والے خراب حالات کا بتا دیتا ہے۔ یوں ایسا انسان بڑا ہی ڈکھ اٹھا ہے۔ اسے زور و آرام نصیب ہو سکتا ہے اور نہ ہی یمنی کی نیند وہ مدام ہارے

اور پریشان ہی رہتا ہے لگاتار اس کی خواب مصلحت پر قابو پانے کی کوشش نہیں کرتا۔ مجاہد و مراقبہ سے اسی خواب تبدیل مینی پر قابو پایا جا سکتا ہے اور ڈکھ و درد بھی اس سلسلے میں بہت معاون ثابت ہوتے ہیں۔

اگر قوس الہام اپنے فطری مقام یعنی چاند کے اچھا دار سے شروع ہو اور کمان کی صورت میں آگے ہو کر منگل کے منحنی اچھا دار میں پہنچ کر ختم

باطن میں ایک مضبوط اور قوت ارادی لیے جھٹے ہوتا ہے اور اپنی حتی مکاشفہ کو مضابطے میں رکھتا ہے۔ اس پر نہ حال طاری ہو سکتا ہے اور نہ ہی وہ کسی باطنی واردات کے دوران مجذوبانہ باتیں کرنے کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔ وہ مسلک مضبوط کامی ہوتا ہے، اپنی استعداد و تخیل شناسی کو اپنی طرح سے تربیت دیتا ہے اور ایک عمل پسند طیب کی طرح مایہ و تحقیق کے بغیر اپنے احکام کا اظہار نہیں کرتا (شکل نمبر ۲)۔



(۲)

ایسی قوس الہام کے حامل میں لوگوں کو قوت نگاہ سے سڑکھانے کی فطری طاقت ہوتی ہے۔ اس میں خنوم سازی کی اچھی صلاحیت ہوتی ہے۔ نیز ایسا شخص کا سیلاب پیر پڑی بن سکتا ہے۔ درحقیقت وہ فطرتاً قوت تبصرے بہرہ ور ہوتا ہے اور اپنی نگاہ و زبان سے لوگوں کے قلوب پر زبردست اثر ڈال سکتا ہے۔

بعض اوقات قوس الہام منگل کے منحنی اچھا دار سے بھی شروع ہوتی ہے۔ یہ گروٹ

جستہ تخیلی کے بیرونی جانب دماغ اور دل کی لکیروں کے باہن واقع ہے۔ جب یہاں سے نمودار ہو کر وراثت اور بے عیب اپنے فطری مقام انتقام پہنچ جائے تو یہ غیر معمولی کردار کا پتہ دیتی ہے (شکل نمبر ۳)۔



(۳)

یہ بے حد حساس طبیعت اور ناقابل مضبوط تخیل کی گونڈہ دار ہے۔ ایسے شخص کے احساسات و خیالات میں ایک نوع کی شدید بے راہ روی اور بے پائی ہوتی ہے۔ وہ اپنے



(۴)

ہو جائے تو یہ غیر معمولی داخلی طاقت کی آمیزہ دار ہوتی ہے (شکل نمبر ۴)۔

ایسے انسان میں بلا کا ضبط و تحمل ہوتا ہے۔ وہ اپنے تخیل اور احساس پر یوں قابض ہوتا ہے کہ جس طرف چاہے ان کی باگ موڑ سکتا ہے اس میں مستقبل یعنی بڑی نمایاں صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ نیز اس کی نگاہ میں جاؤ، زبان میں تسخیر اور انداز فکر و عمل میں بلا کی جاذبیت ہوتی ہے۔ ایسا شخص پیدائشی طور پر سلاسل و صلاحیتیں رکھتا ہے اور بڑا ہی کامیاب پیدائش بن سکتا ہے۔ پڑانے زمانے کے سادھو فقیر اس قوت سے آشنا بڑا کرتے تھے اور بانوم اس غریبی سے لوگوں کی خدمت کرتے تھے۔

اس میں فنی قابلیتیں کرایے افراد میں لوگوں کے اذہان کو متاثر کرنے کی بے پناہ استعداد ہوتی ہے اور معاشرے میں بعض ان کی شخصیت سے تم کھاتا ہے اور وہ جہاں کہیں جائیں لوگ ان کے محبوب کن تاثر سے غیر شعوری طور پر متاثر ہو جاتے ہیں۔ ایسا شخص بڑا ہی کامیاب ذہنی اعراف کا سماج ثبات ہو سکتا ہے اور بانوم ایسے کاموں میں دیکھا جاتا ہے جہاں ذہن انسان پر غیر معمولی متاثر کی ضرورت ہوتی ہے۔

بعض اہل حق میں تو یہ اہم قسمت اور دماغ کی گولوں سے لکرا ایک واضح نمونہ بھی بنائی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ یہ خاص اور اہم نشانی ہے (شکل نمبر ۵)۔ اس نشانی کے حامل افراد کو کم از کم معمولی ذہنی صلاحیت ہوتی ہے۔ ان کے ہاں میں وہ فطری استعداد پائیاں ہوتی ہے جو انھیں معنی معلوم کی طرف بڑے ذوق و شوق کے ساتھ تامل کر دیتی ہے۔

وہ اس سلسلے میں بڑی ہلک و دوڑ سے کام لیتے ہیں، موزن خیر کے جاننے کے لیے مافضانی سے تحقیق کرتے اور پیش گوئی کے نتیجہ کی مامول کر سکتے ہیں۔ ان کی باطنی صلاحیتیں کبھی دھکی نہیں رہ سکتیں۔ نیز وہ جلد و



(۵)

عالمی فکر اور مذاق تخیل سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

زندگی کے کاروبار میں ایسے افراد کی اہم نماغریاں، احساس آئندہ مستقبل کے بارے میں پیش بینی یوں کارفرما ہوتی ہیں کہ وہ میدانِ حیات میں اپنی فراست و دانائی سے بہت آگے بڑھ جاتے ہیں۔ وہ ایسے مشورے دیتے ہیں جن کی کامیابی ہوتی ہے۔ ایسے افراد سے رابطے استوار کرتے ہیں جن کو وہ سدا کارآمد خیال ہے اور ہر اس معاملے، فرد یا جگہ سے گزیر کر کے ہیں جن کے بارے میں انھیں بدگمانی یا نقص کا اندیشہ ہو۔ ایسا شخص محض سرسری سی و کاوش سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنی قوتِ اہمائیہ کو نہایت تنیدگی اور پکا پکرتی سے اُجھاتا ہے اور کسی دھکی فرموز پر مہار نہ دستگاہ حاصل کیے بغیر دم نہیں لیتا۔ یہی نہیں وہ اپنے علم اور مہارت سے اس سے کما حقہ استفادہ کرتا ہے اور دنیا میں کامیابی اور نام پیدا کرتا ہے۔ لوگ اس کا احترام کرتے ہیں اور صلاح و خیرہ کے لیے عہدیت مندا

بعض اہل حق میں تو یہ اہم سوج دیا کی طرح غیر معمولی ہوتی ہے۔ اس میں کمان کی

صورت نہیں ہوتی بلکہ اپنی روش کے دوران ہا ہوا ہوئی پٹی اور پچھے ہو کر ملتی ہے۔ (شکل نمبر ۶)۔ یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ ایسے شخص کے مزاج و کردار میں عجیب قسم کی مضبوطی ہے۔ اس کا ذوق سلیم ہوتا ہے اور یہی فطرت ہے عجیب۔ وہ فنی مزاج، بد فطرت اور بد گمان میں ہوتا ہے کسی پر اسے اعتماد نہیں ہوتا بڑا سنی ہوتا ہے۔ گھڑی میں تو گھڑی میں ماشہ۔

بے یقینی اس کی فطرت میں ہوتی ہے۔ اہل

کرو اور خلاف ہوتے ہیں۔ اہل ایمان ماضی صوبہ ہی نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کا قرب معن فلان و غافلہ ہی بد گمانی ہے۔ ایسے شخص کو سترت کم ہی نصیب ہوتی ہے۔ لوگ اس سے



(۶)

غیر معمولی نشانات

اہم اور بڑی لکیوں سے زندگی کے حالات و کوائف سے آگاہی بائیں ہاتھ کے مطابق ہے مگر زندگی میں کسی بھی شے سے متعلق نہیں ہے۔ غیر معمولی صلاحیتیں اور فرق العادت حالات و کوائف بھی اسی حیات خانی کے ایسے پہلو ہیں کہ جن سے انکار محال ہے۔ ایسے کردار عام و کوائف حیات کی نمایندگی غیر معمولی نشانات ہی کر سکتے ہیں۔ درست انسانی پورے زندگی اور اس کے تمام پہلوؤں کا آئینہ ہے لہذا اس میں شاذ و نادر وقوعات و کیفیات سے وابستہ نقوش بھی دکھائی دے جاتے ہیں۔

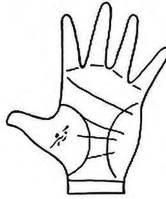
حلقہ میلیمان

حلقہ میلیمان اسی نوع کی علامت ہے۔ کلمے کی انگی کے نیچے اور دماغ کی کیر کے بائیں ایک پر گردش کرتا ہے۔ یہ گرد و باجھا کھلتا ہے۔ جب یہ واضح اور نمایاں ہوتا ہے تو مذہبی امور سے دلی ربط و ماساشرے میں نمایاں ہونے کی صلاحیت، زناہ عام کے کاموں سے دلچسپی، عزت نفس وغیرہ امور کے بارے میں قابل اعتبار معلومات پر مشتمل ہوتا ہے (دیکھیں شکل نمبر ۱۰)۔



(۱۰)

حلقہ میلیمان اسی انجمار پر نقش اور نیم دائرہ کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔ پہلی انگلی اور دماغ کی لکی کے بائیں تہی کی بر روی ڈھلان سے نمودار ہو کر کئی طرح کے انجمار پر انگی کی جڑ کی طرف بڑھتا ہے اور بائیں پہلی اور دوسری



(۱۱)

انتہا تک واضح نقش بھی ہوتی ہے مگر زندگی کی لکیر یا نہرہ کے انجمار سے خطوط اور درجہ ہر کے اسے کاٹتے ہیں (دیکھیں نمبر ۱۱)۔

زہرہ کا انجمار احباب اور رشتے داروں سے متعلق ہے۔ ایسے خطوط بتاتے ہیں کہ اس کے اقربا اس کے موزوں علوم سے شغف کی منتی سے مخالفت کرتے ہیں اور اسے صرف ان کی پسند سے دور کرتے ہیں بلکہ اس کے راستے میں مشکلات اور رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ ایسا شخص ان سرزشتوں

اور دشواریوں کے باوصف اپنی طبی دایگی سے گریز نہیں کرتا بلکہ اس کے فوق تحقیق و تفتیش کے لیے ایسی رکاوٹیں نازبانے کا کام دیتی ہیں اور وہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ ان کا تیلخ قبول کر لیتا ہے، علوم موزوں میں پید طولی حاصل کرتا ہے اور اپنی عادت غلبہ سے مرعوب کر کے ہی دم لیتا ہے۔ ایسے شخص کی ذہانت، استعداد و پیش بینی اور مسائل و نزاکت بھی قابل داد اور غیر معمولی عناصر گردا ہوتے ہیں۔ وہ دنیا میں ابھرتا ہے اور نہایت آب و تاب کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔

ایں مقام حکم بنیادوں پر پیدا کر لیتا ہے اور دنیوی اور معاشی طور پر اپنی انفرادیت کا سکہ جالیٹا ہے تو ایسے علوم کی طرف مائل ہوتا چلا جاتا ہے، ان کا مطالعہ کرتا ہے اور زہد یا بدیران میں کافی دخل مایل کر لیتا ہے۔

ایسا شخص عملی دلچسپی سے قبل باہم صاحب نظر، عقل مند اور بلند حوصلہ ہوتا ہے اور ملکیت ملی سے اپنے لیے ترقی کے امکانات پیدا کر چلا جاتا ہے اور معاشرے میں اپنی فہم و فراست اور خوش مشاہلی کے باعث عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ احباب و اقارب اس کے قول و فعل کا اعتبار کرتے ہیں اور اس کے صلاح و مشورے سے مسلسل استفادہ کرتے ہیں۔ درحقیقت وہ عمدہ شہر، قابل اعتبار صلاح کار ثابت ہوتا ہے۔

حلقہ زحل

سینچو کی کمان یا حلقہ زحل بھی حلقہ سلیمان کی طرح کیا ب نشان ہے۔ درمیان انگلی کے نیچے جو زگوشت حشر ہے وہ سینچو کا اُچار کلاتا ہے۔ درمیان انگلی کے مین نیچے اس اُچار پر ایک گوی کمان کی طرح بے نشان نقش ہوتی ہے۔ مقام شکر ہے کہ یہ خوش علامت بہت ہی شاذ و نادر دیکھنے میں آتی ہے (شکل نمبر ۳)۔



(۴)



(۳)

جب یہ مکمل اور واضح ہو تو پہلی اور درمیانی انگلیوں کے مابین یوں شروع ہوتی ہے

انگلیوں کے اذین، جہاں تصبیخ ختم ہوتی ہے، پہنچ کر انعام پذیر ہوتا ہے۔ پہلی انگلی کی تمام گہری لکیں اور دماغ کی گہری لکیں کے درمیان میں وسط میں اس کا صحیح مقام ہے۔

حلقہ سلیمان جب تک مکمل صورت میں نقش نہ ہو تو اس کی مناسبت و صلاحیتیں بڑھ کر کم ہر آسکتی ہیں۔ بے عیب، مکمل اور واضح حلقہ سلیمان ہی مختلف اوصاف کی ترجمانی کر سکتا ہے اور ایسی صورت بے حد کیا ہے۔ جب یہ حلقہ سالم ہو اور گہرے اُچار پر کمان کی طرح نقش ہو تو یہ علوم حق میں مہارت کے حصول کی طبیعت اور عملی صلاحیت کا پتا دیتا ہے، اس کا حامل غلبہ انسانی کے دوزخ کے جانے کی کوشش کرتا ہے اور مقسم انسانی اور کردار سے آگاہی کا شہرت سے متقاضی ہوتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کردہ اس تلاش میں باہر اور ثابت ہوتا ہے۔

قدت شناسی میں مہارت کی یہ تین علامت مانی جاتی ہے۔ اس کا حامل غری پر



(۲)

پرموز علوم کی طرف باہم اور درست شناسی کی طرف باہم مائل ہوتا ہے اور نہایت محنت اور معاشرے ان پر عبور حاصل کرنے کی کوشش کے باعث کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ حلقہ سلیمان اگر کامل قوس کی بجائے نیم کمان کی طرح ہو تو طبیعت کا سلیمان علوم حق کی طرف ہوتا ہے مگر کردار میں انہماک کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی تکمیل فن کی آرزو (شکل نمبر ۲)، جب یہ حلقہ مع سوں میں مکمل، واضح اور طبیعت بے عیب ہو تو اس کا حامل علوم موز سے دلی لگاؤ رکھتا ہے اور درست شناسی میں یدِ طولے مایل کرنے کی طبیعت استدلال کے باعث ناموری حاصل کر سکتا ہے۔

ایسے حلقہ سلیمان کے جوئے ہوتے اگر گہری یا دیگر مختلف حالات حق میں باہم مہارت شناسی سے دلچسپی یا رابطہ سے مانع ہوں اور صاحب نشان ایسے حامل میں بلا جہاں اذین کا نہ تو بڑا علاج ہو اور نہ ہی اس کی اجازت تو دیکھا گیا ہے کہ ایسا شخص جب زندہ کی

کہ نیچے کی طرف ہلالی صورت بناتی ہوئی سنیچر کے اُچھار کا احاطہ کیے ہوئے اوپر کی جانب باطنی ہے اور درمیانی اور تیسری انگلیوں کے مابین بڑھ کر انتقام پذیر ہوتی ہے (شکل نمبر ۴)۔

بعض اخصوں میں یہ سنیچر کے اُچھار کے مابین اور کمان دار صورت میں نقش ہوتی ہے۔

مکمل سنیچر کی کمان بہت ہی کم دکھائی دیتی ہے۔ بیشتر یہ شکستہ یا کم طویل اور ادھی کمان کی شکل میں نظر آتی ہے (شکل نمبر ۵)۔ سنیچر کا اُچھار قسمت کی لکیر کا فطری مقام انتقام ہے۔ قسمت کی لکیر بال وود رتق مدنی اور ذنوی انتقام سے متعلق ہے اس کا وجود انھیں دلچسپی سے نجات اور دل میں غم و غم کی ضروریات کے سلسلے میں بے نیازی کا احساس



(۵)

دلاتا ہے۔ نیز اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذنوی مہملات میں صاحب خطی صبح راستے پر گامزن ہے۔ قسمت کی لکیر کا انتقام زندگی کی خواہش کے نفاذ سے وابستہ ہے جب یہ صحت تھری اور بے عیب سنیچر کے اُچھار پر انجام پذیر ہو جاتی ہے کہ عمر بھر کی محنت اور کمانی سے اس قدر آثا اور مالی فراغت کے قدامت و ستارہ وسیلے قیہ ہو چکے ہیں کہ آرام بھری فراغت اور آرام سے بسر ہو سکیں گے۔ اس کا مالی باطنی طور پر مطمئن ہوتا ہے کہ بڑھاپے کے دنوں میں فضلی انہی شامل حال رہے گا۔

جب سنیچر کی کمان گہری اور واضح ہو تو یہ قسمت کی لکیر کو اس کے مقام انتقام کے قریب لگاتی ہے۔ لہٰذا قاطعاً صحت اس امر کا پتا دیتی ہے کہ دنوں کی محنت، کمانی اور پس انداز کرنے کی کوششیں پورے طور پر کامیاب ہو رہی نہیں سکتیں۔ وہ حقیقت اس کے ہوتے ہوئے بڑے قابل نشان سبیل مالی اطمینان اور خوشیوں میں جھینسا رہتا ہے۔ وہ جس قدر بھی کوشش کرے کہ اپنے وہ لیے کچھ محفوظ کرے اس کی قدر و کار دنوں اور شواہدوں سے دوچار رہتا ہے۔ اسی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک طرح کی مسلسل بے اطمینانی اور باطنی تلخوار کا شکار رہتا ہے اور اپنے بڑھاپے

کے لیے قابل اعتبار مالی اور ذنوی آثا جمع ہی نہیں کر پاتا (شکل نمبر ۶)۔

قسمت کی لکیر جب طویل ہوتی ہے تو سنیچر کے اُچھار تک پہنچتی ہے۔ ایسی واضح اور عمدہ لکیر بتاتی ہے کہ صاحب نشان حسب استقامت آئندہ کے لیے اور بالخصوص عالم بھری کے لیے پس انداز کرتا چلا آیا ہے۔ قبل اس کے کہ فطری طور پر کارجمال سے فراغت پاکر زندگی کی خواہش کو آرام و اطمینان سے گزارنے کا زمانہ آئے



(۶)

وہ ضروریات حیات کے لیے کما حقہ انتظامات کر لیتا ہے۔ بالخصوص مایہ ناز اور رُپ پر پیہ اور وہ اسباب ذنوی جمع کر لیتا ہے جو اطمینان بخش زندگی کے لیے ضروری تصور کرتا ہے۔

سنیچر کی کمان قسمت کی لکیر کی اس خاصیت کے منافی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے اس کا مالی بھی بخیر فائز اہل نہیں ہوتا۔ مالی رکاوٹیں، ذنوی دشواریاں، اخراجات، کوتاہی رزق غرض بکھڑکائیے مہلات آپ سے آپ پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں کہ وہ عمر بھر کی محنت و کدوش کے باوجود ہی دست ہی ہوتا ہے۔ وہ آہم پیام بڑی مشکل میں گزارتا ہے اور اس کے کام کاج کے دن فراغت آشنا نہیں ہوتے۔ سنیچر کی کمان ذنوی نقطہ نظر سے کامیاب انسان کے ہوتے ہیں دکھائی نہیں دیتی۔

اس نشان کے ہوتے ہوئے ایک خاص بات کا احساس ضروری ہے۔ اس کے حامل کے کوششیں کوئی ایسا نقص اور فحاشی ہوتی ہے کہ اگر اسے اس کا احساس ہو جی جائے تو بھی وہ اس کے مستجاب کی طرف مائل نہیں ہو پاتا۔ اگر وہ سبھی کرے تو کم ہی کامیاب ہو سکتا ہے۔ درحقیقت اس کی شخصیت اور کردار میں ایسی ہی ہوتی ہے کہ وہ اس کے اپنے مفاد کے خلاف ہوتا ہے اور وہ کوششیں کر لیتا ہے جن سے غلطیوں کو دور کیا جاتا ہے اور مدافعتیں مضطرب اور غمناک زندگی برپا کرتا ہے۔

سینچہ کی کان کے دمجود سے یہ بات واضح ہوجاتی چاہیے کہ صاحب نشان اپنے پاؤں پر غوری کلاڑی مارتا ہے۔ اسے اپنے باطن میں گہری نظر ڈالنے کی ضرورت ہے نیز اسے اپنے کردار اور اسباب ممانعہ سے غریزہ سلوک اور کام کاج میں غلاظتوں کے بارے میں غور و فکر کرنا چاہیے یہ غیر لکائی نہیں کہ تجزیہ ذاتی، تجربہ اور کجھ کے ساتھ وہ اس غرت سے نہجیات حاصل کر سکتا ہے۔
نقشہ طئی

چھوٹی انگلی کے نیچے ایک بزرگوش قرار ہے۔ یہ ہڈی کا اُتھار کہلاتا ہے۔ یہ علاقہ سانس، قلب اور معی سہاقت سے متعلق ہے۔ اس اُتھار پر دو یا تین ترسبی ایسی واضح کی گئی پائی جائیں جو صاف دبے جب اور کسان طوالت کی ہوں تو نقش طئی کے نام سے پکادی جاتی ہیں۔ لیکن ان کا حامل علم قلب یا ڈاکڑی کے اس شبے سے دلچسپی ظاہر کرتا ہے جو علم سانس میں ریسرچ، مطالعہ وغیرہ کے ترسٹو سے شفا کے پہلو تلاش کرنے سے متعلق ہے۔ بلاشبہ ایسا شخص اچھا ڈاکٹر ثابت ہو سکتا ہے۔ عورتوں کے ہاتھوں میں بھی یہ نقش طئی ان کے علاج و معالجہ سے فطری نگاہ کا پتہ دیتا ہے۔ ایسی عورتات ڈاکٹر یا نرس بننے کی طرقت مائل ہوتی ہیں (دشکل خبری، بیجی گیزل) سے بنا بڑا نقش طئی بھی عمدہ بیٹی صلاحیت کی دلیل ہے۔ ان کا حامل خصوص کے ساتھ اچھا طبیب یا ڈاکٹر بن سکتا ہے۔



جب ایسی متوازی لکیریں خواہ تین ہوں یا چار یا ایک سالم گہری مائل لکیر سے مل کر نقش طئی مرتب کر دیں تو یہ برہنت ہی اہم نشانی ہے۔ ان کا حامل طب میں خاصی مہارت کی طبی استعداد کا حامل ہوتا ہے۔ گھراں کا فوٹوں تر رجحان سر جری یعنی جراثی کی طرقت ہوتا ہے اور وہ اپنی مفیدیت کا دل بہ سرجن بننے کی راہ میں صرف کرتا ہے۔ یہی نشان پڑانے زمانے میں جراثیم کے ہاتھوں میں دیکھا جاتا تھا، اور ان تھاموں کے ہاتھوں میں بھی جو مل جراثی سے دلچسپی رکھتے تھے (دشکل خبری)۔ نقش طئی کسی نہ کسی شبہ علاج و معالجہ سے علمی دلچسپی کا مظہر ہے اور اس کا حامل بلاشبہ ایسی پیشہ کے مختلف پہلوؤں میں سے کسی ایک کے ساتھ متعلق ہوجاتا ہے۔

نقشہ مکاشفہ

دل اور معالجہ کی لکیروں کے درمیان درمیانی انگلی کے ترسانی بزرگوش صبر ہے سنجہ کا اُتھار کہتے ہیں کے مابین نیچے یعنی ہاتھوں میں ایک تین واضح اور عمدہ چھڑی کا بڑا نشان پایا جاتا ہے تو کوئی اہم کیلچینی دل، دماغ، قسمت وغیرہ سے شغل ہوتا ہے اور زندگی اپنے مہینہ مقام سے اور صراحت ہوتا ہوتا ہے یہی نقشہ مکاشفہ کہلاتا ہے (دشکل خبری)۔



(۹)

جب یہ نشان بے صیب اور متوازن لکیروں سے بنا ہوا اور اپنے صیغہ مقام پر نقش ہو تو یہ عورت عظیم سے فطری شغف کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ حامل مہارت کا طبی رجحان تصوف، مکاشفہ اور طب فانی کی طرقت ہوتا ہے۔ ایسا شخص تو بہتات کا شکار بھی ہو سکتا ہے۔

اس کے باطن میں ایک خاص جوہر ہوتا ہے اگر یہ طبی صلاحیت بیدار ہو سکے تو وہ دل و دماغ کے کائنات پر گہرا اثر ڈال سکتا ہے۔ ریاضت، عبادت، روحانی امور سے

دل شوق اس کے خصوصی منہر حیات ہیں۔ اگر ایسا شخص ان باطنی صلاحیتوں کو کسی وجہ سے کما حقہ تربیت دریافت سے اُجاگر نہ کر سکے تو جی اس کی طبیعت کا رجحان ان امور کی طرف ہی رہتا ہے اور اگر وہ نہ تو کسی علم رموز میں دستگاہ حاصل کر سکتا ہے اور نہ ہی کثرت و جلا سے باطن سے سرفراز ہو سکتا ہے تاہم وہ گاہے گاہے ایسے تجربات کی کیفیت سے گزرتا ہے جو خوشگفتی مکتشفانہ و نمائی امور سے وابستہ ہوتے ہیں۔ ایسا شخص باہموم قوت ہمت میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے اور وہ اپنی قسمت شناسی اور مستقبل دانی کا پروا آرزو مند ہوتا ہے۔

جب یہ نقش مکاشفہ صریح و سالم تر تب ہو مگر قسمت کی لکیر سے بھی متعل ہو تو یہ خاص معنی اپنے اندر نہاں رکھتا ہے۔ درحقیقت روحانی باطنی اور رموز امور سے لگاؤ ایسے شخص کے تماشہ کار و بار اور ذریعہ کما حقہ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ وہ عقل و ذوق کے پیش نظر بھی کام پر پیشہ اختیار کرتا ہے، اس کا طبی رجحان اس پر گہرا اثر ڈالتا ہے اور اپنی ایسی نظری صلاحیتوں کو اپنے مقصد کے نوازنے میں حتی المقدور استعمال میں لاتا ہے۔ اکثر کھیل گاہی سے کردہ کار و بار حیات کے ہر لہجہ و نازک مرحلہ پر ایسے علم یا باب باطن سے استفادہ کرتا ہے

کہ جہاں سے اسے اپنی اُچھٹوں، اُمیدوں اور آرزوؤں کے سر انجام دینے میں نفع بخش ہدایت اور اعانت حاصل ہو سکتی ہے (دیکھو نمبر ۱۰)۔

ایسا نقش مکاشفہ بالخصوص ایسے خوش نصیب مہمکار تربیت کے ہاتھوں میں کندہ ہوتا ہے جو مذہبی اور شرعی امور میں مہارت کے باعث متقی، آجی، علاؤ الدین وغیرہ گروانے جاتے ہیں اور باہموم مذہبی کاموں میں اعلیٰ عمداں پر سرفراز ہوتے ہیں۔ ایسے بزرگوار دین فی الحقیقت تجربہ مند اور فیصلہ دہانی کے باعث انفرادی حیثیت رکھتے ہیں اور مداحین کا رنگ و لہجہ بھی ان کے باعث محترم اور مخدوم نکلتی ہوتے ہیں۔ ان کے قلب میں حجت شرع اور سچا مذہبی احساس

ہوتا ہے۔ جب نقش مکاشفہ مذہب اور بد رنگ ہو اور اپنے معینہ مقام پر ہی واقع ہو تو اچھی نشانی نہیں۔ اس کا حامل قوت ہمت پرست ہوتا ہے اور اس کے کردار میں ایسے عناصر ہوتے ہیں کہ وہ

ذرا سی گنجنت سے بھر جاک اٹھتا ہے۔ درحقیقت اس کی طبیعت یہاں آواز ہوتی ہے۔ نہ اسے کسی بات پر یقین ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کے باطن میں اطمینان کا اثر ہوتا ہے۔ اس کی یہ جان طبی ہی اسے پیروں سے ملادو یا تعویذ حاصل کرنے کی طرف مائل کیے رکھتی ہے۔ چونکہ وہ حق و باطل میں کم ہی امتیاز کر سکتا ہے اس لیے باہموم دھوکا بھی کھاتا ہے۔ اس کے ایسے میلان طبع کے باعث شہساری توہین و خروش کا کام خوب چکاتا ہے (دیکھو نمبر ۱۱)۔



(۱۱)



(۱۰)

سب کو گنوا سکتا ہے۔ وہ شراب و نشہ کا بھی بہت ہی لڑیا ہوتا ہے۔ دولت، ہمیشہ یہاں شراب جس چیز کی طرف بڑھتا ہے اس کی بے پناہ ہوس اسے اندھا کر دیتی ہے۔ رات سے شرم و حیا کا احساس ہوتا ہے۔ عزت نفس کا۔ ہوس کے پھندے میں وہ یوں پھنس جاتا ہے کہ تمام احساسات شرم و حیا سے فغانی ماں ہو جاتا ہے۔ اس کی خودی مرقاتی ہے اور وہ دوسروں کے احترام کی ضرورت کو لگان میں بھی نہیں لاسکتا۔

خط عیاشی یعنی لائنوں میں لہری طرح نقش ہوتا ہے (شکل نمبر ۲)۔ جب یہ موج دریا کی طرح دکھائی دے تو اس کے حامل کے مزاج اور افتاد زندگی کے بارے میں بڑے پاس انگیز اثرات کا پتا دیتا ہے۔ اس کا حامل عیاشی، شراب و نشی اور اضافی تعبیر میں اس قدر راجحہ جاتا ہے کہ اس کی زندگی کسی رابطے یا نظام کے تحت نہیں رہتی۔ مزاج میں زانیہ مردانہ اور زنانہ دونوں قسم کے لائنوں میں بانٹ جاتی ہے۔ مشرق میں زیادہ مردوں کے لائنوں میں نظر آتی ہے مشرق ملک میں جن عورتوں کے لائنوں میں یہ نشانی دکھائی دیتی ہے وہ یا تو راجا یا



(۲)

نشا سے تسلی رکھتی ہیں یا ایسے خاندانوں سے جرئت ہی ترستی یا نثر اور ضرب زدہ ہوں۔

ایسی نشانی کے حامل کو ذہنی معاملے کی بڑی شدت سے ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے افراد گمراہ ہوس کے جنون میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یورپ اور امریکا میں ایسے افراد نشانات و شراب و نشہ کے اس قدر زہر آشوب ہوتے ہیں کہ وہاں پر ایسے ادارے قائم کیے جاتے ہیں جو ان کے نمائندے کے لیے مہلکی شرمیلی خدمات مامول کرتے ہیں۔ ان بھڑکی ہوس کا دل کو باقاعدہ نفسیاتی اور طبی مصلحتوں کے تحت مرنے کی ذمہ داری لکھا جاتا ہے کہ خوش نصیب کم مدت ہی میں موت یاب ہو کر گر کر ٹھٹھکے گی۔ گریسی برسوں ان اداروں کے لیے مستقل مصیبت بنے رہتے ہیں۔

اس کیلئے کے حامل کے مزاج میں کسی قسم کا توازن نہیں رہتا ہے۔ اس کا حامل عیاشی

خط عیاشی

خط عیاشی جسے جادو کلمات کے حسین نام سے بھی پکارا جاتا ہے بہت ہی کیاب ہے اور مختلف صورتوں میں کتب دست میں نقش ہوتا ہے۔ اس کیلئے کی پہچان بھی آسان نہیں اور ثبوت نگاہی اسے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ بہر کیف جب اس کی رسم شناخت ہو جائے تب ہی احکام لگانے کی کوشش درست ثابت ہو سکتی ہے۔

موت کی لکیر یا موتی لائنوں میں نقش ہوتی ہے کہ وہ زندگی کی لکیر اور چاند کے ابعاد کے ذریعے سے شروع ہو کر آگے بڑھتی ہے، اور کتب دست کو جوڑ کر دے جو کبھی چھوٹی آٹھ کی نیچے انتہا میں پڑتی ہے یہی اس کی تیز رنگدہ ہے (شکل نمبر ۱)۔

موت کی لکیر کے مساوی کبھی کی برونی جانب اس مقام آفاذ کے قریب ہی سے ایک لکیر شروع ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ چوتھی پٹی جاتی ہے کہ تمام طور پر دماغ کی لکیر کو جوڑ کر دے یہی قسم ہوجاتی ہے۔ لیکن لائنوں میں یہ تہہ بہ تہہ کی لکیر کے مساوی بھی واقع ہوتی ہے یہی خط عیاشی کے نام سے موسوم ہے۔



(۱)

یہ اچھا نشانی نہیں ہے۔ اس کا حامل اندھا ہو سکتا ہے، اس کی ہوس کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اسے انسانی انداز کا احساس تک نہیں رہتا۔ یہ جرم و آزار کا بندہ، دولت کی تلاش میں اندھا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی موت ماری جاتی ہے اور وہ نشاط و ہمیشہ کی فانی

کے مختلف مدارج طے کرتا ہے اور تلاشِ فناء میں روز بروز بے راہ روی کی طرف نائل تہے کرشتِ جہمت کا تسلسل اسے ششوں، قوتِ باہ کی دواؤں کے وجود و رفتہ رفتہ اس مقام پر لے آتا ہے کہ وہ بے کار ہو جاتا ہے۔ ایسے مرد اور عورتیں منی، بیاریوں کے شکار بھی ہوتے رہتے ہیں اور لذتِ کوئی میں شقت پیدا کرنے کے پیشِ نظر مشیات یا شراب وغیرہ میں استعمال کرنے میں قدرے بطور ہی جاتے ہیں۔ ایسے افراد آغازِ شباب میں باہموم خشک یا صحت مند ہوتے ہیں لیکن اپنی پیشِ گری اور غریب اخلاقِ روش کے باعث صحتِ اپنی صحت خراب کر لیتے ہیں بلکہ اپنی زندگی کے دن بھی گھٹانے میں کرتا ہی ہے کام نہیں لیتے۔ باہموم یہ لوگ عمرِ طبی کو پھینچنے سے قبل ہی دایہ ملک مدم ہو جاتے ہیں۔

جب بہمت کی کیر صحتِ نفس ہو اور خطِ عیاشی اس کے مساوی پانچ کے اُچھارے شروع

ہو کر آگے بڑھے اور زود وہ سالم خط کی صورت

میں واقع ہو اور نہ ہی ایک طویل کیر کی صحت میں

بکر چھوٹے چھوٹے ٹھنڈوں سے یوں بنا ہوا جھریسے

مادرِ نکشت تو یہی بہمت ہی مخصوص نشانی ہے۔

درحقیقت اس کا حامل منی، ششوں کا غلام، زخرو

شراب کا بے حد مدادی، بے خرم و بے سوا، غرض

شرافت کے ہر عنصر سے نفرت ہوتا ہے۔ ایسا

شخص بڑی تیزی سے اپنی صحت، عزت و اکبر و بزرگوں

پایہ کو زیر کر دیتے پھر مجبور ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۳)۔

شہرہ یمنی شکر کا اُچھار بہت ہی بیکار و موسیقی

سے لگاؤ نہ کر جوشی، غلوں وغیرہ انور سے وابستہ ہے۔ لیکن اگر طے کی جڑ سے متصل ہے زندگی کی

کیر اس کے گرد اگر قوس بنائی ہے۔ اس کے یمن متقابلِ تنہی کی بیزبونی صحت و دل کی کیر اور

کھائی کی باہن کی گھر کے، یمن ایک بڑا پر گشت جستہ ہے۔ یہ پانچ کا اُچھار گھٹا ہے، اس کا متعلق

تھیں، لہذا، مغر وغیرہ انور سے ہے۔ خطِ عیاشی بعض اوقات شکر کے اُچھار سے نمودار ہوتا

ہے اور کم و بیش قوس کی شکل بناتا ہوا زندگی کی کیر کو مجبور کرتے ہوئے پانچ کے اُچھار پر ختم ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۴)۔

یہ بے مدی مخصوص علامت ہے۔ ایسا

شخص بڑا ہی جھوٹا ہوتا ہے۔ اگر اسے دولت کی

ہوس ہو تو وہ ہر قیمت پر اسے حاصل کرنے کی کوشش

کرتا ہے اور نہایت غریب اخلاقِ افعال و کردار کا

مرکب ہوتا ہے۔ دغا، فریب، چھین چھپی، چوری

مٹا کا زبردست شغف غرض کوئی سیدر طریقہ اس سے



(۴)

بہد نہیں۔ وہ مشیات کا صحتِ مادی ہوتا ہے اور صحتِ لذات کا غلام۔ اس کے خیالات مذموم،

اس کے جذبات غریب اخلاق اور اس کے گھر والے بڑے ہی بد نصیب ہوتے ہیں اور اس کے

انحسار اس قدر اذیت آٹھاتے ہیں کہ خدا کی پناہ! احساسِ نازک کا اس کے وجود میں نام لگ

نہیں ہوتا۔ وہ عیس منوں میں بد صفت ہوتا ہے۔ اسی عورت سے پیدا ہوا ہے۔ وہ اہلِ غلظت

معاشرے اور شے ملانے والوں بھی کے لیے ایک آفتِ بیم ثابت ہوتی ہے۔ وہ ایسے ایسے کر

گنتی ہے کہ دنیا حیرت زدہ رہ جاتی ہے۔ اس کے پھٹنوں اور جالوں میں بڑے بڑے ذہین و

فہم بھی پھنس جاتے ہیں اور وہ انھیں وہ ناک چنے جاتی ہے کہ انھیں نانی یاد آئے گئے ہے۔

قوس و بوس کی شہرت، بہتر تن، بیش پرستی، دولت و تعین کی بے تاب و دھمکدو خواہش ایسے

عالمِ حیات ہیں جو اس کے خیر میں غالب اثر رکھتے ہیں۔

جب صحت کی کیر واقع اور ہی ہو اور خطِ عیاشی اس کے مساوی لمبا ہو یا اس سے طویل تر

اور نمایاں نفس ہو تو اس کا خور سے دیکھا لازم ہے۔ ایسا فرد دولت پر دانا زبان دیکتا ہے اور

باہموم اپنی عیاشی اور مابعدی سے دولت مند بن سکتا ہے۔ اس کی حرصِ زرین اخلاقِ افعال و مذہب

تھکی ہیں۔ مجبور و بڑا ہی پانچ کا اُچھار ہوتا ہے۔ کاروبارِ ممالک یا ایسے حالت میں جہاں

مال و دولت، زمین و زمین، زمین و زمین کا متعلق ہوا ہے جس کے بے حد چوکتا رہنے کی ضرورت ہے۔



(۳)

ہو جاتا ہے۔ یہ ہنر عظیم کی نشانی ہے (شکل نمبر ۴)۔

اگر ایسے خط عیاشی کی شاخ کامیابی کی سالمہ گہ میں شامل ہونے کی بجائے قطع کرتی ہوئی دکھائی دے تو یہ از حد بد نصیبی کی نشانی ہے اور ایسے عظیم عالم نقصان کی نشاندہی کرتی ہے جو مہینے مختلف سے غیر مستدل لگاؤ اور پیار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ایسا شخص شہوت کا غلام ہوتا ہے اور فلیپر ہوس میں ایسا غلط قدم اٹھاتا ہے کہ بہت بڑے مالی نقصان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہی نشانی اگر کسی آرٹسٹ، مصنف، شاعر، موسیقار وغیرہ کے ہاتھ میں ہو تو وہ مہینے شہوت کی بھڑل چھائیں میں گم ہو کر اپنی نازک تخلیقی صلاحیتوں کو تباہ کر دیتا ہے۔
یہ گریس کے فن و کمال کی موت کے مترادف ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۴)

ایسی نشانی اگر مفکار، شاعر، ادیب، مصنفی کے ہاتھوں میں ہو تو انہیں تہہ کرنے کی صورت میں اصلاح حال کے امکانات سے انکار ممکن نہیں۔ دولت مند اپنی دنیوی برتری کے گھوڑے میں لپک رہا ہوتا ہے۔ اس کا احساس زندگی میں ہوتا۔



(۵)

جہاں اسے جلد منفعت کا امکان دکھائی دے جائے وہ نہایت خوش مندی، چالاکدستی اور ایک طرح کا کسرت قدم اٹھاتا ہے، اپنی صلاحیتوں سے اشرپ کیا کرتا ہے، غلطو بیان سے اجتناب حاصل کرتا ہے اور ہوشی موقع ہاتھ آتا ہے ایسا ہاتھ مارتا ہے کہ ایک ہی جھٹسے میں صدیاں کا جاتا ہے (شکل نمبر ۶)۔
ایسے شخص کو مہینے مختلف سے بے پناہ رغبت ہوتی ہے جس قدر وہ دولت پرست ہوتا ہے اسی قدر نشانی مہینے مختلف معاملات کے ہوش مند چاہتے والے یا اس کی ہوس کی تسکین کرنے والے افراد اس کی دونوں کمر دہریوں کو مدد ہی میں پالتے ہیں اور یہ ہوش اس کی دولت سے فہم یاب بھی ہوتے ہیں مگر وہ سب سے زیادہ چالاک ثابت ہوتا ہے اور مال و دولت کو اپنے قبضے میں رکھتا ہے اور جن کو مہینے اقتدار سے خوب گردانتا ہے، انہیں ان کی ضروریات سے کہیں زیادہ فرم کر کے اپنا غلام بنالیتا ہے۔ مگر نہ انہیں اتنا دیتا ہے کہ وہ اس کے چنگل سے نکل جائیں اور نہ ہی انہیں اپنی دولت کے رعب سے ڈرانے



(۶)

دھمکانے سے باز آتا ہے۔ بالعموم ایسے افراد کامیاب تاجروں اور صنعت کاروں ہی میں دیکھے جاتے ہیں۔
تفصیلی میں سب بڑی گہری واضح نشانیوں (دینی زندگی، دماغ، دل، رحمت، کامیابی، موت کی گہری) اور خط عیاشی بھی واضح نظر آتے اور اس میں سے ایک شاخ نکل کر اوپر کی جانب بڑھے اور کامیابی کی گہری میں داخل ہو جائے تو بلاشبہ ایک لحاظ سے بہت ہی قابل رشک علامت ہے جس کا حامل اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر خود دولت مند

جب یہ منگل کی لکیر زندگی کی لکیر کے زیادہ تر حصے میں مفقود ہو کر آخر میں گہری

واضح اور تاریخی رنگ کی نقش ہو تو یہ نعل علامت ہے۔ ایسا شخص بے حد غضب ناک ہوتا ہے اس کے جذبات شہرت کے ساتھ مشغول ہو سکتے ہیں اور اس کی ذات پر عمل کیا جائے یا غیر متعلقہ اُمید کی کام لیا جائے تو وہ مضطرب نہیں کر سکتا اور ناقہ زحل پر اُتر آتا ہے۔ ایسے شخص سے بچ کر رہنے ہی میں انسان اطمینان کی سانس لے سکتا ہے۔ اس کی دوستی قابل اعتبار ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی دشمنی۔ اس سے غیر مستفید رہنے ہی میں امان مل سکتی ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۵)

منگل کی لکیر اگر زندگی کی لکیر کے مساوی نقش ہو کر میزبانی اور سردار ہو تو یہ اچھی نشانی نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی بیماری کا حامل بتاتی ہے جو جان بڑا بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ ایسی علامت کے ہوتے ہوئے صحت اور زندگی کا دھیان رکھنے کی ضرورت ہے۔ درحقیقت حامل نشان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ باقاعدہ صحت کا خیال رکھے۔ اور اگر صحت مسمی ہو تو نقصان کا سامنا طلب سے



(۶)

فی الفور دیکھ کر اسے مفروری نہیں کہ بیماری اہل اور ملک ہو۔ یہ بعض اسی امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ وہ دباؤ کا شکار ہے ایسے ناسعدی صبر کا جو وہ ہے جو کسی دیکھی وقت مشغول ہو کر تندرستی خواب کر سکتے ہیں اور ناک صحت اختیار کر سکتے ہیں۔ ایسا شخص حلقہ صحت کے سفر میں پہلے پہلے توبہ یابین ہونے کا اچھا دیکھ بھال کر سکتا ہے اور بیماری کی حالت میں فوری سہلے سے شہرت مریض میں کی

اس کے باطن میں جذبہ جوش محزون ہوتا ہے اور وہ اپنی عظمت اور مکرانی کا سکہ دوسروں کے دلوں پر بٹھا سکتا ہے۔

جب منگل کی لکیر بڑی گہری اور زندگی کی لکیر کے مقابلے میں نمایاں نقش ہو اور اس کا رنگ بھی سرخ اور تاریخی ہو تو یہ مزاج میں گہری اور تشدد کی طرف میلان کی تعابیر نکلتی ہے۔ ایسا شخص زور و رنج ہونے کے علاوہ دوسروں پر گرجنے بڑے کامیابی ہوتا ہے۔ وہ وقت ناوقت مصلحت کا لحاظ کیے بغیر دوسروں کو زیر نگین کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور باعوم گرد پیش میں رشک و حسد کے جذبات کو بڑا دیتا ہے۔ اس کی جھگڑاؤ اور تیز طبیعت کا رد عمل بُرائی ہو سکتا ہے کمزور افراد اس کی برائی سے گھبراتے ہیں مگر مضبوط کردار کے لوگ اس کی گیدڑ جھکیوں کا خطرہ اُڑنے سے گریز نہیں کرتے۔ چونکہ اس میں قوتِ ضبط و تحمل کی کمی ہوتی ہے، وہ جلد ہی بھوک اٹھتا ہے اور باعوم گھاسے ہی میں رہتا ہے (شکل نمبر ۲)۔



(۲)

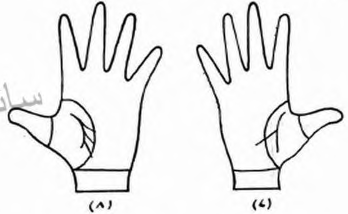


(۳)

بعض اوقات جہاں سے منگل کی لکیر خرد ہوتی ہے اور اس مقام پر زندگی کی لکیر جس عمر کا پتا چلتا ہے، اسی نشانے میں حامل نشان ایک مہلتے میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ایسا رابطہ و تعلق بہت لکیر کے صفات اور گہری ہوا جاری رہتا ہے۔ جہاں پر ختم ہوتی ہے وہیں پر عشق و محبت کا تعلق ختم ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۴)۔

اسکتی ہے (شکل نمبر ۶)۔

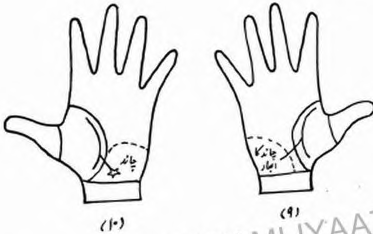
زندگی کی لکیر گری اور سالم ہو اور منگل کی لکیر اس کے متوازی نقش ہو اور اس میں سے ایک واضح شاخ نکل کر زندگی کی لکیر کو کاٹے تو یہ بھی خراب علامت ہے (شکل نمبر ۷) منگل کی لکیر کی ایسی شاخ صحت اور تندستی کے لیے خرابی کی نشانی ہے۔ بائیں اور الٹا شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں لمبی حواشی کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس مقام پر یہ شاخ زندگی کی لکیر کو قطع کرتی ہے اسی ندامت میں ایسی بیماری سے دوچار ہو پڑتا ہے۔



منگل کی لکیر سے اگر کچھ محدود گرسہ نشانی نکل کر زندگی کی لکیر کو کاٹیں تو یہ بے مدد سوسو ملائیں ہیں۔ ان کا معاملہ بار بار بیمار ہوتا ہے اور اسے بار بار اسپرین کراتے پڑتے ہیں۔ ایسے شخص کی زندگی مسلسل بیماریوں اور دنگوں سے بھر پور ہونے کے باعث بہت ہی مشکلوں سے گزرتی ہے۔ مگر عرصے جس صحت میں زندگی کی لکیر پر ان شاخوں کے جیسے ختم ہو جاتے ہیں، مال نشان بہت زیادہ ہونا ضروری نہ ہوتا ہے اور اس کے بعد تندرست زندگی گزار سکتا ہے (شکل نمبر ۸)۔ ایسے شخص کے مزاج میں ایک قسم کی ملنی اور بدگمانی ملتی ہو جاتی ہے۔ بیماریوں اور بڑاوتوں کے پہلے دوسرے حملوں کے باعث وہ اس قدر بد دل ہو جاتا ہے کہ اگر کسی کو ملنے دینے کی کوشش کی جائے اور خوش گوار مستقبل کا مزہ نہ سنا یا جائے تو وہ یوں دیکھتا ہے جیسے اُسے فریب

دیا جا رہا ہو۔ اس کی بطنی اور بد مزاجی بلا و جرحی نہیں ہوتی۔ توجہ اور محنت وغیرہ سے اس کی خوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے فتنے اور غم سے پرہیز ہونے سے گریز لازم ہے۔ مگر جو شخص اس کی بہت اور تحمل کے عناصر بھر آتے ہیں اور وہ اپنی تکلیف کو نہ صرف برداشت کر سکتا ہے بلکہ عملی طور پر اپنی بہتری کے پہلو سوچتا ہے۔ بدسلوکی کی حالت میں وہ قطعی پائیس ہو جاتا ہے۔ جب منگل کی لکیر ناکتے پریوں دو شاخ ہو کر اس کی ایک نشانی زندگی کی لکیر کو کاٹتی ہوئی چاند کے انبار میں پہنچ جائے تو یہ بہت ہی بری علامت ہے (شکل نمبر ۹)۔

ایسے شخص کا طبی رجحان منقبات، شراب و تعیش وغیرہ کی طرف ہوتا ہے۔ فیملی چرکا کا نیا دفرہ میں سے وہ کسی نہ کسی نشا آور چیز کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس میں اعتدال کا شاہد بھی نہیں ہوتا۔ اتنا ہی طبیعت کا ایسا رجحان بلا شرخ و ناک ناسخ کا پیش خیر ثابت ہو سکتا ہے۔ بائیں اور الٹا شخص کا دماغ چل جاتا ہے۔ وہ منقبات و عیش و کوشی کی وادیوں میں سرگرداں رہتا ہے اور ایسا چلک جاتا ہے کہ دوش، ذہنی خرابی، اخلاقی تنزل کے سوا اسے کچھ اور حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔



جب چاند پر ختم ہونے والی منگل کی لکیر کی شاخ ایک تار سے میں انتہام پزیر ہو تو یہ بہت ہی جیسٹک اخلاقیات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایسا شخص شراب کا غلام ہو جاتا ہے۔ اس

کی ہوس کم نہیں ہوتی۔ اسے نشے کا روگ دنیا و مافیہا سے غافل کر دیتا ہے۔ اگر اسے شرب نشے تو ہر اس بڑم کے ارتکاب کے لیے غیر شعوری طور پر بڑھتا ہے جس کے توسط سے اسے پینے کیلئے مل سکے۔ وہ چوری، بھیک، دغا، قریب غرض کہ ہر فعل کو اپنی ناقابل برداشت عقلی جھانے کے لیے معجز بھانتا ہے۔ اسے یہ ہوش ہی نہیں رہتا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اس کی استیلا اس کے تمام تر حواس کو معطل کر دیتی ہے۔ وہ درمیکدہ پر جان دیتا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔ (شکل نمبر ۱۰)۔

مُثَلِّثِ کبیر

ہتیمی میں زندگی، دماغ اور صحت کی کبیر یا قوس الہام خطوط میں سے ہیں۔ ہر ہاتھ میں زندگی اور دماغ کی کبیر یا ہر صورت میں ہوتی ہیں۔ صحت کی کبیر بعض اوقات قوس الہام میں محسوس ہوتی ہے۔ اس کی بجائے قوس الہام ایک ایسی کبیر کی طرح نقش ہوتی ہے جو چھوٹی انگلی کے انجھار کی طرف بڑھتی ہے اور اس کی بڑ کے پتھے ختم ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔



جب زندگی کی کبیر اور دماغ کی کبیر یا قوس الہام واضح نقش ہوں اور یہ تینوں بڑی کبیر یا ایک مُثَلِّثِ بنائیں جیسے کہ شکل نمبر ۱۲ سے ظاہر ہے تو یہ بڑی نمونہ یا مُثَلِّثِ کبیر کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ اگر صحت کی کبیر یا قوس الہام ہتیمی میں کندہ نہ ہو تو مُثَلِّثِ کبیر کی تشکیل امکان نہیں ہے۔ اگر کوئی اور کبیر اس نمونہ کی تشکیل کا کام دیتی ہوئی دکھائی دے تو اس کا مُثَلِّثِ ثروت لگا ہی سے مٹا کر مٹا دیں گے کیونکہ یہ بے حد شاذ ہے اور مٹی اعتبار سے

اس لکیر کے وجود کے بارے میں صحیح شناخت کے بغیر حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

جب منتقل کبر کشادہ ہو اور دماغ اور زندگی کی یکسوئی، صحت اور زندگی کی یکسوئی اور دماغ کی یکسوئی ہوں کہ وہ ممکن کے احاطے کو کبھی نہیں پہنچ سکتے ہیں بلکہ ہر جہت سے منتقل کبر پر صحت، کشادگی اور عمدہ کیوں سے توجہ رکھنا ہو تو یہ بہت عمدہ علامت ہے۔ درحقیقت جب یہ تینوں کیوں واقع ہوں، سبب غیب گمراہی کے ساتھ جسمانی سطح میں منتقل ہوں اور مردوں خالصہ سے ہوں تو قرآن میں غلو کے تناسب اور مردانیت کے باعث مزاج میں توازن، نفاست، جرات اور کشادہ دہی کے عناصر کا پتہ دیتی ہے۔

اس مشق کبیر کا حامل بلاشبہ زندگی میں اعتدال پسند ہوتا ہے۔ افراط و تفریط سے بڑا اور خوش مسالہ کامیابی، نہ تو وہ متدفع ذہن کا فخر ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے خیالات میں بے اندیشگی، میل کاروی اور گنگنی کے غائب نمبر کا سفر ہوتا ہے۔ وہ جو حوصلہ مند و اصرار پسند اور متوازن کردار کا حامل ہوتا ہے۔ ایسا شخص اپنے اچھے کردار کے باعث اچھا سہارا محکوم کار، عزیز اور دوست ثابت ہوتا ہے۔ اس کے قول و فعل پر سبجا طور پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ ایسے شخص کو عمدہ اور واضح زندگی کی گہرے تندرستی اور صحت سے فیض یاب کرتی ہے۔

دماغ کی اچھی نگہ راس ذہن رسا اور استدلال کی صلاحیت درجی ہے اور صحت کی اچھی کچھل چوڑی نشانات میں قوی صحت کی استعداد کی طرف اشارہ کرتی ہے وہاں اسے میلاد مغزی اور ہوشیاری سے اطلاق کرتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایسی مشق کے ہوتے ہوئے صاحب نشان یا عمر کو بچھڑا سکتا ہے۔ تندرست اور صحت مند زندگی گزارتا ہے اور دماغ میلاد مغزی سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ بعض باتوں میں مشق کبیر اعتدال سے زیادہ کشادہ ہوتی ہے۔ اسی صحت میں باہم صحت کی گہرے عمل و وقوع اس کی کشادگی کا باعث ہوتا ہے۔

بیشمل کارمندی حصہ منگل کا میدان نکلتا ہے۔ اس کا تعلق جسارت، عملی کارکردگی کے
 بیشاب جہز اور بر عملی ثمرات آمیز دھن سے ہے۔ جب بیشک کبیر شہاب دھندلے کے کٹھنہ
 دھنکی دے تو لہا لہو منگل کے میدان کے دافضے کو کاما لہو کھتے۔ سی درجہ کے کام

کے حامل کے مزاج میں خجالت و حوصلہ مندی کے
 عنصر کوئی انجھڑتے ہیں۔ ایسا شخص بہادر، دلیر
 اور شیر دل ہوتا ہے اور وقتِ ضرورت اپنی شجاعت
 بہادی کا لاشعور طور پر بے مثال مظاہر کرنے
 میں پیش پیش ہوتا ہے (شکل نمبر ۲)۔

منشک کبر پوشہ و مانع اور بے عیب
گیروں ہی سے ترتیب نہیں پائی بلکہ بعض ہاتھوں
میں داغ، زندگی اور موت کی کیکر چل کر غبار
اور غم ہوتی ہیں جب ایسی عیب دار کیکر منشک
کبریٰ کی تشکیل کا سبب ہوں تو یہ اچھی علامتیں نہیں
فوقی گزار ہوتے ہیں۔

ایسی ناکھار خور سے بنی ہوئی مفتش کیر اپنے اچھے اوصاف سے بھی دلائل ہوتی ہے۔
 امتلاں کا مضر اس کے حامل کے مزاج میں مفقود ہوتا ہے۔ اس کے قول و فعل میں توازن نہیں
 برآمد وہ افراط و تفریط کا شکار ہو سکتا ہے۔ نہ اس میں قوت فیصلہ ہوتی ہے، نہ ہی وہ اعلیٰ دانش و
 ہوش مندی سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اس میں عقل
 ملیک کی کمی اور افعال کا فقدان ہوتا ہے۔ اور حقیقت
 یہ کہ ایسا مفقود کی وجہ قافریہ غناظن یا دیکھ
 مسافروں کی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے مسادت
 و خوشی کے بجائے نقصان و رنج پہنچنے کے زیادہ
 امکانات ہوتے ہیں (شکل نمبر ۱۰)۔

جب دماغ، زندگی اور موت کی کیریں
 انجیلی میں یوں نقش ہوں کہ مثبت کیر رنگ اور
 عکس کی انجیلی نظر آئے تو یہ اچھی صورت نہیں ہے۔



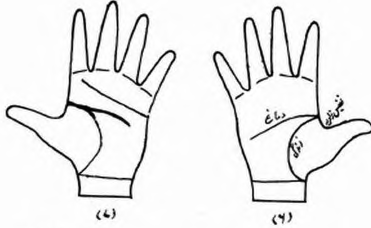
اس کا حامل کم حوصلہ، تنگ دل اور کمینہ فطرت ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت لالچی اور خود غرض ہوتی ہے۔ اس کے دشمن دار، دوست اسباب اور تمام وہ افراد جن کو اس سے کسی مذہبی طرح سا جبر پڑتا ہے اس کے نفرت کی کوتاہی کوئی طور بچاؤ لیتے ہیں۔ مذہب کسی کے حق میں کلہوڑ کا حامی ہوتا ہے اور مذہبی دوسروں کے فحاش گنہگار سے گریز کرتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اسے اپنی آنکھ کا شہیر نظر نہیں آتا۔ وہ بد نصیب یہ بھی سمجھتا ہے کہ اس باب غلوں اور غیر انڈیشوں کے بغیر زندگی دیاں جان ہیں جاتی ہے۔ وہ مصروف عاقبت نااندرش ہوتا ہے بلکہ اس قدر تنگ نظر ہوتا ہے کہ اپنی بد نصیبیوں اور بے وقعتی زندگی کی تمام تر خستہ داری دوسروں پر ڈالتا ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۵)

دماغ اور زندگی کے مقام اتصال پر دو نئی خطوط ایک زاویہ بناتے ہیں۔ یہ پہلا یا بالائی زاویہ کھلتا ہے۔ جہاں دماغ اور سمیت کی گہریں ملتی ہیں وہاں پر دوسرا زاویہ مرتب ہوتا ہے۔ زندگی اور سمیت کی گہریوں سے تیسرا زاویہ بنتا ہے اور یہ دہری یا بیرونی زاویہ بھی کھلتا ہے۔ ان زاویوں سے مستحق احکام ہر ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کا غور سے دیکھنا ضروری ہے۔ یہ مصروف اہم عناصر کہ دربار پرندہ کی ڈالتے ہیں بلکہ زندگی کے ضروری پہلوؤں کے بے باسی میں بھی قابل اہم و ملحوظ بہم پہنچاتے ہیں۔

پہلا یا بالائی زاویہ دماغ اور زندگی کی گہریوں کے اتصال سے ترتیب پاتا ہے۔ جب زاویہ نفیس، عمدہ گہریوں کے اتصال سے ہوں پڑے کہ مذکورہ دونوں بہت زیادہ پھیلی ہیں جس میں آئیں اور نہ ہی ایک دوسرے سے غیر متصل واقع ہوں بلکہ ایک ٹوک دار نیزے کی آئی کی طرح دکھائی دیں تو ایسا زاویہ تربیت یافتہ ذہن، عمل سلیم اور مدعا فنی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اس کا حامل ان اوصاف حسن کے باعث زندگی میں آگے بڑھنے کی طبیعت سے بہرہ ور ہوتا ہے (شکل نمبر ۶)۔



(۶)



(۷)

یہی زاویہ اگر جھٹکا، موٹا، کند اور نفاست سے خالی ہو تو برعکس نتائج کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اس کا حامل اُبلد عقل سلیم سے محروم دست اور کم ذہن ہوتا ہے۔ وہ زکوٰۃ باشتور ہوتا ہے اور نہ اس کی قسمت مزیت و بیدار ہوتی ہے۔ وہ اپنے ہیمنہ اندازہ حیات ہی میں گن رہتا ہے۔ ذرا سے فنون لطیفہ کا ذوق و شوق ہوتا ہے اور نہ اس میں حق لطیف زندہ ہوتی ہے۔ وہ گھوڑا کا گنوار رہتا ہے (شکل نمبر ۷)۔ ایسا زاویہ چھوٹی اور موٹی دماغ کی گہری سے بنتا ہے۔



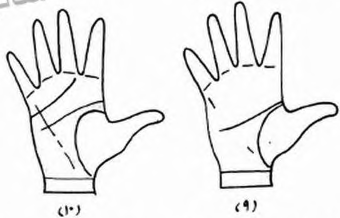
(۸)

جب دماغ اور زندگی کی گہریوں میں ایک آواز سے متعلق اتصال کی گہریوں کا کچھ آدھہ اٹھ جائے اس سے زیادہ ایک موٹی اور گہری کی گہری کی طرح داخل ہوں تو جو زاویہ ان خطوط سے بنتا ہے وہ اور بھی سنی اپنے اندر پنهان کیے ہوتا ہے۔ ان خطوط کے اتصال کے بعد جب گہریوں میں ملحد ہوں کی تو ذریعہ کی بناوٹ نفیس یا نیزہ کی طرح نہیں ہو سکتی۔

ایسا زاویہ اس اور کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ صاحب نشان ظاہر میں اپنے اندر مکر اور متزلزل مزاج

ہے۔ اس کے باطن میں خود اعتمادی کی نمایاں کمی ہوتی ہے اور وہ پہلے درجے کا سناں اور زود رنج ہوتا ہے۔ اس کا تدریجی بعض اوقات اس قدر بے دھڑک اور بے تاکی ہوتا ہے کہ اس کی جلد بازی اور جذباتیت پر حیرت و رعب کے سوا کچھ نہیں کہا جاسکتا (شکل نمبر ۸)۔

جب داغ اور زندگی کی لکیریں مقام آغاز ہی سے ایک دوسرے سے غیر متعلق اور علیحدہ شروع ہو کر پنا اپنا لاسٹہ لیں اور مشترک کیر کا یہ پلائی زاویہ غیر مربوط خطوط سے بنے تو یہ از حد دلچسپ اور غیر معمولی عناصر کو راکھتا دیتا ہے۔ یہ طبیعت میں حریت پسندی اور آگے بڑھنے کی نمایاں صلاحیت کی نشانی ہے۔ ایسا شخص تخلیقی فکر سے دلی وابستگی رکھتا ہے، جزاؤں و عوسل مندی سے اپنے منصوبوں اور خیالات کو پروان چڑھانے کی سعی کرتا ہے، معمولی ڈگر سے اسی طرح بیدار پناؤں تلاش کرتا ہے اور حقیقت و راہبری کی خاموشی اپنے اندر رکھتا ہے۔ باہم بانہ اور کار کا مران ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۹)۔



اگر یہ دونوں خطوط مقام آغاز پر بہت ہی تفاوت سے شروع ہوں اور ان کا درمیانی فاصلہ غیر معمولی طور پر بڑا ہو تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ یہ درحقیقت بے حد اضطراب و غفلت زود آوری اور بے پناہ مچھلت پسندی کی نشانی ہے۔ اس کا حامل اعلیٰ استعداد اور کمال ہے قلعی تہی دامن ہوتا ہے اور بے دھڑک بلا سوچے سمجھے آگ میں کودنے سے گریز نہیں کرتا

نجیب میں تو قوت امتیاز کا جوہر ہوتا ہے اور نہ ہی معاملہ فہمی کی صلاحیت۔ اس کی طبیعت ایک بے چین اور مسلسل اضطراب میں مبتلا رہتی ہے۔ اسے کسی گھڑی بھی داخلی طہنیت اور تسکین مہیہ نہیں آتی۔ وہ زندگی کے لیل و نہار ایک اضطراب مدام کے ورطے میں الجھ کر گزارتا ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

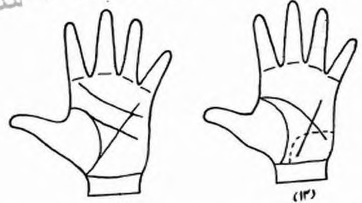
دوسرا زاویہ جو اندرونی زاویہ بھی کہلاتا ہے، داغ اور صحت کی لکیروں کے اتصال سے



مترتب ہوتا ہے۔ جب یہ زاویہ صاف اور عمدہ برصاوت تشکیل پائے تو یہ خوشگوار نشانی ہے۔ داغ کی طواری اور عمدہ لکیر ہی ایسے زاویے کی ترتیب کا حق ادا کرتی ہے۔ لامحالہ اس کا مائل ہوش مند اور دانا ہوگا۔ اس کی ذہنی صلاحیتیں لافقت شش ہوتی ہیں۔ صحت کی لکیر کی صفائی اور لمبائی اس کی بیدار مغز ہی میں اضافہ کرتی ہے اور اس بات کی طرٹ اشارہ کرتی ہے کہ مدبر فیض نے اسے طولانی عمر کے بہت عمدہ اسکانات عطا کیے ہیں درحقیقت ایسا شخص بزم صحت بڑی عمر کو پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہے بلکہ بیدار مغز اور بے حد وہین ہوتا ہے۔ بلاشبہ کاروبار حیات میں وہ اکثر آگے نکل جاتا ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

جب دوسرا زاویہ اس طرح مرتب ہو کہ خطوط داغ و صحت کے مقام اتصال پر زیادہ سیدھا سا زاویہ بن جائے تو یہ اچھی علامت نہیں ہے اس کے حامل کو اپنے جذبات و خیالات پر کمری اعتبار ہوتا ہے۔ اس کی جذباتیت بجا

تشریح کر رہی ہے، اور وہ ایک ایک برم ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا شش کم ہی قابل اعتماد ہوتا ہے اور اکثر ویشتر اپنی طبی کمروری کے باعث ناکام ثابت ہوتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۲)۔ جب دماغ کی لکیر چاند کے آجماہ کی طرف نمایاں جھکاؤ کے ساتھ نیچے کی جانب خم گئی ہوئی ملتی جائے اور صحت کی لکیر تھیلی کو بیرونی سمت کے پاس سے گزرتی ہوئی دماغ کی غدیہ لکیر کے ساتھ ٹاؤر بنائے اور صحت کی لکیر خود بھی چاند ہی کے آجماہ کے احاطے سے غور ہو کر یہ خوش علامت تصور کی جاتی ہے۔ اس کا حامل بے مدد و دوس ہوتا ہے۔ اس کی پریشانی خاطر میں اضطراب، بے پنی اور خوف و ہراس کے نمایاں عناصر ہوتے ہیں۔ اس کے تاثرات اور رد عمل میں جلدت کا پہلو زیادہ واضح ہوتا ہے۔ وہ ایک ایک جھوک اٹھتا ہے۔ اس کے کردار میں نہ تو اعتدال و توازن کے عناصر ہوتے ہیں اور نہ مستحکم طبیعت کا ناکام ہوتا ہے۔ قوت ارادی کی کوتاہی اس پر شہرہ زدہ درد و اضطراب و بے اطمینانی کا پیکر بن کر دکھ جاتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۳)۔



(۱۲)

(۱۳)

تیسرا زاویہ برہم ہونی ٹاؤر بنائے، زندگی اور صحت کی لکیروں کے اتصال سے مراد ہوتا ہے۔ یہ کافی کے قریب واقع ہوتا ہے۔ اگر زندگی اور صحت کی لکیریں باہر مل کر تھیلی غدیہ بنائیں تو قطعاً اچھی علامت نہیں ہے۔ درحقیقت اس کا حامل شش کے دونوں کی طرف ہوتا ہے اور اسے صحت کی ایسی خرابیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو عام طبی دوروں سے متعلق

ہوتی ہیں۔ اس کے اعصاب میں خاص نوع کی کمزوری ہوتی ہے اور ان کے باعث سرکشی و فریب اسے شدید درد کا احساس گاہے گاہے ہوتا ہے۔ شدید اعصابی تناؤ کے باعث وہ بعض اوقات شش کے دونوں میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ اسے اختلاج قلب کے دورے پڑنے کا بھی اندیشہ رہتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۴)۔

تیسرا زاویہ بالعموم ایسی صورت میں مرتب ہوتا ہے کہ زندگی اور صحت کی لکیر برہم



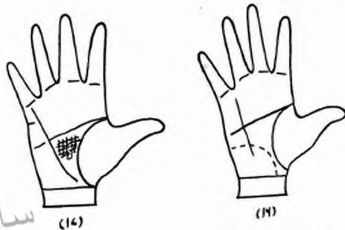
(۱۴)

متصل نہیں ہوتیں مگر دونوں خطوط صحت قریب ہوتے ہیں اور مقام اتصال پر وہ ایک دوسرے سے بہت ہی خفیف فاصلے پر واقع ہوتے ہیں۔ یہ اچھی علامت تصور کی جاتی ہے۔ یہ عمدہ تبدیلی خوشگوار صحت اور ایسی باعمل زندگی کی نشانی ہے جو کا دریا صحت میں مفید اور قابل قدر تصور کی جاتی ہے۔ اس کا حامل بے کار نہیں بن سکتا۔ وہ عمل پیر کام کرنے والا اور متعدد فرہم شاہرہ ثابت ہوتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۵)۔

تیسرا زاویہ اگر اس طرح بنے کہ زندگی اور صحت کی لکیر ایک دوسرے سے بہت نمایاں فاصلے پر ہوں یعنی صحت کی لکیر چاند کے آجماہ کا فاصلہ درجہ جہت کرے اور زندگی کی لکیر کے کبھی بھی متصل نہ ہو سکے تو یہ خراب علامت ہے۔

ایسا شش قریب کا اور دھکے باز ہوتا ہے۔ زکوہ قابل اعتماد ہوتا ہے اور بڑی وفادار وہ آخر کار اپنے لکیر کردار کو پہنچتا ہے۔ اس کے جذبات و خیالات میں ایک ایسا موذی عنصر شامل ہوتا ہے جو اسے اپنی اور شرافت کی طرف آنے کی نہیں دیتا۔ ایسے شخص سے رابطہ و اتحاد مصیبت منکس لینے کے مترادف ہے۔ اس کے کردار کی بدنام خرابیاں بالعموم عوام کو اچھی طرح معلوم ہوتی ہیں۔ برہم اس کے لئے بے پناہ ہوتا ہے، اس کے متعلق کردار کے بد اثرات سے نہیں بچ سکتا اور لوگ اس کے مزاج میں عناصر بد کے وجود کا گمان کرنے لگتے ہیں۔ وہ کاروبار بھی معاملات

اور اقربائے سلوک کسی بھی شعبہ حیات میں فریب اور دھوکا دہی سے گریز نہیں کر سکتے۔ ایسے شخص سے تو رہی صلی (شکل نمبر ۱۶)۔



مشفقہ کیمبر کے قعدہ اور خوشگوار اثرات کے لیے مزدوری ہے کہ اس کے ملین میں خواب اور غمیں نشان نہ ہوں۔ اس میں پتی مٹی کی گودوں کا بال ناما جالی بچھا ہوا جو دہ کوکرت سے مشفق کے اندر نظر آتوں تو یہ بہت ہی خرابی کی نشانیاں ہیں۔ یہ درحقیقت لیے سب، بے چین اور اندر کا دل و جان





ہتھیلی کی سرحدیں متصل ہوتی ہیں، یہاں پر بالعموم ایک گہری اور واضح لکیر کلائی کے آسپار نقش ہوتی ہے۔ یہ کلائی کی پہلی یا بالائی لکیر کہلاتی ہے، اس کے نیچے یکے بعد دیگرے دو مزید ایسی ہی واضح اور گہری لکیریں کندہ ہوتی ہیں۔ یہ دوسری اور تیسری لکیریں کہلاتی ہیں۔ یہ تینوں متوازی لکیریں فن رست شاسی ہیں کلائی کی لکیروں کے نام سے موسوم ہیں اور کلائی اہمیت کی حامل تصور کی جاتی ہیں۔ (شکل نمبر ۲- و۔ ب۔ ج)۔

ہتھیلی کا یہ زیریں حصہ ہے اور اس کی ترقائی سرحد کی مدد ہی کرتا ہے۔ اس مقام پر تین ثابت گہری واضح اور بے عیب کلائی کی لکیروں کا وجود مبارک تصور کیا جاتا ہے۔ قدمائے فن کے نزدیک ایسی عمدہ تین لکیریں درحقیقت صحت مندی، دولت اور شادمانی کی نشان دہی ہیں۔ ان کا مکمل خوش بخت پیدا ہوتا ہے اور تمام تر زندگی ان کے نصیب آدرا ثبات سے مژدہ گزرتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایسے خوشگوار متوازی خطوط شکارم ہی دیکھنے میں آتے ہیں۔ عمدہ قدیم ہیں یہ لکیریں راج گنگن اور بادو کی چوڑیاں کہلاتی تھیں۔

جب یہ تینوں کلائی کی لکیریں مسلسل جزیروں سے یوں مرتب ہوں کہ تیز یا بالاک کی طرح دکھائی دیں تو یہ اچھی نشانیں نہیں ہیں۔ ایسی عیب دار اور قدیم لکیریں بتاتی ہیں کہ رزق روٹی کے لیے مسلسل اور ان تنگ کوششوں کے باوجود زندگی کے میل و مشا مشکلات ہی میں گزریں گے، ایسے شخص کی قسمت میں صحت مند مزووری، خوشحالی کا فقدان اور سدا و شوالیوں کا سامنا عناصر حیات بن جاتے ہیں لیکن ایسا شخص مجسم و شام بگ و دو کرنے کا عادی ہوتا ہے اور بڑی مددگار مہاروشا کر ثبات ہوتا ہے اس لیے اس کا مقصود بالآخر ایم پی بی میں وہ دور بڑی لے آتا ہے جب وہ کامیاب ثابت ہوتا ہے اور بے نیل مرام نہیں رہتا۔ درحقیقت اس کے سبب اور نعمت کا چھل میٹھتا ہی نہیں، بڑا لذیذ بھی ہوتا ہے۔ مدت العمر محنت اور جہاں گسل

کلائی کی لکیریں

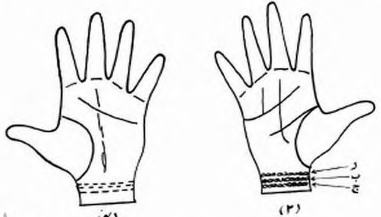
ہتھیلی کی سطح کو غور سے دیکھا جائے تو اس کی بناوٹ انہ فیض اور نازک تاروں کے تانے بانے سے ترتیب پاتی ہے۔ اس کے بعض حصوں میں غبڑوں، پٹیوں، زاویوں اور مختلف فنون نقوش کے واضح نشانات دکھائی دیتے ہیں (شکل نمبر ۱)۔ اس جلدی ساخت پر لکیروں کا جال، پچھا ہوتا ہے۔ اہم لکیروں میں زندگی، دل، دماغ، قسمت، کامیابی و صحت وغیرہ کی لکیریں ہیں اور کم اہم خطوط میں خطا اہام، حلقہ ریشمان، قوس زہرہ وغیرہ شامل ہیں۔

جہاں پر
بانو کی مدد سے ہوتی ہے
اور ہتھیلی کا علاوہ شریک
ہوتا ہے وہاں سے
یہ نفس و نازک تاروں
سے مرتبہ سطح و شریک
ہو جاتی ہے۔
باندو
کے ملتے جلتے
موتی کھردری اور ان
نفس تاروں سے
تھی دلائل ہوتی ہے۔
جس مقام پر دو دونوں
حدود میں باندو اور



بایک-بیس لکیریں گہری ہتھیلی کا نشان بناتی ہیں

مشکلات کا مقابلہ کر کے وہ بھول ہی جاتا ہے کہ دارمکانات میں کسی بھی شخص کی محنت ضائع نہیں جاتی (شکل نمبر ۳-۱-ب-ج)۔



یہ تینوں لکیریں اگر کوئی پھوٹی، بھدڑی، کمزور اور عرصی واقع ہوں تو از حد منہوس تصور کی جاتی ہیں۔ ایسی بھی خراب نشانیاں پے درپے شکوں، بھیبیبوں، بھیبیبوں کا پتا دیتی ہیں۔ ان کا حامل کار اور منہس ہی رہتا ہے اور اسے ضروریات زندگی کے حاصل کرنے کے لیے بڑے بہن کرنے پڑتے ہیں۔ ایسا شخص کبھی فراغت سے آشنا نہیں ہو پاتا اور اپنی مادی زندگی کو تباہی و بربق کے دور کرنے میں صرف کر دیتا ہے اور اس کے آخری ایام بھی باخوم تفتی اور محنت کش کی نہ جہ جہاں ہے (شکل نمبر ۳-۱-ب-ج)۔

کافی کی لکیر پر چارے زمانے میں ایک مایوس و اہم گردانی جاتی تھیں۔ اگر یہ تینوں سالم، بے غیب اور گہری نقش ہوں تو قد سے فن کے خیال میں طویل عمر، اچھی محنت اور خوشنور زندگی کی ضمانت بھی جاتی تھیں۔ مغرب کے دولت شناس اب اس خیال کے حامی ہیں کہ ان لکیروں سے عمر کی طوالت کا اندازہ لگانا درست نہیں ہے مگر ان کا یہ لکیر درست نہیں۔ میرزا فانی تجزیہ ہی ہے کہ اگر کسی شخص کے ہاتھ میں عمدہ اور سالم تینوں کافی کی لکیریں جیسے مطلب نقش ہوں تو وہ بلاشبہ بڑی عمر کو پہنچنے کے امکانات سے محروم نہیں ہوتا۔

پہلی کافی کی لکیر ۲۰ سے ۳۰ سالہ دورِ اول کی نشاندہی کرتی ہے۔ اسی طرح دوسری اور تیسری لکیریں بھی کم و بیش تیس سالہ عمر کے ادوار کا پتا دیتی ہیں (شکل نمبر ۳-۱-ب-ج)۔ عملی نقطہ نگاہ سے پہلی کافی کی لکیر اہم ترین ہے۔ اس کی بناوٹ، مقام وقوع وغیرہ اولہ کا بغور مطالعہ ضروری ہے۔ جب یہ لکیر اپنے فطری مقام سے قوس کی صورت بناتی ہوئی، تیشلی کی سطح پر نقش ہو کر باقی بچتی ہوئی نہ ہو۔ یہ اگر عورت کے ہاتھوں میں پائی جائے تو یہ نسوانی اور لہو رنی ایسی نکاحیت کی طرف اشارہ کرتی ہے جن کا تعلق رحم، حمل، زچگی کے معاملات سے ہوتا ہے۔ ایسی عورت عام طور پر عروم اولاد دہنے کے خدشے سے خالی نہیں ہوتی، اگر حمل عظم بھی جائے تو اس کا خطہ لاحق ہو سکتا ہے اور اگر زندگی میں حمل قائم رہ سکے تو بچے کی پیدائش میں از حد تکلیف، اندیشہ اور بھینس پیدا ہو سکتی ہیں۔ یورپ، امریکا اور ترکی یافتہ ملکوں کی عورتوں کے ہاتھوں میں اکثر و بیشتر جب ایسی



(۵)

کماندار کافی کی کافی لکیر دیکھنے میں آئی ہے تو دورانِ حمل وہ ماہرینِ فن کی زیرِ نگرانی رہی ہیں اور اکثر سرجری ہی سے بچنے کی صلاحات کا معاملہ طے ہوا ہے (شکل نمبر ۵)۔

کافی کی پہلی لکیر گہرا کی شکل اختیار کر لے اور دوسری دونوں خراب نہ ہوں تو یہ خاص معنوم کی حامل ہے۔

ایسا شخص کافی عمر کے لیے محنت شاقہ

پر مجبور ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے کام اور دنیوی معاملات میں بڑی احتیاط دکھاتا ہے اور شد و شہ یوں نشانہ جمع کرتا جاتا ہے کہ بالآخر اپنی مساعی کے بل بوتے پر بڑا کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ حقیقت وہ آغاز حیات میں بے شمار دشواریوں اور کاروں سے دوچار ہوتا ہے مگر حسنِ سلوک، محنت اور مضبوطی کے باعث مساعی سے بین ایجاد و قیاد، دنیوی حیثیت اور مال و دولت حاصل کر کے ہی دم لیتا ہے، اس کے اچھے دن بڑی عمر کو پہنچ کر ہی آتے ہیں۔ مگر تجویں ہی

بخت رسائی کرنے لگتا ہے تو وہ قابل رشک کامرانی سے شادماں ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص در کم کوئی ہوتا ہے اور نہ ہی اسے محنت مزدوری سے شرم آتی ہے۔ درحقیقت وہ حرکت ہی میں برکت اور محنت میں رحمت کے پہلو دیکھتا ہے (شکل نمبر ۶)۔



(۶)



(۷)

کلائی کی لکیروں کے عین قلب میں اگر ایک زاویہ کا نشان واضح اور سالم دکھائی دے تو یہ بھی غیر معمولی اشارات کا حامل ہے۔ اس کا حامل زمانہ پیری ہی بڑی دولت اور دینی اقتدار حاصل کر لیتا ہے۔ بلاشبہ اس سے پچھلے بخت رسا اس سے گریزاں ہی رہتا ہے مگر جو ہی دولت اس کی طرف رخ کرتی ہے تو بڑی تیز رفتاری سے اس کے خزانے بھر جاتی ہے (شکل نمبر ۷)۔ جب کلائی کی لکیروں کے وسط میں چرخی کا نشان نقش ہو اور واضح دکھائی دے تو یہ بڑے دلچسپ حالات کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ کلائی کی لکیروں کا قفل کھلتا ہے اور بغیر کلید پر اس کا افتتاح امکانی نہیں۔ اس کا حامل بڑی شہسبزیوں اور شکلوں میں اپنے بیشتر ایام حیات گزارتا ہے اور سی و کوشش کا مادی ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنی شانزد روز کاوش میں قضا کو تباہی سے کام نہیں لیتا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دل بھی نہیں چھریں گے۔ جو بھی اس کے باطن میں ایک غیر مری می آئینہ کی جھلک اسے ہی مسلسل میں جھلک لگتی ہے۔ وہ تدبیر و نگاہ داری سے اپنے کاموں کو انجام دیتا چلا جاتا ہے اور ایک دن ایسا بھی



(۸)

ہماتا ہے کہ کیا ایک دولت اس کے قدموں میں آگرتی ہے۔ ایسے شخص کو اچانک دامن لاشی، انعام یا ورثے کی صورت میں ملتا ہے۔ بالعموم اس کی نشانی کا تعلق بڑے ورثے سے ہوتا ہے۔ جن ہی اس کی قسمت چمک اٹھتی ہے، دنیا کی ہر لاش عزت، فائدہ اسے حاصل ہو جاتا ہے اور باقی ماندہ ایام زلیت، بڑی محنت و کد بروکے ساتھ گزارتا ہے اور تادم آخر خوش رہتا ہے۔ اس کی ہر فوجی آرزو پوری ہوتی ہے۔ مقلد، محرم، دولت سبھی اس کے سامنے صفت ہاندے کھڑے رہتے ہیں (شکل نمبر ۸)۔

اگر کلائی کی لکیروں کے عین وسط میں ایک تارے کا نشان واضح اور سالم نقش ہو تو



(۹)

جب کلائی کی لکیروں میں عمدہ، گہری اور

سالم نقش ہوں، خاص طور پر پہلی کلائی کی لکیروں اور اس میں سے ایک بار ایک رشم کے دھلائے کی رائے نفیس لکیر شروع ہو اور پچھلی کی سطح کو عبور کرتی ہوئی پہلی انگلی کے تثنائی پر کھشت چھتے میں ختم ہو کر دو کا انحصار کھلتا ہے تو اس کا حامل ایک طویل سندر پار کا سفر اختیار کرے گا اور

جس متمدن کے پیش نظر اس مسافرت کا بیڑا اٹھایا جائے گا وہ بہ اطمینان خاطر بیڑا بھر جائے گا۔ یہ درحقیقت کامیاب طویل سفر کی حتمی علامت ہے۔ یہ گیارہ انگلوں کے انبار سے گزرتی ہے لیکن ہتھیلی میں سے بھی ہو کر جائے قریبی اہستہ رکتی ہے (شکل نمبر ۱۰)۔



(۱۰)



(۱۱)

جب ایسی ہی ایک گیارہ ہتھیلی کی سطح کو کاٹتی ہوئی درمیانی انگلی کے تحت واقع سینچر کے انبار کے علاقے میں انتہائی پتھر ہو تو اس کا حامل ایک طویل بھری سزا منتہا کرے گا۔ مگر ایسی مسافرت خطرے سے خالی نہیں ہوگی۔ یعنی ہتھیلی میں سینچر کے انبار پر ختم ہونے والی ایک گیارہ کے بجائے دو تہائی ایسی گیارہ کی نقش ہوں تو ایک دور سے کہہ سکتے ہیں کہ ان لوگوں کا حامل ان غلوں میں سے ایک کے دوران اپنی ملک عہد ہوگا۔ درحقیقت ایسی گیارہ کے ہوتے ہوئے بھری سزا منتہا انتہائی کم کرنا چاہیے۔ اگر ایسا کیا گیا تو اس کا حامل واپس نہیں لوٹ سکے گا اور پروردگار ہی میں انتہا ل کر جائے گا (شکل نمبر ۱۱)۔

جب کلائی کی کسی گیارہ سے ایک واضح نفیس گیارہ نکلیں تو ہتھیلی کو قطع کرتی ہوئی کسی گیارہ کی ہتھیلی کے نیچے واقع منورج کے انبار میں مار کر ختم ہو جائے تو یہ انتہائی ہی محنت اور علامت ہے۔ اس کا حامل عظمت ناموری اور دنیوی وقار سے بہرہ ور ہوگا۔ مگر یہ اعزاز و شہرت، بلند مرتبہ افراد سے علاقوں اور تعلقات کے باعث ہوگا۔ ایسی ناموری اور شہرت باہم نام و دور دراز

انگوں کے اکابر زمانہ سے دوستانہ تعلقات استوار ہونے کا صدقہ تو مگر ماسکتی ہے۔ درحقیقت ایک شخص فطری صلاحیتوں کا حامل ہوتا ہے مگر ان کا اعزاز پروردگار ہی میں ہوتا ہے۔ جب وہ بیرونی ممالک میں ناموری حاصل کر لیا ہے تو ارباب وطن بھی اس کی بڑی تعظیم و عزت کرتے ہیں (شکل نمبر ۱۲)۔

کلائی کی گیارہوں سے ایسی ہی ایک نفیس اور باریک گیارہ نکلیں تو ہتھیلی کے تحت پڑ گشت

ہتھیلی میں جو پتھر کا انبار کھلا ہے ختم ہو تو یہ بھی اچھی علامت ہے۔ یہ درحقیقت ایک ایک وطن دولت بخشے گی تین نشانیاں گروانی جاتی ہے۔ ایسے شخص کو دین یا خزانہ مل جاتا ہے جس کے باعث وہ بہت ہی دولت مند ہو جاتا ہے اور اپنی زندگی نہایت خوشحال طریقے سے گزارنے کے قابل ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔



(۱۲)



(۱۳)

کلائی کی گیارہوں سے ایسی ہی باریک اور ریشمی گیارہ نمودار ہو اور چاند کے

اُجھار میں ختم ہو تو یہ ایک لمبے سوز کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ مزہری نہیں کہ ایسی مسافت مندر
ہی کی ہو (شکل نمبر ۱۱)۔

ایسی کئی ایک لکیریں چاند کے اُجھار تک دکھائی دین تو یہ بھی لمبے سوز کا پتہ دیتی ہیں۔
اگر ان میں سے کوئی لکیر سارے چاند کے اُجھار کے علاقے کو جوڑ کر سے تو یہ جاننا چاہیے کہ مایل
نشان بھری سوز کسے گا۔ چاند کے اُجھار پر نقش سوز کی ایسی لکیریں نوعیت اور مقدار سوز کا پتہ دیتیں
دیتیں۔ انھیں بعض سوز کی نشانیاں ہی گردانا جاتا ہے۔

مثبت صغیر

مثبت صغیر یعنی پتیلی کی چھوٹی ٹھونک بڑی مہنی خیز نشانی ہے۔ یہ دماغ، قسمت
موت کی لکیروں کے اتصال تلاش سے مرتب ہوتی ہے۔ بعض ہاتھوں میں قسمت کی لکیر منقطع
ہوتی ہے مگر قوس الہام نقش ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں دماغ، قسمت اور قوس الہام کے خطوط
اس مثبت صغیر کو ترتیب دیتے ہیں۔
جب دماغ، قسمت اور قسمت کی لکیریں دماغ، سالم اور عمدہ ہوں اور ٹھونک کی تشکیل



دماغ اور بے عیب ہو تو یہ سوز فطرت کی آگاہی
کے بھی ذوق کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ ایسا شخص جس
قدرت کا بھی دلدادہ ہوتا ہے۔ اس کی ترقی و ترقی
غیر معمولی ہوتی ہیں۔ تحقیق و تجسس اس کی گتھی میں
داخل ہوتی ہے۔ اسے علمی امور سے شغف اور گہری
دلچسپی ہوتی ہے۔ درحقیقت وہ ذہنی کام کے لیے
مبدلہ پیش سے خاص نوع کا دماغ کے کریدار ہوتا
ہے اور اسے علمی امور میں ہی لینے کے لیے ترقی نہیں
ہو سکتی (شکل نمبر ۱)۔

آن والدین کو جن کے فرزند ان کے ہاتھوں میں ایسی دماغ اور بے عیب مثبت صغیر نقش
ہو جس کے وجود سے بے تامل استفادہ کرنا چاہیے۔ وہ تجربہ جرم کی پتیلی پر عمدہ ٹھونک نشان ہو
اسے تعلیم کے سلسلوں و صورت و عمل افزائی کی ضرورت ہے جس کے حصول سے وہ دنیا میں چمک
سکا ہے بلکہ ممکن طریقے سے اس کے لیے ہر وہ سامان ہم پہنچانا چاہیے جو اس کی بالیدگی میں

اور ہولناکیوں کے لیے ضروری ہو۔ کتب کی فراہمی، اعلیٰ تعلیم کے لیے انتظام، لائٹ اساتذہ، غرضکے تمام ایسے امور کو جو اس کی ذہنی پرورش و ارتقا کے کشیل ہو سکیں، کے سہ پہنچانے کی ہر ممکن سعی لازمی ہے۔ ایسا فرد اپنے کل کردار میں اپنی طبائی، پائیدارستی اور تحقیقی مساعی کے زور پر نمایاں اور قابل رشک ترقی کر سکتا ہے۔

جب منشہ منیر قوس الامام، داغ اور قسمت کی لکھروں کے اتصال سے بنتی ہے تو وہ چھوٹی ٹھون سے وابستہ تمام خونوں سے حامل نشان کو بالمال کرتی ہے لیکن اس پر مستزاد وہ علوم معنیہ اور رموز و تقدیر سے متعلقہ فنون سے دلی رغبت کا بھی پتا دیتی ہے۔ ایسا فرد غیر معمولی طور پر آنے والے واقعات و کوائف کے بارے میں آگاہ ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ مستقبل اور غیب سے متعلقہ امور میں پیش گوئی حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ ان علوم کو تحقیق و کاوش سے حاصل کرتا ہے۔ ان کی کسی شاخ پر کامل عبور

کے حصول کے بغیر اطمینان سے نہیں جیتتا۔ اس کے علاوہ اس کے باطن میں جاں جان ہر نام کی کیفیتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں اور اس کے آئینہ کشش پر آنے والے واقعات کو عکس پرکھتا ہے۔ وہ جتنی قسمت کے ساتھ ان کے بارے میں احکام لگا سکتا ہے اور اس کی پیش بینی اور پیش گوئی پر اطمینان رکھتا ہے۔ وہ باہم و متضاد غلطیوں سے ہوتا ہے اور اس کے دروازے پر شاہ و گدا بھی ماضی دیتے ہیں۔ اس



میں ایک غیر معمولی اور کشش و کرائی کی وہ اعلیٰ طاقت ہوتی ہے کہ اس کا ماحول ہر مردانہ دین ہوتا ہے اور لوگ اس کے احترام میں ذاتی سادگی کے پہلو دیکھتے دیکھتے ہیں (شکل ۲) منشہ منیر قوس الامام باہمت کی لکیر اور قسمت کی لکیروں کے اتصال سے بنی ہوئی ہوتی ہے کہ ایک اور قابل لحاظ مضمون ہے۔ اس کا کامل آثار و قیام سے بھی دلی شغف رکھتا ہے۔ وہ اگر علم و فضل سے بہرہ وافر حاصل کر چکا ہو تو ایک عالم و متفقی کے نقطہ نگاہ سے

نایاب کتب اور فنون کا مستکشی ہوتا ہے۔ انھیں جمع کرتا ہے، خرید و فروخت کے لیے نہیں بلکہ انہوں ملی خزانے کی حیثیت سے۔ اگر وہ علم و تہذیب و سادگی نہ رکھتا ہو تو قریبی اپنی ذاتی اور انفرادی اوقات پر جمع کے مطابق پڑائی چیزیں ڈھونڈتا ہے اور جمع کرتا ہے۔ وہ اعلیٰ قسم کے تالیفوں کے نایاب نمونے، فرہنگ کے قدیم اور دلچسپ نوادرات کے علاوہ مختلف دھاتوں اور پیرنی مٹی کے بنے ہوئے برتنوں وغیرہ کو بھی ڈھونڈ لگاتا ہے۔ اس تلاش اشیا میں بعض اس کا ذاتی ذوق کارفرما ہوتا ہے وہ تو جملہ مصنفت کے پیش نظر اس کتاب سے اور نہ ہی اپنی دولت مندی کے دکھاوے کے احساس سے۔ وہ فی الحقیقت ایک طبیعتی فن شناس کے مطیع نظر ہے ان اشیا کو حاصل کرتا ہے اور نہایت خوش ذوق اور خوش اسلوبی کے ساتھ ان چیزوں کو اپنے گرد و پیش جاتا ہے۔ ان سے مسلسل لطف اندوزی اس کی طبیعت کا منظر ہے۔

سفر کی لکیریں: چاند کے انجدار کا علاقہ کلائی کی بالائی لکیر سے پتیلی کے کمربند میں وسط سے شروع ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پتیلی کی بیرونی جانب سے ہوتا ہے۔ وہاں



سے داغ کی لکیر کے قریب تک پہنچتا ہے اور داغ کی لکیر کے کمربند میں وسط سے گول انجدار کی صورت میں کلائی کی بالائی لکیر تک پہنچتا ہے۔ یہ چاند کا انجدار کی نظر و نظر سے ہم سے اور حیات انسانی کے مختلف افروز پیلوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس کا سیر و سیاحت سے بھی گہرا رابطہ ہے (شکل ۳)۔

کلائی کی بالائی لکیر کے متوازی پتیلی کی بیرونی جانب سے چاند کے انجدار پر گول داغ اور

چاند کے انجدار پر گول داغ اور کلائی کی بالائی لکیر کے متوازی پتیلی کی بیرونی جانب سے چاند کے انجدار پر گول داغ اور

لیکیرے عیب ہو تو یہ بتاتی ہے کہ سفر بکریت سراج نام پاسے گا اور صوبلی مقصد کے بسط میں کامیابی نصیب ہوگی (شکل نمبر ۲-۱)۔

مسافرت کی ایسی ہی لکیر اگر چاند کے اُبھار کی بیرونی دھلان پر ہی نقش ہو تو سفر زیادہ طویل نہیں ہوتا (شکل نمبر ۲-۲)۔ لیکن جب یہ اُبھار کو جو بکریت کی قسمت کی لکیر کے قریب پہنچ کر وقت پہنچے ہو تو سفر کی اہمیت اور طوالت میں تغیر ملے گا۔ اس خط کا مال نہ صرف طویل سفر پر مانتا ہے بلکہ اس کے پیش نظر کوئی بہت ہی اہم مقصد ہوتا ہے اور بلاشبہ وہ اس میں کامیاب ہوتا ہے۔ ایسی سفر کی لکیر بکریت اس امر کی نشان دہی کرتی ہے کہ اس شخص سے دعا ہے کہ وہ سفر بکریت کے لیے دوسرے ملک میں رہائش اختیار کر سکے گا۔ یہ صحن طویل، اہم اور مقصد سفر کی علامت ہے۔

ای قسم کی لکیر اور سالم سفر کی لکیر اگر براہ کرم قسمت کی لکیر میں مدغم ہو جائے اور اس کا مقام اتصال سے آگے ملے گی کہ اس میں نہ ہو سکے یعنی قسمت کی لکیر کی وہ ایک شاخ ہی ہو اور اس سے زیادہ اس کی اور کچھ حیثیت ہی نہ ہو تو یہ بہت ہی اہم اور حوصلہ افزائی ہے۔ یہ ایسے سفر کی علامت ہے جو مقصد اور لذت میں متدبر اور اندازہ نگار ہوگا۔ ایسی مقصد سفر کی نشان دہی بتاتی ہیں کہ صاحب علامات کو کاروبار کی صنعت اور کاشت نش رزق کے لیے متعدد کامیاب سفر درپیش ہوں گے اور وہ ایسا وقتوں سے دولت اور ذہنی فراغت کے حصول میں نمایاں کامیابی حاصل کر سکے گا (شکل نمبر ۲-۳)۔

سفر کی چاند کے اُبھار پر کندہ لکیر اگر غلطے پر اوپر کی جانب مڑ جائے تو یہ عمدہ نشانی ہے خواہ یہ لکیر ہی ہو یا چھٹی۔ ایسی بالائی قوس والی صورت اس امر پر دل ہے کہ جس مقصد کے پیش نظر یہ سفر اختیار کیا جائے گا وہ بلا وقت کامیاب ہوگا (شکل نمبر ۲-۴)۔

چاند کے اُبھار پر نقش سفر کی لکیر اوپر کی جانب مڑ کر ختم ہونے کی بجائے اگر نیچے کی طرف ختم کر انتشار پذیر ہو کر نہ اچھی علامت نہیں ہے۔ درحقیقت اس کا نیچے کی طرف جھکاؤ نشانی کھائی کی طرف، بدھیمی کا پتلا رہتا ہے۔ ایسا سفر بے نیک مرام ہی ختم ہوگا، نہ صرف دردناک غارتگاہ کا سامنا ہوگا بلکہ جس کام کے لیے اختیار کیا جائے گا اس میں سخت ناکامی اور درد و کھ کے سوا

کچھ اور حاصل نہ ہوگا۔ ایسی لکیر کے ہوتے ہوئے کسی اہم مقصد کے پیش نظر مسافرت نصیحت اور ناکامی کو دعوت دینے کے مترادف ہے (شکل نمبر ۲-۵)۔

چاند کے اُبھار پر کندہ سفر کی لکیر اگر کشتہ

نذر آئے یا اس میں کوئی اور عیب دکھائی دے

(شکل نمبر ۲-۶) تو یہ بھی محسوس علامت ہے۔

درحقیقت ایسا سفر بھان تکلیف دہ ثابت ہوگا

وہاں اس کے دوران جان یا مال کو خطرہ بھی لاحق

ہو سکتا ہے۔

اگر ایسی سفر کی لکیر میں جزیرے کا نشان

یا پابانے تو سختی ظہور ہوتا ہے اور نہ صرف جان

کو دکھ پہنچے گا بلکہ نقص مال و زندگی لازمی ہے۔

یہ ایسا سفر قطعی ناکام ثابت ہوگا (شکل نمبر ۲-۷)۔

اگر سفر کی ایسی لکیر پر جو کار کا واضح نشان ہو تو یہ خوش بختی کی نشانی ہے۔ درحقیقت اس

موضع کا دور اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ سفر کے دوران ملازمت یا کسی بڑے نقصان کا اندیشہ

بیدار ہو جائے گا مگر قسمت یا دوری کرے گی اور ماحولی نشان بال بال بچ جائے گا یہ گویا عیب سے

مختص جان و مال کی نشاندہی ہے (شکل نمبر ۲-۸)۔

اگر ایسی ہی ایک لکیر چاند کے اُبھار پر نقش ہو اور اس کے متوازی دوسری ایک

اور اس قسم کی لکیر پائی جائے اور یہ دونوں لکیریں ایک دوسرے کو کٹیں یا اپنی گزر گاہوں میں

ایک دوسرے کو جو بکریت کی توہین بہت ہی اہم علامت ہے۔ ان کا مال کسی اہم مقصد کے پیش نظر

سفر کرے گا اور اس کے کچھ ہی عرصے بعد پھر سے اسی اہم معاملے کے بسط میں اسی مقام پر

جائے گا۔ لایب وہ اپنے مقصد کے حصول کے پیش نظر دوسرا سفر کرے گا یا یہ دو غام اور کوی

لکیریں اہم معاملات کے بسط میں یکے بعد دیگرے سفر کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ (شکل

نمبر ۲-۹)۔



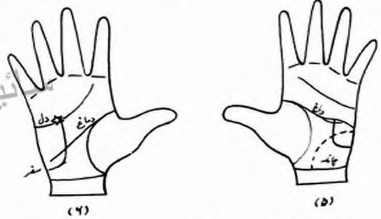
(۴)

ہتھیلی اور انگلیوں کے مختصر نشانات

اس میں کچھ نہیں کہ تحصیل میں نمایاں اور بڑی لکیریں، جن میں زندگی، دل، قسمت، کامیابی، صحت، وغیرہ کی لکیریں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں، حیاتِ انسانی اور کردار کے جاننے کے سلسلے میں اہم ترین حیثیت کی حامل ہیں اور ان کے بلاستغیاب مطالعے کے بغیر صحیح نتائج پر نہیں آنا ممکن ہے۔ یہی نہیں تھیلی کے مختلف حصوں میں واقع کچھ لکروں کی جانچ پڑتال بھی اس سلسلے میں اہم ضروری ہے۔ درحقیقت جب تک ہاتھوں کے ہر پہلو پر نگہ کی نظر نہ ڈالی جائے اور ان کے مختلف پہلوؤں کا صحیح جائزہ نہ دیا جائے، احکام کی پیمائی کے معاملے میں گہرے ٹکڑے پیدا ہو سکتے ہیں اور بلاشبہ سرسری مطالعہ محض گمراہ کن ہی ثابت ہو سکتا ہے (شکل نمبر ۱)۔

اگرچہ اجماروں اور عظیم لکیروں سے حیاتِ انسانی کے بارے میں نہایت قابلِ اعتماد نتائج افشائیے جاسکتے ہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ ان سے مستفید شدہ مختصر نشانات ایسے بھی ہیں جو اگرچہ درست ہی چھوٹے اور باریک انگلیوں کم واضح دکھائی دیتے ہیں مگر ان کی حیثیت سنگ میل سے کچھ نہیں ہوتی۔ درحقیقت ہر مختصر تار اور جزیرہ ایسے اثرات کا پیشِ غیر ثابت ہو سکتا ہے اور تمام حیاتِ انسانی کی روشنی اور کردار میں ایسا اثر پیدا کر سکتا ہے جو بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ ان چھوٹے نشانات کا شدت نگاہی سے دیکھنا بے مدضروری ہے اور ان کے جانے وقوع،

جب سفر کی چاند کے اجمار پر نقش لکیر اور پکی جانبِ برہمتی ہوتی دماغ کی لکیر میں جادواں ہو اور مقامِ انتقال پر دماغ کی لکیر میں جزیرہ پایا جائے یا وہ اس جگہ شکر و دکھائی سے توہ بہت ہی خراب نشانی ہے (شکل نمبر ۲)۔ اس کا حامل دورانِ سفر حادثہ یا کسی ایسے واقعے سے یوں بُری طرح متاثر ہوگا کہ اتنا اس کے سر پر سخت چوٹ یا زخم کا اندیشہ ہوگا یا وہ ایسے مریض میں مبتلا ہو جائے گا جس سے دماغ یا اعصاب پر بھی زخمی شکرش ناک اثرات کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ ایسے سفر کے بارشراوت بڑی دیر تک قائم رہتے ہیں اور بلاشبہ صحت پر بھی کاپتا دیتے ہیں۔



سفر کی ایسی چاند کے اجمار پر واقع لکیر اگر اوپر کی طرف برہمتی ہوتی دل کی لکیر میں پہنچ کر ایک تارے کے نشان میں ختم ہو جائے تو یہ بہت ہی غیر معمولی سفر کی علامت ہے۔ اس کا حامل دنیا کی ہر چیز چھوڑ کر اپنی مجاہد کو ساتھ لے کر کسی طویل بحری سفر پر روانہ ہو جائے گا اور ساتھ مسافرت کے لیے سب کچھ قربان کر دے گا بلاشبہ اس کا باز پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ لوگ اس کی علامت دہاں بازی اور مسافرت میں مدعا ان کے لیے مثال پہلوؤں پر حقیقت و مستجاب سے عشق کراٹھتے ہیں (شکل نمبر ۳)۔

طبی صلاحیت ہوتی ہے اور بلاشبہ اس کے شہادت و کردار میں رُومانی فنیت کے بین
اہنر دکھائی دے سکتے ہیں (شکل نمبر ۳)۔ اگر وہ ایسے خطوط یا نشان ہوں تو اس کی دہدانی
کیفیت میں فزوں ترددوں اور گُردِ افرا امکانات بوجہ جاتے ہیں۔

اس انگلی کی ایسی پہلی پور میں ایک سیدھے واضح خط کی بجائے اگر چرخی پائی جائے،
اور نہ تو قدم ہو اور نہ ہی جتنی بھی سی بلکہ واضح، سالم اور گہری ہو تو یہ نفس اثرات کی نشاندہی کرتی
ہے۔ اس کا حامل اپنے عقیم تخیل یا بسمان خیز باطن میں ایسے نیالی کوائف و واقعات دیکھتا ہے
جو محض تخیلی اور ذہنی اعتبار سے شعبی شخص ہی کا حصہ ہوتے ہیں۔ درحقیقت ایسا شخص ناقابلِ علاج
ذہنی مریض میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ نہ تو اس کے رسوم عقودات کی بنیاد کسی رُومانی کشف پر ہوتی ہے
اور نہ ہی ان کا فوری حقیقت سے کوئی تعلق ہوتا ہے۔ اسے اپنے افعال و خیالات پر قطعی تالو
نہیں رہتا اور وحشت کے عالم میں اس سے ایسے اعمال سرزد ہونے لگتے ہیں جو اسے ہلاکت
کے عالم میں دھکیل دیتے ہیں۔ ایسا شخص اپنے مذموم خدشات و فحشی تمسرات کے باعث ایسے
اقدام پر مائل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے ہی ہاتھوں اپنی بربادی کا باعث بن جاتا ہے (شکل نمبر ۴)۔



(۴)



(۳)

کمال تارے کا نشان اس پور میں اور بھی مہنی رکھتا ہے۔ تارے کی نشان دہی کے
بجائے میں یہ بات نگاہی محاط ہے کہ اس کے کم از کم پانچ زاویے یا شاخیں ہوں اور بالکل علیحدہ

مستقیم افعال اور وضاحت اور بناوٹ کے پیش نظر احکام میں مندرجہ ذیل کے فیروہ احکام
کی سمت کا مائل اعتبار نہیں گروانی جا سکتی۔

ان چھوٹی نشانیں میں ایک عمودی خط چرخی یا صلیب، تار، سکون، مریض، جزیرہ اور
بانی ایسی علامتیں ہیں کہ ان کا خود سے دیکھنا اور ان کی اہمیت کا صحیح اندازہ بے مدد مریض ہے



(۲)

یہ نشانیاں انگلیوں کی پوروں، اُچھاڑوں کے علاقوں
اور تھیں کی عمیق گہروں کے مختلف حصوں میں دکھائی
دے جاتی ہیں اور اس لیے ان کا بر حصہ درست
انسانی نہیں دُور مژدہ مندرجہ ذیل ہے (شکل نمبر ۲)۔

ان نشانوں کو نفس و سعد کے اعتبار سے
دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ عمودی خط،
سکون، مریض اور تارے کے نشانات باہم سعید
علامتیں گروانی جاتی ہیں۔ جانی، جزیرہ اور چرخی
بُڑے نشانات ہیں۔ سب سے پہلے ان نشانوں

کو انگلیوں کی پوروں میں تلاش کرنا چاہیے۔ آئیے کھلے کی انگلی کی بالائی پور جو پہلی پور بھی کہلاتی ہے
اسے دیکھیں۔

کھلے کی انگلی کی پہلی پور رُومانی امور، مذہبی رجحانات اور موزوں علوم و فنون سے
دلچسپی کی آئینہ دار ہے۔ اس کا مادہ اور قوت بہت سے بھی تعلق ہے۔ اس پور میں ایک گہرے
عمودی خط کا وجود بہت اہم ہے۔ اگر یہیں پر دو متوازی ایسے خطوط پائے جائیں تو یہ تنہا خط
کی قوت میں مزید اضافے کا باعث ہوتے ہیں۔

ایک ایسا سیدھا واضح خط مذہبی اور رُومانی رجحانات کی عملی کیفیت اور ان میں اُچھاڑ
کی راہ میں نمایاں کردار کرتا ہے۔ اس کا حامل فی الحقیقت باطنی صلاحیتوں کی بیلاری اور ان میں رُومانی کار
لانے میں ریاضت، عبادت اور ہر اس عمل و طریق کار کی طرف دل و جان سے کوشاں ہوتا
ہے جو اسے فربہ ریاضت سے مالا مال کر سکے۔ ایسے فزوں میں جذبہ کامل اور سرور باطنی کی

علیحدہ جیسے کہ شکل نمبر ۵ میں ہے۔ یہ کافی اہم علامت ہے۔

جب آدھے کا نشان پورے سین و وسط میں واضح نقش ہو تو یہ ان واقعات کے تصور کی طرف اشارہ کرتا ہے جن کا بادی انظر میں ہو لینا آسان نہیں ہوتا۔ بلکہ ان واقعات کے تصور کا پوری نظر قدر سے متعلق ہو سکتا ہے اور ان کی روش اور بیچ و خم کے ناقابل فہم ہونے کے باعث غلط فہمیں کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور یہ ممکن ہے کہ ماحول، افراد متعلقہ اور حالات کی غامضی و سرشت اس شخص کے کردار و حیثیت کے بارے میں کسی صحیح اور یقینی تفسیر نہ دے سکے۔

بائیں ہر حال نشان کی زندگی کی ساری روشنی بدلتی جاتی ہے۔ وہ جس ڈگر پر چل رہا ہو اس سے بہت جلد جاتا ہے اور اپنے لیے ایک نیا راستہ نکال لیتا ہے۔ یہ تبدیلی اس کے حق میں ہے مگر مصلحتاً افراد اور حقیقت ایک شاندار اور کامیاب دور کا پتہ شریکیت ہوتی ہے۔ چونکہ وہ اپنا راستہ بدل لیتا ہے، لوگ اس کی عزت کرنے لگتے ہیں اور اس کی اقبال مندی پر رشک کہنے لگتے ہیں۔

نشان کا نشان بہت ہی شاذ ہے۔ جب کبھی کی انگلی کی پہلی پور میں سات سالم گونیا

مشک کی شکل دکھائی دے تو یہ بہت ہی قابل لحاظ ہے۔ ایسا شخص علوم باطنیہ میں یدِ طولے رکھتا ہے۔ اس کی قوت تخیل پر پناہ ہو سکتی ہے اور وہ لوگوں کے دلوں پر اپنی روحانی قوتوں سے حکومت کر سکتا ہے۔ درحقیقت اس کی نگاہ میں مادہ ہوتا ہے اور اس کے قوت و فعل میں ایسی مستحکم کرنے والی صلاحیتیں ہوتی ہیں کہ لوگ اس کے نقش و قدم پر چلنے کے لیے پیٹاب ہوتے ہیں۔

بلاشبہ وہ علوم و فنون میں کامل دست گاہہ و مہربان کر لیتا ہے۔ وہ نہ صرف غامضی اور شرعی امور میں مہارت کا اہل ہوتا ہے بلکہ اسے نور باطنی سے بھی بہرہ منعم حاصل ہوتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ وہ دینی یا روحانی علوم و شغل میں یوں مہذب ہو جاتا ہے کہ کائنات کے راز و گہائیں ثابت ہوتا ہے۔ وہ عالم باطن، صوفی روشن باطن اور غیر متبہ ہو سکتا ہے اور



(۵)

اس کے سامنے والوں کا مصلحت بہت وسیع ہوتا ہے۔ ایسا شخص گم کردہ راہ لوگوں کو نور ہدایت بخشتا ہے اور جب اس دار فانی سے کوچ کر جاتا ہے تو اس کے مزار پر میلے لگتے ہیں اور لوگ وہاں بیچ کر مزار میں لگتے ہیں (شکل نمبر ۶)۔

جب کبھی کی انگلی کی پہلی پور میں مرتب یا چوکور کا سالم اور واضح نشان پایا جائے تو یہ بھی دلچسپ ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ حامل نشان کو اثرات بد، جادو، ٹوٹنے اور عملیات سے گزند نہیں پہنچ سکتا۔ ایسا شخص دلہنایا علم غیبی کی طرف مائل ہوتا ہے اور کوشاں رہتا ہے کہ اسے غلبہ یا بیداری کے عالم میں کچھ اشارے اور معلومات حاصل ہو سکیں۔ وہ اوراد و دعائے کا بھی شغور ہوتا ہے اور بعض اوقات ایسے چلنے کا مٹنے سے بھی گریز نہیں کرتا جن میں فحاشات سے سامنا کرنا پڑے۔

برکیت وہ نہ تو بداندیش ہوتا ہے اور نہ ہی عملیات و اوراد سے حاصل کردہ وقتوں سے دوسروں کو نقصان پہنچانے یا ذریعہ کرنے کا خواہش مند۔ اس کے باطن میں ان امور میں دسرس، استفادہ اور اس سے واقعی روشنی کی آرزو ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نہ صرف دریافت اور محنت سے گریز نہیں کرتا بلکہ بلکہ دولت بھی خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔



(۶)

قدرت اس کی نیک نیتی کا اسامی کھتی ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ وہ بعض اوقات ایسے مراحل سے گزرے کہ اسے کہیں غلطی اور خلاف مال و جان کا خطرہ بھی درپیش ہو سکتا ہے۔ مگر اسے کبھی ایسا مادہ پیش نہیں آتا کہ کبھی مالی نقصان برداشت کرنا پڑے۔ وہ ایک طرح سے حصاڑ میں ہی رہتا ہے اور حفظ و امان کے دامن میں ہی پناہ گزیں رہتا ہے۔ گویا الٰہی عاملین اس کی حفاظت فرماتے ہیں (شکل نمبر ۷)۔

دارے کا نشان کبھی کی انگلی کی پہلی پور میں دکھائی دے جائے تو یہ نور علی نور کے مصداق ہے۔ یہ بہت ہی کیلیب علامت ہے اور اگر سات، سالم اور واضح نقش ہو تو یہ بھی برکتوں

اور یہ ساداتوں کی نشانی ہے۔ یہ درحقیقت فتح ایمانی کی پتہ دہیل ہے۔ یہ غیر متوازن قوتیں ایمان بخشی ہے۔ اور اس کا حامل اپنے باطنی اور روحانی عقیدے پر اس محکم کی پتہ دہیل لکھا ہے کہ آگ کے لاوے میں سے بے غرور گزرا جائے لیکن گرویش میں کتنا ہی غم کیوں نہ ہو، قطعی قوت و براس کا احساس نہیں ہوتا۔ اگر وہ ایسے ماحول میں گھر جائے کہ جہاں سے بچ نکلنا عملی بات ہوگی اس کی روحانی قوتیں اور ذہنی صلاحیتیں کندھیں بنیں۔ وہ اپنے داخلی ایمان اور قوتیں متین سے یوں محفوظ رہتا ہے کہ اسے سولے ٹھہرنے کے کسی اور نام سے سوچ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تو یہ ہے کہ اس کے باطن میں ہموار اور قوتیں اس لیے شامل



(۴)

محکمہ ایمان سے بیدار ہو جاتی ہیں کہ وہ ہر بلا اور ہر خطرے سے بال بال بچ نکلتا ہے۔ وہ صاحب دل بھی ہوتا ہے اور روشنی منیر بھی (شکل نمبر ۵)۔ ایسا شخص ماہر سے جا بجا رفتار پرست کا سامنا کرنے سے قہمی نہیں ڈرتا۔ درحقیقت دنیا کی کوئی طاقت اسے دبا نہیں سکتی۔

جانی کا نشان لکھے کی پہلی پور پر قدرے غرابی علامتیں گروانی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسے کٹر اور بے پیکر مذہبی بزنس کا پتہ دیتی ہے جو اعتدال اور مردانہ سے برت دور ہوتا ہے۔ اس کا حامل توحید مذہب سے شاید آگاہ نہ ہو مگر وہ شرع کے قاعدوں اور مذہبی دھرم کا پکا ماننے والا ہوتا ہے اور اس سے سرخرو اخراج اس کی نگاہوں میں ناقابل مسامحانہ تصور کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس کے اصول کے مطابق مذہبی امور کی تعمیل اور حروف و حرفت اعامت نہ کرے اور یہ بات اس کے علم یا مشاہدے میں آجائے تو وہ اسے سخت ہزا کا مستوجب سمجھتا ہے۔ ایسا شخص ماہر سے کم ہی کھپ سکتا ہے اور باوجود ایمان نہ لگنے کی وجہ سے وہ کسادہ کٹی کرنے کی طرف مائل ہوتا ہے۔ وہ جو شخص ہوتا ہے یا دار ہذا زندگی اختیار کر لیتا ہے اگر ایسا نہیں کر سکتا اور اپنے عقائد کی تجدید کیلئے دوسروں پر جبر روا رکھتا ہے تو اسباب اعتدال

سے بنادوت کے باعث جیل کی ہوا کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یوں حقیقت یہ ہے کہ دل سے امور شرعی کا ماننے والا ہوتا ہے اور احکام ظاہری کی پابندی میں اپنا سب کچھ صرف کر دیتا ہے۔ اس کے باطن میں اگرچہ توحید مذہب کا اثر کم ہی ہوتا ہے اور وہ غالباً روحانی اقدار کو سمجھنے سے قاصر ہوتا ہے مگر بھی اپنی ہٹ کا پکا اور دھرم و آداب شرع کا دل و دہان سے بجالانے والا ہوتا ہے۔ اگر اسے احساس باطن سے بھی کچھ برہنہ خاص حاصل ہو سکے تو بہت ہی کام کا آدمی ثابت ہو سکتا ہے (شکل نمبر ۶)۔



(۶)

کھانے کی اگلی کی دوسری پور میں نشانوں کا بے غرور دیکھنا بھی ضروری ہے اس اگلی کی دوسری پور کا تعلق آرزو اور زندگی میں مقصد کے احساس سے ہے۔ یہ پور بڑی اہمیت کی حامل ہے اور عموماً خطیگوں وغیرہ نقوش کا یہاں کندہ ہونا بڑا پرکھنی ہے۔

جب اس پور کے عین وسط میں ایک گہرا عمودی خط واضح نقش ہو تو یہ از حد عظمت اور نشانی ہے۔ یہ درحقیقت اقبال مندی کی پتہ دیتی ہے اور بے عیب داخلی خواہش کا پتہ دیتی ہے اس کا حامل اخلاقی اقدار کو کسی قیمت پر بھی قربان نہیں کرتا لیکن اپنے اعلیٰ مقصد کے حصول کی راہ میں جانفشانی، تندہی اور نیک نیتی سے سرگرم رہتا ہے اور حرج نہ کار کو اگر اخلاقی کردار کے باعث دنیا میں بڑی ترقی اور نام و دولت پیدا کر لیتا ہے۔ اس کے ارادوں میں اقبال سنا دینا بھی ہوتی ہے اور اس کی شہادت گاہی، اعلیٰ قوت پر تدبیر اور با مقصد سماجی کے عناصر سے قابل رشک مقام دلانے میں کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے کردار و شخصیت میں وہ جاذبیت ہوتی ہے کہ لوگ اس کی امانت اور تعلق کرنے میں خوش محسوس کرتے ہیں اور اس سے رابطہ و تعلق کو قابل فخر گردانتے ہیں۔ بلاشبہ وہ عظمت و اقبال مندی کا سچا حقدار ہوتا ہے (شکل نمبر ۷)۔



(۱۱)

پانی ہائے تو یہ غیر معمولی ادنیٰ صلاحیتوں کی
خاص نشان دہی کرتی ہے۔ اس کے حامل کے
ہاں میں تخلیقی ادب کا ایسا جوہر ہوتا ہے جو جلد ہی
ہلک اٹھتا ہے۔ جنھوں شباب ہی سے اس کے
رسماتِ قلم روشن مستقبل کی نشاندہی کرتے ہیں اس
میں قلمی شہنشاہی کا ایسا شخص بہت جلد اپنے لیے
ادبیات میں ایک خاص مقام پیدا کر لیتا ہے اس
کی شہرت اور کامیابی بعض اوقات اس قدر سرعت
سے معرضِ خود میں آتی ہے کہ راز نگشتِ بندگان

رہ جاتا ہے۔ ایسے صاحبِ طرز ادیب یا شاعر کو اکابر روزگار کی دوستی اور سرپرستی بھی حاصل
ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

انگریزی چرخی کا نشان اس خط سے متشکل ہو جو پہلی اور دوسری پوروں کو ملا تا ہے تو یہ
اور بھی بہت دور علامت ہے۔ اس کا حامل اپنے رسماتِ قلمی اور تخلیقاتِ ادبی کے ناک نشوں کے
سوار نے میں منتِ وقت نگاہ سے کام لیتا ہے۔ وہ اپنے طرزِ ادا، لفظ و بیان کی خوبوں اور
خیالات کی دلآویز با مزیت کے پہلوؤں پر غور کرتا رہتا ہے اور جب اس کی کما حقہ آہستگی ہوجاتی
ہے تو پائسار میں ادب، اربابِ ذوق کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ اس کا رجوع بے حد غیر معمولی
قولِ عام کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس کے ہم عصر اس کی مدح سرائی میں ایک دوسرے کے ہر زبانی
کرتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ملک گیر شہرت حاصل کر لیتا ہے۔ اس کی فطری طبائی اور روحانی
تخلیقی صلاحیتیں ایسے نادر شاہکاروں سے ادب کو مالا مال کر دیتی ہیں کہ ان کا اعتراف نہ کرنا
ایک عظیم ادبی گناہ ہے کسی طور پر بھی کہیں گروانا جاسکتا۔

اس پورے عین و وسط میں ایک ہی بے عیب تار سے کاشان اگر پر کیا ہے لیکن
جب پایا جائے تو یہ از حد شہرت، انھن انسان کی نشان دہی کرتا ہے۔ وہ اس قدر نیک باطن
اور خدا ترس ہوتا ہے کہ اس کے قول و فعل سے کبھی کسی گزند پہنچنے کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ اس



(۱۰)



(۹)

اس پورے اگر آڑی گہری لکیر پانی ہائے یا کثرت سے آڑے خطوط ابھرے ابھرے
دکھائی دیں تو یہ قلمی عکس کردار و نتائج کا پتہ دیتے ہیں۔ ایسے شخص کے راستے میں مسلسل ناگہانی
عجور کا ڈیں پیدا ہوتی جلی جاتی ہیں اور وہ اپنے مقاصد کے حصول میں سخت ناکامیوں سے دوچار
ہوتا ہے۔ یہ نامزدی بھی درحقیقت اس کے اپنے ہی کیے کا ثمر ہوتی ہے۔ اس کے مزاج میں
مہین اور حد کے عناصر بہت ہی قوی ہوتے ہیں اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے وہ فریاد
حصول استعمال کرنے کی طرٹ نامی رہتا ہے۔ نہ تو وہ نیک نتیجے سے کام لیتا ہے اور نہ دوسروں
سے مل جل کر کام کرنا جانتا ہے۔ وہ دوسروں کی ترقی پر ملتا ہے۔ انھیں گرا نے، نقصان پہنچانے
کے منصوبے سوچتا ہے اور بھانے اس کے کہ اپنی ترقی اور کامیابی کے لیے راست گوئی، وسیع
فکرو عملِ صالح سے کام لے، بدیہی، دھوکا بازی اور چار سو بیس قسم کے اعمال سے کام لینا
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اس سے بدگمان ہوجاتے ہیں اور اس کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔
اس کا سب سے بڑا نقص تنگ نظری ہے۔ وہ بداندیش بھی ہو سکتا ہے اور مادی (شکل نمبر ۱۰)۔

کھنکے کی انگلی کی دوسری پوری میں سالم، واضح اور گہرا چرخی کا نشان نقش ہو تو اسے نہایت
غور سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات دو مماثلت خطوط سے ایک علیحدہ شکل کی چرخی نما
نشان بھی بن جاتی ہے۔ یہ خاص چرخی کا منہدم نہیں کہتی۔ جب یہاں پر واضح چرخی کی نشانی

کی تمام تر حیات گزراں بندگی، عبادت و خدمت خلق، فقر و تنگدستی کے اوصاف سے بالامال ہوتی ہے۔ اس کی روحانی عظمتوں کے تذکرہ میں لوگ اپنی علاج کے پہلو دیکھتے ہیں۔ یہی وہ بزرگ ہوتے ہیں جو اپنے کردار سے لوگوں کے قلب میں نورِ ہدایت کے چراغ روشن کر سکتے ہیں اور جب وہ اس دایرہ غافل سے تشریف لے جاتے ہیں تو ان کے مزارِ مرجعِ غالی بے نہتے ہیں (شکل نمبر ۱۲)۔



(۱۲)

جب کھلے کی انگلی کی ایسی دوسری پور میں ٹکون کا بین چھوٹا سا واضح نشان ہو اور عین اس کے وسط میں ہر تویہ خاص اہمیت کا حامل تصدیق جاتا ہے۔ یہ درحقیقت مادی شوق و مادی چاہکدستی اور بے پناہ خواہشِ اقتدار کا پتہ دیتا ہے اس کا مال فطرتاً ہی توڑ پھڑ، منشی مصیبت اور پرتوجھ مسائل کے سلسلے میں نہایت مہارت سے معاملہ فہمی کا مظاہرہ کرتا ہے اور کامیابیاں لاتی سبز اور شہرِ عالم راہنما ثابت ہوتے کی بڑی نمایاں خوبیاں رکھتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔



(۱۳)

یہاں پر ایک بے عیب اور مکمل مربع کا نشان بھی منظرِ اہم نشان ہے۔ جب یہ کھلے کی انگلی کی دوسری پور کے علاقے میں واضح نقش ہو تو یہ آجکل مادی کی محنت مند اور ترقی یافتہ قومیت بننا ہے۔ اس کا مال مقصدِ حیات کی جانب مصلحتاً توجہ دیتا ہے۔ اس کے اوروں میں بھی اور علی سرگرمیوں میں استقلال کے عناصر نمایاں ہوتے ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ

کر یہ شخص بہت اور بلند حوصلگی کے بل بوتے پر بہت آگے بڑھ جاتا ہے۔ وہ کوئی کام بغیر سوچے سمجھے نہیں کرتا۔ اس کا ہر قدم احتیاط و فکر کے ساتھ اٹھتا ہے مگر وہ ہر اوقات ایک خاص مقصد کی طرف ہی قدم زن ہوتا ہے۔ اس کے پاس استقلال میں توازن کے آثار پیدا ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کی بلند حوصلگی میں کسی قسم کی کوتاہی کا احساس ہو سکتا ہے (شکل نمبر ۱۴)۔



(۱۴)

عزمِ راسخ، تجریدِ سلیم، مقاصد کی بلندی

اس کے نمایاں جوہر ہیں۔ قدرت اسے غلط اقدام اور بے راہ روی سے مدام روکتی ہے اور وہ اپنی سیدھی راہ چلتا ہوا سلامتی سے اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ سداً سر بلند اور قابلِ قدر رہتا ہوتا ہے۔ لوگ اس کی شخصیت و کردار سے سبق حاصل کرتے ہیں اور اس کے عزم و استقلال کی داد دے بغیر نہیں رہ سکتے۔

کھلے کی انگلی کی دوسری پور میں ثابت دائرے کا نشان بے حد مبارک ہے۔ یہ بہت ہی کم دیکھنے میں آتا ہے مگر جب کبھی اس کا سالم نقش موجود ہو تو یہ بتاتا ہے کہ حاملِ نشان اپنی آرزوں کو پروان چڑھانے میں قطعی کامیاب ثابت ہوگا۔ درحقیقت ایسے شخص کی ہر دلی مراد پوری ہوتی ہے اور ستر قوس سے سداً ہمکنار رہتا ہے (شکل نمبر ۱۵)۔



(۱۵)

کھلے کی انگلی کی دوسری پور میں مالی کی نشانی محسوس کی نشانی ہے۔ یہ بہت ناکامی، بیسیوی اور مصائب کی آئینہ دار ہے۔ اس کا مال



(۱۶)

ہر سال میں غلطی قدم اٹھاتا ہے۔ وہ دھوکا دینے سے گریز نہیں کرتا۔ جھوٹ بولنا مقصد برداری کے لیے فریب دینا، چوری، غصب، غبن، کرہر ہانزونا جابرانہ طریقہ و جیل و جوت کی ضرورت کے مطابق اس کا بدکردار و مانع مفید و مطلب ہوتا ہے، وہ ۱۰ سے کام میں لانے سے قطعی دریغ نہیں کرتا۔ وہ مکار، دغا باز، بے وفا، غائب اور ایسا موقع شناس اور این الوقت ہوتا ہے کہ خدا اس کے کسی شریف انسان کا سایہ ڈالے۔ یوں بظاہر وہ دوسروں کو

اقدام و گنہ اور جھانسا دینے کے لیے بڑی نرم گامی اور خوش گفتاری سے کام لیتا ہے۔ اگر اس طرح کام نہ نیکل سکے تو ڈرانے دھکانے سے بھی پرہیز نہیں کرتا۔ ایسا شخص بے حد ذلیل اور کینہ فطرت ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۶)۔

کھمبے کی انگلی کی تیسری یعنی تھمائی پور اور انسانی میلانات سے متعلق ہے کہ جو جسمانی غریبشات کے نیاپندہ ہیں، ان رجحانات کے پس پردہ وہ قوتیں محرک ہوتی ہیں جو جسمانی طاقت کے سلسلے دوسروں کو تھکانے اور سرنگوں کرنے کا پردہ فاش کرتی ہیں۔ جنسی ہوس، اشتیاق شہیدہ، رعب و تحکم کی تناسل بھی امور کا اس سے تعلق ہے۔

یہاں پر عودی خصلت کا وجود بہت ہی کیاب ہے۔ یہ کیفیت اس پور میں بعض اوقات چربی کا صاف و سالم نشان یا پھر روکنے میں آجاتا ہے۔ جب ایسا صلیبی نشان موجود ہو تو یہ بہت ہی خراب علامت ہے۔ اس کے حامل میں شے طبعیت کا قطعی فقدان ہوتا ہے جو عید بدکردار اور عداوت غیبت کا شکار ہوتا ہے۔ مجرم بے اقرار، دزدان خیالات اور مجرمے افعال کے باعث وہ معاشرے میں ناقابل قبول ہی نہیں بلکہ لائق عداوت ہوتا ہے، لوگ اس کے اعمال و افکار کے باعث اس سے کوسوں دور جھانگتے ہیں۔ درحقیقت وہ بہت ہی نالائق، کندہی اور بد اخلاق ہوتا ہے اور محض جسمانی ضرورتوں کا غلام ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۷)۔



(۱۸)



(۱۹)

جب انگلی کی اس پور میں کامل تار سے کا نشان واقع ہو تو یہ بھی از حد خیریت کی علامت ہے۔ اس کا وجود بے حیائی اور بے فیرتی کے عنان کو اچھاتا ہے جس کے باعث وہ ایسے اعمال و افعال کا مرتکب ہوتا ہے جو بد اخلاق اور بد کرداری کے مہیب اور گھناؤنے تاثرات سے گرد و پیش اور معاشرے میں بہیمان، انتشار اور وحشت پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ قدرت بدعا، بدعہ، بے شرم، جہان فریبند اور پرے پرے کا جابر بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کا وجود سوسائٹی کے لیے لعنت اور امن حائر کے لیے خطرے کا باعث ہوتا ہے۔ بد معاشری اس کی طبیعت ثانیہ ہوتی ہے اور عیاشی و مصحبت درمی کے رجحانات اسے بعض اوقات درندوں کی طرح بے رحم بھی بنا دیتے ہیں۔ اسے بجز بڑے طرز کے کوئی دوسرا طریق کار دکھائی نہیں دیتا۔ وہ خواہشات غیرہ کا غلام اور بد اخلاقی اور جرائم کی زندگی کا عادی ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۸)۔

اس پور میں اگر نیگون کا کامل اور واضح نشان دکھائی دے تو اس شخص کے بھنگنوں کے سدا بچ کر ہی رہنے میں عاقبت ہے۔ وہ اپنی ہوسانگیوں اور بد کرداریوں کے سلسلے میں خود فریب کے کام لینے کی صلاحیت پیدا کر لیتا ہے۔ اگر پردہ بد اخلاق، سبیا اور مجرم طرز زندگی کا تکرر ہوتا ہے لیکن مقصد برداری کے پیش نظر ایسا بھنگا جھگٹ بن جاتا ہے کہ دوسروں کو اپنی مصیبت کا اعتبار دلانے میں وقتی طور پر کیاب ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے ظاہری طو طریقے سے

ایسا باور ہونے لگتا ہے کہ وہ بے مزار اور اچھا انسان ہے مگر جو ہنسی وہ موقع محل کی نزاکت کو بھانپ لیتا ہے، اس قدر چھڑنی سے وار کرتا ہے کہ اللہ ان کی گرفت سے بچ چکا ملاحت سے ہے۔ اگر اس کی خواہشات کی تکمیل کے راستے میں رکاوٹ پیدا کی جائے تو وہ بے دردی سے کام لیتا ہے۔ وہ دوسروں کی عزت اور ایمان و مال کا احترام نہیں بناتا۔ اسے محض اپنی خواہشات ہی کا خیال ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں ایک نوع کا ہیمنان ہوتا ہے اور مہنسی اور سمائی طاقتیں اس قدر اس کے دل و دماغ پر غالب اور مادی ہوتی ہیں کہ اسے کچھ اور سمجھائی ہی نہیں دیتا (شکل نمبر ۱۹)۔



کلے کی انگلی کی تیسری پور میں اگر سرخ یا کچھ اور دماغ نقش نظر آئے تو یہ بھی کوئی اچھی علامت نہیں۔ پور کو رنگ نشان یا غم غناقت اور خطر سے سے نہایت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ مگر اس مقام پر اس کا وجود اس شخص میں بے درجہ ہو کہ جو خوش فہم اور اعلیٰ بد کا اضافہ کرتا ہے۔ وہ اس قدر مذکور ہوتا ہے کہ اسے اپنے زہر یا زہر نازکے باعث کسی کی بھی پرہیز نہیں ہوتی۔ وہ لوگوں کو ڈرانے دھمکانے اور ان سے اپنی مرضی منوانے میں بے باکی اور جابرانہ رویے سے کام لیتا ہے۔ بشرط اس کی خطرناک جبریت سے اس قدر مرعوب ہو جاتے ہیں کہ اس کے سامنے بے بس ہو جاتے ہیں۔ ایسا شخص ڈاکو بدعاش اور حرام خور ہوتا ہے۔ اس کی جابرانہ کارستانیوں کے افسانے دور دور تک پھیل



جاتے ہیں اور لوگ اس سے بہت غم کھاتے ہیں (شکل نمبر ۲۰)۔ انگلی کی تھمائی پور میں اگر دائرے کا کامل اور بے عیب نشان ہو تو اس مقام پر بھی ایک ایسی علامت ہے جو خوشگوار اثرات کی حامل ہے۔ اس کا حامل اپنے مخصوص مقام و منزلت خوش اسلوبی سے کامیاب ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کو خاص منزل کی تلاش ہوتی ہے اور اس کی دھن میں اپنے میل و مدار گری سے گزارتا ہے۔ درحقیقت وہ کسی خاص مقصد کے لیے پیدا ہوتا ہے اور اسے اپنے کام اور مطمح نظر سے ملنا محبت ہوتی ہے۔ اس کے حصول کے لیے وہ انسانی کاوش و تدبیر سے کام لیتا ہے اور بے روک ٹوک آگے بڑھتا چلا جاتا ہے تاکہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے (شکل نمبر ۲۱)۔



جب کلے کی انگلی کی تھمائی پور میں جالی کی علامت پائی جائے تو یہ بے حد مخوس اور بد اثرات کا پتہ دیتی ہے۔ جالی نشان کے ہیمنان اور مخرب اخلاق عناصر کو در اس قدر بھرکتے ہیں کہ وہ بد کرداری کا مجسمہ بن جاتا ہے۔ اس کے طور و طریق میں گناہوں کے وہ مہیب اور دہشت ناک پہلو ہوتے ہیں کہ تو بہر ہی محلی۔ وہ ہنسی ہوس کا غلام بھی ہوتا ہے اور صنعت ذاتی کے لیے مکاری، دھوکا دہی، جبر، لافانی جھگڑا، غارت گری غرض کسی بات سے بھی پرہیز نہیں کرتا۔ وہ مجربانہ کار دانیوں اور کرکٹوں میں لذت محسوس کرتا ہے اور دوسروں کو وہ لڑاکا رکاب جرم کی طرف مائل کر لیتا ہے۔ اس کی ساری زندگی گناہ و جرم کی عملی تفسیر ہوتی ہے۔ اپنے مجربانہ افعال کے باعث وہ تو اخلاقی اقدار کا لحاظ رکھتا ہے نہ ہی معاشرے کے اصولوں کا احساس کرتا ہے اور نہ ہی قانون کی پروا کرتا ہے۔ نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ وہ سب کا دشمن ہوتا ہے اور لوگ اس سے بہت ڈرنا و خوف کھاتے ہیں ایسا شخص بہت دنوں تک قانون کی گرفت



(۲۲)

کے کم ہی بچ سکتا ہے اور بالآخر اس کی زندگی کا زیادہ تر حصہ قید خانوں میں اپنے جرموں کی سزا میں بھٹکتے ہی میں بسر کرتا ہے۔ وہ بدلیب مملو مستقیم پر عمل ہی نہیں سکتا۔ اس کا دل عذراقت و مصمت کے جذبات سے قطعی متاثر ہوتا ہے۔ اور جو کچھ وہ گویاں کے پیٹ ہی سے جبراً زرخانات لے کر پیدا ہوتا ہے اس کی شرمناک زندگی کسی کو نہ تو رحم آتا ہے اور نہ ہی اس کے کوئی بھڑکی کرے کے لیے آلودہ ہو سکتا ہے۔ وہ انجی باطل کو نفرت

کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مرض اوباشوں، بدعاشوں اور مجرموں ہی کے حلقے میں لطیف حیات محسوس کر سکتا ہے (شکل نمبر ۲۲)۔

درمیانی انگلی فنی دست شناسی میں انگشت تقدیر کے منی غیر نام سے یاد کی جاتی ہے۔ یہ باطنیت، غفلت پسندی اور ریاضات ایسے عناصر سے متعلق ہے۔ یہ خود پسندی، لالچ اور ہوس دنیا کا بھی پیادہ ہے۔ یہی نہیں اس کے مختلف پہلوؤں سے فنی زراعت اور سائنسی امور سے دلچسپی کا حامل بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

اس کی پہلی پور سے دانش و فراست اور درمیانی سے وابستگی کا پتا چلتا ہے۔ خوب علامتوں کی موجودگی میں اس سے غم پسندی، توکم پرستی اور خواہش مرگ ایسے امور پر روشنی پڑتی ہے۔ جب اس پور میں ایک گہری، میدھی لکیر عمودی طرح نقش ہو تو یہ طبیعت کے ایسے نمایاں میلان کی طرف اشارہ کرتی ہے جو ماحولی نشان کو ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔ درحقیقت اس کے باطن میں ایک جبریتہ تم کا سبب و غمناک غم ہو جاتا ہے جو اسے خود کشی کی طرف مائل کر سکتا ہے۔ ایسے فرد کے دل و دماغ میں بے حد ایلوئی اور ہرجے سے بددلی ہی ہوتی ہے۔ اسے کہیں بھی اور کسی بھی چیز میں اکتفا کی گنج نظر نہیں آتی۔ وہ اس قدر بد دل ہو جاتا ہے کہ تباہی دلت کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا (شکل نمبر ۲۱)۔



(۲)

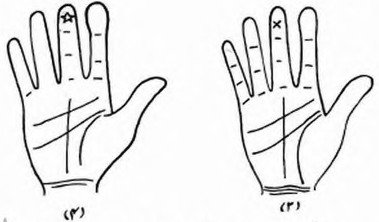


(۱)

بعض اوقات اسی مقام پر متعدد عمودی خطوط بھی پائے جاتے ہیں اور اس میں شہ نہیں کران کی کثرت سے مدد سخت کی حامل ہے۔ ایسا شخص خود کشی کی طرف شدت سے مائل ہوتا ہے۔ اس کا دل ایمان و یقین سے تھیں دامن ہوتا ہے اور ناامیدی کی ہیمیا تک تیرگی لے موت کے فدا میں دھکیلتی جلی جاتی ہے اور اگر اس کی حفاظت رب کریم نہ فرمائے تو اپنے ہاتھوں اپنی جان لینے سے گریز نہیں کرتا (شکل نمبر ۲۰)۔

درمیانی انگلی کی پہلی پور میں سالم اور واضح چرخی کی نشانی کا وجود بھی کوئی خوشگوار علامت نہیں ہے۔ اس کا حامل راہ راست پر گم ہی مل سکتا ہے۔ اسے تو بہت گھیرے رکھتے ہیں یقین ایمان کی بجائے وہ جبراً حرکات پر اتر آتا ہے اور مذہب اور اخلاق اقدار کے مطابق زندگی گزارنے کی بجائے ایسے اعمال و اعمال کی طرف راغب ہو جاتا ہے جو گناہ گاری، جراثیم پوشی اور توکم پرستی سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس کے مزاج میں اعتدال کی کمی، اشراف کا فقدان اور مضامین کے اچھے اصولوں سے نہایت کے عناصر ضرورت سے زیادہ ہی اچھے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی زندگی کی مصائب اور ناخوشگوار واقعات کا تسلسل محض بن کے رہ جاتی ہے۔ نہ اسے خوشی نصیب ہوتی ہے اور نہ ہی وہ کسی کام میں دلچسپی لے سکتا ہے۔ خود کشی کی طرف میلان بڑھتا جاتا ہے اور نا کامیاں اس کے لیے بالآخر ہلاکت کا

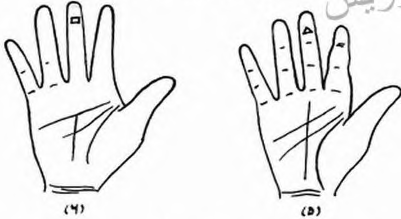
پیغام بن باقی ہیں (شکل نمبر ۲)۔



(۲)

(۳)

کا آئینہ دار ہے۔ یہ اندرونی صلاحیت اور طاقت محسوس ہی ثابت ہوتی ہے۔ درحقیقت اس کے حامل کی شخصیت و کردار میں ایک خاص نوع کی باذیت ہوتی ہے جسے وہ محسوس انسانوں کو راہ و راست سے گمراہ کرنے کے لیے نہایت چالاکدستی سے استعمال کرتا ہے اور انھیں بدکرداری اور گناہ میں غوث کر دیتا ہے۔ درحقیقت وہ محسوس اور شریعت انش اور پراپنی پاکبازی کا انھوں سے چھوٹتا ہے۔ انھیں اپنی دھمناکیت یا داخلی قوتوں پر اعماد و لا تا ہے اور جب وہ اس کے ظلم میں محسوس ہاتھ ہیں تو انھیں گناہ گاری کی طرف اسی حکمت علی سے ہائل کر دیتا ہے کہ ان کی عصمتوں کے بیگینے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس میں فی الحقیقت شیطانی ہیم چھپا ہوتا ہے۔ وہ عیاش، مکار اور پرلے درجے کا بدعاش ہوتا ہے۔ اس کی خدا ہری صورت کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ وہ سدا دُرویل کو جاننے دے کر بچانے اور غیر اخلاقی افعال کی طرف راغب کرنے کے منصوبے باذیت رہتا ہے مگر اپنی نیت کا حال معلوم ہونے نہیں دیتا۔ جب وہ بد نصیب اس کے دام مصیبت میں پھنس جاتے ہیں تو کہیں انھیں اپنی بدبختی کا پتا چلتا ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۴)

(۵)

اگر ایسی پوری میں مرتبہ کا نشان دکھائی دے تو ایسا شخص اگرچہ غور سے بڑے اثرات سے بچ سکتا ہے مگر اسے بالعموم ایسے حالات و واقعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو اسے بد اخلاقی اور ملکات کی طرف لے جاسکتے ہیں۔ بہرہوت وہ بڑی ملکات آتھاپانی سے گریز کرتا ہے (شکل نمبر ۶)۔

درمیانی انگلی کی پہلی پوری میں تارے کا مکمل نشان اگرچہ کیاب ہے مگر بہت ہی اہم ہے۔ یہ ایسے مقدمہ کی نشان دہی کرتا ہے جو غیر معمولی واقعات و حالات سے متعلق ہوتا ہے۔ ایسا شخص اپنے عبدیات میں ایسا کردار ادا کرتا ہے جس کا اثر انسانے زمانہ پر بہت ہی قوی اور دُور رس ہوتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ وہ عظیم غیر فنی کی ایسی طاقتوں کا اظہار بن جاتا ہے کہ جن پر اس کا کچھ نور نہیں ہوتا۔ وہ کسی دیکھی لکھنے سے فرخہ خدا ساز ثابت ہوتا ہے۔ اس کے افکار و اعمال کی تربیت اس کی ذاتی قوت استدلال اور ارادے کے تحت نہیں ہوتی۔ درحقیقت وہ مقدرات بعد گار کا غلام ہوتا ہے۔ اس کے ہتھے یا ہتھے اعمال اگرچہ غیر معمولی اثرات کے حامل ہوتے ہیں اور انسانے زمانہ کے لیے حیرت و استعجاب کے علاوہ مزبہ الشل بن جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، لیکن وہ ان کے ارتکاب کے مسئلے میں قطعی بے بس ہوتا ہے۔ کوئی غیر طاقت اس کی شخصیت و کردار کو ایسے سانچے میں فعال دیتی ہے کہ وہ مواصلہ فطرت کا ارتکاب ہو سکے رہ جاتا ہے۔ مگر وہ جو کچھ بھی کر گزرتا ہے، یادگار و عہد ثابت ہوتا ہے اور آنے والی نسلیں اسے بشکل ہی بھلا سکتی ہیں (شکل نمبر ۷)۔

اس انگلی کی پہلی پوری میں نمون کا واضح، سالم اور بین نشان عجیب و غریب قوت داخلی

خاص نوع کی مشکل پسندی ہوتی ہے اور جو بھی کوئی بات اس کی ہدایت کو پہنچ کرے وہ غیر شعوری طور پر یادہ آزمائش ہو جاتا ہے۔ وہ خطرے میں کودنے سے قطعی دریغ نہیں کرتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر خطرے کا سنگل اس کے لیے ایسی دعوتِ عمل ہے جس سے وہ روگردانی گری نہیں سکتا۔ مُہیت اُسے بلاتی ہے اور وہ اُس کی طرف دلائلہاں بڑھتا ہے اور اگ میں کود پڑتا ہے (شکل نمبر ۹)۔



(۱۰)



(۹)

درمیانی انگلی کی اس پور کے عین وسط میں اگر ایک واضح تار کے کا نشان نقش ہو تو یہ بھی اچھی علامت نہیں ہے۔ یہ ایک خطرناک مادے میں مبتلا ہونے کی آئینہ دار ہے۔ اس کا مال بے تحاشہ بھڑانہ زندگی کی طرف بڑھتا ہے اور ایسے ایسے مہیب افعال و اعمال کا مرتکب ہوتا ہے کہ عالم بے اختیار ہی میں جان نیک گنوا دیتا ہے۔ وہ آگ، قتل و غارتگری، فقر و فساد، ایسے جرائم میں از خود گھر جاتا ہے اور اپنی ہلاکت کو دعوت دیتا ہے۔ وہ بالعموم کچی پھول دھماکے، پستول، جندوق یا کسی قسم کے مادے میں جان بحق ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۱۰)۔

اسی مقام پر اگر ایک سالم اور واضح نمکون پائی جائے تو یہ خاص اہمیت اور غموم کی آئینہ دار ہے جس شخص کے ہاتھوں میں یہ نشانی نظر آئے اس کے غمیر میں اسرار و رموز سے لکھجواں کی جیسی صلاحیت ہوتی ہے۔ وہ علمِ غیبیہ کے حصول کے سلسلے میں بڑی محنت، تحقیق اور استقلال سے کام لیتا ہے اور کسی نہ کسی شعبہ رموز میں مہارت حاصل کرنے کی انتھک مساعی

اگر اس پور میں جالی کا واضح نشان پایا جائے تو یہ اندر مضمون ہے۔ اس کا حامل بزرگداری میں یوں الجھ سکتا ہے کہ اس کیلئے نیک و بد کی تیز محلات سے ہے۔ ایسا شخص بنی برادر اور ذہنی الجھنوں میں اپنی نگاہ کا اور بد بھاشی روش کے باعث یوں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس کا انجام سخت عبرت ناک ہوتا ہے۔ وہ بالعموم خودکشی ہی میں اپنی اذیتوں کا مداوا تلاش کرنے کی طرف مائل ہوتا ہے (شکل نمبر ۹)۔



(۴)

درمیانی انگلی کی دوسری پور سانس، زراعت اور رموز امور سے متعلق ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں سے علم و فہمی مالات کے بارے میں معلومات ہم پہنچ سکتی ہیں۔ اگر اس پور میں ایک واضح عمودی خط نقش ہو تو ایسے شخص کے باطن میں علوم باطنیہ اور اسرار و رموز سے گہرا نگاہ ہوتا ہے۔ وہ ان کا سائنٹیفک طریق کار سے انساب کرتا اور ان میں نمایاں حیثیت حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس کے داخلی جوہر پرمعین علوم اور تسلسل تجربہ سے خوب چمک سکتے ہیں اور وہ اپنے مخصوص

میدان میں نامی کا سیلابی حامل کر سکتا ہے۔ اگر وہ محض سائنسی اُموری سے شغف رکھتا ہو تو حساب دانی میں یدِ غریبے لکھتا ہے اور اپنی ذہانت سے بہت آگے بڑھ سکتا ہے (شکل نمبر ۸)۔

اس پور میں اگر چرخی کی بے عیب اور واضح علامت کندہ ہو تو حامل نشان ایسے کو کائناتِ مہدویت کی طرف چٹنا مائل ہوتا ہے جو خطرے سے خالی نہیں ہوتے۔ اس کے مزاج میں ایک



(۸)

ملنے رہتے ہیں۔ لاپرواہی کرنے لگتا ہے اور ایک دن ایسا بھی آجاتا ہے کہ گویا آپ اپنے دام میں سیاد آگیا۔ کے مصداق وہ کسی ایسی مصیبت یا عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے جس سے نجات حاصلات سے ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

دوسری انگلی کی دوسری پور میں کامل دائرے کا ہونا بڑی ہی مبارک علامت ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے حامل نشان غیر معمولی اور بے مثال کامرانی حاصل کرنے کی بے پناہ صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ جوہر موزعلوم اور فزون مخفیہ ہیں



(۱۳)

غفلت و مہارت کا مہا من ہو سکتا ہے۔ ایسا شخص بڑا دانش مند، علم، طبع، تجویہ کا دار و علم نفس کا دلدادہ ہوتا ہے۔ وہ جس صنعت موزوں و دہچی لینے لگتا ہے، اس میں کمال حاصل کر کے ہی دم لیتا ہے اور لارپ بڑی شہرت و دولت حاصل کر لیتا ہے۔ وہ نہ صرف غیر معمولی طبیعت و استعداد کا حامل ہوتا ہے بلکہ اس کے ہاں میں ایک نوع کا مرموعانی انداز سے شغف بھی ہوتا ہے۔ وہ باجم صاف باہن اور ملائے داغی سے بھی بہرہ ور ہوتا ہے۔ حسن، میل، مہارت، فنی، غیر معمولی طبعی اُس کے لیے عناصر حیات ہیں کہ وہ نہ صرف دنیا میں کامیاب و اربابِ زمانہ میں شمار ہوتا ہے بلکہ جہلِ عام میں بھی مہل کر لیتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔



(۱۴)

اس پور میں مالی کی نشانی بڑی ہی محسوس ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے مجرم و بدکردار کے لیے ذیل ترین عوارض کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ خدا کی پناہ۔ ایسا شخص قابلِ نفرت، مجرم اور بدکردار

عمل میں لاتا ہے۔ تحقیق و تجزیہ کی خاصیتیں بالآخر ضرورتاً ثابت ہوتی ہیں اور وہ تقدیر و کردار انسانی کے رازوں سے آگاہی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

اس کا مزاج زیادہ تر ایسے فنون کے لیے موزوں ہوتا ہے جو آئندہ کے حالات اور

مافیٰ ارضیہ کے کھنچے اور ان پر احکام لگانے کے سلسلے میں قابلِ اعتماد ہوتے ہیں۔ وہ دبدبان و کشف و غیرہ کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ وہ درحقیقت عالماذہن و فطرت کا رستے مستقبل شناسی اور کردار شناسی کا خواہاں ہوتا ہے اور بلاشبہ اس کے احکام کا دار و ملازم و تجربہ ہی پر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صحیح اور قابلِ اعتبار نتائج کے باعث کافی شہرت اور ترقی حاصل کر لیتا ہے (شکل نمبر ۱۴) جب دوسری انگلی کی دوسری پور



(۱۱)

میں چکرور میں مہلک کا سالم اور داغ نشانی نقش ہو کر رہتا ہے کہ اگرچہ حامل نشان اپنے ہاتھ پر رجحانات و مثال کے نتائج سے بڑی مددگار محفوظ رہ سکے گا اور باوصف کہ وہ اپنی مقررہ دگر سے ہٹنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا اور ایسے افعال

و اعمال میں دلچسپی لیتا رہتا ہے جو پرنظر ہوتے ہیں، لیکن کسی نبی یا شاہ سے یا امانت سے وہ کافی مددگار ان ہی میں رہتا ہے۔ یہ سلسلہ کچھ دیر تک تو قائم رہتا ہے لیکن چونکہ وہ بار بار متغیر ہونے کے باعث زیادہ جڑت و دبے باکی سے کام لینے لگتا ہے، اس لیے ایسے حالات بھی پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ ان مشاغل کی طرح جس کے محفوظ جان کے لیے قدرت کی طرف سے اسے



(۱۲)

ہوتا ہے اور اپنے کے کی مناسب سزا پاتا ہے (شکل نمبر ۱۴)۔

درمیانی انگلی کی تیسری پور پر مختصر نشان کا کافی غیر معمولی صلاحیتوں اور معاملات کا پتا دیتے ہیں۔ جب اس میں ایک عودی گہرا خط واضح، بے عیب نقش ہو تو اس کو اچھی طرح سے دیکھنا چاہیے۔ نشان بہت ہی کیاب ہے اور اس کا تعلق فوجی اور سکری امور سے ہے۔ یہ درحقیقت ہتھیوں کے ہاتھوں میں ہی کندہ ہوتا ہے اور کیابی کی سطحی دلیل ہے۔ جب یہ عودی گہرا خط ایسے شخص کے ہاتھوں میں واضح اور صاف نقش ہو جس کا تعلق فوج، ہوا بازی یا چھٹی ہنگی

بیرے سے ہو اور یہی اس کا کام اور پیشہ ہو تو ایسا شخص میدان جنگ میں فتح مندی حاصل کرتا ہے۔ اس کے کارنامے مضرب اشل بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ بہادر ہوتا ہے اور فوجی گری میں قابل رشک دسترس رکھتا ہے۔ ان خوبیوں کو وہ لڑائی کے میدان میں بڑی دھڑلے سے بروئے کار لاتا ہے اور لوگ اس کی سکری چابکدستی پر عرض کر اٹھتے ہیں، اس کی شجاعت و مزمت ہمیشہ افراد سے داد وصول کرتی ہے

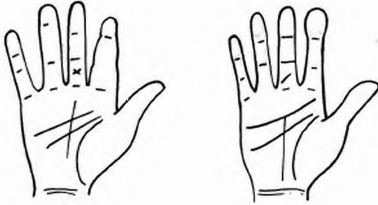
بلکہ اس کی قوم بھی ایسے جانناڑے کے آگے اکٹھے بچھا دیتی ہے۔ اعزاز، ناموری، دولت سبھی اس پر اس پر پہنچا کر دیتی ہے اور بلاشبہ وہ اس کا سچا حق دار بھی ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۵)۔

اسی پور پر خط عودی ہونے کی بجائے ترجیا نقش ہو اور گہرا، واضح اور بے عیب بھی ہو تو یہ بھی شجاعت، بہادری اور یادگار کارناموں کی نشان دہی کرتا ہے۔ اس کا حامل بڑا نام پاتا اور بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ ایک نمائندہ مرگ ناگمانی کی نشانی بھی ہے۔ ایسا شخص میدان کارزار میں واضح شجاعت دیتے ہوئے جسے جان بھی ہو جاتا ہے، اس کی موت اور اباقوم کی نگاہوں میں شہادت کا درجہ رکھتی ہے اور لوگ اسے مذکور میں جھڑکتے۔ قوم اس کے نام کو آباگارد زندہ رکھنے میں دیرین نہیں کرتی۔ یہ مرگ اُسے بروئے برے



(۱۵)

اور انڈوں سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ شعرا اس کی شان میں نظمیں کہتے ہیں اور حکومت اس کی یادگار قائم کرتی ہے (شکل نمبر ۱۶)۔



(۱۴)



(۱۶)

چرچی کا نشان اس پور میں کافی کیاب ہے لیکن جب واضح طور پر نقش ہو تو اچھی خبر نہیں دیتا۔ یہ زیادہ تر عورتوں کے ہاتھوں میں دیکھا جاتا ہے۔ اور جس دست نازک میں یہ علامت نظر آئے تو وہ عورت بانجھ ہوگی۔ باعوم ایسی عورت کے حمل نہیں بٹھہر سکتا۔ اس کے نفاذ ہنسی میں کوئی جسمانی خرابی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ بے اولاد ہی رہتی ہے۔

یہ علامت اگر مردانہ ہاتھوں میں دکھائی دے تو بھی یہ بہت ہی خراب اثرات کی حامل ہے۔ باعوم یہ ناموری کی نشانی مانی جاتی ہے۔ اگر ایسا شخص نامور نہ ہو تو اس میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ یہ جتنی بات ہے کہ ایسا شخص کسی نہ کسی وجہ سے خوشگوار ازدواجی زندگی کے کمی قابل ہوتا ہے اور اس کی یہ کمزوری اس کی زندگی پر خراب طور پر اثر انداز ہو سکتی ہے (شکل نمبر ۱۶)۔

اس پور پر ستارے کا صاف اور واضح نشان بھی بے حد بد بختی کا حامل ہوتا ہے۔ یہ مقام شکر ہے کہ ایسا تاراک ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ غیر ارادی طور پر اس کا حامل قاتلانہ حمل کا شکیب ہو سکتا ہے۔ اگر تحصیل کے دوسرے حصوں اور شانیوں سے اس رجحان کی تائید

ہو کے تو اس شخص ایسے حالات و کوائف میں آجے جاتا ہے کہ اسے خوفِ ذاتی کا تمام تجربہ کر دیتا ہے کہ وہ محروم سے یا ایسے اقدام سے پرہیز نہ کر سکے جس کے باعث کسی شخص کی ہلاکت کا سامان بہم پہنچ سکتا ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ اس شخص بالعموم قتل کرنے پر طبعاً مائل ہوتا ہے۔ درحقیقت اس کے باطن میں کچھ عجیب قسم کا خوف یا خلافِ معمول مابین کا عنصر ہوتا ہے، جو عام زندگی میں چھپا ہوا رہتا ہے۔ مگر ہنگامی یا خطرناک حالات میں وہ یوں ناخبر ہوتا ہے کہ ہلاکت آفریں ثابت ہوتا ہے۔ ایسی نشانی کے حامل لوگ اگر ایمان و کردار کی پہنچ کی حامل ہو سکے تو ان کا جب خرم سے پہنچنے کے بہت قوی امکانات ہوتے ہیں (شکل نمبر ۱۸)۔



(۱۸)

مکون کی صاف نشانی اس پر میں بڑی مغروس ہے۔ مکون کا عمومی اثر خوشگوار اور نعت اور ہوتا ہے کہ اس مقام پر یہ آسانی تاثر پیدا کرتی ہے۔ مکون والا شخص بالعموم پاکیزہ، ادا شن اور علم و حکمت کا دلدلہ ہوتا ہے۔ جب یہ شدت اس مقام پر واقع ہو تو حاملِ نشان اپنی طبیعت کو متاثر کر کے لیے استعمال کرتا ہے۔ حصولِ مقصد کی راہ میں ابتدائی مراحل پر اچھی خاصی کامیابی کے امکانات ہیں مگر اس کی ہوس و بیکرداری ایک ایسی راہ اختیار کرتی ہے جس کا انجام بدمعانی اور خودکشی کی منزل ہوتی ہے۔ درحقیقت اس کے



(۱۹)

غیر میں ایک نوع کا عنصر پد ہوتا ہے وہ ایسے حالات و واقعات کی طرح ڈال دیتا ہے کہ جس کی

کڑیاں بتدریج ہلاکت کے تمام تک پہنچا دیتی ہیں۔ اس کی قبائی، اور چال بازی ہی اسے لے ڈرتی ہے (شکل نمبر ۱۹)۔

دروائی کی انگلی کی تیسری پور میں صاف تریخ کی نشانی بھی دل چسپ ہے۔ اگرچہ کوئی اپنی ناپسندیدہ بات نہیں کہتی۔ جب یہ واقعہ اور بے عیب ہو تو بتاتی ہے کہ اس کا حامل مادہ پرست ہے اور اسے دنیا سے بڑی محبت ہے۔ یہی نہیں وہ حصولِ رزق و مال کی فہم دیوانہ وار لگا رہتا ہے اور نہ تو دوسروں کے احساسات کا خیال کرتا ہے اور نہ ہی ان کے حقوق کا۔ درحقیقت اس کی ہوس خطرناک میلان کا پتہ دیتی ہے اور اس کا سب زہر اور متاعِ دنیا کے سلسلے میں نعت بے حسی اور بے رحمی سے ایسا شاطرانہ طریق کار اختیار کر لیتا ہے کہ جس کے جنگل میں دانا بھی پھنس جاتا ہے۔ وہ بے مددشیں بھی ہوتا ہے۔ وہ پیسے پر سناپ کی طرح پیچھا جاتا ہے۔ اس سے ایک خیر بھی نکال لینا اگر چاہے تو وہ دھوکا کھانے کے برابر ہے لیا



(۲۰)

مکمل کی ہوس بڑا بد نصیب ہوتا ہے مگر جو بڑا بھی کہے کہ وہ پیسہ میں جیت کر رہتا ہے۔ نہ اچھا کھاتا ہے نہ اچھا پہنتا ہے۔ اس کے بیوی بچے تک اس کی موت کی دھمائی مانگتے پرجور ہو جاتے ہیں۔ دم اور خدا ترسی اس سے کوسوں بھاگتی ہے (شکل نمبر ۲۰)۔

اسی مقام پر ایک کامل اور صاف دائرے کا نقش مبارک بھی ہے اور وہ لاؤ و صلا مکمل کا آئینہ دار بھی۔ یہ علم اور فلسفے کی طرف طبیعت و شغف کا پتہ دیتا ہے۔ ایسا شخص طبیب، مفکر اور علم کا تلاشی ہوتا ہے۔ اس کا فطری زہمان فلسفہ سمیٹ کی طرف ہوتا ہے۔ وہ انسانی طبائش کے خواص و اسرار پر غور کرتا ہے۔ نفسیات کے کمٹوں کو سلجھانے اور سمجھنے کے لیے تحقیق و محنت سے کام لیتا ہے اور یہ علم کی کسی خاص شاخ میں مہارت تاثر ماحصل لیتا ہے۔ درحقیقت وہ اپنے عملی نقطے میں علامہ کا دواجر لے رہا ہے اور بڑا نامور ہوتا ہے۔ وہ اپنی تحقیقات کے نتائج سے

معاشرے کے خزانہ علمی میں مستدبر انسانہ ذکر ہے اور غصہ انسان کی جذبہ اسے نہ صرف
بیشمار فکر و تحقیق رکھتا ہے بلکہ اسے از حد قابل تنظم شخصیت بنا دیتا ہے (رنگ نمبر ۲۱)۔
اس کی نگاہ عقیق، معالجہ وسیع اور شخصیت ماذب ہوتی ہے۔ دنیا اس کا نہ صرف احترام
کرتی ہے بلکہ اس کی خدمات کی عملی اور فنی قدر بھی۔ وہ ہر جگہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے
اور اپنے علم و فضل سے دوسروں کے جوہر نکھارتے ہیں، بڑی فروغ دلی سے کام لیتا ہے۔
اس کی محبت سے ارباب شوق بڑا فیض پاتے ہیں۔



(۲۱)



(۲۲)

اسی مقام پر جالی کی نشانی بڑی خوش ہوتی ہے اور کردار کی بھانک کمزوریوں کا مظاہرہ
کرتی ہے۔ ایسا شخص نہ انسانی اقدار کا لحاظ رکھتا ہے اور نہ ہی اس میں اخلاقی صلاحیتیں ہوتی
ہیں (رنگ نمبر ۲۲)۔

تیسری انگلی فن دست شناسی میں فن لطیفہ سے متعلق ہے اور آدھ کی انگلی کے نام
سے یاد کی جاتی ہے۔ یہ درحقیقت متعدد عظیم ذوقِ سخن اور دانت سے سربلندی کی بجائے پناہ
آرزو کی نمائندہ تصور کی جاتی ہے۔ اس کا حامل آن خوابوں اور اکتیو کی جیتوں کا متبادی
ہوتا ہے جن کے گلے اور لاش و نگہ اس کی زندگی کے خاکے میں دل آویز رنگ بھر سکیں۔
وہ درحقیقت تخلیقی فن ذوق کے سہارے رنگین کائنات کو اپنے باطنی غماز میں منسک کرنے میں

کوشاں رہتا ہے۔ اس کے قلب و دماغ میں خالقِ حسن و جمال کا ایسا غور و خیر ہوتا ہے کہ وہ
اربابِ ذوق کی محبت میں سب سے آگے بڑھ جانے کے شوقی ذراؤں کے باعث شگ و
حد کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔

تیسری انگلی کی پہلی یعنی بالائی پور کا تعلق فن لطیفہ میں شائیت، تخیل میں حسن
اور قدرتِ اظہار میں بے مثال عناصر سے ہے۔ جب اس پور میں ایک گزرا جے عیب عیوی خط
نقش بر تویہ مثالی مقصد کی تلاش میں ہے پناہ ماذنیت و سی مسلسل کے عناصر کا انما ذکر ہے۔
اس کا حامل اپنی تمام رحمتِ حسن و جمال کی تلاش میں صرف کر دیتا ہے۔ وہ فنون لطیفہ کے کسی
شعبے یا شاخ کا دالما نہ پرستار ہوتا ہے اور حصولِ کمال کی خاطر جان تک بچھا کر دیتا ہے۔
اس ذوقی بے پایاں کے باعث وہ صحافی حیات پر نگاہ ہی نہیں رکھ سکتا بلکہ ان سے عجب



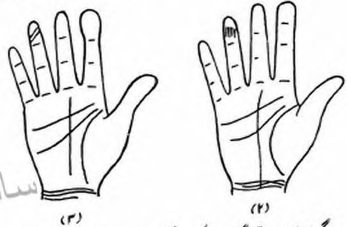
(۱)

بے نیازی اور لا پرواہی سے کام لیتا ہے۔ اس
کا نتیجہ ہوتا کہ ایک نوع کا سخی فنکار بن جاتا
ہے۔ داس، وضع قطع، طرزِ کلام، ایو و داس فرض
کو ہر سالی میں وہ معاشرے سے علیحدہ و گریز
پہل نکلتا ہے اور بالعموم لوگ اس کے انوکھے فن
سے اس کی فن پرستی اور محبت کا اندازہ لگاتے
ہیں (رنگ نمبر ۲۱)۔

بعض اوقات اسی پور میں کوئی ایک
عمودی گری کیسیر پائی جاتی ہیں متعدد ایسے

خطوط و نقشہ کار تصور نہیں کیے جاتے۔ بلاشبہ ایسا شخص میدغ فیض سے بہرہ خاص لے کر پیدا ہوتا
ہے مگر استقلال و قوت سے کسی شبہ نہ کو پانے کی سچی کوشش نہیں کرتا۔ اس کا رجحان یکے
بعد و گری مختلف فنون میں دل چسپی کی طرف ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ فی الحقیقت عظیم فکر و تحقیق
کی صلاحیتیں رکھتا ہے مگر اس کی تقسیم توجہ کو کبھی استقلال بھانے فروغ و ارتقاء کے اس کے
باطن میں ایک نوع کا خلقت اور ابرہم اعتماد پیدا کر دیتے ہیں۔ ان درجہ سے اس کے کردار

شخصیت میں اعتدال قائم نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلسل ناکامیوں کے باعث اس کی طبیعتی صلاحیتیں بے اثر ثابت ہوتی ہیں۔ اس نامراد کی اکثر اس کے نازک دل و دماغ پر بہت ہی خراب ہوتا ہے اور توانیہ ذہنی کے خراب ہوجانے کا اندیشہ پیدا ہو سکتا ہے (شکل نمبر ۲)۔



(۳)

اگر اسی ہند میں دو تین گہری ایسی لکیریں نقش ہوں جو عروسی ہونے کی بجائے بڑی ہوں اور ساری پور کو کہیں تقریباً ٹھوس ہوتی ہیں۔ ان کے ہوتے ٹھنڈے دل و دماغ میں یہمان اور کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ ان کا حامل اپنے متعصب کی طرف غلط طریق کار سے جڑتا ہے اور اس غلط روی کے باعث بار بار کاؤں اور نامیوں سے دوچار ہوتا ہے۔ وہ طباخ اذہن تو ہوتا ہے مگر اس کی کاوش فکر اور طرز کار کھدگی کے عیب اسے تیز رفتاری سے قریب لانے کی بجائے دُور سے جلتے ہیں۔ وہ صراطِ مستقیم پر چلی ہی نہیں سکتا۔ یہ سلسلہ اس قدر پریشان کن صورت اختیار کر لیتا ہے کہ اس کا دماغ چل جانے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ ایسا شخص باخود غلطی دماغ کا شکار ہو ہی جاتا ہے (شکل نمبر ۳)۔

اس پور میں صاف اور تین چرخی کی علامت بہت ہی شاذ و نادر دیکھے میں آتی ہے مگر جب بھی نظر آئے تو اس کا بہت امتیاز سے دیکھنا ضروری ہے۔ یہ درحقیقت ایسے شخص کا طرہ امتیاز ہے جو فن کے حصول کے لیے سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ اس کی پریشانی فنی مشائی

ہوتی ہے اور مغربِ مثل بن جاتی ہے۔ اس کو اپنے فن سے شغف ہوتا ہے۔ دماغ اس کے خمیر میں ہوتی ہے اور وہ بہترین اس میں خوب جاتا ہے۔

اس کے مذہب کا دل اور انماک اپنی تنہائی میں حسن کی تلاش، مفادیت اور ایمان و اختراع کے نمایاں جوہر ہوتے ہیں۔ مگر وہ اعتدال ناکشا ہوتا ہے اور اعلیٰ خزانوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ مگر وہ محتاط روی سے کام لے تو اس کی غیر متدل روش ذہن و صحت پر بہت بڑا اثر ڈال سکتی ہے۔ اس میں قطعی شبہ نہیں کہ وہ لا جواب شاہکار کی تخلیق کی فطری صلاحیت رکھتا ہے اور اس کے شراپے



(۴)

پاکیزگی محض کے بے مثال نمونے ہوتے ہیں (شکل نمبر ۴)۔

مگر تیسری انگلی کی پہلی پور میں ایک واضح بے عیب تاسے کا نشان پایا جانے تو یہ غیر معمولی اور عظیم صلاحیتوں کا آئینہ دار ہے۔ اس کے حامل کے باطن میں تخلیقی جذبے کے انہماک کے افکے انداز لیے پیدا ہو رہے تھیں کہ وہ اہل زمانہ کے قلوب پر اپنے شاہکاروں سے ایک غم اور درد پاتا تاثر پیدا کر کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کے اندام ایک والدین جوش ایک صواب کاوش اور علاوہ دینے والی گہن ہوتی ہے۔ وہ صبح و شام اپنے تخلیقی افکار و کارناموں میں یوں مگرمگم رہتا ہے کہ اسے باطل اور وقت کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کی دیکھ بھال بہت ضروری ہے۔ وہ اپنا خیال رکھ ہی نہیں سکتا اور اس عدم خیالی کے باعث بعض اوقات دنیا کی عظیم کڑٹ سے قبل از وقت خالی ہو جاتی ہے۔ لیکن جو اس کے داخلی



(۵)

ایک کھل اور واضح دائرے کا نشان تیسری انگلی کی پہلی پوڑ میں خاص اہمیت و مضمون کا آئینہ دار ہے۔ یہ تالیفاتی طبع کی غیر معمولی صلاحیت کا پتہ دیتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے حامل نشان کے باطن میں بے مثل جبر و تخلیق



(۸)



(۹)

اور احساس فنی ہر دو عناصر کا وجود ضروری ہے۔

بلاشبہ ایسی بے تاب صلاحیتیں اظہار کے عنوان

تلاش کر رہی ہوتی ہیں۔ مگر کاوش مسلسل اور تخلیقی و

جدت کی اتھک سامعی جانی رہتی ہیں۔ بیشک

وہ اپنی طبعی اور تخلیقی کارناموں کے باعث

مسافر شے میں اپنا مقام پیدا کرنا چاہتا ہے۔

اگرچہ ایک مدت تک اس کے اثرات بظاہر زیادہ

واضح نہیں ہوتے، مگر یکایک ایک ایسا دن بھی

آتا ہے کہ اس کی کامیابی اور باب نرا دلی سکھوں

میں چکا چوند پیدا کر دیتی ہے۔ وہ درحقیقت اپنے

میدان فن میں مہر و عتاب کی طرح ظہور کرتا ہے

اور اپنی تابش و گرمی سے عظیم اثرات پیدا کرتا ہے۔

اس کے جبر و ذاتی پس تیز قلب کا ایسا سفر ہوتا ہے

جو درحقیقت تیرہ صدف ہوتا بلکہ شاپ ثبات کی طرح

اچانک نور افشاں ہوتا ہے (شکل نمبر ۸)۔

تیسری انگلی کی اسی پوڑ میں جالی کی نشانی

خوشحست محض ہے۔ اس کا حامل اس قدر بے تعلیم

ہوتا ہے کہ اس کے تمام خیالات تعلیم و دیار ہوتے ہیں۔ اسے محنت و تدبیر کی بے نیازی ہو سکتی۔

وہ جیسے ہی طبعی فکر کا حامی ہوتا ہے۔ وہ درحقیقت ذہنی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔ اگر وہ

بالآخر کرکھیا جائے تو بے ہوش ہو کر (شکل نمبر ۹)۔

برہان سے ڈری گئے ہیں (شکل نمبر ۵)۔

تیسری انگلی کی پہلی پوڑ میں اگر گھون کا واضح نشان نقش ہو تو یہ مبارک علامت ہے۔ یہ درحقیقت ایسی داخلی صلاحیت کا آئینہ دار ہے جو حامل علامت کو تخلیقی امور کا مطالعہ کرنے کی



(۱۰)

طوت، مل کرنے میں مسلسل کوشش رہتی ہے اور اس کا یہ طبی برہان اسے تعلیم و تربیت کے بغیر تخلیقی مساعی میں حصہ لینے سے روکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا شخص اگر مصدق سے دلی ہنگامی کا حامل ہو تو آرٹ سکول میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرتا ہے۔ جب وہ اس فن میں مہر و عتاب کی وجہ سے درگاہ حاصل کر لیتا ہے تو خود اعتمادی سے آگے بڑھنے لگتا ہے اور بلاشبہ خراب چمکتا ہے۔ اس کی کامیابی قابل ستائش ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۰)۔

جب تیسری انگلی کی اسی پوڑ میں ایک واضح اور تین چوکور کا نشان کندہ ہو تو یہ بھی عمدہ علامت ہے۔ ایسا شخص تحقیقی میدان میں والہانہ بڑھتا ہے اور بڑی محنت و کوشش سے سرگرم کار رہتا ہے۔ اگرچہ اس کا اندر شہرت کے



(۱۱)

کودہ نہیں عقل کی حدود سے آگے نہ نکل جائے۔ لیکن اس کا تعمیری استعمال نہیں ہوتا۔ وہ محض مقصد میں نہایت شغف اور ذوق سلیم سے مصروف رہتا ہے۔ مگر اپنی محنت، اہمیت و توانائی اور ذہنی

صلاحیتوں پر بھی اس قدر جفا و نہیں پڑنے دیتا کہ اس کے جسم و جان کو خطرے کا احساس ہو سکے بلاشبہ اس کے شہر پاسے کا لوہا بن جاتا ہے اور اہل جاہان اس کی ترقی و ترقیت سے اسے فائدہ نہیں (شکل نمبر ۱۱)۔

تیسری انگلی کی دوسری پلو کے اساطے میں نقش شدہ نشانیں خصوصیت سے دیکھنے کی چیز ہیں۔ ان سے معنی ایسے امور کے بارے میں علم حاصل کیا جاسکتا ہے جنہیں ہتھیلی کی بڑی کیڑوں میں کریش کے باوجود تلاش نہیں کیا جاسکتا۔

جب اس پور میں ایک گرامد اور غودی خوں نمایاں طور پر کندہ نظر آئے تو اس کا وجود اس امر کی حتمی شہادت تصور کیا جاتا ہے کہ صاحب نشان کے باطن میں ایسی تابندہ صلاحیتیں پناہ ہیں جن کے بوسے کا رولانے سے شہرت و ناموری کے امکانات بہت ہی بلی ہیں۔ ایسا شخص اپنے

ملازمہ علم و دین میں اپنی عظمت کا لوہا منوانے کی پوری پوری قابلیت رکھتا ہے۔ اور اس میں کوئی مضحکہ نہیں کو وہ اپنے بہرہ و خاص کو یوں چاک کر دیتا کہ نہایت اندر حیرت انگیز فراز اور اس کے پہلوؤں سے چلے جھکتا ہے کہ دل چین لیتا ہے۔ اس کی تخلیقی صلاحیت یوں چونکا دینے والی ہوتی ہے کہ لوگ داد دیے بغیر ہی نہیں سکتے۔ اس میں کچھ کام نہیں کہ وہ اپنے کمال فن کی راہ میں بڑی جانفشانی و مکر و تدبیر اور کوشش و محنت سے کام لیتا ہے، اور اس

کی قلبی اور فہم رسائی میں کمالی حقیقت اچھوتی ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۰)۔

اس پور میں واضح چرخی کی نشانی گہرا انسانی کے ایک بہت ہی خوب پہلو کا پتہ دیتی ہے۔ اس کا حامل متکبر ہوتا ہے اور اس کی بڑھ کر کبھی پروردہ بزم غریب یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ ایک عظیم صلاحیت کا مالک ہے۔ اپنی غیر معمولی عظمت کا دوسروں سے اعزاز کرانے کا اعتقاد اسے بہن کی مدد کے مجبور کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس میں غیر معمولی خود کردار ایسی اچھی صلاحیت بھی نہیں ہوتی کہ وہ قہاں لہو خیال کی جہالت سے بے رحم ہوتا ہے کہ وہ عظمت و شہرت کا پتہ اتھارے اس لیے جب وہ دیکھتا ہے کہ اس کے مخصوص میدان کا دین اس کے سامہ میں مشغول ہو رہے ہیں اور قبولی عام حاصل کرتے چلے جاتے ہیں تو اس کا دل جلتا



(۱۰)



(۱۱)

ہے۔ وہ دوسروں کی کامیابی کو حسد و رشک کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ وہ ایسے معاملوں کو اپنا حریف سمجھتا ہے اور خود نگری کے باعث ان کی تخلیقی سعی کی کو اپنی صلاحیتوں کے مقابلے میں گھٹیا درجے کا تصور کرتا ہے۔ مگر چونکہ وہ خوب چمکتے ہیں اور یہ گم اور ناکام رہ جاتا ہے اس کے معاملہ مناصر برسر پیکار آجاتا ہے اور وہ ان پر تانہ یا اور خونخوار حملے کرتا ہے۔ اس کے باطن میں جسموں کی کامیابی زہریلے مناصر کو اٹھاتی ہے اور وہ ان پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ ایسا شخص بڑا ہی خونخوار جھگڑتا ہے اور اس کی باطنی اذیت اور بے بنا و حد اس کے لیے عذاب الیم بن جاتے ہیں (شکل نمبر ۱۱)۔

اس پور میں واضح اور سالم تارے کا نشان آدھ ہے۔ درحقیقت یہ بہت ہی شاذ علامت ہے۔ مگر جب بھی یہ بے عیب نقش بر تو پر معمولی صلاحیتوں کا قین آئینہ دار ہے۔ اس کے مال کے باطن میں تجربہ تانہ پر شیدہ ہوتا ہے جو قدرت کے ساتھ اپنی نوافشانیوں سے اس

کو مخصوص میدان حیات میں مرمیالاب کھتا کھلا دیتا ہے۔ اس میں بے مثال استعداد و داخلی تابی فہم و دانائی اور بلا حجاب قوت تخلیق کے عناصر ہوتے ہیں۔ بلاشبہ ان عظیم صلاحیتوں کی مسلسل کوشش اسے اس مقام ارتقاء کا مرئی پر سپنا دیتی ہیں جن کو وہ سچا حقدار ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف قبولی عام کے باعث ہر دوزخیز نجات ہوتا ہے بلکہ حتمی عظمت کے باعث اس میں غرور و غیور انداز کے گڑھے ایسے اوصاف ہوتے ہیں کہ جو بھی اس سے فنا



(۱۲)

لیتا رہے تو یہ اس کی بد نصیبی کی نشانی ہے۔ وہ درحقیقت اپنے جوہر خصوصی کو بے مقصد منتشر کرنے کی طرہ مائل ہو جاتا ہے۔ اور اگر کسی حد تک اپنی طبیعتی صلاحیتوں کے باعث بے نام ہی ترقی حاصل کر سکتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے کامرانی کے امکانات ضائع کر دیتا ہے۔ اس کے باطن میں ایک احساس بیدار ہوتا ہے اور جب تک وہ اس راہ پر نہیں



(۱۴)

چلتا جس کے لیے اس کی صلاحیتیں نمودار ہوتی ہیں، اسے سخت بددلی اور ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے شخص کو اپنے مخصوص میلان میں غفلت، توہر اور استقلال کی ضرورت ہے۔ اور اس میں قطعی شبہ نہیں کہ اگر وہ اپنے جوہر ذاتی کو صحیح راہ پر لگا دے تو دنیا میں عظمت کلامی اور شہرت سے مالا مال ہو سکتا ہے۔ وہ درحقیقت کسی خاص شے میں مہارت حاصل کرنے کی طبیعتی صلاحیت لے کر پیدا ہوتا ہے اور اسی میں وہ اپنے لیے بے مثال مقام پیدا کر سکتا ہے (شکل نمبر ۱۴)۔

اس پور میں مکمل دائرے کا نشان بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ جب یہ دکھائی دے تو یہ از حد اہم اور کارگر علامت ہے۔ یہ درحقیقت عظیم الشان کلاسیکی کی نشانی ہے جو غیر معمولی جوہر ذاتی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنی داخلی جوہر انمول صلاحیتوں کو یوں انہماک و سرگرمی بروئے کار لاتا ہے کہ اگر باپ زمانہ اس کی مسامحہ کو حیرت انگیز نتائج کا پیش خیمہ نہیں گن دے بلکہ اس کی ترقی اور کاوش کو سراہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسی بلندیوں کو چھو لیتا ہے کہ کتاے دوزخ کا رہنما بن جاتا ہے۔ اس کی بے مثال شخصیت کا ڈنکا چاروں جانب عالم میں بجتا ہے اور وہ اپنی مشقت، تنہائی کا زمانہ اور صلاحیتوں کے فوائد کے ساتھ فیض یاب بھی ہوتا ہے۔ درحقیقت اس کی زندگی کا کلیب اور جواب شہرت سے بہرہ ور ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۵)۔

ہے اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ ایسا نادر روزگار فرد اپنے کارناموں کے ایسے نقوش تراش روزگار پر ثبت کرتا چلا جاتا ہے کہ اس کے جہان فانی سے کوئی کھلنے کے بعد اس کی توقیر و ناموری میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔

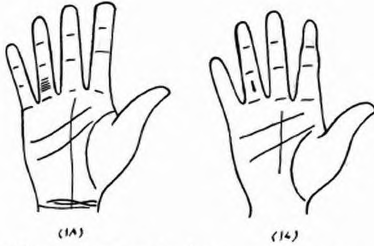
تیسری انگلی کی دوسری پور میں ٹکون کا کامل اور بے عیب نشان اپنی اہمیت کے پیش نظر بہت ہی قابلِ توجہ ہے۔ یہ کیا تو ہے کہ جب کبھی یہاں نقش ہو تو یہ ایسے شخص کی نشان دہی کرتا ہے جو آرتھ، فنون لطیفہ، سائنس اور عالمانہ تحقیق کا طبعاً مہر ہوتا ہے۔ وہ فنِ لطیف کا ایک منظم علم کی حیثیت سے مطالعہ کرتا ہے۔ اس کی گہرائیوں پر بھیگیوں اور اسرار کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی نہیں وہ اس کے مظاہرات کی بھی بلاستباب جانچ پڑتال کرتا ہے اور اس کے اخلاق و آثار کا بھی لحاظ رکھتا ہے۔

درحقیقت ایسا فرد فنِ لطیف کا تحقیقی اور علمی نگاہ سے گہرا مطالعہ کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف اس کے اثرات و مثبتیت کا عین مطالعہ کرتا ہے بلکہ اس کی کلی حیثیت، انسانی اخلاق و کردار پر اس کے اثرات کا بھی بہت شغف اور لگاؤ سے مشاہدہ کرتا ہے فنون لطیفہ کی باریکیوں پر اس کی نگاہ بہت ہی دور رس ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۳)۔



(۱۳)

اس پور میں پچھری کی نشانی بھی دلچسپ منہموم کا پتہ دیتی ہے۔ یہ درحقیقت ایسی خصوصی استعداد و داخلی اور صلاحیت امتیازی کی نشاندہی کرتی ہے جو ایک خاص شہرہ حیات ہی کی ایک کٹی ہے مگر جو اس کا کامل اپنے طبیعتی جوہروں کو اپنے مخصوص میلان میں بروئے کار لا کر شروع کرتا ہے۔ کامیابی اس کی پیشانی کو بے تاباں بڑھتی ہے۔ ایسا انسان اپنے کارِ خصوصی میں بے حد کامیاب ہوتا ہے اور لوگ اس کی تابندہ صلاحیتوں پر عجب عجب کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسا شخص اگر مہنت و توجہ شعبوں میں دل چسپی



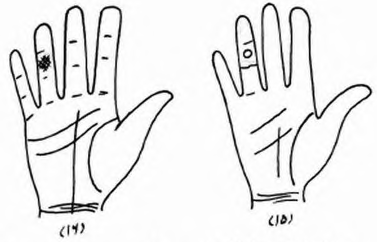
(۱۴)

(۱۵)

اگر اس تیسری پور میں مستند آڑی لکیری بندہ ہوں تو ان کا حامل سدا غم ناک، بد نصیب اور دنیا کی ہر اس آسائش سے تہی دست ہوتا ہے جو زندگی کے نقشہ میں رنگ بھر سکے۔ انکس بد بختی اور مصائب اس کا پچھا کرتے رہتے ہیں۔ وہ کبھی خوشی کے نور سے اپنے قلب و جلو کو روشن کرسر نہیں سکتا (شکل نمبر ۱۸)۔

تیسری انگلی کی تیسری پور میں اگر داغ اور کامل چرنی کی نشانی نظر آئے تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ ایسا شخص گویا لاشعری طور پر ایسے سختیات و اذائل نائل ہوتا ہے جو اس کے حقیقی مقصد حیات کے منافی ہوتے ہیں۔ لازماً نہ تو وہ اپنے فرائض نبوی اچھی طرح انجام دے سکتے اور نہ ہی اپنے پیشہ، ملازمت یا کاروبار میں کچھ دل چسپی اور محبت خاطر سے کوشاں ہوتا ہے۔ وہ اپنی منزل بھول جاتا ہے اور بے راہروی کے باعث بلا تفرخت بدل، نامراد اور تخی کام ثابت ہوتا ہے۔

درستیت ایسے شخص کے داغ میں کچھ ٹیڑھ سی ہوجاتی ہے۔ اگرچہ اس کے خیالوں اور عملی صلاحیتوں میں توجہ، انہماک اور مقصد و منزل کی تلاش کے عناصر ہوتے ہیں مگر وہ جو بھی کچھ کر رہا ہوتا ہے، اس کی طرف قطعی دھیان نہیں دیتا۔ لاشعری طور پر ہی باور رکھے ہوتا ہے کہ وہ کسی دوسرے کام کے لیے زیادہ موزوں ہے اور اس بدگمانی میں اپنی زندگی بلاوجہ



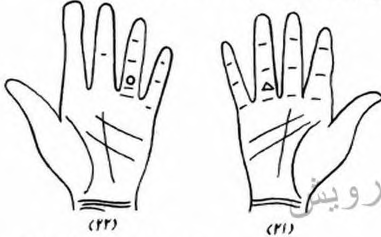
(۱۴)

(۱۵)

اس مقام پر خوش ترین نشانی ہالی کی ہوتی ہے۔ یہ حسد کی تین علامت ہے۔ اس کا حامل خود گھر، تنگ بول، کمینہ پرور اور سدا غم و اندوہ ہوتا ہے۔ اس کے دل میں جارحانہ رقابت، تکبر اور جہاد نبی کے عناصر غریبہ کار فرما ہوتے ہیں اور ان کے بداثرات زندگی کے سکون کے لیے زہر بول کا کام کرتے ہیں۔ ایسا فرد کسی کو نہ خوش و کچھ سکتا ہے اور نہ ہی مراد مند۔ جو ہی وہ کسی کو اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے ہوئے دیکھتا ہے، جل اٹھتا ہے اور اس کے کردار اور اخلاق پر خطرناک وار کرتا ہے۔ اس کی بداندیشی اور جارحانہ عقائد کے تیروں سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا۔ وہ منہا شبہ کے لیے زہر پیلے سانپ کی طرح ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۶)۔

تیسری انگلی کی تیسری پور میں نقش شدہ نشانیاں اہم کوائف و حالات کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ اس پور میں ایک داغ، بے عیب نمودی شکل کندہ ہوتو یہ اس امر کی دلالت ہے کہ صاحب علامت زندگی کے دوران خوشی اور مسرت سے اپنے دل و تار و گار سے بھرے گا۔ اس کا حامل باہم ذاتی مسرتوں اور زندگی کی لذتوں سے کما حقہ بہرہ ور ہونے کی طبعاً محتاج رکھتا ہے۔ یہی نہیں، اس معاملے میں مقتدر بھی اس کا سازگار ہی ثابت ہوتا ہے۔ یہ خوش حال و خوراک، خوش ذوق اور خوش گزران انسان مدینک اپنی زندگی کے مطمئن ہوتا ہے اور بہت ہی کم بے صبر یا ناشکر گزار دیکھا گیا ہے (شکل نمبر ۱۷)۔

ہے۔ وہ اپنی صلاحیتوں کو ایسے انداز میں کام میں لاتا ہے کہ اگرچہ وہ خود ستانی کا نمایاں پہلو لیے ہوئے ہوتی ہیں مگر اس کے اندازہ انداز میں نہ کو بہتر مذاہن ہوتا ہے اور نہ ہی وہ اسے محسوس پر آتا ہے۔ وہ ایک نوع کا ڈرامائی تاثر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اگر لوگ یہ سمجھیں ہیں کہ وہ دکھاوے کا عادی ہے تو بھی وہ اس کے طعنہ میں پھنس ہی جاتے ہیں (شکل نمبر ۲۱)۔



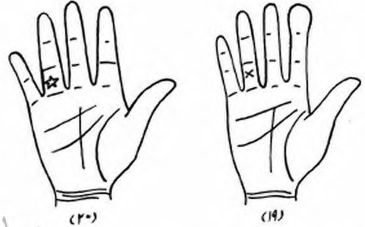
داڑھے کا کامل اور بے عیب نشان اگر تیسری انگلی کی اس پور میں نقش ہو تو بخت رصا کا



آئینہ دار ہے۔ ایسا شخص بڑا خوش نصیب ہوگا ہے بلکہ زندگی میں قابل رشک شہرت اور سرت سے بہرہ یاب ہوگا ہے۔ درحقیقت اسے قبولی عام حاصل ہوتا ہے۔ لوگ اس کی پرستش کرتے ہیں اور بڑے ادب و احترام سے پیش آتے ہیں۔ وہ ملام بھر پور نامور اور بخت آور زندگی بسر کرتا ہے (شکل نمبر ۲۳)۔

جب ایسی پور میں جالی کی نشانی پائی جائے تو یہ مزاج اور زندگی میں غلاب مناسرا کا

تباہ کر لیتا ہے (شکل نمبر ۱۹)۔



اس مقام پر ممکن تارے کا نشان بھی اچھی علامت نہیں ہے۔ ایسا شخص بڑا ہی خوش انداز تعریف کا خواہاں اور خود مگر ہوتا ہے۔ وہ اس قدر بد مزاج اور تکبر ہوتا ہے کہ اپنی ہر بات اور ہر اسے کو بخانا پاتا ہے۔ اس کی طبیعت میں اس قدر لاف زنی اور تعریف کی شہو کہ ہوتی ہے کہ فی الحقیقت وہ اعتدال سے بہت جاتا ہے۔ کردار و اعمال میں سلاسی کی کمی کے باعث وہ جھوٹا مبالغہ آمیزی اور غرور و مبالغہ کا عادی ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے غلط سچ بات بھی نہیں من سکاتا اور سدا دوسروں کے منہ سے اپنے حق میں کلمات خیر کی مانتو قری رہتا ہے۔ اس کی انانیت اور ستم کی جھوک یعنی اوقات توازن ذہنی پر اثر انداز ہو سکتی ہے (شکل نمبر ۲۰)۔

اگر اس پور میں ایک صاف اور بے عیب سکون کی علامت کندہ ہو تو یہ خاص اہمیت کی حامل ہے۔ ایسا شخص خود ستانی اور اس کے ذریعے آگے بڑھنے کی عجیب و غریب قسم کی صلاحیت اور صلاحیت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ وہ اپنی شخصیت اور خیالات و اعمال کو کچھ ایسے دل کش اور متحرک انداز میں پیش کرتا ہے کہ لوگ اسے خود ستانی کے بجائے حقیقت حال تصور کرنے لگتے ہیں۔ یہ قابلیت اسے طبعاً حاصل ہوتی ہے اور وہ اس کے جا بجا درست استعمال سے زندگی میں اپنے لیے اچھا مقام پیدا کر لیتا ہے۔ اس میں شہر نہیں ایسا شخص مزاج دان، ذہین اور چالاک ہوتا

پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل طبعاً تنگ نظر، ماسد اور بد نصیب ثابت ہوتا ہے۔ وہ کسی بھی شخص کو خوش و کامیاب نہیں دیکھ سکتا۔ اپنے قول و فعل سے وہ عناد و دشمنی کے عناصر کو بھرا دیتا ہے کہ لوگوں ایک دوسرے سے براؤں دھرتے ہو جاتے ہیں۔ اس کا یہ رویہ بہت دھلن لگ لوگوں سے پریشہ نہیں رہتا۔ وہ اپنی سادھو کھو بیٹھتا ہے اور کوئی بھی اس کی بات پر اٹھتا اور دھرم برکھو کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ درحقیقت اس کی مسلسل سانداز روش، عناد پروری اور سانداز افواہ طبع اسے شہرے، خاندان اور شرکاروں میں زحمت ناقابل اعتبار بنا دیتی ہے بلکہ کوئی اس کی عزت کرتا ہے اور نہ ہی اس سے میل واپ کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اس کا تجربہ ہوتا ہے کہ ہر ایک اس سے ذلت آمیز سلوک کرنے پر مائل ہو جاتا ہے اور اسے اپنے کیے کی سزا مل جاتی ہے (دیکھ نمبر ۲۳)۔

چوتھی انگلی جو باعوم چھوٹی انگلی کے نام سے یاد کی جاتی ہے یا یکدمی سے طاقت ہے۔ اس کا تعلق سائنسی امور، کاروباری صلاحیت اور انجمن بیان سے ہے۔ ڈیڑھ چوٹی انگلی عملی، حاضر و آتی، ایمانی قابلیت اور مکاری کے عناصر سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ درحقیقت اس کا خصوصی رابطہ عملی صلاحیت سے ہے جو صنعت کاری خدمات اور سائنس کے میدان سے فزول تر ہے۔

چھوٹی انگلی کی پہلی پورے علم و سائنس میں مثالی عظمت و ارتقا کی طبی خواہش کی آئینہ دار ہے اس کا حامل علم گہبیاں و بلاغت کا دلدلہ ہوتا ہے اور اسے تحقیق و مطالعہ کا قطری اور لازوال شغف ہوتا ہے۔ بلاشبہ ان امور میں وہ بی حد مہلے حاصل کرنے میں بسر اوقات لگا دیتا ہے۔ اگر اس پور میں ایک عموماً مشہور خط کا نشان واضح اور صاف دکھائی دے تو یہ قریباً بیان کی جاتی عظمت ہے۔ اس کا حامل اپنے اندازِ خطا سے وہ



(۱)

سورج تک سکتا ہے کہ ششوں والے ستارہ وار مجسمے لگتے ہیں اور اس کے ہر شاخے پر یکادہ بہ عمل ہو جاتے ہیں۔ اس کے انداز میں بیان کی ڈرامائی تاثیر کے پلو ہوتے ہیں (دیکھ نمبر ۱)۔ یہی نہیں اس کے حامل کے باطن میں علوم غیبی کی طرف بھی رجحان ہوتا ہے اور اپنی حس طبی کے آئینے میں وہ بہت کچھ دیکھ سکتا ہے۔

اگر اس مقام پر تین پارہ واضح عمودی لکیریں پائی جائیں تو یہ متذکرہ بالاتمام خوبیوں کے



(۲)

ممانی ہوتی ہیں۔ نہ تو ان کا حامل علم و بیان اور ذہنی سائنسی و امور حیات کے کسی بھی شعبے میں آگے بڑھ سکتا ہے۔ اس کی طبیعت میں تو یہ کی کی ہوتی ہے اور وہ کسی بھی سطح میں اپنی فائز صلاحیتوں کو مرکزیت کے ساتھ استعمال نہیں کر سکتا۔ اس کے مزاج میں بڑی حد تک کامرانی کے امکانات کے جوہر کے واضح فقدان کے عناصر پائے جاتے ہیں اور بلاشبہ وہ کبھی بھی زندگی میں عروج و ارتقا سے مالا مال نہیں ہو سکتا (دیکھ نمبر ۲۴)۔ اس کے ریکس اگر اس پور میں آڑی



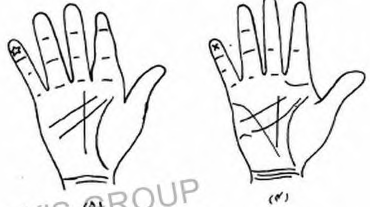
(۳)

ترجمی لکیریں پائی جائیں تو یہ دلچسپ اور تفریح ناطقہ اپنی اعتبار شخص کا پتا دیتی ہیں۔ ان کا حامل بڑا ہی باتلری ہوتا ہے۔ اسے اپنی زبان پر قہقا قابو نہیں ہوتا۔ اس قدر بے مہمی اور نونو کو اس کرنے کا مادی ہوتا ہے کہ ششوں والوں کے کان پک جاتے ہیں۔ اس کی یادہ گوئی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ باعوم سج اور بہت میں قریب نہیں کر سکتا۔ ایسی آڑی لکیریں چھوڑا دینا مطلق کے

نشانات ہیں۔ تاہم قابل اعتبار ہونے کے علاوہ ایسا شخص غلط گوئی، مبالغہ آرائی اور فریب کاری کا بھی خواہر ہوتا ہے (شکل نمبر ۳)۔

اس پور میں اگر چہ جتنی کا نشان واضح اور سالم نقش ہو تو یہ پیش گوئی کی طبی صلاحیت کی طرف اشارہ کرتا ہے مگر اس کے ہوتے ہوئے ضروری ہے کہ دوسرے ہاتھ کے حصوں میں ایسے نشانات پائے جائیں جو اس پیش گوئی کی استعداد کی حمایت کریں مثال کے طور پر قوس الہام، ملحقہ سلیمان، ایسی صورت میں حامل نشان کو آئندہ کے بارے میں پیچھے خواب یا ایسے اشارے حاصل ہو سکتے ہیں کہ جو کہ وہ عالم خواب میں دیکھتا ہے یا اس امر کے بارے میں وہ مستقبل کے حالات کا اندازہ لگاتا ہے، وہ قطعی درست ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۴)۔

اگر شخص ایک برفنی کی ضرورت ہی اس پور میں کندہ ہو اور پیش گوئی سے متعلق کوئی مساویں دوسرا نشان پیش میں نہ ہو تو یہ قطعاً اچھی نشانی نہیں ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے حامل نشان کو مالی نقصان کا سخت اندیشہ ہوتا ہے اور اس کا مالی وسعہ چوری ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۴)

(۵)

اس پور میں بیخ شاخ لکیروں سے بنا ہوا اشارہ کا نشان پایا جانے تو یہ غیر معمولی علامت ہے۔ یہ قوت، بیان و خطابت کی حقیقی نشانی ہے۔ ایسا شخص تقریر و گفتگو سے وہ انہوں پر کھجکت مکتا ہے کہ نئے دالے کھود رہتا ہے یا اور وہ جہاں ہے، ان سے کرواتا ہے۔ یہ عظیم و اعلا سیاسی

راہنما اور اعلیٰ پائے کے مقرر کی نشانی ہے۔ اگر یہی نشانی کسی کیل کے ہاتھ میں دکھائی دے تو وہ ازمنہ انہوں گری سے اپنے کو کھلیا کر سکتا ہے۔ یہ نشانی بڑی ہی کیلیا ہوتی ہے مگر جب دکھائی دے جائے تو اس کا مادہ چھوڑ کر لڑتا ہے (شکل نمبر ۵)۔

چھوٹی انگلی کی اولین پور میں گاہے گاہے ایک کامل اور صحت کنون کی نشانی بھی دکھائی دے جاتی ہے۔ بلاشبہ یہ کیلیا علامت ہے مگر بے مدنی خیر قسمت کی بات ہے۔ اس پور کا تعلق ہونڈرہی، روحانی میلانا اور موز صلاحتیں سے ہے جب اس مقام پر مکمل شکست کی نشانی نقش ہو تو یہ موز علوم میں اس ہرے خاص کی آئینہ دار ہے جو مال کے باطن میں پیش بینی کی صلاحیت کو نہایت مستحکم طور پر ترتیب دے سکتی ہے اور



(۶)

اس کا حامل اپنی موز صلاحتیت کے بل پرستے روحانی صلاحات میں بڑی ترقی کر سکتا ہے ایسا شخص باجموع تعمیر خوب کے سلسلے میں قابل اعتماد ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کے دلوں کی بات سمجھ لیتا ہے۔ اسے آئندہ کے بارے میں احکام لگانے کا علم ہوتا ہے اور یہ صلاحیت وہ نہایت واضح و شہدہ طریقے سے استعمال کرتا ہے (شکل نمبر ۶)۔

اسی پور میں ایک مرتبہ یا مستطیل کا

صاف مستطیل نشان بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ ایسا مستطیل کا بین نشان مزاج میں غیر معمولی تاجرانہ اور کاروباری صلاحیتوں کا پتہ دیتا ہے۔ اس کا حامل معاملہ فہمی میں از حد تیز ہوتا ہے اور کھدبائی حکمت عملی سے ایسے ایسے منصوبے تیار کرتا ہے کہ دولت اس کے گھر کی ہونڈی بن جاتی ہے۔ اس میں یہ علاوہ اراد ہوتا ہے اور درون دولت کمانے کے عجیب و غریب گرہنت جملہ اس کی سمجھ میں آجاتے ہیں۔ وہ غریب سے غریب گرانے میں بھی جملے تو جی ایک تاجرانہ اور نامدار دولت مند بن کے رہتا ہے۔ ان کے غم میں دوسری ترقی کی بے پناہ آرزو ہوتی ہے۔ وہ مغربیوں کی شاہد ہے، ایسے راستے پر قدم نہن ہو جاتا ہے کہ روز بروز دولت اور وسوسہ میں

کرنے کی صلاحیت۔ وہ محض غلامی میں مبتلا رہتا ہے اور اکثر دوسروں کو دھوکا دینے کی ہون
مائل رہتا ہے (شکل نمبر ۲)۔

اس پور میں ایک واضح لکیر ایسے ہو کر وہ اسے دوسروں میں تقسیم کرتی ہوئی معلوم ہو
تو یہ بھی بد قسمتی کی علامت ہے اس کے مال کی
زندگی پریشانیوں، مایوسیوں اور درد و دل کا تسلسل
ہن کے رہ جاتی ہے۔ ذرا سے مصدقہ جانتی ہیں کہ کیا
کی کوئی گمن گمانی دیتی ہے اور نہ ہی وہ کسی
طرح سے چمک سکتا ہے اگر یہاں ایسی تین چار
متوازی لکیریں کندہ ہوں تو غور سے اس اور بھی
اشافہ ہو جاتا ہے۔ ان کا مال اپنے اندر عظیم سرمایہ
کا دعویدار ہوتا ہے حالانکہ اس میں استعداد و عقل
کا قافی فقدان ہوتا ہے (شکل نمبر ۳)۔

بعض اوقات اس مقام پر ایک شاندار
لکیر اوپر کی طرف ترقی کی نشانی ہوتی ہے یہ ایک
دل چسپ نشان ہے اور ایسے کو روکا جاتا رہتا ہے
جو اگر صحیح طریق کار اور استقلال سے کام لے تو
بڑی مددگار کامیاب ثابت ہو سکتا ہے گواں
کی زندگی بدلتی کا شکار ہوتی ہے۔ نہ تو وہ پابند
اوقات ہوتا ہے اور نہ ہی کسی عیب معمول پر کار بند
اگرچہ وہ کوشش کی کا خواہاں ہوتا ہے اور گئے
گاہ بڑی دل جی سے کام میں دل چسپی لگاتا

ہے مگر وہ اس قدر بے ضابطہ اور اذیت دہن مسمیٰ میں لاتا ہے کہ حصول مقصد کا امکان ہی نہیں
ہوتا (شکل نمبر ۴)۔



(۳)



(۴)



(۵)

جس اس پور میں ایک واضح چرخ کی
نشان پائی جاتے تو ایسے شخص سے دور رہنا
مناسب ہے۔ وہ ایسے کاموں اور اعمال میں الجھ
جاتا ہے جو اخلاقی اور قانونی نقطہ نگاہ سے قابل
گورث گردانے جاتے ہیں۔ اسے راہ راست پر
لانے کی کوشش بے کار ثابت ہوتی ہے۔ حقیقت
وہ یہ سوچتا ہی نہیں کہ وہ کسی خلاف قانون یا
غیر اخلاقی کام میں مشغول ہے۔ اگر اسے اس کے
افعال کی ذرا سی غور و فکر ملے تو وہ اٹا سا انداز
دیتے اختیار کر لیتا ہے اور بالآخر عام طور پر کسی معاملے میں وہ ایسا شخص جاتا ہے کہ وہ اپنے مال کے
بھوکھا لپکتی ہے (شکل نمبر ۵)۔ اگر یہاں پر ایک تاسے کا تین اور واضح نشان نقش ہو تو اس
کا مال ایسے مشاغل اور کاموں (مثلاً بدعاشی، چور بازاری، فریب دی وغیرہ) میں مبتلا ہوتا ہے جن کے
سبب خستہ بن جاتا ہے۔ بلاشبہ وہ دلیر شاعر اور حوصلہ مند ہو کر ہار جاتا ہے (شکل نمبر ۶)۔



(۶)

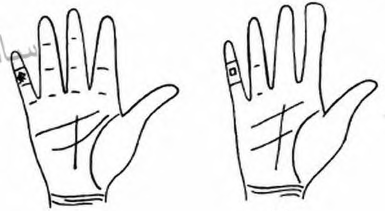


(۷)

انگلی کی اس پور میں اگر نیکون کا واضح اور بے عیب نشان دکھائی دے تو یہ علامت ہر روز

میں گہرے شغف اور کسی نہ کسی فنِ غنیمت میں مہارت کا پتہ دیتا ہے۔ اس کا حامل ایسے علوم میں عملی دل چسپی کے باعث کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے اور بلاشبہ اپنے کام میں نمایاں فروغ پاتا ہے (شکل نمبر ۷)۔

اسی لیے اگر مستقبل کا واضح نشان نظر آنے تو یہ اچھے اثرات کا حامل نہیں۔ اگرچہ یہ اچھے ذہن اور سمجھ دار انسان کی علامت ہے لیکن اس کا حامل اپنی ذہنی صلاحیتوں کو اچھے کاموں میں استعمال کرنے کی بجائے بے ہی کی طرف مائل ہوتا ہے، اپنی بے پرواہیوں کی وجہ سے بے حد خراب نتائج سے دوچار ہوتا ہے اور آخر خراب عادتوں کے باعث جیل خانے کی ہوا کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۸)۔



(۷)

(۸)

اس مقام پر ہمالی کی نشانی بے مدغزو ہے۔ یہ طبیعی بڑی کوشاں رہتی ہے۔ اس کا حامل اپنی مسلسل محنتوں کے باعث زندگی کو یوں اُبھا دیتا ہے کہ اسے کچھ نظر نہیں آتا۔ اعمال بد کا تسلسل اسے تاخیر کی گرت میں پھنسا دیتا ہے اور اسے تھک دیندگی اور محنت کی بڑی ہی شکل (نمبر ۹) چھوٹی انگلی کی تیسری نشانی یعنی تختانی پور کے قلعہ کا پتہ دیتی ہے۔ مگر اس مقام پر شراب علامتیں نقش ہوں تو ان کا حامل چوری، فریب کاری اور دھوکا بازی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور غلط سب زندگی ہوس اس کی طبیعت متاثر نہیں جاتی ہے۔

اگر اس پور میں ایک نمایاں موٹی کھیر عودی کی طرح کندھ ہو تو اس کے حامل کی کاروباری صلاحیتیں اور ہوس زندگی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ معاملات زندگی میں چابکدستی سے دوپیرہ میٹھنے کی دن رات کوشش کرتا ہے اس ملک و دو میں وہ دھاندلی، فریب دہی اور دوسروں کا مال ہڑپ کر جانے سے قطعاً پرہیز نہیں کرتا۔ درحقیقت دولت کماتے اور دوسری اہلک میں اضافہ کرنے کے سلسلے میں وہ نیچے اُپر کرنے، کسی کا باڑ حق

کھا جانے، دھوکا دینے اور چور بازی وغیرہ امور کو اپنے کاروبار کا جزو لاینک گدانا ہے۔ دھوکے سے حصولِ زر کے سلسلے میں اس کی طبی خواہش اسے حق و باطل کی تمیز اور مصلحت کی نیکی بدی کا احساس ہی نہیں ہونے دیتی (شکل نمبر ۱۰)۔

اگر اسی مقام پر پلہ وار پتی مٹی کی ایک عودی کھیریں رکھائی دیں تو ایسے شخص سے یہ سمجھ متاخر پن کی ضرورت ہے۔ درحقیقت یہ چور اور اٹھائی گیرے کی علامتیں ہیں۔ ایسا شخص اپنی عادت سے مجبور ہوتا ہے، موقع عمل دیکھ کر دوسروں کا مال چھینا لیتا ہے اور دھوکا فریب اور چالاک سے اپنا مطلب نکال لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بہت جلد بدمقام ہو جاتا ہے اور اس

کے احباب و اقارب اس کی اس بدعادت سے سدائش رہتے ہیں (شکل نمبر ۱۱)۔

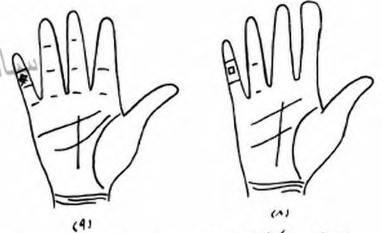
اس پور میں اگر ایک یا کئی ایک کھیریں آپد نقش ہوں تو یہ بھی چوری کی طرٹ میلان طبع کا پتہ دیتی ہیں۔ ایسا شخص بھی اپنی نظری کر دوری کے باعث دوسروں کا مال تاراج ہتیا لینے



(۱۰)

میں گہرے شفت اور کسی نہ کسی فنی غصہ میں صدمت کا پتا دیتا ہے۔ اس کا حامل ایسے عظمیٰ عملی دل جی کے بوٹ کامیابی سے ہٹکارا ہو سکتا ہے اور بلاشبہ اپنے کام میں نمایاں فروغ پاتا ہے (رنگ نمبر ۷)۔

اسی پر میں اگر مستطیل کا واضح نشان نظر کرنے تو یہ اچھے اشارات کا حامل نہیں۔ اگرچہ یہ اچھے ذہن اور دیکھ دار انسان کی علامت ہے لیکن اس کا حامل اپنی ذہنی صلاحیتوں کو اچھے کاموں میں استعمال کرنے کی بجائے ہدی کی طرف مائل ہوتا ہے، اپنی بکر داریوں کی وجہ سے بے حد خراب نتائج سے دوچار ہوتا ہے اور بالآخر خراب عادتوں کے باعث جیل خانے کی ہوا کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے (رنگ نمبر ۸)۔



(۹)

(۸)

اس مقام پر مالی کی نشانی بے حد مخوف ہے۔ یہ طبعی ہدی کو ابھارتی ہے۔ اس کا حامل اپنی مسلسل حماقتوں کے باعث زندگی گریوں کا پتا ہے کہ اسے کچھ نظر نہیں آتا۔ اعمال بد کا تسلسل اسے قانون کی گرفت میں پہنچا دیتا ہے اور اسے قید و بند کی آگاہی دیتی ہے (رنگ نمبر ۹)۔ چھوٹی انگلی کی تیسری فنی تھکانی پورے کا تعلق کاروباری صلاحیت سے ہے مگر اس مقام پر خراب علامتیں نقش ہوں تو ان کا حامل چوری، غریب کاری اور دھوکا بازی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور غلو کسب زندگی میں اس کی طبیعت تباہ کن بن جاتی ہے۔



(۱)

اگر اس پر میں ایک نمایاں موٹی لکیر عموماً کی طرح کنہ ہو تو اس کے حامل کی کاروباری صلاحیتیں اور ہوس زندگی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ معاملات زندگی میں باکتری سے دوپیرہہ بیٹھنے کی دن رات کوشش کرتا ہے اس گد و دو میں وہ دھاندلی، غریب کاری اور دوسروں کا مال ہراپ کر جانے سے قطعاً پرہیز نہیں کرتا۔ درحقیقت دولت کماتے اور دینے والے میں اس کا باوجود کرنے کے سلسلے میں وہ نیچے اوپر کرنے کسی کا جائز حق

کھا جانے، دھوکا دینے اور چور بازاری وغیرہ اور کو اپنے کاروبار کا بڑا لانا نیک گردانتا ہے۔ دھوکے سے حصول زر کے سلسلے میں اس کی طبیعت خواہش اسے حق و باطل کی تیز اور حیلے کی نیکی بدی کا احساس ہی نہیں ہونے دیتی (رنگ نمبر ۱)۔

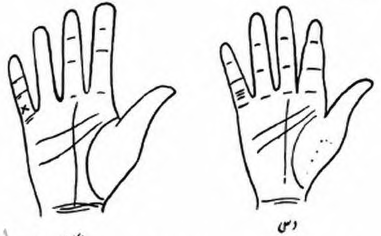


(۲)

اگر اسی مقام پر پورے پچاس فیصد عموماً لکیریں دکھائی دیں تو ایسے شخص سے یہ حد متاثر ہونے کی ضرورت ہے۔ درحقیقت یہ چور اور آٹھانی گیرے کی علامتیں ہیں۔ ایسا شخص اپنی عادت سے مجبور ہوتا ہے، موقع محل دیکھ کر دوسروں کا مال بھرتا ہے اور دھوکا غریب اور چالاک سے اپنا مطلب نکال لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بہت جلد بدنام ہو جاتا ہے اور اس کے احباب و اقارب اس کی اس بدعادت سے سداوتوش رہتے ہیں (رنگ نمبر ۲)۔

اس چوٹی اگر ایک یا کئی ایک لکیریں آریا نقش ہوں تو یہ بھی چوری کی طرف میلان دینے کا پتا دیتی ہیں۔ ایسا شخص بھی اپنی فطری کمزوری کے باعث دوسروں کا مال ستارہ بستی لینے

میں کوئی ناکب نہیں کرتا (شکل نمبر ۴)۔



(۵)

(۴)

اس مقام پر ایک واضح اور صاف چرخہ کی نشانی کچھ اچھی بات نہیں۔ ایسا شخص بیکار اور بدی میں قیود میں کر سکتا۔ اس کی سب سے بڑی غرابی یہ ہوتی ہے کہ وہ غیر ارادی طور پر دوسروں کی چیزیں، حقوق اور ملاک کے غصب کرنے میں کوئی برائی محسوس نہیں کرتا۔ وہ ایک نوع کا اخلاقی بیمار ہوتا ہے ادب بلا کچھ مجھے موقع پاتے ہی جو کچھ بھی سانسے آئے چڑھتا ہے اور بالعموم بکڑا جاتا ہے اور اپنے کینہ کو راکھو پھینکتا ہے (شکل نمبر ۴)۔

بیچ بختا خمار سے کا اس پور میں نشان نہایت غیر معمولی ہے اور بے حد مکیاب بھی جب یہ واضح اور سالو دکھائی دے تو طوطہ و مزاج کے اعلیٰ عناصر ایسے شخص کے کردار میں نمایاں ہوتے ہیں۔ وہ نقطہ و بیان سے اپنی قوتِ خطابت کا انہوں پہنکنے میں بڑی مہارت سے کام لیتا ہے اور لوگ اس کی قوتِ تفریح و تھکاو اور دکھانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ درحقیقت وہ اپنی خطیبانہ مہارت



(۵)

سے اربابِ زمانہ کے دل موہ لیتا ہے اور عاشقان اس میں اپنی خاصی شہرت حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اس کی قوتِ بیان کے پس پردہ بالعموم لاشعوری طور پر کامیابی کے حصول کی زبردست تمسق بھی جرتی ہے۔ وہ اپنے نیابت سے استفادہ کے بڑے اچھے مواقع پیدا کر لیتا ہے اور ان سے کاروباری طریقے کا رستہ دشمن دولت کرنے کا قاعدہ نگ جانتا ہے اور بلاشک وہ اپنے مقصد میں کامیاب ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۵)۔

اس پور پر ایک بے عیب اور واضح نمون کی علامت بھی دیکھتے ہیں آجاتی ہے۔ نمون ڈیوہی اور نمون عمل کی تھی دلیل ہے۔ اس کا وجود صائب نشان کے طبی جوہر کا آئینہ دار ہے۔ ایسا شخص کاروبار اور صنعت و تجارت میں اپنی مکتب عمل کی بدولت خوب چمکتا ہے، اور اگر وہ سفارشی امور سے متعلق ہو تو وہ اپنے ملک کی ایسی بیدار فخری اور دانش مندی سے نمایندگی کرتا

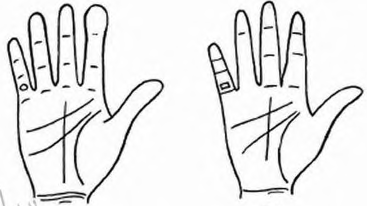
ہے کہ صرف اپنا نام روشن کرتا ہے بلکہ ملک و ملت کے لیے بھی بے حد کارآمد اور مفید کام سرانجام دیتا ہے۔ اسے لوگوں سے نہایت چابکدستی سے معاملہ بندی کے انداز آتے ہیں اور پتک ہے اس کا سلوک اس نوع کا ہوتا ہے کہ ان کو نقصان پہنچانے کے لیے ان سے کام لیتا ہے اور ان کو پتا ہوتا یا لیتا ہے۔ درحقیقت وہ اچھی ہوئی گفتیاں سمجھتا ہے، مشکل معاملات کو ہموار کرنے اور قابل اعتماد کردار کے باعث بہت عزت اور نام جاتا ہے (شکل نمبر ۶)۔



(۶)

اس بکر پر چوکور یا مستطیل کی نشانی دیکھی جاتے تو یقینی ہے کہ ایسے شخص کے ہاں انگریز کو بھولنا ایمان کا کام نہیں اس کے حال کے کردار میں ایسے عناصر ہوتے ہیں جو اسے ناقابلِ قسم گردانے کی طرف مائل کرتے ہیں۔ درحقیقت اس کی زندگی میں تراز ہی میں رہتی ہے۔ اس کے مقاصد و طریق کار اور شاعری کی تعظیم قدر سے محال ہی ہوتی ہے اور لوگ اس کے غصیہ پہلو اور

قاصر کے سلسلے میں بائیں ہاتھ میں غریب تپاس آگیاں نکلتے رہتے ہیں اور باوجود کئی بار اس کی زکونیں پہنچ سکتے (شکل نمبر ۷)۔



(۷)

(۸)

دائیں کا کامل اور بے عیب نشان بھی بعض اوقات اس میں دیکھنے میں آجاتا ہے۔ یہ بہت ہی کمیاب ہے۔ ایسا شخص بڑے بڑے منصوبے پر چلتا ہے مگر یہ تمام بڑے کاموں پر ڈاکا ڈالنے یا چوری کرنے سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس کا ذہن میر تقی میر کے کردار کی بلان اور منہ پر تیار کرنے کی طرف مائل ہی نہیں ہو سکتا۔ ہر سال یہ خوشی کی بات ہے کہ جس دور میں خیالی پلاٹ ڈیکھتا ہے انھیں کبھی ملتی صورت میں کارفرما نہیں دیکھ سکتا۔ وہ محض ذہنی طور پر ایسے خیالوں اور منصوبوں میں الجھا رہتا ہے۔ ذراں میں بڑے کردار ہوتی ہے اور ذہنی وہ بے دھڑک حوصلہ کر عمل بھی پکڑ کر کے۔ ایسا شخص اگر سرکاری اور باغی سے مستقر داول کھنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو کامیاب صنعت بن سکتا ہے (شکل نمبر ۸)۔

اس مقام پر بعض اوقات بالی کی نشانی بھی پائی جاتی ہے۔ یہ بے مروتوں کے ہونا قابل اصلاح چور کی علامت ہے۔ مگر ایسا شخص نہ صرف چوری ہی کرتا ہے بلکہ بے حد بے رحم بھی۔ وہ زیادہ دانا تک اپنی مافی میں کامیاب ثابت نہیں ہو سکتا۔ بہت جلد کڑا جاتا ہے۔ سرانجام گستا ہے اور سمجھانے بجھانے کا اس پر بالکل اثر نہیں ہوتا۔ آئے ہیں افضال پر نہ دامت نہیں ہوتی اور نہ

ہی وہ انھیں برا سمجھتا ہے۔ بار بار اہتمام طبعیوں سے چوری چکاری کے سلسلے میں پکڑا جاتا ہے، سرایاب ہوتا ہے اور جب سرانجام گستا کرتا ہے تو پھر اپنی پرانی روش کے مطابق کچھ جراتے ہوئے پکڑا جاتا ہے۔ اور حلقہ تو یہ ہے کہ وہ کوئی حوصلہ مند اور بڑا چمکدہ نہیں ہوتا۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہی ہنم کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اسے چوری کا سرمن لائق ہوتا ہے اور اس کا ذہنی توازن کم ہی درست ہوتا ہے (شکل نمبر ۹)۔



(۹)

انگوٹھے کی صرف دو پریں ہیں۔ یہ انگلیوں میں سربراہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس کی پٹی پور کا تعلق قوت ارادی سے ہے اور دوسری کا منق اور استدلال سے۔

پہلی پچی میں ایک عمومی خط کا واضح طور پر کندہ ہونا بڑی مبارک ہے۔ اس کے حامل کی قوت ارادی بڑی مضبوط ہوتی ہے اور وہ اپنے کاموں میں تندہی اور بہت سے آگے بڑھتا ہے۔ دنیا میں واضح گیر کی بھی بتاتی ہیں۔ ان سے ارادہ، حوصلہ مند اور دلیری کا پتا چلتا ہے۔ (شکل نمبر ۱۰)۔

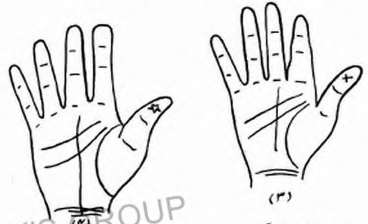


(۱۰)

(۱۱)

اگر یہاں کثرت سے عمودی خطوط دکھائی دیں تو یہ نقص کردار کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا حامل اپنی قوتِ ارادی کو خفایت اور کمزوری میں ایک وقت صحت کرنے کی طرف آمادہ ہوتا ہے۔ کسی بھی کام کو استقلال اور زندگی سے پایہ تکمیل تک پہنچانے کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر ناکام ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۲)۔

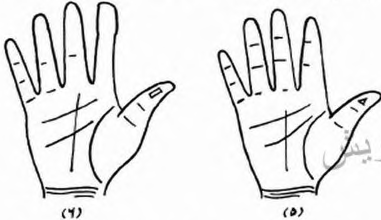
اسی طور پر اگر ایک یا ایک لکیریں آپریشن ہوں تو یہ بخت ہی غمست کی آئینہ دار ہیں۔ ایسا شخص اپنی قوتِ ارادی کو غلط طریقے سے استعمال کرتا ہے اور اپنے راستے میں روز بروز مشکلات پیدا کرنا چلا جاتا ہے۔ اس خرابی کے باعث اس کا مادہ حیات ایک ناموار راہ گزار بن جاتا ہے اور وہ قدم قدم پر غمگین کھاتا ہے۔ وہ اپنا خوب سے بڑا دشمن ہوتا ہے۔ اس جگہ ایک واضح پرکھ کا نشان بہت ہی خراب ہے۔ ایسا شخص صبر و عفت سے محروم ہوتا ہے۔ اس کے کردار میں بے حسی، بے عزتی اور ناپاک اعمال کی طرف رجحان ہوتا ہے۔ پاکیزگی اس کی نعمت کے قریب سے بھی ہرگز نہیں گزرتی (شکل نمبر ۳)۔



یہاں پر بتا رہے کہ تاہن نشان بڑی دل چسپی نشانی ہے۔ ایسا شخص بزمِ خود بخت میں بلند ہوتا ہے اور دوسروں میں خرابیوں کے سوا اسے کچھ بھی نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مسلسل تکلیف دہ اور تنقیدی انداز نگاہ سے دوسروں کے جذبات کو خلیں لگانے کا مادی بن جاتا ہے۔

اس کا ایسا ہنگ آمیز طریقہ کار اسے احباب میں قابلِ نفرت بنا دیتا ہے اور لوگ اس سے میل ملاپ سے کتراتے ہیں (شکل نمبر ۴)۔

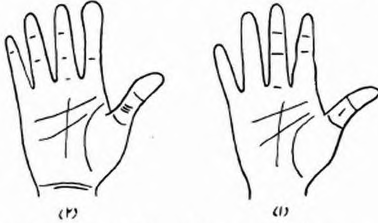
یہاں پر ایک واضح نمونہ کی نشانی بہت ہی کیا ہے مگر یہ جب بھی صحت و سالم دکھائی دے تو اس امر پر دال ہے کہ حاملِ نشان سائنسی امور، ریسرچ وغیرہ پر دل دہان سے فدا ہے اور اپنی تمام تر قوتِ استقلال و توجہ سے سائنس سے متعلقہ معاملات میں صحت کرے گا (شکل نمبر ۵)۔



اس مقام پر مستقل کا نشان دکھائی دے تو سمجھ لینا چاہیے کہ حاملِ علامت محض ایک ہی منزل کی طرف قدم زن ہوگا۔ نہ وہ ادھر دیکھتا ہے اور نہ ہی ادھر۔ اُسے اس قدر استقلال کے ساتھ اپنی راہ پر رواں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اگرچہ اس میں عجیب و غریب صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز اپنے مخصوص مادہ حیات پر لگا رہتا ہے، مگر اس کے مزاج میں ایک خاص نوع کی سمجھی ہوتی ہے۔ وہ کسی مذہب یا دینی اور لوہارہ انداز کا مظاہرہ بھی کرتا ہے۔ ایسے شخص کے راستے میں روٹے اٹکانا یا اسے اُس کی مرضی کے خلاف مشورہ دینا اپنے لیے مذہب مول لینے کے برابر ہے (شکل نمبر ۶)۔

صحت اور سالم دماغ کے کا نشان بھی یہاں پر لگے گا ہے نظر آتا ہے۔ یہ بے معنی گمانی کی سمجھی علامت ہے۔ ایسا شخص مشکلات پر بڑی تحمل مند ہی سے فتح پالیتا ہے۔ اس

بین علامت ہے۔ دو یا تین ایسی ہی لکیریں بھی اسی جوہر خاص کا پتہ دیتی ہیں (شکل نمبر ۱)۔



اس کے برعکس اگر اس پورے آپرہ لکیریں پائی جائیں تو یہ غلط حجت باری مملکت علی کے نقصان اور کچھ فہم شخص کی طوٹ اشارہ کرتی ہیں۔ اس کا حامل اکثر جھگڑا اور جھوٹی دیلیں پیش کرنے کا حامی ہوتا ہے۔ اسے صفائی خیال و فہم مدبر فیض سے علی ہی نہیں ہوتی (شکل نمبر ۲)۔

اگر اس مقام پر ایک پرچی کا واضح نشان پایا جائے تو اس کو غور سے دیکھنا چاہیے، اگر

آپ کے حلقہٴ ایجاب میں کسی شخص کے ہاتھ میں یہ

علامت ہو تو اس سے بہت متاثر ہو سکتا ہے اور

بات چیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسا شخص بہت

جلد رتا کر ہو جاتا ہے اور بہت جلد بدل دی جاتی ہو

جاتا ہے۔ اس میں اس لیے چارے کا کوئی قصور

نہیں۔ اس کی فطرت میں یہ کمزوری ہوتی ہے۔

وہ منقلب المذاہب ہوتا ہے اور بلا سوچے سمجھے

پہلوں کی بات و بیان اور دلوں کی سیالیاں کرتا ہے

خواہ اس کی اس کمزوری سے مراد میں عداوت



کے کردار کی سب سے بڑی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ جس کام کا بھی بیڑا اٹھاتا ہے اسے پروان چڑھانے کے لیے ہمہ جہان کی تمام قوتیں استعمال کرنا حاصل مندی سے بروئے کار لاتا ہے۔ اور بلاشبہ اپنی ذاتی صلاحیتوں کے وسیع اور دانش مستدان استعمال سے منزلی مقصود پر پہنچ کر ہی دم تپتا ہے۔ وہ مذہم بڑے بڑے کام کرتا ہے اور اس کے دل میں عظمت و دنیاں کا مرائی کی لذت آرزو ہوتی ہے (شکل نمبر ۳)۔



یہاں پر مالی کی نشانی بہت ہی محسوس ہے۔ جس کی شخص کے انگوٹھے کی پہلی پور میں یہ علامت پائی جائے اسے شادی سے گریز کرنا چاہیے۔ اگر وہ شادی شدہ ہو تو اسے شریک حیات سے زندگی کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ایسے خاندان کی بڑی یا ایسی بیوی کا خاندان نہ چلے گا۔ یہی اپنے شریک حیات کو موت کے گھاٹ اتارنے کے منصوبے سوچتا ہے اور با محرم کسی مشعل لٹے کے زیر اثر ملک مار کر دیتا ہے (شکل نمبر ۴)۔



انگوٹھے کی دوسری پور استعمال و دانش مندی سے وابستہ ہے۔ جب اس میں ایک واضح عمودی خط نقش ہو تو یہ ایسی صلاحیت کا پتہ دیتی ہے جو بڑی قیمتی اور نادر ہوتی ہے۔ درحقیقت اس کے حامل کا ذہن بہت صاف ہوتا ہے اور اس کی قوت استعمال بہت ہی قوی ہے۔ وہ تمام ایسے پیشوں یا کاموں میں خوب چمکتا ہے جن میں تجویہ و دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ وکیل، سیاسی لیڈر، بیج وغیرہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں اس لکیر کا وجود کامرائی کی

اور بدگمانیاں پیدا ہو جائیں۔ اُسے ان باتوں کا احساس ہی نہیں ہوتا (شکل نمبر ۳)۔

اگر سب پرستار کے نشان دکھائی دے تو یہ بھی ایک ایسی کردار کا پردہ فاش کرتا ہے جو خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کا حامل بھلٹ متاثر ہو جاتا ہے۔ یہی نہیں، بڑائی اور بدی کی طرف اس کا رجحان اس قدر شدت سے ہوتا ہے کہ وہ خطرناک صورت اختیار کر سکتا ہے۔ یوں ایسا شخص مرنج سا دکھائی دیتا ہے اور دوسروں سے اچھا سلوک کرنے کی طرف مائل ہوتا ہے اس کی نیت خراب نہیں ہوتی۔ مگر بدوں کی محبت میں وہ کردہ بدر کردار ہو سکتا ہے (شکل نمبر ۴)۔



(۴)

مکون کا واضح نشان اس مقام پر بہت ہی خوب ہے۔ اس سے استدلالی قوتیں ابھار گوتی ہیں ان کا حامل حکمت اور سائنس کے میدان میں عروج و کامرانی کی ٹہنی اور غیر معمولی صلاحیتیں لے کر پیدا ہوتا ہے اور بلاشبہ بہت آگے بڑھ سکتا ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۵)



(۶)

اس مگر مستطیل کا نشان بہت ہی دل چسپ ہے۔ یہ ایسے شخص کا آئینہ دار ہے جو مدلل بات کرنے کا لہجہ ہوتا ہے۔ اس کے استدلال میں منطقی اور استقامت کے پہلو ہوتے ہیں اور اسے اپنے نقطہ نظر سے ہٹانا جوئے شیر لانے کے مصداق ہے۔ وہ اپنی منطقی قوتوں کے بل بوتے پر کسی بھی بحث میں الجھ کر ہزیمت نہیں اٹھاتا۔ وہ محکم دلیل اور احجاب استدلال سے لبوں بات چیت کرتا ہے کہ فوری مقابلہ اس کی ہوش مندی اور حیرت انگیز قوت بیان سے متاثر ہو کر بے غیر نہیں رہتا (شکل نمبر ۶)۔



(۶)

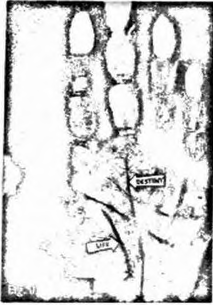


(۷)

اس بلکہ پر ایک صاف ستھرے دائرے کی علامت کیاب تو ہے لیکن جب بھی نظر آئے تو زائد عمدہ تصور کی جاتی ہے۔ اس کے حامل کی قوت استدلال لا جواب ہوتی ہے۔ اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ وہ اپنی دانش وری، عقل مندی اور حکمت و بلند نگاہی سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے انداز فکر و تدبیر میں بے مثال عناصر کاروائی چھپے ہوئے ہوتے ہیں (شکل نمبر ۷)۔

اس پورے مالی کی نشانی قابل علامت کردار کا پردہ فاش کرتی ہے۔ اس کے حامل کردار تو اخلاقی اقدار کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے اعمال میں نیکی اور اچھے بھلے کے پہلو ہوتے ہوتے ہیں۔ اس کی طبیعت دلیل و محبت کی طرف مائل تو ہوتی ہے، لیکن چونکہ اس کی فکر

یادگارِ ماتحت



مسموم اور قوتِ استدلال فریب خوردہ ہوتی ہے اس لیے وہ شربتِ انسانی سے محروم ہوتا ہے۔ بالعموم دھوکے باز اور فریب کار ہونے کے باعث لوگ اس کی محبت بازی کو نہ مانتے ہیں۔ زندگی اسی کا اعتبار کرتا ہے اور نہ اس سے معاملہ کرنے کے لیے آمادہ ہوتا ہے۔ وہ بالعموم اپنی فکرِ بدشگون اور اعمالِ خبیثہ کے باعث ناقص اعتماد بن کر رہ جاتا ہے اور بہت دیر سے زندگی گزارتا ہے۔ (شکل نمبر ۸)۔

سائیں درویش

شکر کا ماتحت



مسیحی کا ماتحت

FREE AMMIYAT BOOK'S GROUP
https://www.facebook.com/groups/freeammiyatbooks

مطبوعہ فیروز سنسرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔ بہتیار محمد عبدالسلام پرنٹر اور سیلبر



ان کے نام آزاد کا لفظ

FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks>

جواہر مال نہرو کا لفظ



سائیں درویش

FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks>

فرد شیت کا ہاتھ



سید عروسی نائید کا ہاتھ

FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP

<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks>

عبدالرب نسر کا ہاتھ



سائیں درویش

اصغر گزندی کا ہاتھ



مہاراجا کشن پریشاد کا ہاتھ



ببین درویش



FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP
<https://www.facebook.com/groups/freeamilybooks>

میرزا کا دست

میرزا کا دست



سائیں درویشی



آئندہ کے کامات

FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks>

راجہ مور کا ہاتھ

پاکستان کے مایہ ناز دست شناس حیدر بشیر، جن کا شمار دنیا کے چند عظیم ترین دست شناسوں میں جوتا ہے، ۱۹۰۷ء میں سیالکوٹ کے ایک شہر کی تاجر گھرانے میں پیدا ہوئے۔ علی گڑھ یونیورسٹی اور مرہٹے کالج سیالکوٹ میں تعلیم پائی۔

میر صاحب کو اوائل عمر ہی سے دست شناسی کا شوق تھا، اور یہ شوق اس حد تک بڑھا کہ اس نے جڑوں کی شکل اختیار کر لی اور آپ نے اپنی زندگی کا مقصد وحید اسی علم کے حصول کو قرار دے لیا۔ آپ نے اس بحر بیگنوں کی شان و سی کے لیے پشاور سے داس کناری تک کا سفر کیا اور اپنے قلم کے مستر جوشیوں اور ماہرین دست شناسی سے ملاقات کی۔ اس دوران قدیم ہندوستانی کتب دست شناسی کے علاوہ جدید سائنسی نکت پامسٹری کا بھی بغیر عین مطالعہ کیا۔

میر صاحب تقریباً نصف صدی سے اس میدان میں ہیں اور اب تک لاکھوں لوگوں کے ہاتھوں کا مطالعہ کر چکے ہیں جن میں دنیا کے چھوٹی کے سیاست دان، تاجر اور فن کار بھی شامل ہیں۔ اس موضوع پر دست نگوں کے ذخیرے میں آپ کے لاتعداد مضامین شائع ہو چکے ہیں اور انگریزی و اردو میں متعدد کتب چھپ چکی ہیں۔ ایک دنیا آپ کو اس علم کا قیمتی مانتی ہے اور آپ کے کمال فن کی شہرت ہے۔

یہ کتاب ”مؤثر دست شناسی“ اس بین الاقوامی شہرت یافتہ دست شناس کے پچاس سالہ عین مطالعے، مشاہدے اور عین تجربات کا مجموعہ ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ اردو میں اتنی سطولی، مستند اور جامع کتاب پہلی بار شائع ہوئی ہے۔